

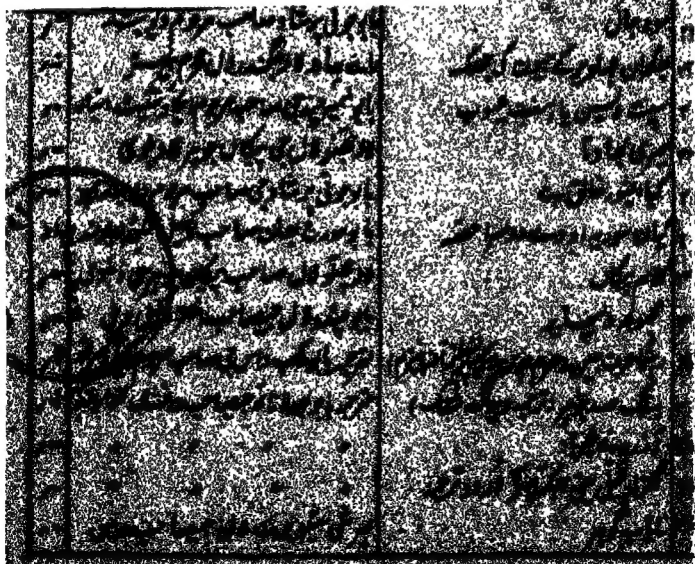
वीर सेवा मन्दिर दिल्ली



क्रम संख्या _____

काल नं० _____

खण्ड _____



فوجِ اہلِ مذہبِ بالا کتب میں سے چند کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔
جن کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے جو دانی جہاں شہر عیسویانا چاہیں
وہ بہتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

خوب چند حسین بی اس (خلف مصنف کتاب بنیاد)

۱۰۸۔ سوڈل بستی۔
میونخ میموریل روڈ۔ نئی دہلی۔

سے ۱۳۱۱ھ فروری ۱۹۹۲ء

۱۳۱۱ھ

ترجمے کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی۔ کاپی
رائٹ کے لئے غلط مصنف سے خط و کتابت کریں

۳۱- جین مت سار یا ہندومت اختصار

کتاب مذکور ہدیہ ناظرین ہے۔ اس کے حُسن و قبح آپ کے پیش نظر
ہونے کے باعث اظہارِ من الشمس ہیں۔ مشک آئست کہ خود پروردہ کہ
عطار بگوید۔ تاہم مشتے از خروارے ایک ریویو مطبوعہ میں گزشتہ
۱۹۱۶ء میں یہاں پر دیا جاتا ہے۔

“Jain Mat Sar” by L. Sumer Chand Jain and
published by the author at Batinda, Patiala State.
This is a closely printed book of 321 pages in the
Urdu Language, dealing with the Metaphysics,
ritualism, cosmogony, philosophy and ethics of the
Jain religion in a thorough and exhaustive manner.
We have very much appreciated the liberal, critical
and comperative study of the jain religion along
with other systems of belief, and recommend it with
pleasure to the earnest study of all students of
religion, who cannot avail themselves of the origi-
nal text books or their authentic translation.

The style and diction of the author is natural
and popular and his efforts to explain the subtle
philosophy of Jainism in a clear manner is highly
commendable.

Sd/- Ajit Pershad M. A; LL. B.

Editor Jain Gazette.

is a picture of the ten stages in the life of a man. The 25 Sanakar are given in detail. How a Brahmchari should lead his life, what books he should read on Dharam, Arth, Kam, the Sharirak Sampatti, Samajik Sampatti and Naitik Sampatti, are described in full. On coming back home the Brahmchari marries & becomes a house holder. In leading the family life he puts to practise what he learnt theoretically before. The 8 kinds of enjoyments that a house holder has, and the eleven stages which he has to pass through the rules of conduct to be observed by him when he becomes a Sanyasi are also described. The book seems to be very useful guide to every person.

۱۱۔ ہمارا جہیز رگیت مورخہ جن تھے

جہاز جہیز رگیت کو لوگوں نے غلطی یا نصب سے ویدیک و صری بتلایا ہے اس کتاب میں انگریزی ہسٹریوں اور صین گرنٹھوں سے چوبیس ثبوت دیے گئے ہیں ثابت کیا گیا ہے کہ جہاز جہیز رگیت جینی تھے۔ کتاب مذکور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۲۔ سمیر الغات

اس کتاب میں اردو، اش کی فارسی اور اس کی انگریزی لکھی گئی ہے۔ آخر میں اردو محاورات اور ان کا فارسی و انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ طلباء کو

the pious became satia. The book is very interesting & should be in every house of Aggarwal jain.

۸۔ پارہ س چتر

ٹرکیٹ موسومیں جن مت کے تئیں تریٹنکر شری پارہ س ناٹھ جی کا جیون چتر درج ہے۔ اس کو سب شری آتما نڈ جینی ٹرکیٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر ہفت تقسیم کیا ہے۔

۹۔ سپت وین یا مہفت عیوب

ہفت عیوب (۱) قمار بازی۔ (۲) مانس خوری۔ (۳) شراب نوشی (۴) سٹہلی بازی۔ (۵) شکار۔ (۶) چوری۔ (۷) زنا کاری۔ ایسے افعال ہیں جن سے انسان دنیا میں خوار اور عاقبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس معنوں پر یہ ٹرکیٹ اردو میں جن متر منڈل جہلی نے چھپوایا ہے۔

۱۰۔ فرایض انسانی یا منش کر تو یہ

اس میں بتلایا ہے کہ انسان کو کچن سے لیکر بڑھاپے تک کیا کیا کام کرنے چاہئیں جن گزٹ ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں اس کے متعلق لکھا تھا۔

Paraiz-e-Insani or Manushya-Kartavya by Mr. Sumer Chand Jain, Accountant General's Office Lahore, price -/8/- only. The author has treated in this nice book about all that a man should do from his child-hood to old age. In the front page

مورخہ ۱۲۵۰/۲۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں لاہور میں دیال جین بی رائے نے لکھا تھا کہ مصنف کے الفاظ میں کتاب تو چھٹی سی ہے مگر ہے بڑے کام کی۔ اس میں تمام مذاہب کا بکایا بکایا ہے۔

۷۔ اگروال بنساولی

آجکل بہت سی اگروال اپنی سرطی سے بھی ناواقف ہیں۔ انکی آگاہی کے لئے یہ کتب جین گرونتوں سے تحقیقات کر کے لکھی گئی ہے۔ اس میں لفظ اگروال کے معنی و مطلب۔ راجہ اگرسین کون تھے۔ انکی اولاد اگروال کا دھرم اُنکے گوت کس طرح مقرر ہوئے۔ اگر وہ کس کی اہلیتی اور آخر کار تباہی۔ اگروالوں کے جین بننے کے حالات درج ہیں۔ اس کے متعلق جین گزٹ انگریزی بابت ستمبر ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل رپورٹ نکلا تھا۔

The 'Aggarwal Bansawil' by Mr. Sumer Chand Jain accountant Bhatinda, Punjab, Price -/3/- only
The correct compilation of a book on the history the Aggarwal sect was much wanted and that want has now been removed by the small book before us. It describes who Maharaja Uggar Sen, was, when he lived, how he populated Agra, how he encountered with the Raja of Egypt and how he fell a victim in the war, his sons, who were divided into 18 gotras then populated Agroha and began to live there as kings. In the times of Lohacharya, a Jain Muni, most of the people were converted to Jainism, which religion they are professing even now. In the end it is stated, how the colony of Agroha was conquered by Abdul Qasim & how the women of

۴۔ شاہراہ نجات

اس کتاب میں یوگ ساکھیہ وغیرہ کھٹا دیشن اور دین اسلام و عیسائی مت کے مطابق کئی کامیاب ہوا اور اسکا مقابلہ جین مت کی کئی سو کھلا دیا گیا ہے۔ کتاب کی عمدگی کے باعث اس کی ایک کاپی ڈیجیٹل کٹر نے مصنف سے منگو کر ولایت ممبئی بھیجی تھی۔

۵۔ شیل و قی ناول

اس چھوٹی سی بک کو شری آتماند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا۔ استریوں کو مزور پڑھنا چاہیے۔ کتاب ہندی میں ہے۔ اس کے شعلق اخبار و صرم البیودے ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں خذرجہ ذیل ریویو نکلا تھا۔

यह उपन्यास केवल ३६ पृष्ठों का है परन्तु बड़ा ही उत्तम है। युवा पुरुष और तरुण स्त्रियों को तो इसकी एक २ प्रति अवश्य ही लेनी चाहिये ऐसी शिक्षाप्रद पुस्तकों में यदि एक दो भावपूर्ण मनोरंजक चित्र भी दे दिये जायें तो पुस्तक की और भी शोभा बढ़ जायेगी। इस आम्बाले की भी आत्मानन्द जैन टेक्ट सोसायटी को इसके लिये धन्यवाद देते हैं हम ने इस सोसायटी की कई पुस्तकें पढ़ी हैं पुस्तकें सभी उत्तम हैं, जैन और साहित्य के अंग की उसके द्वारा बहुत कुछ पुष्टि हो रही है।

۶۔ خلاصہ مذاہب

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اچھا ہے۔ اور ایسا منظور نظر ہو کہ تین دفعہ چھپوایا گیا۔ ایک دفعہ شری آتماند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے۔ پھر جین مٹر منڈل دہلی نے اور بعد ازاں لدر شہبائل جین انبالہ چھاؤنی نے طبع کرایا۔ اس کے متعلق جین پریس

مصنف کتاب ہذا کی سند درج ذیل کتب بھی قابل دید ہیں :-

۱۔ جین سنگیت مالا

یہ لپک ہندی میں ہے۔ اس میں مشہور جین کو یوں پنڈت دولت رام و دیانت ملے جی کے بنائے ہوئے چیدہ چیدہ ایک سو ایک بھجن میں مشکل الفاظ کے معنی حل کیے ہوئے درج ہیں۔ اور ہر ایک بھجن پر راگنی کا نام درج ہے۔ یہ بھجن صبح کے وقت بطور پرتھنا کے پڑھنے شاستر اور سجا کے وقت کہنے اور جین منڈاپو میں گلے کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔

۲۔ دھرم کے دس لکشن

اس ٹریکٹ میں جین دھرم کے دس لکشن بمقابلہ ہندو دھرم کے دس انگ صیائی مت کے دس احکام شرعی کو بزبان اردو بالتفصیل و بالتوضیح عام فہم طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ٹریکٹ مذکور دوبار چھپ چکا ہے۔

۳۔ جین پرکاش

اس کتاب میں جین مت کی قدامت کا ثبوت، مورتی پوجا، الشیوہ و جوار جین فلسفہ، رتن تریہ، ثبوت تناسخ و اس کے متعلق اعتراضات بح و جواب وغیرہ مضامین پر نہایت ہی عام فہم زبان میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب ہذا کے بارے میں بہت سے اخباروں میں مثلاً سول ملٹری گزٹ لاہور میں ریویو منسل چکے ہیں۔ کتاب ریسٹری شدہ ہے۔

ریو یو چین مت سار

(دوسرا ایڈیشن)

چین مت سار مؤلفہ بابو سمیر چند جی چین مرحوم (ریٹائرڈ ڈویژنل کاؤنٹیلر) انالہ چھاؤنی کا نیا ایڈیشن چین مترنڈل دہلی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ میں نے نئے ایڈیشن پر ایک نظر ڈالی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ نیا ایڈیشن پرانے ایڈیشن سے مقابلہ بہتر ہے۔ کتابت طباعت دونوں عمدہ ہیں کاغذ بھی اچھا لگایا گیا ہے۔ پرانے ایڈیشن کے مشکل الفاظ کو عام فہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ کتاب ایک بہترین چیز ہو گئی ہے چین مذہب کا تمام ادب باب اس میں موجود ہے اور اسے بجا طور پر چین دھرم کا ٹیڈ کہا جاسکتا ہے۔ چین دھرم کے علاوہ دیگر مذاہب کے متعلق بھی بعض موٹی موٹی باتیں دی گئیں ہیں جس سے کتاب ہر چین و اجین کے لئے یکساں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ہر چین اسکول اور لائبریری میں اس بک کا ہونا ضروری ہے۔ دھارمک امتحانات کے لفاب میں رکھنے کے بھی یوگیہ ہے۔ اردو زبان میں چین دھرم کے متعلق واقفیت اور معلومات بہم پہونچانے والی اپنی مضم کی یہ ایک ہی کتاب ہے اور شائقین کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

دیپ چند چین۔

ایڈیٹر چین سنار

۳۹-۱-۲۱

آخری التماس

ناظرین! میری آخری التماس یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو اول سے آخر تک کم سے کم دو دفعہ ضرور پڑھیں اور پھر جو انکی رائے اس کتاب کی بابت ہمارے سے ہمیں مطلع کریں قوی اور دیگر اخبارات میں دیلیو کریں اور اس کتاب کے نواہ مفید ہونے کی تجاویز بتا دیں تاکہ وہ تجاویز بعد غور و فکر کے دوسرے ایڈیشن میں کام میں لائی جائیں اور جو صاحب اس کتاب کو پسند کر کے اور مفید سمجھ کے اسکا ناگری بھاشا میں ترجمہ کرنا چاہیں وہ میری اجازت لیکر کر لیں کیونکہ میں یہ کتاب اپنی کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں لکھی ہے بلکہ میرا دعاؤگوں کو عین دہرم سے خصوصاً اور ہندو دہرم سے عموماً ناقصیت کرانیکا ہے۔ اگرچہ میں بھائی اور دیگر لوگ اس کتاب کو بڑے شکر و قناعت آٹھاویں تو میں اپنی محنت کو سچا بھول گیا۔

ناظرین! یہ بھی مناسب ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور آشنائوں کو اس کتاب کی خریداری کے لئے سفارش کریں تاکہ میری حوصلہ افزائی ہو۔
آپکا واس شہیر چند جین۔
لئے کا پتہ۔

سیکریٹری جین تیرنٹل دھرم پورہ

بابو خوب چند جین۔ بی۔ اے۔ - (خلعت - عیضت)

جنرل پوسٹ آفس۔ دھلی۔

ایہ تمام بابو جو قی ہمسایہ گیتا پکشا پر تنگ و کس شرک پر پڑ دہلی میں چھاپا اور بابو ایڈیشن چند سیکریٹری جین تیرنٹل دھرم پورہ دہلی سے شائع کیا

پارس داس۔ گیان سورج تونے ناگ۔ سار چتر ستکا۔ پارس داس۔
 فتح لال۔ بواہ پتی۔ دھارا تار ناگ۔ راج وارنگ۔ زن کرند شراد کا چار نیات
 دیگا۔ تتوار تھ سوتر زمان بچکا۔

جنارام۔ دہرم بدھی گتھیا۔ مہیات کھنڈن ناگ۔ بدھی داس۔
 بلانی داس پانڈو پران چھند۔ پرشنو تر شراد کا چار چھند۔
 بھاگ چند۔ گیان سورج لے۔ ناگ۔ اُپدیش سدھانت۔ رتن مالہ۔ است گت
 شراد کا چار۔ پران پریشا۔ نمی ناتھ پلان۔ جن تاندو۔ سکھر پوجا۔ اور بہت سے پر۔
 کمز۔ تتوار تھ سوتر کی ٹیکا۔

منوہر داس۔ دہرم پریشا چھند۔

سند داس۔ سندرت سی۔ سند داس۔

راوند گبر گرتھ کر تاوا لگے گرتھ

یہ فہرست مشہور مشہور دیگر آجاییں اور مصنفوں کی ہے ان کے علاوہ اور بہت سے مصنف
 گذرے ہیں جن کے نام ہم نے اس فہرست میں درج نہیں کئے ہیں۔ سوتیا مبرا آجاییں نے
 بھی ہزار گرتھ لکھے ہیں۔ جن میں سے بہت سول کے نام مانوہرم سنگھت سے معلوم
 ہو سکتے ہیں اور یہاں بخوبی طوالت درج نہیں کئے گئے ہیں۔ جین مت کے ہر دو فرقوں
 کے آجاییوں نے ہزار گرتھ تصنیف کر کے دواہ شانگ بانی کو عام فہم بنانے کی
 کوشش کی ہے اور علم ہیئت۔ علم منطق۔ علم ریاضی۔ ویدک۔ کابیہ۔ کوشش
 دیا کرنا۔ جوتش۔ فلسفہ۔ فلپ۔ دارج نیتی وغیرہ وغیرہ پر طبع آزمائی کی ہے
 اور ان کی تصانیف برہمن مصنفوں سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے اور اس
 کی تصدیق مقابلہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔

سودج بھان دیکھن دیر ماتا پر کاشس بچکا۔ سو جو دیس۔
سیتل پر شاد برہم چاری (موجود ہے) گھرست دہرم۔ وغیرہ

جن کا وقت معلوم نہیں

کاشی داس۔ سمیکت کوہدی۔
کھیت سی۔ جیو چارتن۔ سمیکت کوہدی۔
مکھڑائی لال۔ آتم پلاس۔
بج چند۔ بتھیات گھنڈن۔

جواہر لال۔ سیدہ چھیترو جا۔ سمید سکھر۔ نر لوک سار پوجا۔ تین چوہیسی
پوجا۔

جیو سکھرائے گیان سودج اڑھے نانک۔ دیراگ شستک

دیب چند۔ اڑوہ پرکاش۔ اڑوہ پلاس۔ آتم پلوکن۔ پریلاس۔ پرتام پلان
سرد پانڈے گیان دیر جن۔ گن استھان بھید۔ اپدیش رتن۔ اوجیا تم جیسی۔

بنالال چوہری۔ بسونڈی شراک چار۔ سبحا کھت کونو۔ پرشور شراک چار۔

جن دت چادر۔ تھاتھ سار۔ سد بھا کھت آدمی۔ بھکتا پرکھتا۔ آدھنا سار۔ دہرم پانڈا

یشدہر چادر۔ لوگ سار پانڈ پان۔ سادی شستک۔ سبحا کھت دتن سندھو

آچار سار۔ فوٹو۔ گوتم سوامی چادر۔ جیو سوامی چادر۔ جیو کھت چادر۔

تھاتھ سار۔ سیک۔ شراک پرتی کرمن۔ سادھیائے پاتھ۔ سیدہ بھکتی۔ آجادی بھکتی

لوگ بھکتی۔ چادر بھکتی۔ بھیر بھکتی۔ نر بان بھکتی۔ نندی سور بھکتی سکلیان مندہ ایک بھا

بکھا پھار۔ بھوپال ستور۔ سیدہ پورہ ستور۔

پریت دہرم پانڈ۔ دریاہ سنگرہ۔ سادھیائے ستور۔ بال بوردہ پانڈ۔

دیری واساد بسا نو اس اس سلسلہ سدا زنت سارنگو تھاجہ ستور کی سیکھا
 تھان سنگہ سلسلہ سب دی پرکاش۔ میں برہمان پوجا۔
 جے چند چھاؤڑا سلسلہ سدا رتہ سد ہی پرکاش کہ در یہ سنگو سوا کی گائی
 او پرکاشا۔ آتم گمان سے سدا۔ دیو آگم۔ آست پاپتر۔ گیان آرنو۔ بھکتا پر جتا
 چند پر یہ کا یہ مت سچے۔ پتر پرکاشا۔
 ڈالرام سلسلہ گرد پیش شرا کا چار چند۔ سمیک پرکاش۔ اور بیت سی
 ہور فرس سلسلہ پر شار تھ سد ہوا سے۔ چرچا سادان۔
 سیر دی چند عرف بدھ جن سلسلہ بدھ جن بلاس۔ بدھ جن ست متی یوگ
 تنوار تھ بدھ پنج استکار۔ دوا د شافہ پرکاشا۔
 چھتر پتی سلسلہ دھما سانو پرکاشا۔ من مودن پنا سکا۔ آدم پرکاش سدا
 چنپارام سلسلہ گتم پرکاشا۔ بسونندی فراد کا چار چرچا ساگر۔ یوگ سار۔
 جو ہری لال سلسلہ سمید ریکہ پوجا۔ پدم نندی پنج بستکا۔
 شوجی لال سلسلہ رتن گند۔ چوچا سنگہ نے چکر۔ پوجیہ اوجیہ نے بدھ سار
 متوگیان۔ ترنگی۔ ادھاتم ترنگی۔ کرپا چار۔ بواہ پدنی۔ تیرہ پتہ کھنڈن۔ درشن سار
 سدا سکھ سلسلہ بھگتی آزاد دھنا سار۔ تنوار تھ ستور کی میکا تھ پرکاش۔ کھلک
 اسٹنگ۔ رتن کرید خرا کا چار۔ بند سی کرت سے سدا ناکھ کی پنچا۔
 نند رام سلسلہ یوگ سار۔ تنووک سار پوجا۔ بنودھر چاتر۔
 بندر بن سلسلہ چوبیسی پوجا۔ بندر بن بلاس۔
 بختا و دل سلسلہ نبی ناتھ پران۔ تنوار تھ ستور پنچکا وغیرہ۔
 ناتھو رام سلسلہ سکمال چارتر۔ مہاپال چتر۔ درشن سار۔ سادی متتر پوجا
 پرکاش سدا برہ ستور رتن گند۔ شرا کا چار چند کھوئیس کارن جی مال۔

خو فحال چند سمنگه سب جاکتا دی۔
 بیراج سمنگه نے چکر کی چکا۔ گوشت سار کی چکا۔ پرچن سار پنخ استی کای
 بھکتا برستور۔ چھو آتی برا۔ چھو دسوتیا برست مکھنڈا
 دولت رام دیروا ساسی سمنگه بن کائورو۔ کرایا کوشس۔ ادھیاتم بارو کھڑی
 چوم پران۔ آتیلا۔ ہری بنس پران۔ پرما تم پرکا کشس۔ فوری پال چھو چوس ریگ
 پڑشار تھ سدھو پاتے کو فتم کیا۔

دولت رام دشتی واسی سمنگه کے قریب۔ دولت پد سنگھ چھو ڈھالا۔
 خو فحال چند کاللا۔ رانگا بیروالے سمنگه ہری دس پران یفودھو چار
 پدم پران۔ آتی پران۔ دمن کما چرت۔ چوبیس بوجا پاتھ جھو چرت۔ برت کھا کوشس۔
 یہودا س سمنگه پارس پران۔ جین سمنگ۔ ایکی بھاؤ۔ بھوپال
 چھو ساسی بھودھ بلس۔

دیانت رائے راگرا سمنگه چچا شتک۔ دربیہ سنگھ۔ دیانت بلس
 دیوی داس سمنگه پرا نند بلس۔ پنچن سار۔ چد بلس۔ چھو ساسی بجا۔
 دیوی سنگھ سمنگه اپیش سدانت رتن والا چھند۔
 بھتی سمنگه ر بھرت پور۔ اچن گن بلس۔ سدانت سار۔ ناگ کمار چرت۔
 جیوندھو چارتر۔ جیو سوای چرت۔

ٹوڈر مل سمنگه گوشت سار چھو چکا۔ چھنیا سار۔ بھو ہی سار تر دک سار۔ آتما نو
 فافن چرشار تھ سدھو پاتے۔ مکش مدگ پرکاش۔
 ٹیک چند سمنگه اتھ تھ سو کرکی فرت شاگری ٹیکا کی چھو چکا۔ سوڈوشت ترنگنی۔
 کھا کوشس۔ بھو ہی پرکا کشس۔ کھٹ پا ہشر۔ ڈال گن۔ کر م دھن بجا۔ سولہ کارن۔
 دس مکھن۔ رتن ترے۔ نندی سور۔ تینا وگ۔ پنچ پریٹی۔ پنچ کلپانک بجا۔

بھادسین آچلیہ - نیائے دیکا -
 بکرم کوئی - نیم بدت کا بیہ -
 برکب مٹی - چوٹی سدا نت نیکا - جے دم مل چوڑی -
 دیو سین سواری - ہمارے مول سدا نت -
 باد بھ سنگھ یا اوسے دیو گد چٹا مٹی چھتر چوڑی کا بیہ -

بھاشا کے پندت

دہرم داس سمسٹ ۱۵ - دہرم اپدیش خسر اکا جاہ چند -
 رجن داس پانڈے سمسٹ ۱۶ - جیو چتر - گیان سرور اوسے ناک - سگرہ شتک -
 جگتہ رائے سمسٹ ۱۷ - آگم بلاس - سمیکت کو دی - پدم بندی پنج ہنسٹکا چند -
 جن ہر شس سمسٹ ۱۸ - خسر چک چاتر -
 جودہ راج (ساٹھا یزوالے) سمسٹ ۱۹ - پریت انگر چاتر - دہرم ہر ہر ہر - کٹھا
 کوش - سمیکت کو دی - پرچن سار - بھاد دیکا - گیان سمسٹ ۲۰ -
 بھگتی داس سمسٹ ۲۱ - پریم بلاس - چٹین چتر - دربیہ سنگھ -
 کھنگ سین - رنارزل سمسٹ ۲۲ - اثر وک درپن - گیان دین چند -
 رام چند رندولی سمسٹ ۲۳ - چریم یوجا - سید سکھ یوجا - ستیا چاتر -
 بنارسی داس سمسٹ ۲۴ - سے ساز ناک - نام بالا ہندی کوش - بنارسی بلاس -
 جیوراج دبتر نگر سمسٹ ۲۵ - پراتما پرکاش -
 جگ جیون سمسٹ ۲۶ - رگروہ ، بنارسی کرت سے سار کے ٹیکا - بنارسی بلاس -
 سنگھ کشن سنگھ سمسٹ ۲۷ - کرپاکوشش - راتری بھوجن کٹھا -
 بھدر بابو چتر چند بدھ -

باد سنج کشی رسین سنگه، ایکی بھاد ستورہ، پاد بھجری - دہرم تنکار -
باد سنگہ - پران نکا - ترک دیپکا - دہرم سنگہ -

بجے کمار سوامی - ارتھانڈاسن - دربیہ سنگو - بھاد سنگہ - کریا سنگہ -
بل داس - بہت بھنگ ترنگی -

پنڈت ششہ فیل - پنج برگی کوش -

شری دہر سین - بشو لچن کوشش عرف گمنا دی -

شرت ساگر سوامی - بھدو شس - سنی ترک - رتنی سوتر - کپ سوتر -

ہی چند ہاگنی کالستہ - دہرم فرم آجیہ آوے ہاگاہیہ - جیند ہر جیو -

پر دیو جیو -

ہستی ال کوی - سو بھداناٹک - سلوچناٹک - انجنا پون انجی ناٹک -
سیتل پرے ٹک -

ہیم چند دیو - رتن مالا کاہیہ - بشو پرکاش کوشش - ششہ پرکاش کوشش -
شرت ساندھ - ملن پراجہ -

ہیم چند کوی - رتن منجوشا چند شاستر -

امر سنگہ - ایک ارتھ دھونی بھجری -

گوتم سوامی کوی - اشٹو پدیش - ہیرا گیان رجوتشی -

چاند کیرتی گوہر گیت و تیراگ گیت گوہر کے دھنگ پر -

نر چند رجوتشی سار -

پدم پر بھو سوامی - گرہ بہار پرکاشش - ہم کاشٹک -

چنامہ - سر سوتی ستورہ -

فتح لال پنڈت - جین براہ پتی - دہرم دشا دنامہ -

گندہ سواخی - جسے دہول سدانت - چوٹی سدانت کی ٹیکا۔

چندوین کوئی - بول گیان ہٹا دو قشاشا ستر۔

بشر کیرتی - ہری نرس پوان پرکرت - بانڈ پوان پرکرت - گوتم چلنتر - پرودہ
سار - جگت سندھی دیک گرتھ - نسرنگا سار لوچندکا - خسرادکا آجلہ - دھرم شرم ابھید
توسے کی ٹیکا - پرمین کا بیہ کی ٹیکا۔

دہرم بھوشن - نیانے دیکا - پرمین بستر۔

دہرم ساگر سوامی (سنگہ نگہ) جو دپار - سہت تہ بنے چکر - نوپا قشی - دہریچک

کال گیان -

پدم خندی سوامی رندی سنگہ - پدم خندی پنج بنسکا چرن ساہ کرکرت۔

دہرم رسیان پرکرت - جمہدیپ پریگیا پتی پرکرت۔

پرہما دیو سوامی - پرست باد بکھی یاد - اسیا پت باد ترک باد - نے باد۔

بانگ رام کوی - دشونا مار دل کوشش۔

برہم سوامی - گیو پیت بد آن - پریشا ٹاک - ترورنی سنگہ خسرادکا چار۔

بھادسین - دھرتو پرکاش نیانے گرتھ - سدانت ساز گھٹو بھاؤ پرکاش۔

کانتہ دیا کرنی مار - سندا دا کرن - ایشیکہ برہم توچار۔

- ہیاو پیر گنت (ابو گہ ورش کے بمعرفے) -

دھاسین (سین سنگہ) دہرم شرم ابھید اوسے کا بیہ پر رمن کا بیہ ہما پوان۔

پوگند دپگن سنگہ - ہراتا پرکاش - یوگ سار - باد گیا - تم سندھ سہا گت تنو کا جھکا۔

راج سنگہ - دہرم ایشا کر شراد کا چار۔

داگ بھٹ - نیی نربان کلیہ - داگ بھٹ انکار بکلیاؤ ناشن - پرن

گھنودیک - ایشا نگ ہر دے دیک گرتھ۔

دختر جوٹن شہزادک سمنگند اندر ہوجا۔ دس لکھن آویا۔ ہنگام رکھا۔
پدم پران چھتر پال شامی۔ انکی توگی گرہجا۔

سوریندر جوٹن۔ سمنگند بکوم۔ منی شہرت پران۔ غمیری یانس نامہ پان۔
ساو دودھ پوہجا۔ سنگہ پنی عدوت آویا۔ جتروٹن لویا۔ ہنگام مراد پان۔
کلیان مند ساو پان۔ مہنی گھدا سار سنگہ جرجا سنگ۔ پنج کلیان پوجا

جن کا زمانہ معلوم نہیں

اجت ساگر سوامی اسنگہ سنگہ، شہد عانت شروٹا۔
اننت جرج سوامی دسین سنگہ، پرکھنا کھدی ٹیکا پرے رتن مالہ۔
اندھندی منی نیقی سار۔ سے جوٹن۔

گر آچار یہ یاد گر لوبہ۔ کنگ دیپ دیدک گوتھ۔ کلیان کارک دیدک۔ رام نہد
دیدک، جھلیک پرکاش۔

رشی پدنت جت شاستر۔

ایک سنگی۔ جن سنگتا سادھو اور شلپ شاستر، دیدی نرنے پرشٹا کلپ
سوتر بسترن پوجا کلپ۔ سنگتا شہزاد کا چا۔

کنک سین کوئی۔ گیان سورج لکھے ناٹک۔

کارکے سوامی دسین سنگہ سوامی کلر بکا نہر گیتا۔

کند چند دند دی سنگہ، معروف سدھ سین دو اگران کو سوتیا برانچا آپا دیہ
مانتے ہیں کہ یہیں کہ وہ بکرم کے وقت میں رہے ہیں مگر کند چند ناٹک سے معلوم ہوتا ہے۔
کہ سوتیا جہ نہیں تھے کیونکہ انکا باوا ایک سوتیا مرآ چاریہ سے برا تھا۔
کھٹ دھن شمشہ۔ کلیان مند سوتر رتن کی تصانیف ہیں۔

چتر - ماری بھون کتھا - جھوپیپ پوجا - انت برت پوجا - سادو نقویپ پوجا
چتریت ادیان - سوادال ادیان - انت برت ادیان - سیدہ چکر پوجا - دھرم
پنج استنکا - ہولی چتر -

گیان بھوشن بھارگ سم۱۵۴۵ - اترگیان ترنگی - پنج استکا ٹیکا - نئی زبان کا بیہ
کی بچکا - دس لکشن لویا پن - پرواتھ لڈنٹا - آویشور پھاگ - بھگتا میرا درمیا پن -
سرسونی پوجا -

نئی دت بہم چاری سم۱۵۴۵ - نئی ناتھ پوان - بردھمان پوان - دھرم بھوشن برشن
شراد کا چار - ادا دھن کوش - دھن کا - چتر پد نیک چتر - سودھن چتر - سوک لال
چتر - شری پال چتر - یشوہر چتر - سیتا چتر - ماری بھون چتر - کارنگی کی
کتھا - سمنٹا بھدر کتھا - دھرم اپدیشنا -

مشہد چند رکھت بھاٹاوی چکر دتی، سم۱۵۴۵ - بکرم من - سو بھاٹ تھالی
جیوند ہر چارتر - پانڈو پوان - پردھن چارتر - کرکند چتر - جن یک کلب - فزیک چتر
سودھ کھت کرکے - سمیکت کرمی - شری پال چتر - پدم ناہہ پوان - انگ پریا پتی انرواد
پریا پتی چننا سنی گہریا کرن - اب مشہد کھنڈن - ترک ثنا ستر - ستوتر پنکھ
سہسرام ستوتر - کھت پستوتر - نندیشور کتھا - کھنڈ سکارن ادیان - چتر برت پوجا
سرب تو بھدر پوجا - تھو دیپ پوجا - پنج پریشی پوجا - دھن پوجا - سدا چکر پوجا -
سے سار پوجا - سادو دیپ پوجا - گندہر پوجا - مکا کلب - سوپ سنو دھن ٹیکا -
ادھیاتم پدی ٹیکا - سوامی کارنگی انور کٹا کی ٹیکا - اشٹ پام ٹیکا - تھو تھ ٹیکا -
پارس ناتھ کا بیہ کی ٹیکا - پدم نندی پنج ہنٹا کی ٹیکا - ادھی کی پوجا ہیں -

بادھند سوامی سم۱۵۴۵ - اگیان سوج آدے ناک - پارس پوان - پانڈو پوان -
پون دت کا بیہ - جو رکا چتر -

کیشورنی نامنی مسلا گومت سادکی سنکرت پرگرت نیکا۔

پرہیا چند شکارک مسلا بکرم۔ توہکا نکا نیکا۔ ایشیت پاپنیکا۔ آنو شاہین نیکا۔

چم تندہی پنج نیشکا نیکا۔ نیجی ورنان کاہی نیکا۔ رتن کند شراوکا چار نیکا۔ سادہی منتر نیکا۔

چندہ پرہ کاہی نیکا۔ پرتی کرمن سوت نیکا۔ آوہران۔ آہرپران۔ ہری ہنس پران۔

پدم پران نیکا۔ یشودہر چتر نیکا۔ یشس نک کاہی نیکا۔ دس لکشن نیکا۔ دس بھگتی

پنج سوت نیکا۔ کر یا سنگرہ۔ کر نامرت پران۔ متی سار۔ کر یا کلپ جچین سادکی

نیکا۔ اوہما تم ترنگی نیکا۔ موگہ متی نیاس۔ چنامتی دباکن کی نیکا۔ ہری ہنس پران کی

نیکا۔ پدم پران کی نیکا۔ بھگتی اردو منا ساد نیکا۔ مولا چار کی نیکا۔ سہ سار نیکا۔ پیر بجن

سار نیکا وغیرہ وغیرہ۔

سک کیر کی شکارک مسلا امدانت سار۔ توارتھ سار سیک۔ ساد چتر نیکا۔

دھرم پریشنور۔ مولا چار پریک۔ پریشنور شراوکا چار۔ پتی آچار۔ سدی بھاکا والی۔

آوہران۔ آہرپران۔ دھرم ناتھ پران۔ شانت ناتھ پران۔ مل ناتھ پران۔ سپاس ناتھ پران۔

بمدہ ملی پران۔ سدھانت مکتا والی کر م پیاک۔ توارتھ سار کی نیکا۔ دھن کمار چتر۔

جیو سوامی چلتر۔ شریال چلتر۔ گج کمار چلتر۔ سوادھن چتر۔ یشودہر چتر۔ پادشیش

رتن والا۔ سکال چلتر۔

رجن چند چلتر۔ سدھانت سار۔

نیگمادی پنڈت جن چندکے شاگرد۔ تواسار۔ دھرم سنگر شراوکا چار۔ تروک گپتی

اشٹ۔ انگوٹھا کھان پنج اسی کائے نیکا۔ دھرم سنگر نیکا۔ بھگتا مرکھا۔ چتریدہ ستون

ٹی جوشن شکارک مسلا بکرم۔ جیویدہ والی کلپ۔ ناگ کمار چتر۔ پانز کیر سری

کتھا۔ شری پال چتر۔ جن جت بلجہ۔

رجن دس برہمچاری مسلا ہری ہنس پران۔ پدم پران۔ جیو سوامی چتر۔ ہنومان

جمناسار۔ صوبہ بنگو چاندناں کے شاہی چند کے فائدہ پاور مار چاندناں کے پوران۔
 دہلی سٹیشن کے قریب راجہ بھوج کے وقت میں دہلی اسٹیشن کا بیہ
 پشاپار سستور۔ دیکھو۔

فصل چند آجاریہ دہری ہری کے جہانی آئین آفر۔ سستے بدن باندہ دستا بہت
 کھنڈن اترک شاستر۔

بادراج سدی۔ ۱۰ ایک بجا و ستور۔ باد بھری۔ دہرم و شاکر۔
 واک بھٹ۔ ۱۰ نمی نہیں کاہیہ۔ واک بھٹ انگار کاہیہ انفراسن۔ سوا
 لکھ کے اڑ پکھیاں کے نیکا پر کرت پگل سوزان۔ مٹی چکنا۔ ٹھوڑا دیک۔ اسل گہوت پیکھ
 ان ٹک آچاریہ ۱۰ بھگتا سستور۔

لی کین نوی جس کا خطاب آہیہ ہاشا گوی چکھ مٹی تھا سمٹا اکرم و پرنج مٹی
 پرمائی کپ۔ برہم دیہ تمام کسا کاہیہ۔ اور ان۔ لی کین پر شستی۔ پرنج سا رجا۔
 جراتی کپ۔ ہا پرنج وستی کھنڈن۔

سرم دیو سدی سٹا۔ اسٹا۔ اکرم۔ شہدائے چند کا۔ جیندہ واکن کی ٹیکا،
 پندت آشا و سٹا۔ سٹا۔ اکرم۔ ساگا ورم اورت۔ انگار ورم اورت۔
 دہرم اورت کی بھب کد چند کا نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔ نیکا۔
 جن گیک کپ۔ پرتشاکپ۔ اشناک۔ سوئے نیکا۔ ہوپل سوزنیکا۔ عدت کے کاہیہ
 انگار کی ٹیکا۔ جن ہسرنام سستور۔ ترخشت سرتی شاستر مع نیکا۔ لویا تم ہس۔ اکوش
 کی کرپاکپ نیکا۔ پرمائی ہسرنام۔ زگرہ شاک بھرت پرکاش پنج نیکار دیک۔ جین کی
 فرت سکھ۔ بدھان۔ پرمیہ زنگر۔ ملا پنا نیکا۔ رتن آجیہ رتن سرتی ہرک پرمیہ و
 کینورنی سٹا۔ گومت سدا کی حسنکرت نیکا۔
 انگار دیو بھلرک سٹا۔ انگار سٹا۔ خروک پرا بھت۔

پروجا کلب۔ مردزاجا۔ بدی پرکاش۔

اسنگوش ہمارا ۷۷۷ سے ۹۳۲ بکر کم پرشورتن مالا سنگرت۔ کوی راج
مارگ کانٹری۔

ہاویرا چارہ پچھر ہاراجہ اموگہ وشن گیت سارنگہ دینی کتاب علم حساب
سارنگہ جوش گرنہ۔ جوشش پٹھ۔

سوم دوسری سہلہ بکر مٹی لک چو۔ پتی ماکیا موت۔ ادھیانم ترنگنی۔ کلب
نئی پرکرن۔ پیتی چناسنی خورگ ہندو تال بلب۔ یوگ مارگ پتی سار پین سنگہ
راج پتی بدی۔ پنج ادھیان۔ بھو سنگہ۔

اکٹک دیو سوا ر بھت ہمت۔ بکر چوری۔ ہاتھوری۔ چوٹکا۔ راج داورک
اشٹ سستی۔ نیلے نمبر انکار۔ اکٹک اشٹک۔

گن بھر سرائی سہلہ بکر۔ آو پلان آتر بھاگ۔ ٹھپان تانوا نشان۔ بھاو سنگہ
جنات کاہیہ۔ پین گرنہ۔

امرت چندر دای سہلہ سے سارنگا۔ سے سارنگشا۔ پرین سارنگا۔ پنج استی
کاسے ٹیکا۔ کرشارتھ سد ہوا سے۔ توارکھ سار۔

اندندی سہلہ انکار دین بدھان ساری کا پتر پوجا۔ اوش۔ ہی کلب پرشٹھا
پاٹ۔ اندندی سنگھ۔ شانتی پکر پوجا۔ پرتاسنگ دین پوجا۔ مٹی پر اشپت۔ سے
جوشن۔ پروجا کلب۔

دیوین سہلہ نے پکر۔ آو پتی۔ گیان سار۔ بھاو سنگہ۔ درشن سار۔ پراکرت۔
است گتی سہلہ سے سہلہ بکر کم راج شج کے زمانہ ہما۔ سہاکت رتن سندھ
دھری پرکشا۔ است گتی خرو کا چار۔ پنج سنگہ بھاو تادھاتری شتی
نیم چند سدا انت پکر مٹی سہلہ بکر کم کے قریب گوٹھ سار۔ ٹھک سار۔ بدی سار۔

ماگہ نندی داسہری کے شاگرد، سہسٹاک بکرم سنگتا۔ بندے تان مر پڑھا
 بشو نندی سہسٹاک بکرم مدت کتنا گوش پنج پریتی پوجا۔ دھرم چکر پوجا۔
 پر پوجا چند سوئی سہسٹاک بکرم۔ نیانے کچھ دھرم پورے کل مارنڈ۔ رانی مارنڈ۔
 پران ویک۔ باد کو تک مارنڈ۔ رتھ پرکاش۔

دسونندی سوای سہسٹاک بکرم نیپاچار۔ آچار ساچر شٹھا مار شٹھا دکا چار
 نفی۔ سنگتا۔ مولا چار کے ٹیکا چن ست انگار کا ٹیکا۔ پل حتی سار۔ بھاو سنگر۔
 دیزندہی بھاوئی سہسٹاک بکرم آچار ساچر چند پر پوجا تر شلپ سنگتا۔
 مانگ نندی سہسٹاک بکرم پرکینا کہ۔

پشپ دنت کئی سہسٹاک پران بکرم۔ مائپرک۔ پدم پران۔ ہری نس پران۔
 بشو دہر پرا تر۔ آدیور بھاگ۔ سکال چار تر۔
 مٹکل جوشن۔ سہسٹاک بکرم کھٹ کرم اپدیش رتن مالا۔

دیوانندی سوای سہسٹاک بکرم۔ دیوانندی ہودے۔ پران پرکشا۔ پرانی ترے
 ترکہ پرکشا۔ پتر پرکشا۔ پران مینا سا دی آگم آنکرت۔ آخت ہسری۔ آتم پرکشا۔
 شلوک وار تک انگار۔

مدی سین آچار یہ کاشٹا سنگ سہسٹاک بکرم پدم پران۔
 دیر سین آچار یہ کاشٹا سے سہسٹاک بکرم تک بید و سوپ دوتی۔ پران ٹوکا۔ شپ دیو
 کرکرت دیا گیا پرگتی کی وصول جے وصول ایکنا ناتمام۔ پوجا کلپ۔
 جن سین سہسٹاک سے سہسٹاک بکرم تک آدرا نا ناتمام۔ ہری نس پران۔ پارس
 اچھہ اند سے کاہیہ۔ جے دیول ٹیکا پوری کی۔

جن سین ظانی سہسٹاک میں او پاسکا دھین مار دودھ۔ پارس اچھہ توے کاہیہ کی ٹیکا
 دودھ پاری پر دھ۔ جن ہسرتام کی ٹیکا جن سین سنگتا نعت ویک۔ پوجا سا مار گویہ

جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام پرائیویٹ سے بیزار رکھو۔ جو گنہگار ہوں ان کو بھگ کر
خوش ہو۔ جو دکھیا ہوں ان پر دیا کرو۔ جو مخالف ہوں ان کو گرد و ست نہ سمجھو
بھی خیال نہ کرو۔ اگر آپ میری اس عرضداشت پر عمل کریں گے تو آپ کی زندگی پورے جہان کی
لہریں دھوم مچا دیں گی آپ کو اختیار ہے، اگر میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی بات آپ
کی ناگوار طبع لکھ دی ہو تو اس کے لئے معافی کا خواست نگاہ فرمائیے۔

آپ کا دامن
شمیر حسین اکاؤنٹنٹ کلرک پبلک ورکس پنجاب۔
موجودہ ۲۵ اگست ۱۹۱۵ء

فہرست دیگر جلدیں گزشتہ کتاب اور انکی تصانیف

سنسکرت پر کرکرت گزشتہ

فدی ہنسی۔ فدی ہنسی بکرم سمپلا۔ شیا جی سار۔
ہر میں آچاریہ سمپلا۔ بنی برہمنی۔

وہا چاریہ دھانی۔ سمپلا بکرم سمپلا سکھرم مالم پر کرکرت۔

شوہن سوامی جی۔ انت فدی۔ سمپلا کے قریب آمد ضامار۔ دشن سار۔
سوامی انت بعد کے فدی۔

بسرکہ کنول کی پھول کی طرح پانی میں رہتے ہوئے پانی سے عیسو اور۔ بھرت چکر دہلی کی
طرح اور دیکھو صفحہ ۳۴۸ ہوگئے ہوئے و حرم کی طرف و حیان رکھر۔
شاستر کاروں نے کہا ہے کہ۔

द्वौ हि धर्मौ ग्रहस्थानां लौकिकः अलौकिकः ।
लोकाग्रयो भवेदाद्यः परः स्यादग्रमाग्रयः ॥
सर्व एव हि जैनानां ग्रमाणां लौकिको विद्यः ।
यत्र सम्यक्त्वं हानिर्न यत्र न व्रत दूषणम् ॥
सौमेदव सुदि-

ترجمہ :- اگر تہستی کے واسطے دو دھرم میں ایک دنیوی دوسرا دینی۔ دنیوی کا دار و
دار دنیا واسطے پر ہے اور دین کا شاستر دین پر جو دنیاوی و حرم یعنی رسم و رواج میں وہی
جینیوں کو قابل تسلیم میں بیشہ ملے۔ ان میں تمکنت کی لانی ہونا و حرم کر دوش نہ گئے۔
اسلئے آپ کی برادری میں اگر کوئی تمکنت رواج نہ اعلیٰ کے موافق نہیں ہے تو اس کے
ٹوٹنے میں کچھ ہرج نہ سمجھو۔ ریفاہ مرین کر رسم و رواج میں تبدیلی اگر۔ مثلاً بچپن کی نکاحی
بند کر دے۔ بیاد خلوی کے موقع پر ستورات کا بیہودہ اغوش گیت گاتے ہوئے گلی کوچوں میں چھڑا
منع کر دے۔ بارات میں سینکڑوں آدمیوں کو لے جا کر ایک کپڑے کی بہت سے تیل جو کہ یو نہیں
صندھ پتلی میں پڑے غراب ہر جاتے ہیں اور بکرا ہنادیوالہ نہ نکالو۔ بھسمے کے مونے پر
برادری کا گانا اور برادری میں گند و زردا وغیرہ تقسیم کرنا بند کر دے۔ افراط نظر لیا کہ چھوڑ کر
میان دوی اختیار کر غرضی امت گئی آپادیس کے مندر جنوں خدو کے کو اپنی زندگی کا مولو نہا

सन्नेष मैत्री गुणिषु प्रमोहः ।

क्रिषे जीवेषु कौपा परत्वं ॥

मध्यस्थ भाव विपरीतवृत्तौ ।

सशममासा विदधातु देव ॥

प्रमितवकी प्रवकी

غرضیکہ اپنی زندگی کو اسی طرح دھرم کے اپن کر لیا پر اُچار تائیں لگا دیں۔ میرے دل کی خواہش ہے کہ جین لوگ میری ان تجاویز پر سچے دل سے غور کریں اور اگر ان کو مفید سمجھیں تو عمل کریں۔ جین شاستروں میں جا بجا یہ لکھا ہوا ہے کہ منش جنم ملتا ہوا اکٹھن ہے۔ دوتا بھی منش ہونے کی لذت رکھتے ہیں۔

منش جنم نکتی کا دروازہ ہے جبر کی نکتی اس ہی جنم سے ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ اس منش جنم کو بدل ہی کھودیتے ہیں۔ ان کی غفلت کا کیا ٹھکانا ہے۔ نمشیل ہے کہ ایک اندھا ایک ٹوکے اعلیٰ میں گھس گیا تھا وہ اس میں سے نکلنے کی بہت سی تجویزیں سوچتا تھا مگر وہ اندھا ہونے کے اس کو اس احاطہ کا دروازہ نہ ملتا تھا ایک مینا آدمی نے اس کی رعایت دیکھ کر اس پر رحم کیا اور اس کا ایک ماتہ پکڑ کر دیوار پر لگا دیا اور کہا کہ اس کو پکڑے ہوئے چکر لگاؤ جب دروازہ کوسے نور آکھل جائے۔ اندھے نے دیوار پر ماتہ رکھ کر چاروں طرف پھرنا شروع کیا مگر جس وقت دروازہ آیا دیوار سے ماتہ اٹھا سر کھلانے لگا۔ پھر وہ ماتہ دیوار پر رکھا تو دروازے کے دوسری طرف رکھ لیا اور پھر چکر شروع ہو گیا اس طرح اس بیچارے نے سینکڑوں چکر لگائے مگر سودا اس کی احاطہ سے باہر نہ نکلے یہی حالت اس آتما کی ہے جو سنسار دہلی احاطہ میں بند ہے۔ اور آفاقوں کے چکر لگاتا ہے۔ جین مت پریشنیتا ہے کہ اس سنسار سے نکلنے کا دروازہ منش جنم ہے مگر جو آتما سچا گیان ہونے سے بمنزلہ اندھے کے ہے جس وقت منش جنم پاتا ہے سنساری سکھوں میں جو مثل کھان کھانے کے ہیں لگ جاتا ہے اور پھر جدا سی لاکھ جلی میں چکر لگاتا ہے۔ اس لئے اس نمشیل کو ہمیشہ مد نظر رکھو یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ آپ گھربار کو چھوڑ کر سادھو ہو جاؤ یا اپنی عورت کو چھوڑ کر برہمچاری بن جاؤ علو اپدی چھوڑ کر نان خشک چھاؤ بلکہ گھر میں رہتے ہوئے اور سب کام دھرم انو سار کرتے ہوئے۔ دھرم سے دھن کھاتے ہوئے۔ اپنی دھرم پٹی کے ساتھ بھگت ہو گئے ہوئے بھیکش کے علاوہ کچھ تم کو میسر آوے اس کو کھاتے ہوئے پر اُچار تائی زندگی (نا خودی)

ان کی طرح ہینٹل پیچے نہ رہتے رہو۔ فہرست چندہ لکھ کر کالم سپاہ کئے ہوئے ہوں۔
 ان کے اڈیشن ایسے لوگ ہوں جو کوئی لکھ نہیں دے کرتے ہوں صرف اس ہی کام پر اپنا تمام
 وقت صرف کرتے ہوں۔ جب تک کوئی آدمی کسی کام پر کسی سو کر دل نہ لگاوے اس کا کام
 ٹھیک ہونا مشکل ہے۔ اور جب کام ٹھیک نہ ہوا تو لوگوں کا اشتیاق دل میں کیسے ہو سکتا
 ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ جین اخبار دل کی خریداری کم منظور کرتے ہیں۔ اس میں لوگوں کا
 قصور کم ہے۔ اداڈیشنوں کا زیادہ کیونکہ وہ خود تو اپنا تمام وقت اس کام پر نہیں لگاتے معمولی
 آدمیوں کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں اسلئے لوگ اپنے اخبار دل کو بچھپ نہیں جلتے ان اخبارات
 میں جین شاستروں اور جین کتابوں کی ریویو کرنا مشہور ہو گیا۔ میری تو یہ رائے ہے کہ
 یہ کام بھی جین مندر کے ہی متعلق ہو۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ جین مندر کو صرف مندر ہی نہ
 رہنے دو بلکہ بودھ لوگوں کے بہار کی طرح ان کے مختلف کمپنوں میں کسی میں اوشدھ مالہ کسی
 میں پاٹ شالہ کسی میں لائبریری کسی میں سادارت لکھا دو اگر ایسا کر دے تو وہ آجکل کی طرح
 خالی نہیں پڑے رہیں گے بلکہ سینکڑوں آدمی ان سے قائم اٹھا دیں گے۔ وہ فیو نیو مندر کی
 بجائے سرخسٹہ فیض بن جاویں گے۔ ہر ایک جینی کو ان میں جانیکا شوق ہو گا کوئی وہاں پڑھنے
 کی غرض سے جاویگا کوئی دفن کرنے کی خاطر کوئی بیماروں کی خدمت کرے گا کوئی جا کر بھوکوں
 کو بھونے دیگا۔ غرضیکہ اس طرح ہر ایک جین کو اپنے سدا رہا رہا پناہ کا موقع ملے گا۔
 ایک دوسرے سے محبت بڑھیں گی۔ ایسا کرنے سے جین دھرم کا پرچار دو سووں پہنچے گا
 جین تنو لوگوں پر ظاہر ہوں گی۔ غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ جو مطلب ہنرمادہ پر خرچ
 کر کے پوچھ کرانے سے حاصل نہیں ہوتا وہ ان سے پہلے ہی میں حاصل ہو گا۔ میری یہی رائے
 ہے کہ جین سادھو جن میں سے آجکل بہت سے اعدیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں وہ ان
 انسٹیٹیوٹنوں میں کام کریں۔ جو بڑھانے کے قابل ہوں وہ پڑھادیں جو پڑھنا دینے کی
 قابلیت رکھتے ہوں وہ آپدیش کریں کہ بیماروں کی تیمارداری کریں ان کی ضرورت پڑی کریں

تو یہی کوشش کی جاتی ہے کہ کسی طرح یہ نہ ہو کہ نہ اگر ایسا ہو تو اس شخص کا نام ہونا چاہئے۔ یہ تو ہے جنیوں کے ایک
 فرقہ کے مبسوط کا حال پھر یہ گب امید ہو سکتی ہے کہ مختلف فرقہ آپس میں ایک دوسرے
 کی سہا تیا کریں وگبری سوتیا مبری کی زندہ کرنا ہے۔ سوتیا مبری وگبری کو بڑا بھٹائیے۔
 ستھانک ہاسی کے نزدیک ولف ہی متعینائی ہیں پھر ان میں جو مختلف سمپرائے
 والے ہیں وہ بھی آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کی
 وجہ سے پہلے مختلف سنگھ پھران کی مختلف کچھ پھران کے مختلف ٹوے غرضیکہ کہاں تک
 کہوں سینکڑوں ہی فرقہ بن گئے ہیں۔ جین مذہب کے نوال کا یہ بھی ایک باعث ہے۔
 اس نے آپ سے میری یہ دعا مست ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کو جھگڑے کی بنیاد
 بنا کر فرقہ و فرقہ نہ بنائے چلے جاؤ تمہارا مت تو ایک کانت مت ہے اگر ایک آجلہ ایک ہو
 (اندا تھ ہے اور دوسرا ۶۷۱ اندہ نلا تھ ہے تو کیا تمہارا ایک کانت یا داسکول نہیں کہہ سکتا؟)
 اگر کہہ سکتے تو پھر جھگڑا کیسا؟ اسلئے ان جھوٹے جھگڑوں کو ترک کرو۔ ہما میر سوامی کی
 جو سب سمپروایوں کے ابو احمد ہیں۔ سب کے سچے گو (مُرشد) ہیں قرن و ایک
 دوسرے کے مختلف طریقہ پرستش پر کچھ دھیان نہ دیتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت
 اور پرہیز کرنا سیکھو ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں خال ہو کر ایک
 جین منند اللہ تھا انکے متعلق ایک ایک دوسرے مثلاً ایک ایک فری جین سکول فری جین
 اوشدھ حالہ۔ انا تھ آد۔ لائبریری وغیرہ بنوان اس تھا تو ان کو سچے دھرم استھان
 بناؤ۔ جین منند میں جو منسا مد یہ جمع ہے اس کو ان پر لو پکارنا کے کہوں میں لگاؤ
 بہاؤ فراہم کیے وقت مرے جین کے سے ان انسٹیٹیوشنوں کی مدد کرو۔ جین پریس کو
 اپنی جین مت کے فاسٹوں کو جمع کرو مگر ممکن ہو سکے ان کو نئی طرز میں لکھو دیا
 جو عامی کہہ کہ کم سے کم مفید دہم میں۔ تانچے مقررہ پر نہ لکھتے ہوں آجکل جو اخبار ملتے ہیں

چکے ہنرے نیکو کو اپنے محکمے کا اربنایا تو پھر اس نادانی سے "پرمنتر" ہو جاؤ گے۔ شیطان اپنا افسوس چلا دے گا اور آپ کی وہ سنہری مالازہری کا لاہو جا دیگی۔ سودگ افسوس آپ کے ہی ماتہ میں ہے۔ آپ کو ٹرگ یا ترک دینے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ اس روز کو بھی طرح بھیجیں گے یا یوں کہو کہ گیان حاصل کریں گے تو پھر اس گیان سے آپ کی کٹی میں کچھ کلام نہیں ہے۔ آخر میں میرا ہی کہنا ہے کہ اگر کوئی مت یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے تو وہ جین مت ہے۔ میں نے ایسا کہنے میں نصیب کام نہیں لیا ہے۔ کیونکہ۔

पक्षपातो न भेदी न द्वेष्टः कः पित्रादिषु ।

युक्तिमद्वचनं यस्य तद्व्युक्तार्थः परिग्रहः ॥

ترجمہ ۱۱۔ نہ مجھے ہمایسروائی سے کچھ پیش بات ہے اور نہ پہل دشمنی و رشتوں سے میرا کچھ ویش ہے۔ جس کے حق معقول ہوں۔ وہی ملنے کے لائق ہیں۔

اس کتاب میں اس باب کے لکھنے سے میرا مدعا یہی ہے کہ کسی طرح تمام ہندوؤں میں اتفاق ہو جاوے اور نا اتفاقی جاتی رہے نا اتفاقی کا باعث میری رائے میں فرقہ بندی ہو لہذا میں ایک دوسرے مذہب کی جو کر کے۔ دوسرے لوگوں کی طرح نا اتفاقی کو برعانا نہیں چاہیے۔

من بلائے صل کردن آدم : نے برائے فصل کردن آدم
جو اتفاق کی تجاویز میں نے بتلائی ہیں اگر ان کا عملی طور پر جو نا مشکل ہے تو ہر قوم میں اتفاق کا مزنا بھی مشکل ہے۔
خاتمہ اور جین قوم سے عرضداشت .

لے جینی بھائیو۔ دیا دھرم کے پالتے والوں میں نے جین مذہب کا خلاصہ آپ کی پیش نظر کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مذاہب کی رائے کا بھی مقابلہ دکھلایا ہے۔ اب آپ سے صرف اتنا اور کہنا ہے کہ سچے جینی کی زندگی کا وہ بڑا پکار ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ چٹانک

فقیر مہاجر اگلی دن تک بھوکا مرنے لگا تھا۔ وہ قحطی پر ہے جین منت کا یہ اپدیش نہیں ہے کہ
 آجکل کی کمزور نسل سے کندھوں و سہری کا تیاگ کر کر لکھائی کئی روز تک فاقہ کھاکر رہی ہو
 طاقت کزنال کر کر ان کو بے اولاد کرادے تاکہ ملک ملک ان کی مردم خاری کم ہوتی ہو
 جین منت تو قدم قدم پر کہتا ہے کہ ہر ایک بات کو ہر ایک پیلو سے دیکھو اور پھر جیسا کہ
 معلوم ہو یا عمل کرو دیا کے مسئلہ کو چھوڑ کر زندہ آہٹنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ دوسرے
 جانداروں کو ایذا پہنچائی جاوے یا ان کو مار کر لقمہ بنایا جاوے دوسرے انسانوں کا مال و
 زر زین و فرزند اپنی طمع نفسانی کو بھرا گئے کے لئے چھین لیا جاوے۔ اگر زندہ آہٹ سے ایسا ظالم و
 جائز شخص مراد ہے تو جین مذہب ایسا بننے کی بیشک اجازت نہیں دیتا بلکہ جین مذہب اپنی
 اہلساکے اپدیش سے ہر جید کے ساتھ برادرانہ سلوک نیاگ کے اپدیش سے خود غرضی کا تیاگ
 دوسروں کے مال و زندگی طمع سے باز ہر جنگ و جدل سے پرہیز اور مذہب کے اپدیش سے
 دوسروں کی خدمت کرنا ان کے دکھ میں شامل ہونا سکھاتا ہے۔ اگر تمام انسان ان ہنری
 اصولوں پر عمل کرنے لگ جاویں تو دنیا سے دنگ و فساد جنگ و جدل گشت و خون بند ہو کر
 دھرم کا علاج ہو جاوے۔ انسان آئینک بل جو سچا بل ہے حاصل کریں۔ شک و شبہ ناشانی
 ترقی میں نہیں ہے بلکہ روحانی ترقی میں ہے۔ جزم و خیر و سلطنتوں نے جو مادی ترقی کر کے
 دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پھیلانی ہے اور اپنے سحر سامری سے لوگوں کی نظر بند کی ہو
 آجکل کا بعد پنی جنگ ہما بھلت اس ہی کا نتیجہ ہے کیا آپ اس ہما بھارت سے بھی یہ
 سبق حاصل نہیں کریں گے کہ دراصل مادی ترقی شکست دیتی ہے۔ اس کا آخر دکھ دانی
 ہے۔ اصلی ترقی روحانی ترقی ہے جس پر جین مذہب نعد دیتا ہے اور جس سے شک و شبہ ناشانی
 پیدا ہوتی ہے۔ مادی ترقی و فساد کا نعرہ بل من مزید اسے اور روحانی ترقی ہستی و
 سادگی شک و شبہ آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں پسند کریں آپ کی آتما اس انتخاب کے
 لئے موثر ہے لیکن اگر آپ نے ۲۵ پہلوؤں والی کسوٹی پر نہ گھس کر طمع کی چٹک سے

جین مذہب میں اب بھی ہر دن برہن چھتری۔ دیش اور شخص کی مہ ذاتیں شامل ہیں
 یہ دھرم مرد عورت گھر ہستی اور سنیاسی درجہ بدرجہ سب کے لئے ہے جین سنگھ میں شمرک
 شرک کا۔ مٹی اور لکڑی چاروں شامل ہیں اس مذہب پر چلنے کے لئے گھر مٹی کے گیارہ چھوٹے سنگھ
 کی جماعتوں کی طرح مقرر ہیں اور سادہ سونیا سیوں کے واسطے علیحدہ قواعد تھلائے میں
 جین دھرم ہونیوی مذہبی کام میں درجہ پھیتر۔ کال۔ بھاؤ کا خیال رکھنے کی ہدایت کرتا
 ہے یہ نہیں کہتا کہ ہر ملک و مزرعہ کے لئے ایک ہی بات ہونی چاہئے۔ جین مٹ کا آپدیش ہے
 کہ دھرم وہی ہے جس میں آہنسا یعنی دیا پریم اور ہر انسان و حیوان کے ساتھ برادرانہ سلوک
 ہو سکتا ہے اپنے من اور اندیل کو حتی المقدور قابو میں رکھا جاوے۔ جس سے دنیا میں جھگڑے
 فساد سے بچکر آرام کی زندگی بسر ہو اور تب خود غرضی کا تباہ کر کے دوسروں کی خدمت و اچھا
 ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جین دھرم نے دنیا کے مسئلہ کو عدد پر پہنچا کر سبزی داروں تک کا تباہ
 گھر متیل سے کر کے اور اپاس رکھ کر منہ تو م کو کوزہ بنا دیا ہے۔ یہ بے سمجھی کا اعتراض ہے۔
 جین دھرم گھر ہستی سے آہنسا کا کلی نیاگ نہیں کرتا۔ کلی نیاگ تو سادہ سونیا سیوں اور
 باسیوں کے لئے ہے۔ اگر ہستی کے لئے نہایت ذخیرہ ایک اندسی مٹی کی آہنسا کا تباہ نہیں بتلایا
 اور باقی جہول کے ساتھ بھی صرف ادوی اور سنگھ کی آہنسا کا تباہ ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲-۲۱۳
 آہنسا جین مذہب عام گھر ہستی کے لئے سبزی دالو کا ترک لازمی نہیں بتلانا اگر ہستی کی چھٹی
 جماعت میں بھی سبزی کا کلی نیاگ نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲۔ اسی بات ضرور ہے کہ جہانگ
 ہر سکے مناس سے ہے اور جو شخص خواہشات کو کم کرنا چاہے اور سادہ زندگی بسر کرنا چاہے۔ یا اور
 مذہب کی مشق کرنا چاہے تو وہ ان سبزیوں کا جن میں آہنسا زیادہ ہوتی ہے مان کند مول کا جو
 بوجہ زہد ہضم نہ ہونے کے وقت حافظہ ذہن وغیرہ دائمی قوی کو نقصان پہنچاتے ہیں ترک کرے
 یہی بات آپاس کے لئے ہے۔ آپاس کا اصل منشا تبضع وغیرہ بیماریوں کو دور کر کے اور تندرست
 رہ کر سبھی ہائے کا ہے نہ کہ بھوکا مرنے کا۔ اگر کوئی شخص اصل مطلب کو سمجھے بدھن لکیر کا

پہنچند کا بیہ - ناکم - کوفس وغیرہ پر لکھے جن میں سے بہت سے زمانہ کے انھوں سے
تلف ہو گئے ہزارا پڑا - بے پورہ مسلمیر وغیرہ کے کتب خانوں میں اب موجود ہیں
اور ہزارا لندن و جرمنی کے کتب خانوں میں چلے گئے ہیں -

چین مذہب مثل آریہ سلج قومات سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے - مائتاہ سیتلا -
بھوت پریت - چنڈی - بھولنی وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش سے مشابہ ہے - شرادہ
وغیرہ کی رسم خود غرضوں کی چلائی ہوئی کتاب ہے اس ہی لئے خود غرض اس کو پڑھتے ہیں -
چین مذہب ہنسپاپ الیمیا میں سے بچانے کے لئے پانی چھان کر پیئے کی اناج صاف کر کے
پسوانے کی - رات کو کھانا نہ کھانے کی - ماس وغیرہ سے بچنے کی دھم اور سادہ کھانا
کھانے کی ہدایت کرتا ہے - ست یو پار کرنے کا دعا فریب سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اس کی
سب سے بڑا اصول ہے کہ دوسرے کی آتما کو اپنی آتما جیسی جانو - دوسرے کے ساتھ
ویسا سلوک کرو - جیسا کہ تم چاہتے ہیں کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں جیسی سب سے
بڑا لفظ حمد و دوسرے شخص سے ملکر کہتا ہے وہ جو تار ہے - جس کا مطلب ہے کہ تو کسی
کی کٹاڑی محبت میں پڑ کر دین و دنیا کو بھولو اور نہ کسی سے دشمنی پیدا کر کے سنسار
سمند میں ڈوبو بلکہ راگ و دوش دونوں کا ترک کر کے مہا نہ روی اختیار کرو -

چین مذہب کے آخری فلا سفر مہا بیر سوامی نے اور وہ مالگدی بھاشا میں اچھا نشانہ
کی مروجہ زبان تھی دھرم آپدیش دیکر اپنے پیروں کے لئے عام فہم زبان میں دھرم آپدیش
دینے کی اور کتب لکھنے کی خال قائم کی اور فرمایا کہ کسی بات کو صرف ایک پہلو سے نہ دیکھو
بلکہ اس کی جانچ ۲۵ پہلوؤں سے کرو چین منطق ان ہی ۲۵ پہلوؤں کا بیان کرتی ہے وہ
۲۵ پہلو سات بیگ سات نے چار ٹھیک ایک پر نکش پران لہجے پر نکش پران ہیں
جن کا ذکر اس کتاب میں بھی بیان کیا گیا ہے - جو بات اس کو ٹی پر پوری نہ اترے اس
کو درست نہ سمجھو - چین دھرم سب جیوں کے لئے ہے کہ کسی خاص دین کے لئے -

ہیں آتا ہوتا۔ باقی سب مذاہب کا یہی عقیدہ ہے۔

بودھ و صرم ایشور کے بارے میں غامض ہے۔ اور اگر اس کا کچھ خیال نرگن برہم کی طرف سے تو بھی جین مت سے ملتا جلتا ہے۔ دونوں میں ایشور شکت کرتا اور کرم چل داتا نہیں مانتا ہے۔

جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں۔ غرضیکہ جین مت ایک ایسا مذہب ہے جس میں ہر دیگر مذاہب کے خیالات ملتے ہیں۔ باقی مذاہب جب

شے کے ایک پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو جین مذہب ہر پہلو پر نگاہ رکھتا ہے۔ انہی اور پنج اندھوں کی کہانی سے جو مراد ہے وہ یہی ہے کہ جین درشن کے علاوہ باقی پانچ درشن مثل اندھوں کے ایشور وغیرہ کے سروپ کو صرف ایک پہلو سے بیان کرتے ہیں جین مت ان سب کو سچا مانتا ہوا ہے۔ اپنے انیکانت دلو سے سب کا اتفاق کر دیتا ہے۔

سائنس کے تو یہ مذہب بالکل موافق ہے۔ ڈاکٹر جوس نے جو اپنی نئی سائنٹفک تحقیقات کر کے یہ بتایا ہے۔ کہ پودوں اور وحالت میں بھی جن جن ہے دنیا کو حیران کیا ہے وہ بات جین مت میں پہلے سے مانی جاتی ہے۔ پانی کے قطرہ میں جو جین فلا سفر بہت سے جو بتلاتے ہیں وہ اب خود میں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے جینیوں کا جسموریپ کو بہت بڑا بتلانا بھی نئی دریافت سے صحیح ہونا چاہتا ہے۔ سیاروں میں انسانوں کا ہونا بھی اب لوگ ماننے لگ گئے ہیں۔ جو بوداؤ کی فکٹریوں سے دنیا کے کام چلنے لگے صداقت ریل و تار و لوگراف و عیسوی علوم قتلا ہے ہیں۔ جیوں جیوں علمی تحقیقات زیادہ ہوتی جاویں گی تہوں تہوں جین مذہب کی صداقت زیادہ زیادہ لوگوں پر ظاہر ہوتی جلی جاوے گی۔ جین تیر تھنکردوں اور فلا سفوں نے یہ سب باتیں رنگ و بھاس۔ آئینک بل اور گیان نکستی سے جانی تھیں۔ ان سے سن سٹاکر آجاریوں نے ہزار ہا گرنتھ علم ریاضی۔ ہندسہ۔ ہیئت۔ جوتش۔ طب۔ یا کرن

لیکن آپ کہیں گے کہ اس طرح تو بے انتہا ایشور ہو جاتے ہیں۔ بھائی صاحب اس کثرت میں سے ہی تو وحدت کا راز سمجھو۔ علم معرفت اس ہی کا تو نام ہے۔ لفظ ایشور جموں کا ہی لگبھٹی **Collection** نام ہے۔ جیسے فوج سے مراد اس کے تمام سپاہی

پیلوے۔ افسر وغیرہ ہوتے ہیں۔ فوج سپاہیوں۔ پیادوں اور افسروں سے ملحدہ کوئی شے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایشور تمام جموں کے مجموعہ کو کہتے ہیں ان سے ملحدہ کوئی امر شے نہیں ہے۔ ایشور کو اس کے سوائے کسی اور طرح پر ملتے ہیں بے شمار اعتراضات کی وجہ سے پڑتی ہے نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۱۰۲ لغایت ۱۱۷ کتاب ہذا ایشور کو حکمت کرتا ہر کم پل دانا بتلانے کا مسئلہ۔ بچوں اور کم فہم آدمیوں کے بھانے کے لئے ہے۔ سائنس دان ایشور سے مراد جو مادہ اور ان کی شکلیوں سے بنتے ہیں۔ جن مت کا ہی سد انت ہے۔

اہل اسلام و عیسائی جو خدا کو ساتویں آسان یا عرش معلیٰ پر بتلاتے ہیں وہ بات بھی جین مذہب میں ملتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک جو آتما جب شدد ہو جاتا ہے۔ جب وہ سب سے اوپر کے طبقے یعنی موش استعمال میں رہتا ہے اور پرتا ہوتا کہلاتا ہے۔

پہلا نمک جو ایشور کا نام برہما دسشنو اور موش رکھتے ہیں اگر ان سے مراد رشیہ دیویوں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے تو جی۔ جین مت کے مطابق ہے کہ اگر ان سے مراد دروہی کی لگاتار جو اچھا۔ دھرو۔ امدتے ہے (دیکھو صفحہ ۹۹۰۹۹۰ جین مت کے خیال سے ملتی ہے۔ اور اگر جیسا کہ جو بالقوی اور دروہی بھیب سے پرتا ہے اپنی چتر گت بھر میں سنسار کو تارو جہاں اس کا پالن و دشمن کرنے والا دشمن اور کئی حاصل کر کے اس کا ناش کرنے والا مہیش ہیں تو جی جین مت کے مطابق ہے۔

قریب سلیح کا اعتقاد ایشور کے متعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ نیاے اور شیشک کا اور اس کا ماضی کئی کا عقیدہ پر دب میا نسا کا عقیدہ ہے۔ اور یہی ہے جس کو جین مت میں سنگ کہلے جہاں سے جو عرصہ دراز کے بعد پھر واپس آتا ہے اصلی کئی دی ہے۔ جہاں سے پھر واپس

دوب پیمانہ میں بھی پہلی رشی ایشر کو جگت کرنا نہیں مانتا اس کی بابت شکوک و شبہ کے ساتوں سرگ میں لکھا ہے کہ کارل بھٹ نے جینی رشی کے اعتقاد کے مطابق ایشر کو جگت کرتا نہ ماننے کی وجہ سے شس آگنی میں جلنے کا پراپت کیا تھا۔

ہمزیمانہ ایسا ویدانت جو اود برہم میں صرف گیان یا مایا کی وجہ سے فرق بتلاتا ہے۔ اُس کے نزدیک ہر ایک جیوا ایشر ہے۔ "برہم سچی" یا میں ہی برہم ہوں، "اُس کا عقولہ ہے یہی بات جین و صرم میں ہے۔ متافرق ضد ہے کہ جن مذہب چتر پدارتھوں کو برہم نہیں مانتا اود وہ گیان دان برہم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ گیان سے شونہ ہیں۔ ویدانت چتر پدارتھ کو بھی برہم سرورپ بیان کرتا ہے۔

ویدانت وشن جو گیان ہونے کے بعد برہم میں مل جانا بتلاتا ہے جین مت اس کا سید تہذیبی *Shiva* میں جس کا ترجمہ برہم ہو سکتا ہے خال ہو جانا بیان کرتا ہے۔ لیکن ویدانت جیوگی اپنی ہستی قائم نہیں رکھتا۔ جین مت قائم رکھتا ہے وجہ یہ ہے کہ جین مت میں جو علودہ علودہ بے شمار تعداد میں مانے ہیں ویدانت ان کی کوئی علودہ ہستی تسلیم ہی نہیں کرتا۔ ساکھ۔ یوگ۔ نیائے اودو ششنگ بھی مثل جین مت جوہل کو بے اہم اور علودہ علودہ مانتے ہیں۔ نیائے اودو ششنگ میں ایشر کی علودہ ہستی اور اُس کو جگت کرنا مانا ہے۔ لیکن جب ساکھ وشن کے مطابق پہلے اس کی ہستی ہی ثابت نہیں ہوتی تو اس کا جگت کرنا ہر نا کیسے مانا جا سکتا ہے۔ نیائے میں ایشر کو جگت کرنا ثابت کرنے کی جد لائل دی ہیں اُن کا غلط ہونا صوفیہ پر بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر ایشر کی کوئی علودہ ہستی نہ مانتیں اور جو کوئی ایشر قرار دیں تو ایک لحاظ سے یہ جگت کرنا مانا جا سکتا ہے جگت کے تیسرے کا ہی۔ "ہیرو" ہے۔ پرگتی مدپ۔ ہیروان" اس کے لئے ہی تمام نمائندہ کرتی ہے۔ دنیا میں جو کچھ کرتے ہیں اس ہی کی بدولت میں ہی گھٹ گھٹ میں برہماں ہے۔ اس ہی کا سب جہان میں ہیرو ہے۔ اس ہی پر م شگنی کا مقناطیسی ذرہ سب کے اندر پیل رہا ہے

بشورنگ کی مدنی غیر مذہب ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے وغیرہ وغیرہ۔
ایشور ایشور دتے پراں اور مدنی پورن سے کہیں ٹیڑھا ہے۔ لیکن میں کا اہمیت
 بادگیر سب مذاہب کے عقائد کے کسی مذہبی پہلو سے اپنے میں شامل کرتا ہے
 دیگر مذاہب اور جن مذاہب میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ جن مذاہب ہر خے کے ہر ایک
 پہلو پر نظر رکھتا ہے اور دیگر مذاہب اس کے صرف ایک ایک پہلو پر اب آپ اسکی تصریح سنئے۔
 ساتھ دیش صرف پرش و پر کرنی دو سہیل کو انا دی مانتا ہے ایشور کے بارے میں
 اس کا بیان ہے کہ ایشور کی مخلوق ہستی اور اس کا جگت کرتا ہوتا۔ کسی پران سے ظہور نہیں
 ہوتا دیکھو ساتھ دیشن کا اور چائے اسوتر ۹۲ و ادھیائے ۵ سوتر ۱۲-۱۰۔
 اس کا یہ بھی بیان ہے کہ وہی میں جہاں ایشور کا ذکر آتا ہے وہاں نکت یا نہ جیوں
 سے مراد ہے دیکھو ادھیائے اول سوتر ۹۲ تا ۹۵ چنانچہ ایسا ہی جن مذاہب مانتا ہے۔
 یوگ دیشن بھی جسے طبعہ ایشور کو نہیں مانتا لیکن دھیان کرنے کے واسطے ایک
 سرورگیہ ایشور کی کہنا کرتا ہے۔ چنانچہ جن مذاہب بھی نکت یا نہ جیوں کو پرانا کہہ کر
 ان کا دھیان کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے جیوانے آخری جسم انسانی میں سرورگیہ ہوتے
 ہیں اور دھرم اپدیش کرتے ہیں۔ بعد میں وہ دھرم اپدیش وید وغیرہ ناموں سے پکارتے جاتے
 ہیں اور ایشور کو کہہ سکتے ہیں۔ ایسے ایشور کے سوائے کوئی اور جیون جسم والا ایشور وہی میں
 کا اپدیش نہیں دے سکتا۔ سرورگیہ کہے ہوئے میں الزام پران ہے۔ دیکھو صفحہ ۸۶ کتاب ہذا
 یوگ دیشن کے بھوتی پاد میں لکھا ہے کہ مراقبہ و ریاضت سے انسان جانوروں کی بنی سمجھ لگ
 جاتا ہے۔ زمین آسمان کا حال۔ ستاروں کی گردش کا حال وہ سرے کے سن کی بات جاننے
 لگ جاتا ہے۔

جب تیشیل میں ایسی طاقت ہے تو تمام کرموں کے ناش ہونے پر راجہ جیو کی ہمہ دانی
 ہمہ بینی کی طاقت کو مدد کے ہوتے ہوتے ہیں، سرورگیہ ہو جانا کوئی امر محال نہیں ہے۔

دھپہ پھندہ اور اگلی جگہ یا میں ایک شکر سر سارے۔ پارتی اور وہ انگ رست نرس
 دن پٹانے بیت راگ نہیں ایک شری جت رشبہ دیوار۔ جو میں کو ہنگ سداتپ
 ہی میں نت پر۔ جڑ جو لہو یا جگت کے ملے جاتھ گک کے ٹھکے۔ نہیں دے بھوگ نہیں یوگ
 ہو یو ہی دولت ڈنگ لگے +

بھوگوں سے کسی کی ترچی نہیں ہوئی ان سے دل لگانا پنے آپ کو آفت میں پھنسانا ہے
 اس نے ایسے رشبہ دیو جاتا دلوں کی موتیاں دیکھ کر ہمارے دلوں کو خاشا پیدا ہوئی ہے۔
 پنے دھرم کا آپدیش رہنے والے اور اسکا ہٹانے والے ہی ہمارے ہر سے ہیں۔ ان کی
 مورتیوں کے ورثہ جو مناسا نفرت لہو دھرم و محبت برتی ہو جو ہمارے کیا ان کا باعث ملتی ہے
 سوتیا جہر آغا کے مورتی جو مورتی دلوں کی ہو دیراگ جس راگ کو غلو کرتی ہو لہو کو مورتی ہی ٹھیک
 لیکن وہ پدم لالہ مورتی ہا میں کھڑی سالی میں ہیں پھیلتی کھلی دیا رہی مورتیاں آج کی ہنر کے خلاف ہیں
 اس قسم کی مورتیاں ابھی کھنڈ میں تھیں یہ مورتیاں ہر مورتی میں ان مورتی کی مورتی کو کھنڈ میں
 لہو زکب کو کسی شخص کی مصیبت ہلا آتش میں نہ کئی کر کہ مری کشت لہو دھما کی مصیبت دیکھ کر ہلا کی لہلاتیں
 یاد آتی ہیں وہ وہ میلان میں ہمارے چال چلن پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ سری کرشن جی کے گویوں
 کے ساتھ جو لہا میں پرا فلی میں بیان کی ہے وہ میں شاستروں میں نہیں لکھی۔ جی کرشن جی
 کو ایک پر م پٹن مانتے ہیں اگرچہ وہ ان کی مورتی اپنے مندروں میں نہیں رکھتے لیکن ان کے
 نام پر ہر مند دیپ دھوپ وغیرہ چڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکی پو بی میں وہ تیر ٹنکر ہو گئے۔
 ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بھگوت گیتا کے جاننے والے سری کرشن کو پو میں کیا تھ
 ایسی لہا میں کیسے کر سکتے ہیں لیکن بھگوت گیتا میں شہر کرنا ب کے مصنف ہونے کے سوائے
 ان کی لایف سے کوئی اور اچھا سبق بھی ہم کو نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اشخاص کا تو خیال ہے
 کہ اگر شری کرشن جی (رجن کو ہا بھارت پر آلودہ کرتے تو آج یہ بھارت غارت نہ تھ نہ خیر
 کچھ ہی جو موجود مصدات میں ہم ان کی مورتی سے کچھ داریک سبق نہیں سیکھ سکتے۔

جیسا رام چند جی نے سیتا جی کے بارے میں اپنی پرما کارکھا تھا یہ سیتا جی کی لگا
 نوراس کی مورتی ہم کو ہماری مائاؤں بہنوں اور استروپوں کو پتی ورتت و مہرم کا سبق
 سکھاتی ہے۔ لکھن جی کی مورتی دیکھ کر فرمایا بھاک پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی کو دوسرے
 ساتھ کس طرح بڑنا چاہئے ایک کی مصیبت میں دوسرے کو کس طرح کام آنا چاہئے۔
 کے گوروگسب لکھن جی کی مورتی کاغذ کے ساتھ درشن کرنے اور درشن کے اصل مطلب کو گھسٹوں گھڑا
 کے غور میں نہ کھودیتے تو آج ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا نہ ہوتا اور مقدمہ
 بازی کر کے اپنی تمام جائیداد کو نہ کھوٹھیتا۔

تسری رشتہ دیو جی - نیم ناٹھ جی - جاہیر جی و بدھ دیو جی کی مرتبیل سے دیوگ
 کا جیسا سبق ملتا ہے اس کی تعریف خدا رام چند جی یوگ بشت میں اس طرح کرتے ہیں

नहं रामो न मेवाव्य भवेषु न च मे मनः
 शान्तिमास्थानु मिहामिह्यात्मन्येव जिनोयथा
 ترجمہ صوفیہ پڑھو۔

ایسا ہی ہر نرمی ہری جی نے اپنی ششکار پتک میں لکھا ہے۔

एकोदा गीषु राजते प्रियतमा देहार्थं धर्मीक्षी।
 नीरागे धु ज्ञो विमुक्तलनास कुोन भस्मात्स
 दुर्विस्मरवत्सा पन्नम विषया विदु मुग्धो नः
 शीघ्रः काम विदु मितान् विषयान् मोह नमो
 भर्तृ हृदि वाचक कुक्षी ॥

اس کا ترجمہ تیسری جہاز جی کے باب سنگ جی نے اپنے ششکار بخوری میں اس طرح کیا ہے

ما شہ فیروز - ہر نرمی ہری کو جس قدر راہگیر اجیت ہوگا مت ہیوی میں ہے ۵۵ سال بخیر جاری ہے
 بھائی بھتے میں نے غلط ہے دراصل وہ ماہر شیخ کے بھائی سب سنگل کا بیٹا اور مشہور معین آبادیہ مخیر چند
 کا بھائی ہے۔ ہر نرمی ہری جی میں نہیں تھا۔

ہزار چھپاؤں سے ہو۔

کیونکہ مندی کے پہاڑوں میں سولہ اٹھے ٹھانی سو سولہ چھپاؤں سو کہنے کا
مدراج ہے اور ٹھانی سو اور چوالیس سے مطلب ۱۲۸ اور ۱۴۴ ہوتا ہے نہ کہ اٹھائیس
اور چالیس سو۔ اور ادو شمار میں اس قسم کی غلطیاں ہزاروں میں بہت جگہ معلوم ہوتی
ہیں۔ جن کی تصحیح برکرت اور سنسکرت گرنٹھوں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔
ہزاروں میں ان کی تصنیف کے بعد ہی لوگوں نے سب کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے
ان ہی میں نہیں بلکہ بڑی بڑی دھرم پستکوں میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ
یہ تمام کتابیں پہلے سینہ بسینہ زبانی یاد رکھواتی تھیں۔ کتابی شکل میں یہ سب بہت عرصہ
بعد لکھی گئی ہیں۔ ویہ جو بہت عرصہ پہلے کے تصنیف شدہ ہیں۔ جہاں بھارت کے بعد
ویاس نے ضرب کئے۔ جنیوں کے شاستر چندر گپت کے بعد لکھے گئے۔ بودھ مذہب کی
کتابیں اشوک کے زمانے میں تحریر ہوئیں۔ قرآن شریف ابو بکر کے زمانہ میں تحریر ہوا۔ بائبل
بہت سی زبانوں سے ترجمہ ہوتے ہوئے موجودہ شکل میں ہم تک پہنچی۔ یہی وجہ ہے کہ ان
کتابوں میں بہت سی باتیں مشتبہ ہیں مثلاً دیدول اور منو سمرتی میں کہیں اہنسا کو دھرم
بتلاتا ہے کہیں یگ میں پشوؤں کے کاؤ پریش دیا ہے۔ سانک درشن کے پہلے ادھیائے
کے ۲۵ ویں سوتر میں وشیشک درشن کا حوالہ ہے حالانکہ وشیشک درشن ہزار سال
بعد کا تصنیف شدہ ہے بائبل میں ساتویں حکم قسمی میں لکھا ہے کہ اپنے پڑوسی کی عورت
کو بڑی نگاہ سے دیکھو یہ ظاہر ارجحہ کی غلطی ہے کیونکہ مصنف نے زمانہ سے بہتر بتلایا ہوگا
نہ کہ اس حکم کو صرف پڑوسی کی عورت تک ہی محدود رکھا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مورتی پوجا کی کتاب میں علحدہ بحث کی گئی ہے پرلے زمانے میں
مورتی پوجن { زندگن کی بہ مددیں صرت ان کی یاد گیری کے لئے اسی طرح
بنائی گئی میں جس طرح آجکل بھی اٹک مندر وغیرہ کی بستر

معلوم ہوتا ہے۔ شاہ حسین و شریحین نے غلطی کھائی معلوم ہوتی ہے۔ اخیر کچھ ہمارے
ہم کو ان داستانوں سے اخلاقی سبق سیکھنے چاہئیں امان کے اس واقعہ ہونے یا نہ ہونے
پر کچھ دھیان نہ دینا چاہیے۔ ہم کو ان پانوں کے مصنفوں کا اپکار ماننا چاہئے جنہوں
نے اس زمانہ میں جس وقت کہ کاغذ تک نہ تھا۔ بزرگوں کی جن کو ہم دیوتاؤں اور پشیر
کے اوتار مانتے تھے کا رتبہ دیتے ہیں سوانح عمریاں اور نصیحت آمیز داستانیں تاثر
ہندوں پر لکھ کر ہمارے تک پہنچائے ہیں۔ جن کے کہنے والے کوئی سروگہ تو نہیں ہی نہیں
پھر اگر انہوں نے کچھ غشی سنانی روایتوں کو بھی صحیح کتاب کر دیا ہو تو کیا تعجب ہے مگر
ان کتابوں کو ہم صرف دھرماتما پرشوں کی ہتلی ہوئی کتابیں مانیں امان کو دھرم بتائیں
ہونے کا وجہ دہیں تو پھر کسی کو اعتراض کی تمجائش نہ رہے کیونکہ شاہ نامے میں جب ہم
یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں سے

زمین ستواں دلاں ہن دشت زمین شمس شد و آسمان تخت ہشت -

تو ہم اس پر بھی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صرف استعارہ یا مبالغہ ہے
لیکن اگر کوئی ایسی بات کہنے پر اوردیں دیکھتے ہیں تو اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں مثلاً
جب ہری ہنس پران میں لکھا ہوتا ہے کہ چھین کر دھڑا دھڑی دوار کا میں بستے تھے یا جب
ہم ان میں پڑھتے ہیں کہ بھرت راجہ کے ۹۶ ہزار رانیاں تھیں۔ تو حجت کرنے بیٹھ جاتے
ہیں ۹۶ کد تو آبادی ہندوستان کی بھی نہیں ہے۔ پھر ایک دوار کا قہر میں اتنی آبادی
کہاں سے آگئی۔ ۹۶ ہزار رانیاں ایک راجہ کی کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس میں سمجھ کا ہی قصور ہے
وجہ یہ کہ ہم ان کو دھرم پشنگیں مان کر ان کو لفظ بہ لفظ درست سمجھتے ہیں اگر لفظوں کو
چھوڑ کر دیکھ کر دھڑا دھڑا ۹۶ ہزار سے مراد صرف تعداد کو کثیر سے یوں تو پھر کچھ اعتراض
نہیں رہتا۔ دیگر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہم ان تحریروں کے ترجمہ کرنے میں غلطی کرتے
ہیں ممکن ہے کہ ۵۶ کد ۵۶ ہزار کے بجائے شاید اصلی تعداد ایک کد ۵۶ چھین لور ایک

بھاؤ سے اختلافات پر غور کرے اور اس کے سب پہلوؤں کو دیکھ کر۔ مختلف نام
 میں اختلاف کا باعث بنیں باتیں ہیں ایک ہرمان دوسرے مومنی و جن میسرے
 ایشوروشے ہذا اس جگہ انکی بابت اپنی ناقص رائے ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔
 جن پستکوں میں بزرگان دین کی سوانح عمریاں اپنے ملک کی تواریخیں یا
 پیران عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے داستانیں دیکھے کہانیاں لکھی ہوئی ہیں
 ان کو دیکھ جین پر نما تو یوگ کے شاستر سونیا مبرجینی دھرم کتھا انو یوگ بدھ جانک
 گرتھ اندھ عام ہندو پیران کہے ہیں۔ دراصل یہ پستکیں دھرم پستکیں نہیں ہیں
 بلکہ دھرماتما پرغوں کی بنائی ہوئی مفید کتابیں ہیں ان میں سوانح عمریوں تقصیر
 و کہانیوں کے ذریعہ دھرم پر اپدیش دی گیلے اس ہی لئے عام آدمی انکو دھرم پستکیں
 سمجھتے ہیں۔ عام طور پر ایک دوسرے ذہن والے ان ہی کتابوں کی تحریروں پر اعتراض
 کرتے ہیں۔ سدھانت کی جو پستکیں ہیں اندھ دراصل دھرم پستکیں ہیں ان پر بہت
 تھوڑے اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض اودیسی بھی کیونکر۔ ان پر
 اعتراض کرنا کسی ایسے دیسے آدمی کا تو کام ہی نہیں ہے ان پر تو دو دان ہی دھار
 کر سکتے ہیں۔ پُرانوں میں بعض باتیں تو کسی بزرگ کی بڑائی جتانے کے واسطے اندھ
 لکھا رہے لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہیں مثلاً مہا بھیر سوامی بدھ دیو وغیرہ کی پیدائش
 وغیرہ کے وقت اندھ اور پرتاؤں کا آنا۔ دیو انگناؤں کا آنا پاک کرنا اندھ بہت عجیب
 و غریب بعید از عقل نمائشے دکھانا۔ آجکل کوئی دیوتا سوگ سے زمین پر اگر کچھ
 تماشہ نہیں دکھاتا ہذا ایسی ایسی باتوں پر یقین نہیں آتا لیکن ایسی باتیں کیا ہندو
 کیا مسلمان کیا عیسائی کیا پارسی وغیرہ سب کی کتابوں میں لکھی ہیں نہ معلوم
 کیا بعید ہے؟ پُرانوں میں اندھ کا سوگ سے اگر گوتم رشی کی بیوی پر عداوت ہونا
 اندھ گوتم رشی کے شراب سے اندھ کے ایک ہزار بھگت کا ہوجانا لکھا ہے۔ یہ کچھ افکار

رانا ظہیر محانت کرنا اور میرے صاف کہنے پر مجھے برا بھلا نہ کہنا، جمع ہو کر ایک بات کو طے
 کر لیتے ہیں وہاں ہی یہ قرار پا جاتا ہے کہ کل عام جلسے میں فلاں شخص فلاں بات کو
 پیش کرے گا فلاں اس کو سیکنڈ کریگیا اور اس کی آپ اسی " ملی بھگت " کی کارروائی
 کو لوگوں پر فورس کرنا چاہتے ہو؟ زیادہ کہنا فضول ہے۔ اس کی تشریح لاحقہ حاصل ہے۔
 اس لئے مناسب ہے کہ ایک جلسہ میں صرف ایک ہی ریزولوشن پر غور کیا جاوے مضامین
 کو پہلے سے اخبارات کے ذریعہ شہر کیا جاوے۔ تب ریزولوشن پیش ہونا چاہئے جو ہر ایک
 اس کو سیکنڈ کرے جو چاہے اسکی تردید کرے ہر ایک شخص کی رائے کو وقعت دی جائے
 مخالفت رائے کو قبول بنا کر بھٹلا دیا نہ جاوے۔ بلکہ اس کے دلائل پر غور کیا جاوے۔ اگر
 ایک بات ایک دن میں طے نہ ہو دوسرے روز پھر اس ہی پر بحث کی جاوے۔ آخر میں فیجہ
 نکالا جاوے جو نتیجہ ہو اس پر عمل کرینیکا اسطام کیا جاوے اور جب پہلا موقع اس پر عمل کرنے
 کا آوے تو کمزوری نہ دکھلائی جاوے۔ بری رسومات کا ترمیم یا تنسیخ اس ہی طرح
 ہو سکتی ہے اور طرح نہیں سبھا دوسو سال قبل کے پریسیڈنٹ ایسے اشخاص بنائے
 جادیں جن کا ان معاملات میں مس ہی ہو۔ گلے پڑے نہ ہوں صرف نمائشی ہوں اور
 اُن سے کچھ روپیہ وصول کرنے کی غرض سے پریسیڈنٹ بنایا گیا ہو جس کام میں ان کی
Honour کو نہیں برتا جاتا نہ سچل نہیں ہوتا۔ اس سے پریسیڈنٹ
 ایسے چنے جادیں جو قابل شخص ہوں۔ تن من دھن سے اُس کام کو چاہتے ہوں جس کے
 واسطے وہ منتخب کئے گئے ہوں۔ سالانہ جلسوں کے علاوہ سال کے اندر بھی جہاں کہیں کی
 موقع پر بہت سے لوگوں کے اکٹھا ہونے کا موقع ہو وہاں بھی اس بات پر دجا کر کیا جاوے
 ۱۷۔ ایسی کوشش کی جاوے کہ کسی طرح مذہب ایک ہو جاوے۔ اس بات
 کی خواہش ہندو دھرم کی ہر ایک شاخ پر ہے۔ لیکن ایسا جب ہی ہو سکتا ہے۔
 جب ہر ایک اپنی تہذیبی بات کو چھوڑ کر دوسرے کی تہذیب کو ایک طرف نہ رکھ کر دھرم

۱۵۱ جو قہری سکلی کھلے جاویں ان میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاوے سکولوں میں کیا کیا مضامین پڑھانے چاہئیں اس کے لئے دو کچھ صفحات ۱۵۲ لغایت ۱۵۴ کتاب ہذا۔

(۶) سالانہ جلسوں میں صرف کاغذ تسلیم کرنے کے لئے ریزولوشنوں پاس نہ کئے جاویں بلکہ ایک سال کے جلسہ میں صرف ایک بات پر بحث کیجاوے اور جب تک وہ بات قوم میں رواج نہ پا جاوے آئندہ سالوں میں بھی اس پر ہی غور کیا جاوے۔ کسی دوسرے مضمون کو اس وقت تک نہ چھیڑا جاوے جب تک کہ پلا تھیلے نہ ہو چکے۔ لوگ کہتے ہیں کہ قوم ریزولوشنوں پر عمل نہیں کرتی لیکن وہ یہ نہیں سوچتی کہ وہ ریزولوشن قوم کے پاس کئے ہوئے نہیں ہوتے وہ تو صرف دو چار آدمیوں کی زبانی ہی طرح ہوئے ہیں جن پر خود ان کا بھی عمل نہیں ہوتا۔ ہر قوم میں دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرے غیر تعلیم یافتہ ایک پرانی رسومات و عادات کے دلدادہ جن کو انگریزی میں کنسروٹیشن کہتے ہیں اور دوسرے آڈوانسڈ

خیالات کے آدمی جو پروٹسٹنٹ *Protestants* کہلاتے ہیں ایک کو اولڈ فیشنڈ دوسرے کو نیو روشنی والے *New Light*

بھی کہتے ہیں ان دونوں کا تعلق ایسا ہوتا ہے جیسے سانکھ درشن میں پرش اور پرکشی کا تعلق ہے۔ ایک اندھا اور دوسرا نگرا۔ پڑانے خیالات کے آدمی نگڑے ہیں اور نئے خیالات کے آدمی اندھا اور نگرا دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے کاروبار نہیں کر سکتے۔ لیکن جب نگڑے کے گرد ن پراندا اصول ہو جاوے تو دونوں ٹکرا بھی طرح چل پھر سکتے ہیں اور اپنا کاروبار کر سکتے ہیں لہذا جب تک قوم کے تمام آدمی پڑانے بغیر والے بھی اندھی روشنی کے بھی خال نہیں تب تک قومی رسم و عادات کی درستی نہیں ہو سکتی۔ آج کل سبھا سوسائٹیوں کی سب جگہ کمیٹیوں میں صرف تھوڑے سے آدمی فری میسنوں کی طرح

گوئیں ہیں سمجھتے ہیں سمجھاؤ وغیرہ میں دشمن ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنا شروع کیا جاوے۔ ریزولیوشیوں کے پاس کرنے سے اب کام نہیں چلتا جس وقت کسی سماج میں کوئی ریزولیوشن پاس ہو اس کے ممبر اس ریزولیوشن پر عمل کرنے کا پرعق کر رہیں۔ ہندو سماج کے پلیٹ فارم پر اس مضمون پر زیادہ زور سے دیا گیا ہے۔ دھرم شاستر ایسی خادہوں کے رجحانات نہیں ہیں۔ دیکھو صفحہ ۲۲ کتاب ہذا لکھ جیسے زمانہ میں تو ایکشن تک کی لڑکیوں سے بیاہ کرتے تھے دیکھو صفحہ ۲۲ استری پرش کے مذہب کی بھی مبنی تھی دیکھو صفحہ ۲۲۔

۲۲ کچھ کچھ رسوائی کی میز اٹھا کر کسی بھی دیگر مبینہ ہندو کے ماتھے کی رسوائی کھانے میں کچھ ہرج دھج کیا جاوے۔ مگر اس خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ رسوائی شدھی کے ساتھ پکائی جاوے پہلے کھیلے لڑکی سے نہ بکوائی جاوے کیونکہ تندرستی کا دار و مدار شہدہ بھوجن پر بنتی ہے۔

۲۳ خواہ کسی بھی مذہب کا جلسہ ہو اس میں دوسرے مذہب والوں کو خاص طور پر بلایا جاوے اور اس میں ان کو اپنے مذہب کے لکچر دینے کی اجازت دی جاوے تاکہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خیالات میں مشابہت وغیرہ مشابہت معلوم کرنے کا موقع ملے۔ جو لکچر ہوں نازیبا الفاظ میں ہوں جس سے ایک دوسرے کی دل شکنی ہو۔

۲۴ اگر گورنمنٹ سے استدعا کر کے فقیروں کے لئے ایک قانون پاس کرایا جاوے کہ جو فقیر جنگ چرس یا شراب پیتا ہو۔ مذہبی لکچر نہ دے سکتا ہو۔ پڑھنے پڑھانے میں اپنا وقت نہ گزارتا ہمدہ بازوں کیوں میں بھیج نہ مانگ سکے۔ جب فقیروں میں سے حرام خوردوں اور نا کاروں کی تعداد مکمل جاوے گی تو باقی فقیر ہندو مت کے پُدریش کوں کا کام دے سکیں گے اور خواہ پر پُدریشک درکھنے چاہیں گے۔

قابل ہونے ایشور۔ جیو اور پرگرتی تین کو نہ مانتے ساکھو پورب میمانس میں کرتا سے صاف
 طور پر انکار ہی ہے۔ ایشور کو جگت کرتا مانتے ہوئے ان دشمنوں کو اپنی مذہبی کتاب
 بتلاتا کیسے ہو سکتا ہے۔ سب دشمنوں کے مت کو گڈمڈ کر دینا اور سب کو ایک بتلاتا
 کون دودان تسلیم کر سکتا ہے۔ جن بزرگوں کی بہت سے آدمی عزت کرتے ہیں ان کو برا
 کہنا لوگوں کو کیسے پسند آ سکتا ہے آریہ سلج کے بعض جو شیپے اُپدیشکوں نے ہندو مسلمان
 سب کے بزرگوں کی نسبت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اپنی کتابوں میں دوسرے
 مذاہب کی بابت غلط سلطو لے دے جنیوں کی نسبت ستیارتھ پرکاش سے لہا رہا
 سلاس میں لکھا کہ جینی ۴۸ کو س کی جون مانتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ جین مت سیکٹ کتاب
 میں لکھا ہے کہ جینیوں کے اُس مانس کھانا جائز ہے جو بالکل پنکیش کے خلاف ہے کیا ایسے
 غلط واقعات لکھ کر دوسرے مذاہب کا کھنڈن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ہے آریہ سلج کا ناریک
 پہلو لیکن اگر اُس کے روشن پہلو پر غور کیا جاوے تو سو امی جی اور آریہ سلج نے ہندو جاتی
 کا جو اُپکار کیا اسکو وہ کبھی نہ بھولے گی۔ ہندوؤں میں ایکٹا کا خیال پیدا کرنا۔ سب کا اپنے
 اپنے مذہب کے بھولے بسے پشتکوں کو از سر نو پڑھنا ہر قوم میں سکول و کالج و تہیم
 خانوں کا ٹھلنا۔ ایک دن کی مختلف جاتیوں کا آپس میں میل ملاپ بڑھانے کا خیال پیدا
 کرنا آریہ سلج ہی کا کام ہے۔

ہندو جاتی کیسے
 ایک ہو سکتی ہے۔

اچھا تو اب ہندو جاتی ایک کس طرح ہو سکتی ہے یہ ایک بڑا اہم سوال
 ہے مگر آج کل اس بات کی فکر ہر ایک نوکر نیاوے ہندو کو لگی ہوئی
 ہے۔ چنانچہ جو کچھ میری عقل ناقص میں آتا ہے میں بھی عرض کر دیتا ہوں۔ ہندو جاتی
 مندرجہ بالا پانچ پر عمل کرنے سے ایک ہو سکتی ہے۔

(۱) بالفعل کم سے کم ایک دن کی پھولی پھولی جاتیوں میں خواہ انکا مذہب ملحد
 علحدہ ہو آپس میں فساد کی کرنے کا رواج جاری کیا جاوے۔ آج کل یہ سوال جین سلج

آریہ سماجی ہندو جاتی
میں ایکٹائیو کر سکی
 اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کس طرح کیا جاوے
 حال ہی میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے تمام ہندو
 جاتی کو ایک کرنا چاہا تھا مگر نا کامیابی ہوئی۔ نا کامیابی
 کیوں ہوئی۔ مصنف کی رائے میں اس کے دو باعث ہیں۔ اول یہ تھا
 اور چھٹے درجنوں کا سن مانا ترجمہ کر کے اس پر سماج کی بنیاد قائم کرنا۔

دویم۔ دیگر مذاہب کا تازیانا الفاظ میں کھنڈن کرنا اور بعض جگہ غلط حوالے دینا۔
 اب انکی وجوہات سنئے ویدوں اور چھ درجنوں کو ماننے میں سوامی جی نے شاید یہ سوچا
 ہو گا کہ تمام ہندو خواہ وہ کسی خیالات کے ہوں ویدوں اور درجنوں کی تعلیم سے باہر نہیں
 جا سکتے اس لئے لیکن کو تسلیم کرنا مناسب ہے لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان میں ایک
 دوسرے کی تعلیم میں کس قدر فرق ہے۔ انہوں نے اپنی من مانی تاویلات کر کے بیٹھا کرنا چاہا
 کہ ان ثنائیوں میں ایک دوسرے میں اختلاف نہیں ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ ویدوں
 کے منتر بھاگ میں تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے وہ تو اند آگنی۔ وایو وغیرہ پھل طاقتوں کی
 تعریف کے جھنڈوں کا مجموعہ ہے۔ سوامی جی نے اند آگنی۔ وایو سب کا ترجمہ ایشور کر دالا۔

دودان اس کو کیسے منظور کر سکتے تھے۔ دوسرے برہمن بھاگ میں اور پورب مہانسا میں
 جو مہانسا مٹی جیوں کا ذکر ہے اس کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس میں جو مہانسا ہی نہیں ہے
 اگر عیدک گیوں میں مہانسا ہوئی تو سالکھ درشن کے پہلے اویسا کے ۴۲ و ۴۳ شلوک
 میں ان کے منجی حاصل ہونا نہ کہا جاتا۔ یکس مولر جیسے دودان اس کا ترجمہ ایسا کرتے
 جس سے ویدوں میں صاف طور پر مہانسا کا آپدیش ملتا ہے اور منتر تک جیسے ویدوں کے ماننے
 والے پنڈت یہ نہ کہتے کہ جینوں نے مہانسا والے یک ہٹائے ہیں۔ اور ہندو مہرم بدھ یا کی
 چھاپ ماری ہے (دیکھو صفحہ ۵۲) ویدوں کے تیسرے بھاگ اپنشدوں میں اور ریشا
 درشن میں جو ادویت باور ہے اگر سوامی جی اس کو ماننے کو ایک برہمن دوتیونا سستی کے

۲ ستر ۲۵ پران کا بھاشیہ، مگر میں مذہب کی چھاپ ویدک دھرم پہلے طبع ہو چکی تھی۔ اس لئے ہنسائی یک کاراج اس دھرم سے آئے گی۔

فکر سماج کے بعد ان کی چار سمجھوائے گئی۔ پوری۔ بھائی اور سنیاسی ہو گئی۔ بعد ازاں سمناں بکرم میں رانجی ہوئے۔ انہوں نے رام چندر سینیاسی کی پرستش کا رواج دیا۔ رام چندر جی کو لے شوکا اوتار ملا۔ اور دیشنوت چلا یا پھر سنیاسی میں رام آپا ہوئے انہوں نے سری کرشن جی اور دھاک جی کی مدنی مندوں میں استھان کی اور کرشن لیل چلائی۔ جنگل میں سمناں ۱۲۷۵ میں جین برہو ہوئے سمناں ۱۵۲۰ میں کیرجی، بلیم سواری۔ بابا نانک۔ گوکر ناتھ ہوئے انہوں نے اپنے اپنے پختہ چلائے سمناں ۱۵۵۵ میں داووبی نے داوون پختہ نکالا۔ سمناں ۱۸۸۸ بکرم یا ۱۸۲۷ء میں راجدھام جوہن رائے نے برہو سلج کی بنیاد ڈالی پھر دیو سلج ہوئے۔

سمناں ۱۸۵۵ میں راجدھام سواری مت نکلا۔ پھر سمناں ۱۸۷۷ بکرم مطابق ۱۸۵۵ء میں سنیاسی دیانند سرسوتی نے آریہ سلج قائم کی۔ غرضیکہ ہندوستان میں جس کی دشمنی اس ہی کا رگ والا معاملہ ہو گیا جس نے چار اقداسا تفاوت طریقہ پرستش میں کر کے کسی نے سیدھا کسی نے لیبرھا کسی نے ترچھا ٹیکا لگا کے اور اپنا نیا طریقہ سلام نماز اور این شو اسے نمہ سہ رام جی کی، جے کرشن بدیو کی سہ راجدھام سواری کی۔ نمے تہا راج وغیرہ ایجاد کر کے بھائی سے بھائی باپ سے بیٹا علحدہ کر دیا۔ قدیمی آدش دھرم کو کھوٹے کھوٹے کر ڈالا ہندوؤں میں نا اتفاقی کا باعث یہی فرقہ ملازم ہیں۔ ہر ایک آدمی اپنے چھوٹے سے دائرے میں تیلی کے تیل کی طرح گھوم رہا ہے۔ آج کل ہندو جاتی اس نا اتفاقی پر جا کر رہی ہے اور سب کو ایک کرنا چاہتی ہے لیکن یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب سب کا ایک دھرم ہو سب کا ایک مبرود ہو۔ اپنے اپنے دھرم اور طریقے خیالات علحدہ رکھتے ہوتے ایک جو نا خصل بلکہ نا ممکن ہے۔

بخود ہر اکڑ ہے۔ پریشو کو کسی لہجہ میں دیا نہیں گیا بلکہ آگیا ان کے سبب گمان پر پردہ پڑ جانے سے جو مرد کے میں میں میں ہر کم کرتے ہیں اور سبیل جھوگئے ہیں۔

ایشور کو کہنا کہ اکیلے دیا تھی وہ جینی نے بھی نہیں مانا ہے کیونکہ یہ سب پر نیام وادی میں آئے ہیں یا دھروٹ نیامے کو دیش شک کا ست ہے ہی آئے ہاں کا مسئلہ عیسائی اور مسلمان مذہب کی بنیاد پہ چھ جنوں نے اس کو دہ بھی بہت کچھ ترقی دی ہے یعنی سرب و پاک ایشور سے یہ کام ہوتا ہوا نہ دیکھ کر انہوں نے اس کو عرض میں پر شہلا یا ہے اور بہت سے ملائکہ کو اس کا کارندہ ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے ایمان و دین کو مکتی کا درگ بن دیا ہے اور دھیان کو پتہ ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ اگر دھیان کو اس میں ٹٹا یا جادے تو پھر یہ مسئلہ قائم نہیں رہتا۔ فیضان کا قصہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ انہوں نے جو بابا آدم کو سب سے پہلا انسان ٹھہرایا ہے۔ مصنف کی رائے میں یہ رشی جہ دیو ہی ہیں زیادہ بحث کے لئے دیکھو صفحہ ۲۱

چین مذہب کی سخت ریاضت اور گاڑے دیواگ نے اس کو حقیقہ نقصان پہنچایا ہے چنانچہ جس طرح مایا پتھ اور بودا اس سے پہلے علوہ ہوئے تھے اسی طرح راج چندر گپت کے وقت میں سوتیا مہر فرقہ علوہ ہوا۔ اس کے بعد کرم کی پہلی صدی میں کناروشی نے اپنا دیش شک و دشمن لکھا۔ جس کا ست وہی ہے جو نیامے کا ہے۔ اس نے بھی ایشور کو جنت کرنا مانا ہے اور ایشور پر کئی اور جیو مین بستیاں قائم بالذات قرار دی ہیں۔ دیش شک جو میں گمان مکن نہیں مانتا وہ کہتا ہے گمان ایشور کا کُن ہے۔

کناروشی کے بعد سمسٹا یو دیشوری یا سمسٹا بکم میں فنکو سوامی پیدا ہوئے انہوں نے ویاس کے دیوانت و دشمن پر بھاشیہ لکھا اور بیت مت کا پادیش دیا۔ شرو مت چلایا۔ بودھوں کو ہرایا اور بیت نقصان پہنچایا ان کے بہت سے منند تروا کر اپنے شرالے بنائے جنہوں کا مصیبت بھگتی نیامے (دیکھو صفحہ ۱۹۸) اس کے سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے ویدک ہنساکو جائز ٹھہرایا اور بھوویاس کے شاہ پرک سوزا دھیانے

کثرت میں کاریتو اور سائوتو کا کثرت

بتلایا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مرکب نے کاریتو ہوتا ہے جیسے کہ کپڑے کا جولا یا چونکہ جگت پر قانونوں کے سکند سے بنا ہوا مرکب ہے۔ اس لئے اس کا کرتا ایشور ضرور ہے۔ جو لوگ منطق کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اور مغالطوں سے واقفیت نہیں رکھتے ان کو تو یہ دلیل دینی مضبوط معلوم دیتی ہے۔ دوسرے انکی موتی سمجھ میں دیا کا خود خود مٹنا بھی نہیں سہاتا کیونکہ یہ تو خاص خاص سائنس دان ہی سمجھ سکتے ہیں لہذا بہت سے آدمی کرتا کے مسئلہ کے قائل ہیں۔ اس دلیل میں جو مغالطہ ہے وہ ہم آپ کو بتلاتے ہیں۔ دنیا کے مرکب ہونے سے کرتا ثابت کرنے کی دلیل خود محتاج ثبوت ہے یعنی جب تک یہ ثابت نہ کیا جاوے کہ دنیا کبھی غیر مرکب یا پرمادہ پ بھی تھی تب تک یہ دلیل پیش نہیں ہو سکتی مٹو پر مدہ ہوتا ہے اس سے کاریتو تریوں کجست کر مٹو ابھاس ہے یعنی ایشور مدہ پ کرتا اور جگت مدہ پ کا یہ میں کوئی بیانیہ رعلق لازمی نہیں ہے۔ انومان جب یہی ٹھیک ہو سکتا ہے جب مٹو اور مادہ میں بیانیہ ہو جیسے آگ کو ثابت کرنے کے لئے دھوئیں کی دلیل ہے کیونکہ دھواں آگ میں سے نکلتا ہے اس قسم کی بیانیہ اپادان کا ملن اور کاریتو میں ہوا کرتی ہے۔ ثبوت کا ملن اور کاریتو میں نہیں ہوتی۔ ایشور جگت کا اپادان کا ملن نہیں ہے۔ اپادان کا ملن ہر کرتی ہے اس لئے پرکرتی اور جگت میں تو بیانیہ ہو سکتی ہے کرتا اور جگت میں نہیں۔ جگت کرتا کے مسئلہ کو سرری کرشن جی بھی اپنی جاکوٹ گیتا میں نہیں ملتے وہ فرماتے ہیں

नकर्तृत्वं न कर्माणि लोकास्य सृजति प्रभुः ।

न कर्म फलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १२ ॥

नास्तिकस्य चित्पाथे नैव संकृतं विभुः ।

अज्ञानेन वृत्तज्ञानेन मुखनिर्गतावः ॥ १३ ॥

یہ گیتا کے پانچویں اور چھٹے کے ۱۲ و ۱۳ آیتوں میں ہے کہ پریشورہ کریم کو پیدا کرتا ہے اور نہ کریم کرنے کی خواہش کو اور نہ کریم پھل کے لوگ کو بلکہ یہ سب کچھ خود

پشوق کا ایک احاطہ میں بند کرنا بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے کہ اس وقت
 بہت سے آدمی مانس کھاتے تھے اور بہت نہیں بھی کھاتے تھے۔ نیم ناقدہ جی کو ان بند
 شدہ پشوق کے بلبلانے کی آواز پر دیا آئی انہوں نے فوراً اپنی شادی بند کر دی۔ اور
 ریائی دھرم کا آپدیش دینا شروع کیا۔ ویشم پائین دیاس نے اس وقت دیدوں
 کے بھونکے کو ترتیب دی اور موجودہ شکل میں رکھا اپنا ویدانت درشن تصنیف کر کے
 اپنشدوں کے مستکی تشریح کی جس میں بتلایا کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم
 ہے۔ جو جو علوہ علوہ معلوم پڑتے ہیں یہ بھرم ہے یہ ایسے ہیں جیسے بہت سے گھڑوں
 میں سورج کا عکس۔ لیکن یہ غلط ہے وجہ یہ ہے کہ سورج کا عکس تمام گھڑوں میں یکساں
 ہوتا ہے مگر جو کوئی ٹھنسی ہے کوئی ڈکھی کوئی مدگی اور کوئی تندہ مست ہے۔

ویدانتیوں کے نزدیک نگتی گیان سے ملتی ہے۔ ہند کہتے ہیں کہ اٹھارہ پران
 بھی ان ہی دیاس جی نے بنائے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد اٹھارہ گوں نے بنائے۔ نیم
 ناقدہ جی کے بعد پائین ناقدہ جی رنار میں ہوئے۔ انہوں نے بھی دوا دھرم کا پرچار کیا ان کے
 ساتھ جو ایک ہنسوی کا بھگت راہوا (دیکھو صفحہ ۳۷۶) وہ بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے
 پھر کوہم سمت سے ۴۰ برس پیشتر مگرہ دشن میں ہمایہر سوامی کہے ان کے زمانہ میں بڑے
 دلچسپ ہوئے جنہوں نے پہلے چین و کشانی اور پھر اسکو سخت سمجھ کر چھوڑ دی اپنا نیا لہو و
 مذہب جاری کیا۔ ہمایہر سوامی اور بڑے دھودوں نے گیوں کے برخلاف آپدیش دیا
 جن کا یہ افرم ہوا کہ مناسی گیگ ہندوستان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور برہمن دھرم پر
 جہن دھرم کی چھاپ لگی۔ (دیکھو صفحہ ۵۲) اس ہی زمانہ میں انش پاؤ کو تم نام برہمن
 نے جہن اور پوہوں کے حلوں سے بچنے کے لئے اپنا نیلے درشن رچا۔ ایشور جہانک
 صرف ایک آدھ مانا جاتا تھا ایک علوہ تا کم بالنا تہ متی قرار دی اور اسکو جگت کرتا
 بتلایا۔ کو تم نے اس کو بہت سی مگر مت دیوں سے ثابت کیا۔ جگت کرتا ایشور متی۔

ایک مست کا شر و بھائی ہوا۔ کوئی کوئی سادہ ہوائے من کو مارا رہا۔ کوئی جھل میں جا کر بھی
 عورت کو ساتھ لے کر مول کہاؤں میں کے پھندے میں پھنسا رہا۔ کوئی ریشہ بدیہی کا پتا
 آتش مان اُس کے ہی تعریف کے عین کا رہا۔ کوئی پھول طاقتوں۔ صریح مدایو لگتی
 اندہ وغیرہ کی استہتی کرنے لگ پڑا۔ (ایسے عین بعد میں ویدوں کا منتر بھاگ کہلاتے)
 کوئی پاؤں سے ڈنڈا کوئی کتارا کہ پاپ کوئی غنے نہیں سورگ ترک کسی نے دیکھا نہیں
 کھا پینا سورج اٹھا تا ہی انسان کا دھرم ہے۔ جو کوئی چیز نہیں۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش
 سے ہی بنا ہوا یہ جسم ہے۔ اس میں جو ایسا ہے جیسے شراب میں نشہ۔ گھڑی میں کٹ کٹ۔
 اس خیال کے لوگ جو چار چیزوں خاک۔ باد۔ آب۔ آتش کو ماننے لگے چاروں کا ناشک کہلاتے
 رفتہ رفتہ جہنم است جہان پاؤں سے روکتا تھا ساری میں اگیا عیاشی کا بازار گرم ہوا۔ عیاشی
 کے واسطے راجاؤں نے مانس و شراب کا رواج ڈالا۔ یہاں تک کہ راجا جہرام چند بھی راجاؤں
 سے زمانہ میں بڑے بڑے یک ہونے لگے ان میں گائے۔ بکری وغیرہ پٹو ڈالے جانے
 لگے۔ بعض بعض برہمنوں نے ایسے گیوں کو جائز بتلایا۔ ویدوں کا دوسرا
 حقہ جو برہمن بھاگ کہلاتا ہے اس زمانہ میں تصنیف ہوا جس میں ایسے ہی گیوں
 کا بدھان ہے۔ اور جینی رشی نے اس ہی زمانہ میں پورب میمانہ رچا۔ اس میں بھی
 گیوں ہی کے مضمون کی تشریح کی۔ گیوں سے سورگ کا ملنا بتلایا۔ اور دایمی مکتی
 کے خیال کو دھکا لگایا۔ ویدوں کا تیسرا بھاگ جو ایندھن میں وہ بھی اس ہی زمانہ
 میں تصنیف ہوئے ان میں بتلایا گیا کہ کیا پشو کیا پکلی کیا زمین کیا آسمان کیا انسان
 کیا جہان۔ کیا اینٹ کیا پتھر جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم وہ پست ہے و ام
 مارگ بھی اس ہی وقت یا اس سے ذرا پیچھے چلا۔ کرشن جی کے زمانے تک یہی حال
 رہا بہت سے لوگ مانس کھاتے رہے بہت سے پرہیز کرتے رہے۔ چنانچہ
 شری کرشن جی کے تایا زاد بھائی نیم ناتھ جی کی شاوی کے موقع پر کہنے کے لئے

اب بالی دشمنوں کا حال سنئے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ رشیہ دیوی کے وقت
 میں شہروں کے بسنے اور لوگوں کے اکٹھا رہنے سے زد۔ زمین۔ زلزلے جھگڑے پیدا ہو گئے
 لوگ ایک دوسرے کے زد۔ زمین اور نخل کو چھیننے لگے *night and night*
 کا رواج ہوا۔ رشیہ دیوی کے بیٹے بھرت نے تمام ایشیا فتح کیا۔ جہاں گیا لوگوں نے
 اپنی زد۔ زمین اور لڑکیاں سکائی نکدیں۔ یہ بھرت چکر دہاتی راجہ کہلیا بہت سے راجہ اس کے
 ماتحت ہوئے۔ ایشیا کا پرانا نام بھرت کھڈاس ہی کے نام پوڑا۔ اس بھرت نے وہاں
 دیئے کے لئے دھرماتما پرشور کو چھانٹ کر ان کا نام بہمن رکھا جن میں سے بہت سے بعد
 میں چین مت سے علحدہ ہو گئے۔ اس کے زمانے میں زبردست لوگ جن کی لڑکی خوبصورت سی
 دیکھتے تھے چین لیا کرتے تھے اس کے گاؤں پر ادھ مکان پر بہت سے آدمیوں کو دیکر خوش ہوا
 کرتے تھے آجکل بیاہ میں بارات پہلنے کا جو رواج ہے اس ہی کی نقل ہے۔ نوشہ کے معنی ہی
 تھے بادشاہ کے ہیں جس کے سر پر موڑ بجائے خود کے ہے اور بدن میں جامہ بجائے زرد بکتر کے
 ہے منہ پر روئی سے جو کپڑوں سی بنائی جاتی ہیں وہ اس کے منہ پر تیروں کے لگے سے
 خون بہنے کے نشان ہیں عصا قلم شاہی نشان اس کے ساتھ ہوتے ہی ہیں۔ بالی لوگ گویا
 اس کی فرج ہے۔ جب زبردست آدمی لوگوں کی لڑکیوں کو اس طرح پھینٹ لگے تو سونگہیر کی رقم
 قائم کی جس سے مطلب یہ تھا کہ کسی کے ساتھ زبردستی نہ کی جاوے بلکہ لڑکی خود جس کو پسند
 کرے اس کے ساتھ شادی کرے یہ رسم جاری و ضروری لیکن زبردست لوگ کب ملتے تھے
 چنانچہ ہر ایک سونگہیر میں جھگڑا ہی ہوتا تھا بھرت کے زمانہ میں کانشی کے راجہ کنپ نے
 اپنی لڑکی سلوچنا کا سونگہیر کیا۔ سلوچنا نے جے کنوار والے ہستنا پد کو پسند کیا خاص بھرت
 کے بیٹے اڑک کیرنی یا سورجیش نے جو سورج جس کا بانی ہے، جھگڑا کیا غرضیکہ سہی قصہ
 چلتا رہا۔ کئی کئی ایک ایک شادی پر قناعت کرتا رہا کسی کسی نے بہت سی عورتیں اپنے
 محل میں داخل کیں۔ کوئی رشیہ دیوی کے چلائے ہوئے چین دھرم پر قائم رہا کوئی سا نکھو

روپ بھونگی سے ہٹایا جاوے اور پہلی کدورت کو بذریعہ پیشیا کے ڈور کیا جاوے۔
 ایسا کرنے سے کدورت ہمو جائیگی ہی کعبت سے چھکارا گئی ہے۔ اور وہ دیراگ اور
 تشیام سے ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دیراگ کس طرح کیا جاوے انسان
 چاروں طرف بھونگ و ستھوں سے گھرا ہوا ہے وہ ہر وقت ان کو دیکھتا اور بھونگتا رہتا
 ہے جن میں ہر وقت ان ہی کا سنگھٹ بکھٹ رہتا ہے اُس کو کیسے روکا جاوے۔ اُس
 کو روکنے کے لئے اس کی تحریک کو ایک خاص طرف لگا دینے کی ضرورت ہے اُس کے
 لئے اس کو ایک آدرش بنانا مناسب ہے۔ وہ آدرش کیسا ہونا چاہئے جو بھونگوں سے
 ویرت ہو یا ک ہو۔ اُس زمانہ کے لئے جس کام کو کر رہے ہیں سوائے رشتہ دیو کے
 اور کمن آدرش ہو سکتا تھا چنانچہ لوگوں نے اس کو ہی اپنا آدرش بنایا اور ایشور
 اُس کا نام رکھا۔ اس طرح ایشور کا مسئلہ نکلا۔ رشتہ دیو کے نکت ہونے کے بعد
 لوگوں نے اُس کی مورتی بنا کر اُس کو اپنا آدرش بتلایا اور اس طرح مورتی پوجا کی بنیاد
 پڑی۔ ساتھ مت میں بھی دیراگ ریاضت اور آدرش کی ضرورت پڑی چنانچہ ان تینوں
 کو مان کر یوگ درشن اس کا نام ہوا۔ جین مت کا یوگ اور پاتھلی کا یوگ قریب قریب
 ایک ہی ہے یہاں تک کہ اس کی آٹھ انگوں کے بھی دونوں میں ایک ہی نام ہیں۔ سراج یوگ
 وہی ہے بعد میں دھوتی فیتی سے خلق وغیرہ صاف کرنے کا جو رواج چلا وہ سراج یوگ
 کہلایا وہ جین مت میں نہیں ہے۔ جین مت میں آتما کی شد ہی دیراگ سنترش وغیرہ سے
 ہی ہو سکتی ہے دھوتی فیتی سے نہیں۔ پاتھلی یوگ درشن میں ایشور کو طہن متی تسلیم نہیں کرتا
 ہے بلکہ وہ صرف دھیان کرنے کے لئے ایک خیالی آدرش یا *Ideal* ہے۔
 چونکہ ساتھ اور یوگ دونوں درشن اس ہی وقت کے ہیں جبکہ جین مت ہے اس لئے
 ان میں بہت کچھ مشابہت ہے اہمیتوں میں دو اشیا ہی اتا دی مانی ہیں ایک چچہ یا
 یا پرتش دو سرا جیو یا پر کرتی۔

حاصل ہوا اور وہ گپیاں کیسے چھپ وہ گیان کے ذریعہ اپنے آپ کو پر کرتی سے علحدہ سمجھ جاتا ہے
تب اُس کی کمکتی ہو جاتی ہے یعنی پر کرتی کا اور اس کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے مطلب یہ کہ
کمکتی صرف گیان سے ہے۔ جیو کو جو بندہ ہے وہ صرف اگیان سے ہے یا یوں کہو کہ اگیان
ہی کا نام بندہ ہے۔ جین مت بھی جیو اور پند گل کا سب بندہ اتادی جانتا ہے۔ مگر جیو کو کرنا
اور بھوکنا دونوں کہتا ہے چونکہ جو کرنا نہیں ہوتا وہ بھوکنا بھی نہیں ہو سکتا جو کرنا نہیں وہ
کاٹنا نہیں جیو کو طبیعت و شفاف اور پند گل کو کثیف و کمند بتلاتا ہے۔ جیو کی جو لطافت ہے
وہ ہی گیان ہے۔ اور پند گل کی جو کثافت ہے وہی کدورت ہے جیسے صاف پانی میں مٹی ملنے سے
اُس میں کدورت آ جاتی ہے۔ اسی طرح جیو کے گیان میں جو پند گل کے سب بندہ کے
کدورت ہے جس کی وجہ سے جیو اشیاء کو کچھ کا کچھ سمجھ رہا ہے۔ جیسے ایک آدمی رنگدار
عینک لگانے سے ہر ایک چیز کو رنگدار دیکھتا ہے اگرچہ وہ اصل میں رنگدار نہیں ہوتی بھوک
پند گل روپ میں کیونکہ وہ پند گل سے بنی ہوئی اشیاء میں بھوگے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ
بھوگول سے جیو کے گیان میں کدورت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور بھوکوں سے ہنسنے سے کدورت
زیادہ نہیں ہوتی۔ جین مذہب میں دیر آگ کا آپدیش اس ہی لئے ہے پانی کی طرح پہلی کدورت
جو اس میں ہے وہ یا تو عرصہ پا کر نیچے بیٹھ جاتی ہے یا بذریعہ فلٹر کے صاف کجا سکتی ہے چنانچہ
موجود کدورت و کدورت کو جین فلسفہ میں کرم کا خود بخود رس دیکر کر جاتا تھا لہذا ہے اور بیڑ
فلٹر کے صاف کرنے کا نام تپ یا ریاضت کہتا ہے کدورت پانی میں اگر کسی ڈھیلے وغیرہ کے ذریعہ
حرکت ملے پیدا کی جاوے۔ تو اس میں وہ طرح کی ترکیب ہوتی رہیگی یعنی کچھ کدورت مٹتی
رہیگی اور کچھ زیادہ ہوتی جائیگی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پانی ہمیشہ گندا ہی رہے گا۔ حرکت کو جین
فلاسفی میں کرنا کہتے ہیں اور اس کے اثر کو کرم۔ کرم چونکہ پند گل کیک و ستو میں پیدا ہوتا ہے اسلئے
وہ بھی پند گل ہی ہوتا ہے جیسے پانی کی لہر پانی ہی ہوتی ہے۔

چنانچہ جین مذہب کا یہ آپدیش ہے کہ اپنی آتما کو کدورت و کدورت کے واسطے پند گل

اور دشمنوں کا چین { میں نے بیان کیا تھا کہ سانچہ مت میں پر کرتی یا اچھکی
دشمن سے مقابلہ { ۳۳ اقسام مقصود ہیں وہ یہ ہیں پردھان بدی، ہانکار
من، آخری یعنی کو انتہہ کر کے ہیں) آٹھ۔ ناک

کان۔ زبان۔ جسم۔ دان کو پانچ گیلان اندیاں کہتے ہیں ۱۔ حاصل گیان اندیوں سے
مراد دیکھنے کی طاقت رکھنے کی طاقت وغیرہ سے ہے۔ آٹھ زبان وغیرہ دیکھنے کے انداز ہیں
زبان۔ ہاتھ۔ جگ۔ گدا۔ ہاتھ۔ ان کو پانچ کرم اندیاں کہتے ہیں دراصل قوتِ قلبانی
و قوتِ گرفت وغیرہ کو کرم اندیاں کہتے ہیں۔ زبان ہاتھ وغیرہ اوزار ہیں۔

شہ۔ سپرس۔ مدد۔ تیں۔ گندہ۔ ان کو پانچ من مازا کہتے ہیں۔

اکاش۔ ہوا۔ آلت۔ پانی۔ مٹی ان کو پانچ ہما بھوت کہتے ہیں۔

میں مت ان چھ میل میں سے آکاش کو طوہرہ کہہ کر باقی سب کا نام پدھل کہتا
ہے اور ان کے علاوہ آکاش کال۔ دھرم۔ اوہرم کو بھی قائم بالذات ہستیاں ماننا
ہے یعنی سانچہ دشمن مدد ہستیاں۔ پڑکن اور پر کرتی قائم بالذات مانی ہیں اور جوین مت
میں چھ ہستیاں یعنی جیو۔ پدھل۔ دھرم۔ اوہرم۔ کال۔ آکاش اس کی وجہ یہ ہے کہ
جب جیو اور پدھل دو چیزیں انادی مان لیں تو ان کے ساتھ جگہ کی قدیم ماضی پڑگی
جہاں وہ ہمیشہ سے ہیں چنانچہ اس کی نام آکاش ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز تبدیلی حالت
تبدیلی جگہ کرتی رہتی ہے اسلئے اس کی تبدیلی حالت کے واسطے کال یا وقت کی ضرورت
ہے اور تبدیلی جگہ کے واسطے کسی مدد اور ایسی مشیاء کی جو ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ
لے جاوے یا ایک جگہ ٹھہراوے اسلئے چنانچہ ان کا نام دھرم و اوہرم ہے۔ دھرم و اوہرم کو
کسی اور فلسفے میں آجنگ طوہرہ ہستیاں نہیں مانتے مگر سائنس والے آجکل ایسی ہستیاں
کی تلاش میں ہیں اور وہ بھی دھرم و اوہرم ہیں۔ سانچہ مت کہتا ہے کہ جیو کرنا نہیں ہے
بلکہ صرف بھوگنا ہے۔ پر کرتی اس کے واسطے طرح طرح کے بھوگ بچتی ہے تاکہ اس کو تجربہ

بدود و دھرم کے طالبین یہ تمام کائنات ایک غیر متبدل قانون کے تابع ہے لیکن اس قانون کے نیچے کوئی مغنی نہیں ہیں۔ اس بدود و دھرم راج کا کوئی راج نہیں مگر ملکی سزا اور ثواب کی جزا اور عذابی ہے لیکن سزا جزا دینے والا کوئی نہیں۔ ہر دم نرگن اعدا و اسین ہے وہ کسی کے دکہ دود نہیں کرتا اور کسی کی تسکینی میں مددگار ہے۔ دنیا میں دکہ آگیا نجاتی دود ہے اسلئے آگیا ناتا اور دود میں چھٹا ہوا۔ میرا میرا کر تلے۔ یہ آگیا ناتا اپنی ہی طاقت سے دود ہو سکتی ہے اور اس کے دور ہونے کا مار چار اعلیٰ صدا اقل پر ہے۔ اول دنیا دکہ کی جگہ ہے۔ ہستری پتر سب مایا کا کھیل ہے دودم تر شدا ہی سب دکھوں کا کارن ہے۔ سوم۔ ترل شدا کے دود کرنے سے دکہ کا ناش ہوتا ہے چہا دم دکہ دود ہونے کا ذریعہ اسٹانگ مارگ ہے جو اس طرح پر ہے۔

(۱) شد دوشٹی یعنی اشیاء کی حقیقت کا صحیح علم ہونا (۲) ست مسئلہ یعنی پریم دیا اور آتم تیاگ کے خیالات رکھنا (۳) سددا گیہ یعنی زندا مغنولی جئی۔ جھوٹ اور سنت کلامی سے پرہیز کرنا (۴) سد پرار یعنی نیک چلنی سے رہنا۔ جیو ہنسباے ایسانی اور خراہشات کی غلامی سے پرہیز کرنا (۵) سراجیو کا یعنی جائز طریقوں سے روزی کمانا (۶) سربام یعنی من جن کا سے سے برائی کو چھڑانا اور بھلائی میں لگنا (۷) ست سمرتی یعنی جسم۔ لمبوی۔ دنیاوی اشیاء کی ناپائیداری کا خیال رکھنا (۸) سمیک سادی یعنی چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے حاصل کرنا۔

بدود و دھرم کے دشمنیل نوٹ صفحہ ۳۳ پر بیان کئے گئے ہیں۔ بدود دیو کہانوں کے ذریعہ پیش دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ لوگ بچوں کی طرح کہانیاں سننے کے شائق ہیں اس لئے میں ان کہانیاں میں ہی آپدیش دوں گا یہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی اس کا جواب بدود نے اپنی اپنی زبانوں سے سوختری ہدم دیو معصفہ پر کا ش دیو (لوک پتر نے جب بدود سے پوچھا کہ موت کے بعد ہدم کا انجام رہتلا ہے یا نہیں تو اس کا جواب بدود نے صاف نہیں دیا۔ از چول لوک دودا و فہم نکاتے) دشمنوں کا مختصر بیان کر کے اب میں اپنے سلسلہ معنوں کو پھر شروع کرتا ہوں۔

اگر امت یا نیست ہوتا تو گدھے کے بیگ کی طرح معلوم ہی نہ ہوتا۔ پس مایا نہ درست ہے اور نہ است بلکہ افرو چنیہ یا ناقابل بیان ہے۔ مایا نادری ہے کیونکہ برہم شدہ گیان ہونے کی وجہ سے اس کا کرتا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو کچھ ہے وہ سب مایا سے پیدا ہوا ہے مثلاً غندہ ایشود جو جگت وغیرہ مایا اگرچہ نادری ہے مگر چونکہ اس کا کوئی سچا وجود نہیں ہے اس لئے یہ صرت نام مآثر ہے دراصل ایک ہی وجود یعنی برہم سچا وجود ہے۔ مایا میں تین گتیاں ہیں۔ راج اور تمیز۔ برہم سچا نہ ہے۔ جب برہم اپنے آپ کو شروٹکیتان سمجھے تو اس کا نام ایشود ہے اور جب تھوڑی شکستی والا لگے تو جیو ہے۔ برہم ہی جگت کا آبادان کارن ہے اور یہی غمت کارن جب اصل گیان حاصل ہو جاتا ہے اس کو کوش کہتے ہیں گیانی اپنی ذات کے سرور میں مست رہتا ہے دنیا اس کو تکلیف دہ نہیں رہتی ایسی حالت کو جیون گت کہتے ہیں۔ جب نیم بھی باقی نہیں رہتا تب بدیمہ گت ہوتی ہے۔ جیون گت کی حالت میں ادویا کا کچھ کرش باقی رہ جاتا ہے وہ بدیمہ گت ہونے پر بھوٹ جاتا ہے جو جو اپنے آپ کو علیحدہ سمجھ رہا تھا اگیاں جانا رہتا ہے دستخیز رسالہ سادھو باب ۱۱ء نمبر ۱۱۱ء

بودھ دھرم بدیمہ دینے نے نفسانی اور جسمانی خواہشوں کا ایک طرف ادب پر دم دیا اور گت سخت پیشیا کو دوسری طرف چھوڑ کر میاں روی کی تعلیم دی ہے جس پر عمل کرنے سے انسان کی اندرونی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور سچی شانتی جس کو نیروان کہتے ہیں اس ہی غم میں حاصل ہو جاتی ہے۔ بدیمہ مدح کی شخصیت کو نہیں ماننے تھے وہ کہتے تھے کہ شخصیت یا ایشود یا خودی یا "میں کا خیال" ادویا کی وجہ سے ہے اور یا دوسرے سے "میں کا خیال" برہم کی ہستی کے سمندر میں فنا ہو جاتا ہے اگرچہ وہ مدح کی شخصیت کو نہیں ماننے تھے مگر تنازعہ اور کرم کے پل کو تسلیم کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کرم قایم رہتا ہے اور جب جیو مر جاتا ہے تو اس کے کرم کے موافق دوسرا جیو پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک چراغ کے شعلے سے دوسرے چراغ کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کی سزا اجزا دوسری نسل کو ملتی ہے۔

جھوگت ہے۔ وگہ نامافن احساس کو کہتے ہیں۔ موکش وہ حالت ہے جس میں وہ نہیں ہے۔
 آتما کی دو قسمیں جیو آتما اور پرتما ہیں۔ آتما جسم نہیں ہے کیونکہ جسم بدلنے والی شے ہے لیکن میں
 جو جسم تھا وہ جوانی میں نہیں رہتا۔ لیکن میں "کا اطلاق برابر رہتا ہے اس بنا پہلے جیو آتما
 جسم سے علو ہے۔ پرتما آتما جیو آتما سے علو ہستی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کاریہ سے کہہ کر کے
 بنانے والے کا اومان رہتا ہے جیسے کپڑے سے جولاہے کا مکان سے مہملہ کا اسی طرح کائنات
 کا بھی ایک بنانے والا ہے جس کو پرتما یا ایشوہ کہتے ہیں۔ جو چیز پریش سے نہ جانی جاوے
 اس کو اومان سے جانتے ہیں۔ اومان کے پانچ اجزاء ہونے میں (۱) پرتگیا (۲) ہستو (۳)
 ورشانت (۴) آپنے (۵) ان کے مفصل حال منطوق کے ذیل میں آگے چل کر کیا جاوے گا
 نیاے اور شیشک دفن اومان کے ان پانچ اجزاء کو مانتے ہیں لیکن دیدانت میں پچھلے
 دو کو چھوڑ کر پہلے تین استعمال کے جاتے ہیں۔

پورب میانس { میانس کے معنی چار کے ہیں۔ چار سے مراد وید کا چار ہے۔ وید
 کے تین حصے ہیں اول منتر بھاگ جس میں دیوتاؤں کی حمد و ثناء
 کے معجز ہیں دوسرا مہمن بھاگ جس میں یہ بتلایا ہے کہ ویدک کرم یعنی نیکی وغیرہ کیونکر کئے
 جاتے ہیں اور کس کس منتر پر کون کون سا منتر کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہئے ان کی تعلیم
 پھیلاؤ بہت ہے تیسرے ایشوہ بھاگ ہے جو گیان کے متعلق ہے اور جس میں آتما کا سروپ
 بیان کیا گیا ہے۔ دیدوں میں کرم۔ آپاسنا اور گیان کا ذکر ہے ان کو تری وید یا تین وید کہتے
 ہیں۔ میانس میں مینی رشی نے ویدوں کے دوسرے بھاگ کی تشریح کی ہے اس میں کرم
 نیکی کا بدعا ہے۔ کرم کرنے سے دھرم ہوتا ہے دھرم سے اونچے لوگ ملتے ہیں اونچے لوگ ہیں
 دیوتا ہوتے ہیں لہذا ویدہ کرم لوگ۔ ایشوہ پرتما ہی ویدک کرم کا مذکر ہے بڑے اجزاء ہیں۔ وک
 دو ہیں ایک دیو لوگ دوسرے بھو لوگ بلکہ کٹھنی کہتے ہیں اس میں چودہ لوگ ہیں ایک
 زمین چھ ہانزک اور سات پانال چھ ہانزک یہ ہیں۔ مہا کالی اسرشی۔ رود و جمدو مہا کالی

ہونے سے جنم مرن نہیں ہوتا اور جنم مرن کے ہونے سے موکش ہوتی ہے۔
 فلسفے کی موجودگی کو اس کی سستا اور غیر موجودگی کو اچھا دیکھتے ہیں ۲۱ بھادو طرح کا ہوتا
 ہے۔ ایک اہانت اچھا دیا یعنی بعض جیسے اس جگہ گھڑا نہیں ہے دوسرے سے ترک بھاؤ
 یعنی تعلق سے غیر موجودگی اس کی تین قسم ہیں ایک پراگ اچھا دیا یعنی چیز کے وجود میں آنے سے
 پیشتر کی حالت دوسرے پر اور دوسرا اچھا دیا یعنی چیز کے ٹوٹنے کے بعد کی حالت تیسرے اچھا دیا
 اچھا دیا یعنی ایک چیز میں دوسری کا ہونا۔ جیسے گھڑا کھڑا نہیں ہے ہر ایک کاریہ یا ماحول
 اپنی کاریہ یا علت سے جتا ہے یا یوں کہو کہ کاریہ اپنے پراگ بھاؤ کی ضد ہے۔ مثلاً ایک
 تصویر نے کسے کے اوپر نیچے کے دو حصے بنائے اور ابھی جنم نہیں تو کسے کا پراگ بھاؤ ہے
 جڑ جانے پر وہ کس کاریہ روپ موجود ہو جاتا ہے۔ کسے کے دو ٹکڑے کرنے سے اس کا پر دھونس
 اچھا دیا ہو جاتا ہے۔ کارن چار طرح کے ہوتے ہیں ایک اُپادان کارن یا علت مادی جیسے کپڑے
 کے لئے سوت۔ دوسرے نسبت کارن یا علت فاعلی جیسے کپڑے کے لئے جو لانا تیسرے اسما
 و صا رن کارن یا علت آلی جیسے جوالہ کے اوزار چوٹے سادھا رن کارن یا علت عام جیسے
 ویش محل وغیرہ سو نیا میں اشیاء کا علم پرمان کے ذریعہ ہوتا ہے پرمان چار ہیں پرکیش اوان
 اُپمان اور مشبہ جو چیز پرمان سے جانی جاوے اُسے پرمانہ کہتے ہیں ایسی اشیاء یا ہر شے
 میں منقسم ہیں آتما شریہ۔ اندیہ۔ ارتھ۔ پُرجی۔ متی۔ کرتم۔ دوش۔ جنم پھل۔ وکھ
 اور موکش۔ آتما جسم انسان میں بھوگے والا ہے اُس کے آتما گُن و شیشک و رشن کے ذکر
 میں بیان کئے گئے ہیں۔ شریر آتما کے رہنے کا گھر ہے جس میں بھوگ بھوگے جاتے ہیں۔ آندیہ بھوگ
 کے سادھن یا انداز ہیں ارتھ دھتے بھوگ ہیں اور یہ مشبہ۔ سہس پر مدپ۔ رتن اور گنگا
 ہیں۔ پُرجی یا گیان ان کے بھوگے کا نام ہے۔ رتن بھوگ یا اوبھوگ کرانے والا ہے کرتم من بچن
 شریر کی تحریک کو کہتے ہیں جو بھوگ کے واسطے کیجاتی ہے دو قس کو مکولے والی چیزیں ہیں اور
 راک دوش وغیرہ کی صورتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ جنم کرمل کا نتیجہ ہے۔ پھل سکھ وکھ کا

اوسم بسنگد۔ جن میں سے پہلے پانچ گن پڑھوی۔ جل۔ آگنی۔ وایو لہر اکاش کے ہیں
پہلے آتھ جو آتما کے ہیں اور باقی پنج کے گیارہ گنی ایسے ہیں جو کئی کئی درجوں میں عام ہیں۔
بہتر ہی گیان کو کہتے ہیں یہ آتما کا من ہے۔ اودھ دو طرح کی ہوتی ہے ایک ان ہوا اسی
دوسرے سمتری یا حافظہ۔ سمتری سنگدوں سے پیدا ہوتی ہے ان ہوسنگدوں
سے پیدا نہیں ہوتا ان ہوسمتری دو طرح کا ہوتا ہے ایک پر یا تحقیق دوسرے اپر یا غیر
تحقیق۔ پھر اپر یا کئی بھی دو قسم ہیں ایک سنسنے یعنی تکیہ دوسرے دیر یہ یعنی مخالف ہرمان
کی تین قسم میں پرکش۔ اوزان اور شبہ اور ان کے گن یا ذرائع بھی ہیں جن کو پرمان
کہتے ہیں یعنی پرکش پرمان۔ اوزان پرمان اور شبہ پرمان ہر ذائقہ کے دھے چھ پدارتھ ہیں۔
بدھیمہ۔ جیہ۔ کرم۔ سامانیہ۔ مشیش اور سامانیہ۔ لیکن کتاوشی کے مقلدین چار تھ سنسنے
سادھت۔ اور ابھاد اور شامل کرتے ہیں اس طرح نو پدارتھ ہوجاتے ہیں لیکن زیادہ تر منطقی
سات پدارتھ ملتے ہیں سنسنے اور سادھت کو نہیں مانتے ان پدارتھوں کے سادھم اور دھنی
دھم کے گیان سے جو تر گیان ہوتا ہے اس ہی سے ملتی حاصل ہوتی ہے۔ دیشیک شک مت
کا دوسرا نام پشوپت اور ادوگ بھی ہے۔

نیائے دشن نیائے کامت لیشیک جیسا ہے وہ بھی آرنجہ۔ باو اور تین وجود قائم
باندات ماتلم نیائے میں سولہ پدارتھ مانے ہیں (۱) پرمان (۲)

پریمہ (۳) سنسنے (۴) پرلین (۵) درشتانت (۶) سدھانت (۷) روپ (۸) ترک
(۹) زرنے (۱۰) باو (۱۱) طپ (۱۲) خینڈا (۱۳) میتھاس (۱۴) چھل (۱۵) جاتیلا
گرو استھان ان پدارتھوں کے گیان سے مرکب ہوتی ہے وہ اس طرح کہ جیو کہ بندہ گیان سے
ہے۔ تر گیان سے گیان کا ناش ہوتا ہے۔ آگیان کے ناش سے راک ویش وغیرہ و دوشل
کا ناش ہوتا ہے۔ و دوشل کے ناش سے پرورنی کا ناش ہوتا ہے۔ پرورنی کے ناش سے
کرم بند ہوجاتے ہیں کرموں کے بندہ ہونے سے پرار بدھ کا بننا بند ہوتا ہے۔ پرار بدھ کے بند

ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سمپرگیاں یا باطم سادہی جس میں وہ جیساں کی ہوتی چیز کا علم رہتا ہے دوسرے آسمپرگیاں سادہی جس میں یہ علم بھی نہیں رہتا علم و معلوم کا فرق اٹھ جانا ہے۔ اور فقط کینائی رہ جاتی ہے۔ اسمپرگیاں والے یوگیوں کو موکش ہوتی ہے اور وہ پھر سنسار میں نہیں آتے۔ وارنا۔ دھیان۔ سادہی تینوں کو ملا کر شمع یوم یا سچم کہتے ہیں۔ اشتانگ یوگ سے بڑی بڑی سیدھیاں یا کرنامیں حاصل ہو جاتی ہیں مگر موکش کا متلاشی ان سے مل نہیں سکتا۔ سچم سے جب پرش درپر کرتی میں تیز ہو جاتی ہے تو اس کو ہی کیو یہ کہتے ہیں۔ سادہی میں رکاوٹیں و کشیدہاں اور کلیش سے ہوتی ہیں۔ بیماری۔ شک و شبہ کم چوری وغیرہ و کشیدہ یا غلط ہیں۔ اکیان۔ اتما۔ راج تیش بہتے پش پانچ کلیش کہلاتے ہیں۔ جن کو دھنے کی کوشش دور کا رہے۔

وشیشک درشن { ویشیشک درشن میں آدھنہ بادادھن وجود یعنی ایشور۔ جیوا اور پر کرتی قائم بالذات مانے ہیں ایشور سریشٹیمان کہ سرورگپو جیوا اپ تشکیلی مان لا پنگہ ہے۔ جو رگیان سرورپ نہیں ہے بلکہ دھنے کے سنجوگ سے تبدیل میں اور اندھی کے سنجوگ سے من میں اور من کے سنجوگ سے اسرورگیان پیدا ہوتا ہے۔ ایشور میں رگیان سنجوگ ہی ہے اس واسطے وہ سرورگیہ ہے وہ مثل کہار کے دنیا کو رہتا ہے۔ دنیا میں نو درہم ہیں پرتوئی۔ جیل۔ نیچ۔ وآیو۔ آکاش۔ کال۔ پوٹا۔ آتما اور من۔ سانکھ کی طرح ویشیشک میں آکاش کو تنہا نہیں مانا ہے بلکہ اس کے نزدیک خلا کو آکاش کہتے ہیں۔ آتما در طرح کا ہے ایک غیر مادی گیان والا جو آتما دوسرا مادی گیان والا رہتا۔ آتما کی دونوں قسمیں سرور و اپانی میں جو کہ ہر ایک جیوا آتما کے سسکھ و دکھ کے گیان میں اختلاف ہے اس لئے ہر ایک جسم میں علیحدہ علیحدہ وجود ہے۔ نو چار تھوں میں ۲۴ گن میں گدھ۔ ریس۔ روپ۔ ستپر۔ شنبہ۔ قعدا۔ مقدار۔ علیحدگی۔ میل۔ جیوا کی تقدیریم تاخیر۔ بعدی ہیں۔ ماتی ہیں۔ چکنا پن۔ پتہ ہی۔ سسکھ۔ دکھ۔ اچھا۔ دوسیس۔ پرتین موخم

یوگ دشمن { ایک دشمن کا مت سائنکھ دشمن کے مطابق ہے۔ یہ بھی پر نیام واد کرنا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یوگ میں پرش اور پرکرتی کے علاوہ ایک تیسرے

وجود یعنی ایشور کو مانا ہے جو سو گیا ہے اور صرف دھیان کے واسطے ہے۔ سائنکھ صرف

گیان پر بندھ دیتا ہے مگر یوگ علی طریقہ بتاتا ہے جس پر عمل کرنے سے سادھی کی حالت ہم پہنچ

ہے اور پرش کی پرکرتی سے تیز ہو جاتی ہے اور کوش ملتی ہے۔ یوگ سے چت کی برتیاں رکھنی

ہیں۔ ان کے رُکنے سے درشل اپنے سروپ میں قائم ہو جاتا ہے۔ چت 'وہی' ہے جس کو

سائنکھ میں 'اتھ کرن' کہا ہے اور یہ بدھتی۔ آہنگار اور کٹن جینوں کا مجموعہ ہے۔ تمام لطیف

و کثیف چیزوں کے گیان کا باعث ہی ہے۔ یہ ایک جمیل کی طرح ہے۔ باہر کے واسطے

(چند سادھو) اندر میں پراپنا اثر ڈالتے ہیں اس اثر کی تحریر چت

میں اس طرح پہنچتی ہے جس طرح جمیل میں کنگر پھینکنے سے لہریں اٹھتی ہیں۔ ان لہروں ہی

کا نام برتی (عاصیت نفس) ہے۔ چت کی یہ برتیاں ہی دنیا کے جھگڑوں میں پھنساتی ہیں اور

ناکردنی کام کرائی ہیں ان برتوں کا نزادہ ابھاس اور دیر گسے ہوتا ہے۔ ابھاس سے مراد

تبشیا یا ریاضت اور دیر گسے مراد دشمنوں سے من کو روکنے ہے۔ یوگ کے آٹھ انگ تپ

نیم۔ آستن۔ پرا تپا یام۔ برتیاں۔ دارنا۔ دھیکان اور سادھی ہیں۔ تپ پانچ ہیں۔ آستن۔

ست۔ آستن۔ برتیاں۔ آپر گرہ۔ نیم بھی پانچ ہی ہیں شوچ۔ ستوش۔ تپ۔ سوادھیا

ایشور پر بند ان آستن طرز نشست کو کہتے ہیں اس کے بھی کئی اقسام ہیں جیسے پاداسن

کھڑک آسن وغیرہ پرا تپا یام سائنکھ کا وٹ کو کہتے ہیں پرتپا آرنندیل کے رخ کو باہر کی طرف

سے ہٹا کر اندر کی طرف کرنا جس سے آنکھوں کے سامنے کی گدڑی رہتی چیز دکھائی نہ پڑے۔ کلان

میں کھڑک آسن کی نذر کے دارنا چت کو ایک خاص مقام پر مثلاً ناک کے سرے پر لگانا دھیان

رازنا کو مشاعر جاری رکھنا۔ سادھی ایک قسم کی بھلائی ہے جس میں ذوالل برتیاں شانت ہو

جاتی ہیں سادھی گہری نیند کی طرح عالم سیر فی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ وہ جاگرت کی ترستھا

ہے۔ اس میں ست۔ برج۔ کم بین گن ہیں۔ پر کرتی سے ۳۳ تہ منی بد ان۔ بہ ہی۔
 اہنگار۔ من۔ پانچ گیان اندری پانچ کرم اندی پانچ تن پانچ جا بھوت پیدا
 ہوتے ہیں ان میں بدیش تو ملا کر ساکھ کے ۲۵ تو ہوتے ہیں۔ ۲۴ تو بھوگ روپ ہیں۔
 بدیش ان کا بھوگنے والا ہے جو گیان سر روپ ہے۔ گیان میں کر یا نہیں ہے۔ اس واسطے
 بدیش اکر تا ہے مگر بھوگنا ضرور ہے بدیش کی تعداد لا ا تھا ہے کیونکہ ایک کے ان ہندو علم
 میں جچیز ہے وہ دوسرے کے ان ہیں نہیں ہے۔ بدیہی میں جین کا عکس پڑتا ہے اس لئے
 وہ کام کرتی ہے جس طرح وہ آگ میں پڑ کر آگ کا کام دینے لگتا ہے یا جس طرح کپار کا
 برتنی رد کے قربت سے مضاف میں کا عمل کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح جڑ بدیہی جین کی قربت
 سے نظام عالم رچی ہے۔ پر کرتی اور بدیش کا حال مثل اند سے اور لکڑی کے ہے اندھا
 دیکھ نہیں سکتا مگر چل سکتا ہے لکڑی اچل نہیں سکتا مگر دیکھ سکتا ہے دونوں مکر جو کام چاہیں
 کر سکتے ہیں۔ بدیش نور بصارت پہنچاتا ہے۔ اور پر کرتی اس کی روشنی میں تمام کام کرتی ہے
 مگر بدیش آگیان سے بھر لے کر میں کرتا ہیں۔ یہ آگیان اتادی ہے۔ پر کرتی صرف اس واسطے
 کام کرتی ہے کہ بدیش بھوگ بھوگے اور بھر۔ حاصل کر کے جلتے کہ میں ان تماثل سے علوہ
 صرف گیا اور بدیش ہوں۔ آگیان کا نام بندہ اور گیان کا نام موکش ہے اور اس ہی کو
 کیر لہ کہتے ہیں۔ یہ گیان ۲۵ تنوں کے وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ ساکھ میں ریاضت
 یا تپنیا کی تعلیم نہیں ہے صرف گیان سے نکلتی ہوتی ہے۔ پر کرتی چونکہ جڑ ہے اس کی اپنی کوئی
 فرض اس تماشہ کرنے سے نہیں ہے۔ اس کا عمل صرف ایسے جیسا کہ گائے کے اچیتن
 تھنوں میں سے پھڑکے کو دیکھ کر خود بخود دھوا کا عمل آتا۔ ساکھ میں آرنجہ مالو یعنی بیان
 کہ دنیا کسی خاص وقت میں بنتی ہے نہیں مانا گیا ہے اس لئے وہ خالی یا کرتا کے مسئلہ نہیں
 مانا بلکہ پر نیام واد مانا ہے یعنی پر کرتی کو ہی واپک وجود تسلیم کرتا ہے جو بدیہی اہنگار و غیر
 مختلف قسم کی صورتیں اختیار کرتی ہے اور جلت رچی ہے۔ ساکھ میں بانی چنان کہتے ہیں۔

شرطان اور Conduct کہتے ہیں اور دین کو دھرم یا

ایمان سے مراد ہے آپ بپن سرگ - ترک - بندہ - موکش - آنا گنا سائنہ
 آپ کی سزا اور بپن کی جزا وغیرہ وغیرہ میں اعتقاد رکھنا اور دین سے مطلب ہے - ہنسنا بھڑکنا
 چوڑھا - زنا وغیرہ پاپوں سے بچنا اور پراہکار - خیرات - ایشور بھگتی وغیرہ بیک کام کرنا جو لوگ
 دھرم و ایمان دونوں کے پابند ہیں ان کو آتسک کہتے ہیں - اور جن کے نزدیک آپ ہے وہ
 کسی بد فعل کی سزا اور بیک کی جزا ہے - کوئی جو ہے نہ ایشور ہے وغیرہ وغیرہ ان کو ناٹسک
 کہتے ہیں - چنانچہ پہلے پانچ درجن والے آتسک اور چھٹا چارداک ناٹسک کہلاتا ہے - دین و
 ایمان کو درست طور پر جاننے کے لئے گیان کی بھی ضرورت ہے - اس لئے مذہب کے یہی تین
 پہلو ہیں یعنی ایمان - دین - اور گیان -

جین مذہب ان تینوں کو مانٹسک ہے اور ان کا نام تین رتن رکھتا ہے - جین مت کی
 رو سے جب تک یہ تینوں نہیں ملتی حاصل نہیں ہو سکتی - باقی مذہب میں سے کوئی صرف
 گیان کو مانٹسک ہے کوئی صرف دین کو کوئی صرف ایمان کو کوئی دین و ایمان دونوں کو تینوں کو اور
 کوئی مذہب نہیں مانٹا اسلئے اگر پچ بچھو تو سچا آتسک مت یہی ہے باقی اور سوسے ہیں
 جیسے آٹھ جاکر مقابلہ سے معلوم ہوگا - یہاں پہلے درشنوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے -

ساٹھ درشن } یعنی اپنی آتما سے تعلق رکھنے والے جیسے بچار فکر وغیرہ ۲۲ ادھی

ہو تک جند سوسے جانداروں یا مادی اشیاء سے پہنچتی ہیں جیسے غیر کے کانٹے اور مکان کے
 گرنے سے ۱۳۰ ادھی دیوک یعنی آفات ارضیہ و سادی جیسے زلزلہ و دبا وغیرہ - یہ کوک ویدک
 طریقہ یعنی یکا وغیرہ سے مدد نہیں ہوتے ان کے دور کرنے کا یہ طریقہ کہ پہلے انسان کوک
 کی اہمیت جانے - اپنا سروپ جانے اور یہ جانے کہ کوک سے اس کا کیا تعلق ہے ایسا کرنے
 سے کوک دور ہو سکتا ہے - اسفیلہ دنیا کی علت معلوم کر کرتی ہے جو تبدیلی اشکال کرتی رہتی

جن کو جوتہ اور اجماع کہتے ہیں۔ دوسری پارٹی نے جس کا ہیڈ خود رشیجہ دیو کی کا پوتا ماریچ تھا جیو اوسا جیہ کا نام پرنس دیو پرکاش رکھا۔ دونوں نے جیو کی تعداد بے شمار بتلائی۔ رشیجہ دیو جی نے اجماع کو پانچ اقسام میں تقسیم کر کے اونکا نام پندگل۔ دھرم۔ اودھرم۔ کال۔ آکاش رکھا۔ ماریچ نے پرکاش کی سسکھیا د شلار، ۲۲ اقسام میں منقسم کی۔

اس طرح ایک مت سے دو مت بن گئے۔ ایک رشیجہ جی والا ابتدائی مذہب جو میں مت کہلایا اود دوسرا ماریچ والا جو بعد میں ساکھ مت کہلایا۔ اب قبل اس کے کہ میں دوسرے مذاہب کے آغاز کا سبب بتلاؤں یہ مناسب ہو گا کہ پہلے میں انکی فلسفی کو مختصر بیان کروں ابرا کر نے سے ایک تو ناظرین کو ان کا علم مرچاؤ کے گا دوسرے آئندہ بیان آسانی سے سمجھ میں آ سکے گا۔

ہندوستان میں ۹ قسم کے فلسفہ خیالات ملنے جاتے ہیں۔ ایک میں دوسرے ساکھ تیسرے ریگ چوتھے میمان۔ پانچویں ویدانت چھٹے بودھ۔ ساتویں نیائے آتھویں ویشیشٹک۔ نویں چارواک ناسکھ جن فلسفہ تو اس کتاب میں بالتفصیل بیان کر دیا گیا ہے۔ چارواک کا اگر سچ پوچھئے تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے کیونکہ اس کے نزدیک پن داپ البتہ دوسرا جنم سرگ مکش کہ ہے ہی نہیں۔ مگر تاہم اس کا تھوڑا سا ذکر بھی ضروری ہے جو چکھے باقی کا بیان اب کیا جاوے گا۔ میں یہاں یہ بھی شک رفع کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر جو درشن بتلائے جاتے ہیں ان میں نے یہاں نہ بتائے ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اصل درشن بہت قلیل ہیں۔ جہاں ہیں۔ ایک میں دوسرے بودھ تیسرے ساکھ چوتھے ویدانت۔ پانچویں نیائے ویشیشٹک چھٹے چارواک ناسکھ۔ ساکھ اور ریگ کا ایک مت ہے اور نیائے ویشیشٹک کا ایک مدعات ہے۔ اس لئے ان کو ریگ ایک میں ہی شمار کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے باہر جہاں ہیں وہ انکی خیالات میں سے کسی دیکھی کو لئے ہوئے ہیں۔

ہر ایک مذہب کے وہ چلو ہو کر گئے ہیں۔ ایک رہمان دوسرے دین۔ ایمان کو بھی

جنگی لائف کی سستی برداشت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہاں جنگ رہنا ہوتا تھا اور چار سے گری برسات
 کی موسمی نکالینت برداشت کرنی پڑتی تھی اس لئے انہوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا مگر وہ ریشہ بدو
 جی کے بیٹے بھرت کے خوف کے مارے شہر میں واپس نہ آئے جنگل میں ہی رہتے رہے۔ اور
 وہاں ہی اپنے رہنے کے لئے کسی نے کتیا پٹانی جسی نے پھتری اور کھنڈ شروے کی کسی نے بھگنوں پر
 سینے اختیار کئے وہاں ہی جنگل کے کند محل کھلنے شروع کئے۔ کند محل غیر معمولی اشیاء
 کھانے سے جب کام شروع ہوا تو اپنے ساتھ عورتوں کو بھی رکھنا شروع کر دیا۔ اس
 طرح وہاں ریشہ بدو بھی بن گئے۔ ایک ریشہ بدو دلی دوسرے دوسرے ساوھنوں والی چونکہ
 دوسرے ساوھنوں نے جنگل میں رہتے ہوئے بھی ایک طرح کی تمدنی حالت اختیار کر لی۔
 اور بجائے ساوھنوں کے گھمستی بن بیٹھے اور اس جھگڑے کا باعث ان کا کند محل کھانا
 اس نے ریشہ بدو جی کی پارٹی نے ساوھنوں کے بھکشا جو من جائز بلکہ بالکل کند محل کھانا
 منع کیا مگر دوسروں نے کند محل کو جائز رکھا اس زمانہ میں ریشہ بدو وادی کو اپنا اوتار
 مانا کرتا تھا اگر کوئی لاصل مسئلہ نہ ہوتا تھا۔ تب ان سے ہی رائے لی جاتی تھی جب
 لوگوں نے ان سے دنیا کی بابت سوال کیا کہ یہ کیسے بنی ہے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ جو عینہ
 سے ایسی ہی جلی آ رہی ہے اس میں جزوی تغیرات تو ہوتے ہیں مگر اس کا ناش نہیں ہوتا
 پدارتھ کا یہی سوا ہوتا ہے اس میں تبدیلی حالت چاہے ہوتی رہی۔ مگر وہ عینہ قائم رہتا
 ہے۔ قانچی کے لائف سے دنیا میں ایک ہی شے ہے جو عینہ قائم رہتی ہے۔ یہ کبھی پیدا نہیں
 ہوتی بلکہ خود آدھاء ہے خود بخود ہونے والی ہے وہ انت اور فقرات کا مسئلہ کو دنیا
 میں ایک برہم ہی برہم یا خدا ہی خدا یا ہمہ اوست ہے اس ہی پہلو کو لئے ہوئے ہے مگر جو
 دنیا میں بخاند قانچی ایک درمیبہ ہے مگر یہ بھی دیکھا جا سکے کہ اس میں کبھی کیا نہ پایا جاتا
 ہے۔ اور کبھی نہیں پایا جاتا۔ گیان ولے حصہ کا نام جیاد گیان در کھنڈ والے حصے کا نام
 اجیو ہے۔ اس طرح گیان کے ہونے نہ ہونے کے پہلو سے دنیا میں دو قسم کی امتیاز ہیں

ٹہر رہا یا۔ غاند بدوشی ترک کر کے ٹہر تو صیے آباد کئے۔ کبھتی باڑی۔ لکھنا پڑھنا کھانا پکانا
 جو کچھ بھی کام تہذیبی حالت کے لئے درکار ہیں سکھائے اور اسی واسطے ریشم دیوچی دنیا
 کے رہنے والے ہو رہا کہلائے۔ چونکہ ریشم دیوچی نے اپنا و پرشن کے طریقے بھی لوگوں کو سکھائے
 اسی واسطے ان ہی کا نام ویشنویا پرورش کرنا لایمپوزا۔ انہوں نے ہی دنیا کے کاروبار
 باقاعدہ چلانے کے واسطے چھتری اور دیش بدھ و مین درن مقرر کئے۔ جب تک لوگ
 غاند بدوشی کی حالت میں تھے اور اپنی تمام کاروباری ضرورتوں سے کرتے تھے۔ تب تک ان کو
 کسی دوسرے کو حلیف دینے بھوت بولنے چھدی کرنے۔ زنا کرنے۔ اسباب دنیا اکٹھا
 کر لینے کو ضرورت تھی۔ لیکن جب لوگ تہذیبی حالت میں باہم ایک جگہ کھڑے ہونے لگے۔ تب
 لوگوں کو اسباب دنیا کے اکٹھا کر لینا شروع ہوا اور ایک دوسرے کا سامان دیکھ کر رشک
 حسد کرنے کا موقع ملا۔ ایک دوسرے کی چیز چرانے لگے۔ بھوت بولنے لگے ایک دوسرے
 کی عورت کو تنکے لگے آپس میں دنگالنا دکرے لگے۔ کدوہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ کا راج ہو گیا
 اس لئے ریشم دیوچی نے ہنسا۔ بھوت۔ چھدی۔ زنا۔ پرگز کو پاپ بتلایا اور ان سے بچنے
 کو حرم کہا۔ کدوہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ کو پاپ کر نیکان پد بتلا کر اس کے جہاں تک ہو سکے
 کم کرنے کی ہدایت کی۔ جب بہت عرصہ راج کئے گئے گذر گیا۔ لوگوں میں دنیاوی جھگڑے
 بڑھنے لگے اور بیٹے پوتے پیدا ہو گئے تو دنیا ایک ٹوکہ کا گھر نظر آیا۔ پرانی جنگل کی زہری کو
 جس میں ترہنگڑا اچھا ترہنگڑا۔ یاد کیا۔ آخر اپنے بیٹے بھرت کو ملے سپور کو آپ کیلاش پہاڑ
 پر پہنچے گئے بہت سے اور لوگ بھی جو فہری لاف سے تنگ آ گئے تھے ان کے ہمراہ ہوئے۔
 اس طرح ان کا نام انہوں نے کلیان کرنے والا یا نیو رکھا جس کا باسا کیلاش پر بت میں
 بتلایا جاتا ہے پھر ایک کیلاش پر ریشم دیوچی کے ورثوں کو گئے انہوں نے ان کی بھی
 ہنسا بھوت وغیرہ کے ترک کا پدیش دیکر مذہب کی بنیاد ڈالی۔ بہت سے لوگ ریشم دیو
 جی کے ساتھ جو تو ہر مذہب تھے مگر بہت عرصہ فہری لاف کے عادی ہونے کے بعد ان سے

پانا ہے ۔ مگر کسی بات پر ایمان لانا ہے دشمنی کرنا ہے یہ ہے کہ اپنے ہی آتما پر بھروسہ رکھنا ہے ہی اعمال کو کرنا ہرزا جاننا اور اگر دین و دھرم ہے تو یہی ہے کہ کسی پرانی کی ہنسا مت کر جہاں ہنسا ہے وہاں ہی گناہ ہے جس کام میں ہنسا ہوتی ہے کسی پرانی کی جان بانی ہے یا کسی کو کھینچ پیختی ہے غوث و فکر پیدا ہوتا ہے وہی پاپ ہے جھوٹ جیسی قتل و زنا وغیرہ جس کو پاپ کہا جاتا ہے وہ پاپ اس ہی لئے ہیں کہ ان میں اپنی آتما یا پران کو دکھ پہنچتا ہے اس لئے ان دونوں اصولوں کو ہر وقت نظر رکھنا ہر عمل کو اگر ایسا کہہ گئے تو تمہارا کلیان اور تمہاری نگہی میں کچھ شبہ نہیں ہے ۔

چین مذہب ہی سچا آدیش دھرم ہے اور یہی ایک یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے

چین مذہب کی ہنشری ۔ اس کے فرقوں کا حال ۔ اسکی فلاسفی ۔ اسکا آپدیش ۔ اسکی منطق وغیرہ کا بیان ختم ہو چکا ۔ اب میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باقی سب مذاہب کے خیالات جن میں میں شامل ہیں وہ یہی یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے ۔

یہ ایک مسئلہ امر ہے کہ تمام مذاہب ایشیا میں پیدا ہوئے ہیں اور یہاں سے ہی دیگر ممالک میں گئے ہیں ۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ مذاہب کس طرح پیدا ہوئے ۔ تیسرے کال کے دو کچھ صفحہ ۱۱ ختم ہونے کے قریب تک تمام انسان خانہ بدوشی کی حالت میں رہتے تھے نہ کوئی گاؤں وغیرہ آباد تھا نہ کھیتی باڑی ہوتی تھی انسان اپنی سب کا سدائی درختوں سے کرتے تھے ۔ اس زمانہ کو چین مذہب میں جوگ بھوی کی حالت اور ویدک مت میں برہم راتری کہا ہے ۔ ویدک مت کا بیان ہے کہ برہم راتری کے بعد خوشو بھگوان کی "ناہی" سے کنول کا پھول نکلا اور اس سے برہما جی پیدا ہوئے ۔ برہما جی نے اس سرشٹی کو دیا جس میں مہر کہنا ہے کہ "ناجھ" راجہ کے ہاں مشجھ دیو جی پیدا ہوئے انہوں نے پہلے پہل اجداد یا

میں آتی کے نیچے پھالی گئی۔ لالہ جی چار پائی پر لیٹ گئے۔ امدان کی گھر والی ان کے پاس بیٹھی
 تھوڑی دیر کے بعد دوسرا دھڑکی باتیں ہونے لگیں لانی بولی لالہ جی آپ کے باپ کی جیڑی
 میں تھوڑے ہی دن باقی رہ گئے ہیں آپ نے اس کے واسطے کئی کام بھی کر لیا ہے یا نہیں بالکل
 جی ہونے باقی کیا فکر ہے کبھی کا انتظام سب اچھا کر دے گا لالہ جی کی مراد تو یہ تھی کہ اوپر
 والے بھگوان کی کرپا سے سب کچھ ہو جاوے گا۔ مگر چرنے جوتی کے اوپر لیٹ رہا تھا سمجھا کہ
 لالہ جی نے مجھے دیکھ لیا ہے اسلئے اپنے پنا کے جیڑی کے واسطے جو کئی درکار ہے وہ لالہ
 جی میرے سے ہیں گے۔ ابھی کھینچی آئی۔ آئے تھے غار کو روڈ سے گلے پڑے لٹنی نے پھر کہا
 کہ اچھا کئی کا بندوبست تو ہو جاوے گا۔ مگر کھانڈ وغیرہ جلدوں کے لئے درکار ہوگی اس کے
 واسطے بھی آپ نے کچھ فکر کیا ہے یا نہیں لالہ جی بولے تو بڑی نادان ہے اوپر والے کو سب
 فکر ہے کھانڈ وغیرہ کا بندوبست بھی وہی کر دے گا۔ چرنے کہا یاد بیٹو اچھا جھگڑا ہوا میں
 چینیوں کا بندوبست کہاں سے کروں گا۔ نہ معلوم لالہ جی میرے ذمہ لود کیا کیا کام کر دیں گے۔
 یہ سب کچھ بحث نیچے کو پڑا۔ اچھا چار چور جو کونوں میں پیچھے ہوئے تھے انکی طرف اشارہ کر کے کہنے
 لگا کہ سارا انتظام اوپر والا ہی کرے گا اور پیچھے والے کیا کریں گے۔ یہ بھی کچھ کریں گے یا نہیں ہیں
 ہی حال ان لوگوں کا ہے جو سب کام پر میسر کے ذمہ لگائے ہیں اور آپ کچھ کرنا کرنا نہیں چاہتے ہیں
 مذہب آپریش دیتا ہے کہ تم کسی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو اپنے ہی آتما کو تالا بھوننا سمجھو۔
 تمہارے فعل ہی تمہاری قسمت کے بنانے والے ہیں۔ جیسا ہو گئے ویسا کاؤ گئے گیہوں کا منت
 کرو گئے گیہوں کا منت کرو گئے۔ جو نہ گئے۔ جو کاؤ گئے۔ بیکر کا درخت لگا کر یہ امید مت رکھو
 کہ پریشور تم کو ام کا چل دے دیگا

قدم از گنہ دم بوجہ جو نہ جو از مکانات عمل فاضل مشو

جب یہ حالت ہے تو پھر پریشور خواہ کئی ہے یا نہیں ہے تمہاری قسمت کا فیصلہ تمہارے اعمال
 پر منحصر ہے۔ لہذا جیسا کہ میں ایمان دین اپنے اوپر بھروسہ کرنا "لہذا ہنسنا درخت

مد اصول ہنسنا پر مرد عرصہ پر اپنا تان من۔ ومن تار کر دوا اور اگر کسی ماحصل کرنا چاہتے ہو تو
اپنے آتما پر بھروسہ رکھو۔ اپنے آتما سے پرے پر آتما کو تلاش نہ کرو۔ زمیندار شہر میں لڑکھال
میں کے مصداق نہ بنو جو لوگ صرف ایشور کی دانتا پر بھروسہ رکھ کر خود اپنی مسد علی کی خوش
نہیں کرنے اور سمجھتے ہیں کہ ایشور منت ساجت سے ہمارے گناہ معاف کر دیں گے یا کسی دوسرے
کی شفاعت و سفارش سے ہم کو بخش دیں گے اور سو رنگ یا کت میں بھیج دیں گے وہ بڑی غلطی پر
ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمیت مرواں ہی مد خدا ہے۔ پر شار نعم ہی کا مہی کی کئی ہے۔
دنیاوی نمائش گاہ میں انعام ان ہی قطعوں کو ملتا ہے جو اچھے اچھے کام بنا کر لیجائے ہیں اس
لئے وہ قطعیں بڑے ہی دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں جو صرف ہاپوسی اور سفارش کے بھروسہ
انعام کی امید رکھتے ہیں۔ اور خود اتنے باؤل نہ ہاتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ برائیاں ہی اپنی کرنا سے
ہم کو نجات دلائیں گے۔

کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لالہ جی رہا کرتے تھے جو دل نبی صبح کے وقت دینی تھا اپنا
سوداگری کا مال ایک گھڑے پر لاو قرب و جوار کے شہروں میں جا کر فروخت کیا کرتے تھے اور رات
کے وقت اپنے گھوڑا پس کیا کرتے تھے ایک روز پانچ چوروں نے ان کے ماں چھٹی کرنے کا ارادہ کیا
وہ سر قلم ہی سے آہستہ آہستہ لالہ جی کے گھر میں گھس گئے ایسا اتفاق ہوا کہ جب چور گھر کے اندر
داخل ہوئے۔ اس ہی وقت لالہ جی بھی اپنا مال فروخت کر کے واپس آئے گھروالی کو تلواری چور لالہ
جی کا آنا معلوم کر کے گھبراے۔ جلدی میں چار چور تلواریں لان کے چاروں کونوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔
پانچواں چور سوچنے لگا کہ کہاں چھپوں۔ لالہ جی نے گھر میں گھسنے ہی گھروالی سے کہا۔ آج میری
بیعت خراب ہے میرے واسطے والاں میں چار پائی ڈال دے والاں کا نام سننے ہی چور
والاں کے پنج کھڑا چھپنے کی جگہ ڈھونڈ رہا تھا گھبرا۔ اتفاق سے اس کی نظر چور والاں کی چھت
کی طرف پڑی تو والاں میں ایک سوتلی بٹی بھر آگن کے لگی ہوئی دیکھی جس کے اوپر کچے کپڑے پڑے
ہوئے تھے جو جھٹ سے دو چیل اس بٹی پر لپٹ گیا۔ لالہ جی نے اپنے اوپر ڈال لئے۔ لالہ جی کو چھپا

آج تک جتنے بڑے بڑے فلاسفر سائنس دان پیدا ہوئے ہیں ان میں کوئی بھی سائنس خور نہیں
 تھا۔ سقراط۔ پطرقط۔ ارسطو۔ افلاطون۔ نیوٹن۔ ڈانن۔ کپل۔ گوتم۔ ویسٹ۔ ڈیو
 سے لیکر مہاتیر تک۔ کبیر۔ ٹانک۔ دیانند وغیرہ سب ہی دیکھتے تھے اپنا سائنس خودی کو
 بڑا اور باپ کا کام سمجھ کر اس کا تیاگ مناسب ہے۔ ہنسائے انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
 دیار رحم جو انسانی بلکہ رطانی صفت ہے دور ہو جاتی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات کے درجے سے
 گر جاتا ہے۔ ہنسائے انسان کی روحانی ترقی میں بڑی سخت باجے ہوتی ہے سنار چکر کوڑھاتی ہے
 راہ نجات میں کانٹے بڑھتی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حتی المقدور کسی بھی جائدار کو خواہ وہ انسان
 ہو خواہ حیوان بلکہ ایک اندری جو تکمیل کو نہ ان میں بھی چار پران ہوتے ہیں دیکھو مصطفیٰ کتاب
 ہذا کسی طرح تکلیف نہ دو۔ گہرستی سے ہنسائے گلی تیاگ ہو نا مشکل ہے۔ اسے یہ جین شائستہ
 میں اس کے لئے تیس جیون یا جاندار ان متحرک کے ہنسائی تیاگ کا حکم ہے دیکھو مصطفیٰ کتاب ہذا
 لیکن دنیا دار کو لازم ہے کہ ایک اندری جو کو بھی ضرورت سے زیادہ تکلیف نہ دے مثلاً خواہ مخواہ
 سہرزدخت نہ کنو لوے ایک دواتن کے واسطے ساری شائع کو نہ ڈنٹے گھر میں لگاؤ۔ میر سہری کی ضرورت
 ہو تو خواہ مخواہ ایک سیر نہ خراب کرے۔ گھر کے کاروبار میں اگر پانچ گھرے پانی کی ضرورت ہو تو
 دنش گھرے نہ منگاردے۔ چلتا ہو اور کچھ بھل کر چلے سوھر دھر لائھی داتا ہو ان چلے ضرورت سے
 زیادہ اسباب دنیا فرام نہ کرے۔ دل میں یہی خیال رکھے کہ جہاں تک ہو سکے کہ کسی جائدار کو سیرے
 قول و فعل سے نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے دوسرے کا درد و شریک ہو اسکا دکھ دور
 کرے۔ بھوکے کو بھونچا پیاسے کو پانی۔ مفلس کو کپڑا۔ بیمار کو دوا۔ متفکر کو تسکین عطا کرے۔
 تمام جاندار در میں اپنی ہی جیسی جان سمجھے۔ جو بات اپنے لئے پسند نہ کرے سو دوسروں کے لئے
 روا نہ رکھے۔

مترو! اگر پیوہر مل برادر ہڈ قائم کرنا چاہتے ہو تو ہنسائے دم کے پورے مال ہو۔ کالے
 گورے۔ ہندو مسلمان۔ انسان و حیوان کی تمیز کو اٹھا دو۔ اور میں دھرم کے سہرے اصول

کہ خدا کا مشاہدہ ہی تھا۔ کہ وہ نباتات خور ہو۔ اس لئے اس کی خلقت کو مار کر کھانا اس کی حکم
عطا دی ہے۔ انگستہ ان و امریکہ میں بہت سے تجربے ہوئے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ
نباتات خور انسان سختی کو زیادہ برداشت کر سکتے ہیں۔ بعض شخص یہ کہا کرتے ہیں کہ مانس
کھانے سے آدمی بہادر ہوتا ہے یہ غلط ہے مانس میں ناشروجن اور سٹاپچ یا سوچی بمقابلہ
نباتات کے کم ہے اس کا مقابلہ اس طرح ہے۔

نام جنس	ناشروجن	سٹاپچ	نام جنس	ناشروجن	سٹاپچ
مانس	۱۴	۳۳	نخود	۱۹	۶۲
چانفل	۶	۶۸	اسٹیر	۳۰	۶۱
ساگودانہ	۴	۸۲	شیر	۲۵	۵۴
آو	۲	۳۳	سہ	۲۴	۵۹
کھن	۰	۱۰۰	باجرو	۱۰	۶۳
گندم	۱۳	۶۲	جوار	۹	۶۴

ناشروجن سے مانس اور سٹاپچ سے حرارت اور تشوہ نما ہوتی ہے اسکی زیادہ تشریح کے
لئے دیکھو نگذیب براہین احمدیہ جلد دوم مضامین لیکچر ام آریہ مسافر
طاقت انشراے کرم کے چھٹے آپشیم سے پیدا ہوتی ہے اگر طاقت کا دار مدار گوشت خوری پر ہوتا
تو رام مورتی جیسے کشیشریں اپنی چھاتی پر باغی کو کھڑا کر کے ادباتھوں سے آہنی زنجیروں کو فوڑ کر
اپنی بہادری کا اظہار کیسے کرتے ؟

انس کے کھانے سے عقل پر زہریلی آجاتی ہے کوئی بڑھتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان بمقابلہ ہندوؤں
کے دماغی کاموں علم ریاضی وغیرہ میں کمزور ہوتے ہیں۔ مانس خور آدمی دل یکسو نہیں کر سکتا اور
دل کو یکسو نہ کرنے کی وجہ سے نہ پرہیزگاری کا دھیان آتا سکتا ہے نہ کوئی ایجاد و اختراع کر سکتا ہے۔

نظر آتا ہے وہ سب جین دوسری بدولت ہے ورنہ آج تمام ہندوستان مثل
دوسرے ملکوں کے مانس آاری مڑا۔ لفظ ہندو کے معنی ہی ہنسا سے دور
رہنے والے کے ہیں۔ جب دیگر ملکوں کے آدمیوں نے اس دیش میں جو آریہ دوت
کہلاتا ہے اپنے دیش کے باشندوں سے اس بات میں مختلف پایا تو اس کا نام ہندوستان
یا ودوانوں کا دیش رکھا۔ ہنسا کے گولڈن ٹیڈل پر اب مغربی ملک میں بھی مثل شروع
ہوا ہے وہاں بھی بہت سی ریجیٹریں سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ جو مانس خودی کی مخالفت
کرتی ہیں دراصل مانس انسان کی غذا نہیں ہے ذیل کے تمام جاندار جو خدا اپنی قدتی خودک کے
نہیں گردہوں میں مقسم ہیں ۱۱ ایک صرف مانس کہانے والے جیسے خیر ۲۲ دوسرے نباتات
کہانے والے جیسے بندر ۳۳ اسیسے دھن کھانے والے جیسے بی گئے +

جو مانس خورد جانور ہیں وہ زبان سے پاپ کر کے پانی پیتے ہیں ان کو پسینہ نہیں آتا ہے۔ ان کے
دانت تیز اور نکلدار ہوتے ہیں اندھیرے کو بہ نسبت روشنی کے زیادہ پسند کرتے ہیں +

نباتات خورد جانور ہیں جن میں یہ چاروں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ انسان کی عادات و نصیحت
مانس خورد جانوروں سے نہیں ملتی اس لئے مانس اُس کی قدتی خودک نہیں ہے۔ ملی ٹکی خودک
کھانبرائے جو تھوڑے سے جانور کی کتے وغیرہ ہیں ان کی قدتی خودک مانس ہے وہ مانس کو
زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں لیکن عرصہ عاز سے انسان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ انسانی
خودک نباتات سبزی پھل اناج بھی کھانے لگ گئے ہیں۔ قدتی خودک کسی جاندار کی وہی
ہو سکتی ہے جس کو کھکر وہ زندہ اور تندرست رہ سکے۔ چنانچہ مانس خورد جانور نباتات کما کر تندرست
نہیں رہ سکتے۔ انسان رہ سکتا ہے۔ یہی اس کی نباتات خورد ہونے کی دلیل ہے۔ انجیل مقدس
میں لکھا ہے کہ خدا نے بابا آدم کو بنا کر پہلے پھل یا نرعدن میں کھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ
وہ کچھ ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بچ اور بچ
اسے درخت پیدا ہوں گے۔ یہ سب تمہاری خوردک ہوں گے اُس سے صاف ظاہر ہے

وہ مقدس میں بھی آتا ہے اور
 کسی کو قتل نہ کرو عیسائی دہرم کا بھی چھٹا حکم ہے۔ بودہ دہرم کا پہلا شیل بھی اہنسا ہے
 مسلمانوں کے احادیث میں بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ لغو ظلمات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 ۶۵۷ء میں لکھا ہے "رسول فرمودہ است کہ کثایہ جاؤرے را کہے در آتش افکند
 یا بہ میر جمی بکشد کفایت او آن است کہ بروہ آزاؤ کند یا شصت مسکین را طعام دہد
 یا دو ماہ روزہ دارد و چوبستہ رسول گفتے میدنید کہ بیج جاؤرے را آتش نہ رسد
 مگر خدا نے تعالیٰ شہداء الباقیہ در دنیا و آخرت عذاب خواہ کرد و ہر کہ جاؤراں را در
 آتش افکند چنان است کہ مادر خود را زنا کردہ باشد۔ و کلیات آہ مسافر صفحہ ۱۴۰
 مولانا غازی بھی فرماتے ہیں میا زادہ میرے کہ دانہ کش است کہ جان و دھرم جان شیریں
 خوش است۔ ٹھسی داکس جی بھی کہتے ہیں۔ کہ دیا دہرم کا مول ہے نہ کہ مول جی
 ٹھسی دیا نہ چھوڑیے۔ جب تک ٹھٹ میں پران وغیرہ مگر آپ خود دیکھ سکتے ہیں
 کہ یہ لوگ اپنے شہری اصول کے کہاں تک پابند ہیں۔ اگر دنیا کا کوئی مذہب اہنسا کا
 سچا پریش دینے والا ہے تو وہ جینی دہرم ہے۔ اگر کوئی شخص اہنسا پر پورا
 کار بند ہے تو وہ جینی ہے۔ جینی کا یہی جی (نقان) ہے۔ جیو رکھشا ہی
 اسس کا سوتو ہے۔ یہی اس کا قول مختصر ہے۔ یونیورسل برادر ہنگی پکار
 شخص کرتا ہے مگر دراصل اسس کا کار بند وہی ہو سکتا ہے جو کسی بھی جاندار
 کو تکلیف دینا پسند نہ کرے دنیا میں سکھ شانتی پھیلانے والا۔ دنیا
 کے دکھ دور کرنے والا تمام جانداروں کو اپنی مانند جتانے والا۔

ہر جہ سے خود اپنی
 بیچراں پسند مرغ و مرغیان پر عمل کرانے والا اگر کوئی مذہب ہے تو جین ہے
 یہی ایک ایسا دہرم ہے جس میں تمام انسان بلکہ چرند پرند وغیرہ جہاں جہاں
 ہو کر سکھ شانتی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ہندو لوگ جو ست دہرم سے میلہ
 جو کر اور دہرم کا نام لیں گے ہزار بابھوؤں کو یک دہرم میں ڈالنے لگ گئے
 تھے اور جہاں گھور پاپ کے بھاگی ہوئے تھے۔ ان کا اس پاپ سے بچاؤ والا دیوی دیوتاؤں پر
 پٹھی کے ٹمرے اور طوطا بھولنے والا جین دہرم ہی جو ہندوں میں جو مانس خوری کا ترک

کیونکہ جو شخص ہنس لایا گیا ہے اور کسی دوسرے کو اپنے قول و فعل سے تکلیف دینا پسند نہیں کرتا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ کیونکہ جھوٹ بولنے سے دوسرے کو نقصان ہوتا ہے وہ چوری نہیں کرے گا۔ کیونکہ چوری سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے وہ زنا کا مرتکب نہیں ہوگا کیونکہ اس سے اشناقتی ہو کر خود اپنی آفتابنگ کا گھات ہوتا ہے وہ فریاض اسباب دینا کا دلدادہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں ہنس ہے۔ وہ کہہ دہ نہیں کہے گا۔ کیونکہ کہہ دہ کے جس میں بھی انسان ہنس کا ہے وہ مایا پاکہ و فریب کا جال بکھاوے گا اس سے بھی دوسرے کو تکلیف دینا مقصود ہوتا ہے وہ لوہہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ لوہہ سے ہی چوری زنا۔ فریب۔ قتل و ضرر ہوتے ہیں۔ لہذا دھرم کے دس انگوں میں سے جو شخص صرف ایک انگ اٹک اٹھا پھر کاربند ہوگا۔ تو دوسرے نو انگ اس میں خود خود پناہ ہو جائیں گی یہی وجہ ہے کہ جن مت میں ہنس ہی کو برم دھرم کہا ہے اور یہی جین دھرم کا بنیادی پتھر ہے ہنس کچھ انسان ہی کو مارنے یا تکلیف دینے کا کام نہیں ہے بلکہ کسی بھی پران داری کے پران کو تکلیف پہونچانا ہنس ہے۔ بعض غائب دلوں نے ہنس کا اطلاق انسان تک محدود کر لیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حیوانات میں دوح نہیں ہے۔

حکم کو ایسا لکھنے والوں کی عقل پر بڑا انوس آتا ہے۔ کیا حیوانات شکوکہ معلوم کرتے ہوئے ارنے پینے ذبح کرنے سے ڈر کر بھگتے ہوئے چلاتے ہوئے تڑپتے ہوئے نظر نہیں آتے؟ پھر اس ثبوت بدیہی سے انکار کرنا اور ان میں روح کا نہ بتلانا سراسر جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ ویسے تو دیگر غائب والے بھی ہنس کو برا کہتے ہیں ہنس پر موبہ

منو سمرتی میں دھرم کے دس انگ اس طرح لکھے ہیں (۱) دھرتی (۲) استقلال (۳) کرشمہ (۴) دم دل کو قابو میں رکھنا (۵) ایتھ (۶) شوق (۷) اندھی نگہ (۸) بدی کو بڑا نا (۹) ودی عقل علم (۱۰) ست (۱۱) کہ وہ عیسائیوں کے دس احکام شریعیہ ہیں (۱۲) خدا کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکانا (۱۳) بت پرستی ذکرنا (۱۴) خدا کا نام بیجا نہ لینا (۱۵) آوار کے دن کو مبارک سمجھ کر اس روز کو فی جنای کام ذکرنا (۱۶) والدین کی تعظیم کرنا (۱۷) کسی جائدار کو قتل ذکرنا (۱۸) زنا سے پرہیز کرنا (۱۹) چوری نہ کرنا۔ (۲۰) جھوٹ نہ بولنا (۲۱) کسی شخص کے مال و ستارے کی جس ذکرنا بدوہ مت کے دس میں یہی ہیں (۲۲) کسی جائدار کو نہ مارنا (۲۳) چوری نہ کرنا (۲۴) زنا نہ کرنا (۲۵) جھوٹ نہ بولنا (۲۶) نشہ دارا نہ

کھانا (۲۷) شام کے بعد کھانا نہ کھانا (۲۸) پھولوں کی مالا دھنا (۲۹) اونچے آسمان پر نام بستر نہ سونا (۳۰) ناچنا و ناچنے نہ کھانا (۳۱) سونا چاندی نہ لینا۔ اس میں سے پہلے پانچ گروہی کے واسطے ہیں اور تمام پر عمل کرنا

ہنس کا ہنس

کھال - تن - پتھن - جسم - عمر - لہر سانس کو جو دس پران کہلاتے ہیں نقصان پہنچاؤ دھشتیت
 دنیا میں تمام جھگڑوں کی جڑ اور تمام خوفزدگی کے باعث دوسرے کو تکلیف دینے کے یہی ہندو
 کارن ہیں کیونکہ جب ایک شخص دوسرے انسان یا حیوان کو کسی طرح کی تکلیف دیتا ہے تو
 اس کی تہ میں یا تو لذت محسوسات ہوتے ہیں یا کرمہ مان سایا - لوبھ ہوتے ہیں - یا رنگ و روش
 یعنی دوستی دشمنی کا خیال ہوتا ہے - چار کھٹا سننے یا کہنے سے بد عادات کا تخم بڑھ جاتا ہے مثلاً
 قصہ کہانی پڑھنے سننے سے انسان رندی باز و زنا کار ہو جاتا ہے اور پھر تمام قسم کی ناجائز کرمہ حاصل
 کرتا ہے - چمکوں کے تذکرات لوٹ مار کی داستانیں پڑھ کر چوری و ڈاکہ زنی کی عادت ہو جاتی ہے
 رات دن کھانے پینے کے ذکر اور کار سے لاپرواہ ہو جاتا ہے - سانس کھانے لگ جاتا ہے - راجا اور
 حالت پرہیزگار انسان پریشانیوں سے بچتا ہے - **دھرم** کا نام P میں پڑ جاتا ہے یہی دھرم ہے کہ جہن
 شاستروں میں استری لکھا - چھوڑ کھا - بھوجن کھا - لہجہ کھا کو قابل ترک اذکار کہا ہے -
 بہت سونے سے بھی انسان کمال الوجد ہو جاتا ہے - سوچ بچار کی طاقت کم ہو جاتی ہے -
 سادروائی گھٹ جاتی ہے - ان ہندو برہمنوں کی وجہ سے انسان کی عقل بھرشت ہو جاتی
 ہے - اس لئے وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا کر اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے -
 دھرم سے گرجاتا ہے - لوگوں نے دھرم کے سمجھنے میں بڑی غلطی کھائی ہے - کوئی نگاہوں
 کو دھرم مانتا ہے - کوئی دان دین کرنے میں دھرم جانتا ہے کسی کے نزدیک میرٹھ جائز
 دھرم ہے - کسی کے خیال میں یہ زبان جانوروں کو قرلانی میں دینا دھرم ہے - دراصل دھرم کے معنی ثابت
 جلتی کے ہیں - جیسے آگ کا دھرم جلانا - پانی کا یہاں نہ بھانکنا - سمجھنا - کارگری پہنچانا - ظہیر و اس
 ہی طرح آتما کا دھرم شانت چیت رہنا ہے - چنانچہ کارج کارن کے لحاظ سے جن باتوں
 سے آتما کا شانت سجاو قائم ہے وہ دھرم کہلاتے ہیں - ایسے کام آہنسا است
 استے - برہم چریہ - اچکھ - گنا - مارود - ارج - شری - تپ ہیں - ان کو جہن
 شاستروں میں دھرم کے دس لکھتے ہیں - آہنسا ان سب میں مقدم ہے -

نوٹ: زیادہ وضاحت کے لئے ہمارا ٹریکٹ دھرم کے دس لکھن پڑھیں -

ہنس

اہنسایا یونیورسل براؤڈ سب بڑا دین ہے۔ اور سیلف
ریلائٹنس یا اپنے آپ پر بھروسہ کھنا سب سے بڑا دھرم ہے۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ کیا انسان کیا حیوان کی بنا آت۔ کیا جاوت سب میں یکساں
جان ہے۔ اور وہی جان جو ایک دفعہ کسی حیوان میں تھی انسان میں آ سکتی ہے۔ اور
انسان کی جان حیوان میں جا سکتی ہے تو پھر قتل انسان اور قتل حیوان میں کچھ فرق نہیں
رہتا۔ جن شاستروں میں ہنس کی تعریف اس طرح کی ہے۔

प्रमत्त योमात्प्रमावपरोपरोहि सा

جس کا مطلب یہ ہے۔ پرہیز کے بس کسی چیز کے پران میں رہ کر ناہنسا ہے ایسی صورت
میں پرہیز کے معنی لا پر وہی میں پڑے اور قتل کو بالائے طاق رکھنے کے ہیں جبکہ انسان
جہالت میں پڑ کر۔ ضمیر کی آواز کی پرہیز نہیں کرتا۔ جن شاستروں میں وہ کام
جن میں لگ کر انسان نیکی بدی کی تمیز سمجھ نہ پاتا ہے اور ضمیر کی آواز نہ دیکھتا۔ پس دیتا۔ پندہ بنگا
پانچ اندی دھٹے یا لذات محسوسات چار کٹھناں سے را جذبات ذکر وہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ۔ چار کٹھا
(استری کٹھا۔ چدر کٹھا۔ بھوجن کٹھا۔ راج کٹھا۔ نیند یا سستی۔ راک۔ اسپتھ یا محبت اور تیاہر
شاستروں میں تو آدش کے مطابق نشہ پینا بھج یہ پندہ کام براؤڈ کھلاتے ہیں۔ لہذا ہنس کے معنی
ہیں۔ منہ بھالا پندہ یا لالہ میں لگ کر اور قتل کر جواب دیکر کسی جانور کی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان

اس طرح وہ اندری - تین اندری - چار اندری کے دو دو لاکھ جنیان ہیں۔ پانچ اندری
 جیوانا جو مطلق کی سنگی اور سنگی دو قسم ہونے سے ان کی ہر لاکھ اجتماع ہیں۔
 اس سے زیادہ تفصیل جن شاستروں سے معلوم کریں گیو۔ ان چار سی لاکھ قابول
 میں اپنے کرم کے مطابق جاتا ہے جب کرم کا باطل ناش ہو جاتا ہے تب ممکن
 حاصل ہو جاتی ہے۔ وہاں کرم روپ پنج ذرہ سے جسم روپ درخت نہیں لگتا۔
 جیسے جانوروں پر سے نشہ اور کچر بویا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر
 اور کئی حاصل کر کے پھر جنم مرن میں نہیں بھٹتا۔ اور سنسار میں واپس نہیں آتا۔
 جن شاستروں میں لکھا ہے کہ چھ سینے اور آٹھ سے میں ۶۰۸ جیواں ہر بار راسی سے
 ہر بار راسی میں آتے ہیں۔ اور اتنے ہی اس عرصہ میں نکت میں چلے جاتے ہیں۔
 مگر سنسار کبھی جیوؤں سے خالی نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ سنسار میں جیوانت
 ہیں۔ انت میں سے اگر کچھ نکال لیا جاوے تو پھر بھی انت ہی باقی رہتا ہے۔
 جیسا کہ ابجبرے میں لکھا ہے کہ اگر ∞ (لاقداد) میں سے ∞ (لاقداد) جیواں
 اور ∞ (لاقداد) جیواں نکال لیا جاوے تو پھر بھی ∞ (لاقداد) ہی باقی رہتا ہے
 قدرتی اور انت چیزوں کے ختم ہونے کا خیال نادانی ہے۔ کیا کال جس میں سے
 ہر وقت گھنٹہ۔ دن۔ چھینے۔ سال نکلتے رہتے ہیں کبھی ختم ہو جاوے گا۔ اگر کال
 ختم نہیں ہو گا تو جیو کی ختم ہو جاوے گی۔ اس لئے جیوؤں کے ختم ہونے کے خیال کو
 لے کر کئی سے واپس آنے کا مسئلہ ایجاد کرنا دھمکتی کی حیثیت کو خاک میں ملا دیتا ہے
 نادانی ہے کہ اس لئے کہ دنیا میں جیوانت ہیں۔ سب ہی وقتاً فوقتاً نکت حاصل کرتے
 رہتے ہیں اور نکت حاصل کرنے پر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی نہیں
 ہوتی +

بلکہ کرم سے مطابق دودندی ست چار میں اور چار سے ایک میں چلا جا سکتا ہے۔ ایک اندری سے لیکر پانچ اندری واسطے جو ہر بار راشی کو ملاتے ہیں۔ یہ ہمارا راشی سے جملہ ملکہ چاند منہ لکھنے مراد ہے۔ گو یا بیروں کی راشیاں یا وہ ہر ہر دورہ گردہ ہیں۔ ایک دو جو اسی تک نگرد میں ہیں اور جن کی ایک بھی اندری نہیں ہے۔ اور اہو ہر بار راشی کی ملاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نگود سے نکل کر ایک اندری وغیرہ قابلوں میں ہیں جو ہم تم سب کو معمولی طور پر نظر آتے ہیں۔ وہ چاند راشی ہیں۔ جب چو اہو ہر بار راشی سے چو ہار راشی میں آتا ہے تو اس کو اہل اسلام نے عدم سے وجود میں آنا کہا ہے۔ لیکن حقیقت عدم سے کوئی شے وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ صفر سے مدح کسی نہیں نکل سکتا۔ عدم سے وجود میں آنے سے اسلی مراد اہو ہر بار راشی سے چو ہار راشی میں آنے سے ہے۔ اس طرح جین مذہب عدم سے وجود میں آنے یا لانے کے سنا کہ کوئل کرتا ہے۔ باقی یہ بات کہ عدم سے وجود میں کون لانا ہے تو زمین و سب کے اعتقاد کے مطابق وہ کرم ہے اور کرم ہی کا وہ سہرا نام ایشور ہے جیسا کہ ہم نے صفحہ ۱۱۴ پر بیان کیا ہے جو دل کی جہو ہار راشی ہے اس میں ۱۴ لاکھ جونی ہیں۔

جن کی تخصیص اس طرح ہے۔

(صفحہ آئندہ ۳۱۲ پر دیکھو)

(بدھ مت کے مذہب معلوم ہوتا ہے کہ ہر بات میں جو کلام اور ذکر و سنا بت کر ہی دیکھا ہے۔ جیسے جی میں جان ہوتا ہے
رہنے سے بیلاج رشتی کو چھوڑنے سے اس کے گرد پاگل سے معلوم ہوتا ہے۔)

تو بھی جیو میں اپنے ذاتی گن۔ درشن۔ گیان۔ سکھ۔ اور دیر پا قائم رہتے ہیں۔ کیونکہ
کسی درہیہ سے اُس کے گن کبھی بھی علحدہ نہیں ہو سکتے۔ اگر درہیہ سے گن
علیحدہ ہو جاویں تو وہ درہیہ ہی نہیں رہتا۔ دراصل درہیہ گنوں ہی کے مجموعہ کو کہتے
ہیں۔ گنوں سے علیحدہ درہیہ کوئی چیز نہیں ہے۔ لہٰذا کی حالت میں جیو ایک سانس
میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

وہ اپنے جسم کو ایسا جلدی جلدی بدلتا ہے کہ ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ
جنم مرن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنم مرن سے مراد تبدیلی حالت سے ہی ہے۔ جیو جب
کوئی موقع پا کر اس نگوہ کی حالت سے نکلتا ہے تو وہ ایک اندری جیو بنتا ہے۔

ایک اندری جیو وہ ہیں جن کے صرف ایک جسم ہی اندری ہے اور صرف بس ہی
کی طاقت ہے۔ ایک اندری جیو کی پانچ قسم ہیں۔ جو باؤ کاٹے۔ تیج کاٹے۔ آپ کا
پرہیزی کاٹے۔ بنہستی کاٹے کہلاتے ہیں۔ دعائے۔ پتھر۔ موتی۔ مونگا۔ درخت
گھاس وغیرہ سب ایک اندری جیو ہیں۔ حتیٰ کہ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک میں بھی جیو ہیں
جبکی صرف ایک حس لامحہ ہے۔ ڈاکٹر بوس نے اپنی تخلیقات علمی سے ہندو مذہب کے
اس مسئلہ کو سائنس سے تحقیق کر کے دکھلایا ہے کہ دعائے میں بھی جان ہے۔ ایک
اندری سے گذر کر حیرو دتیز چار پانچ اندری قالب اختیار کرتا ہے جن مذہب کے
اعتقاد کے مطابق یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جیو بکے بعد دیگرے یہ مدارج حاصل کرتا ہے

سہا پہلے کہ وہ تیرہ ہیں جن کا جسم ہوا ہی ہے۔ طلب۔ بیکرہ میں بھی جیو ہیں۔ جہنم نصیب ہوئے
کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ ہوائیں جو خرچا چلنے کی شکتی ہے۔ یہ جیو ہوائے کی وجہ سے تیج کاٹے کے وہ
جیو ہیں جن کا جسم آگ ہی ہے۔ جگ میں جیو ہو جانے کی دلیل اُس میں گرمی اور پک کا ہونا ہے۔ کیونکہ اُس میں
گرمی شب تاب کی طرح ہے اور بخار کے طبع کی طرح گرمی ہوتی ہے۔ آپ کاٹے کے جیو پانی کے جسم والے ہیں۔
اندر سے جس جیو کا جسم لاپلا ہے۔ برہمن کی طرح ہے۔ پتھر میں چلنے کی طاقت ہوئے سے جیو معلوم و جہد آئندہ

دنیا میں جیواننت ہیں جن میں سے بہت سے وقتاً
 فوقتاً نمکنتی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور نمکنتی حاصل
 کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی
 نہیں ہوتی۔

جن مذہب کی تعلیم کے مطابق یہ دنیا جیوؤں سے ایسی بھری پڑی ہے
 جیسے کہ گھر میں کسی سے بھر رہا ہے۔ بس اس میں ذرا سی جگہ ہی جیوؤں سے خالی
 نہیں ہوتی۔ خلا جہاں کے چاروں طرف اُدھنچے خالی جگہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خالی
 نہیں ہے۔ اس میں لاتعداد جیو بھرے پڑے ہیں۔ یہ سب جیواناد سے ہیں۔ انکو کبھی
 کسی نے نہیں بنایا۔ چونکہ پچھل دواہ بھی اناد سے ہے۔ اور وہ بھی دنیا میں ایسا ہی
 بھر رہا ہے جیسے جیو۔ اس نے جیو اور پچھل کا انادی سمبندھ ہے۔ گویا ایسا سمبندھ
 جیسا کہ سونا اور تیل کاں میں اناد سے اکٹھے ہوئے ہیں۔ جیوؤں کی ایسی حالت کا
 نام چین فلوئسفی میں نگور ہے اور چھایا ابود راستی سے۔ ابود راستی کے معنی
موجود کائنات کا یا گردہ تحقیق کے ہیں۔ نگوری حالت میں جیو اور پچھل
 کا تعلق کیسے ہوا۔ اس کا جواب یہی ہے جیسے کان میں سونے اور تیل کا جیسے سونے
 کے رنے کان کی حالت سے بیشتر کوئی حالت نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو کے لئے
 نگور کی حالت سے پہلے کوئی حالت نہیں ہے۔ جیسے سونے اور تیل کا ملاپ اناد سے
 ہے اور اس ملاپ کا کرنا والا کوئی نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو اور پچھل کا تعلق انادی جو
 اور اس کا کوئی کوٹے والا نہیں ہے سرور گویہ دیو نے فرمایا ہے کہ نگور کی حالت میں
 جیو کے ہر دیو میں پچھل سے خلا رہتے ہیں اور اگرچہ اس کا پچھل سے ملاپ سمبندھ ہے

دنیتہ وقت کی ہے جس میں وہ ایک اٹھلی سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکھلاتے جاتے ہیں جینوں کے مورقی و حیان کے وقت کی ہیں۔ ان میں نیا دھرم پدم آسن ہیں۔ اور تھوڑی سی کڑھنگ آسن۔ علاوہ ازیں جینوں کی مورتیوں پر مسند پر ذیل نشانوں میں سے کوئی ایک نشان ضرور ہوتا ہے:-

(۱) بیل (۲) ہاتھی (۳) گھوڑا (۴) بندر (۵) چکواچکوی (۶) پدم (۷) مستیا (۸) چاند (۹) گرچھ (۱۰) بچھو (۱۱) گینڈا (۱۲) جینیا (۱۳) سوڑ (۱۴) سینہ (۱۵) ہجر (۱۶) ہرن (۱۷) بکر (۱۸) چھلی (۱۹) بکس (۲۰) کچھوا (۲۱) کنول (۲۲) سنگھ (۲۳) سانپ (۲۴) شیر۔ یہ نشان چوبیس تیر تھناروں کی مورتیوں کے بالترتیب ہیں

براہ میرے جو بعد رہا ہو سوامی کے بھائی تھے اور چند گیت
جین مورتیاں کے وقت میں ہوئے ہیں اپنی بہت سنگت اور ہیا

۸ شلوک ۴۵ میں لکھا ہے کہ گھٹنوں تک لمبا پہنچا اور چھاتی میں سری ہنس نشان۔ شانت مورقی۔ نگن۔ تری دجوانی، اوستھا اور لوپ دان ایسی مورقی جینوں کے دیو کی بانی چاہئیں؟

اور شلوک ۴۴ میں درج ہے کہ ”جس کے چروں میں کل کا نشان ہے پرسن جس کی مورقی ہے۔ کیش سندھ اونیچے شگے ہوئے ہیں۔ اور جو پدم آسن لگے ہوئے ہیں۔ ایسے جگت کے تپا کے مساوی بدھ کی مورقی چوتی ہے۔“ اگر کسی مورقی کا کوئی رنگ ٹوٹ جاوے مگر وہ بہت پرانی ہو یا آسن میں کسی قسم کے اٹھ دگرات ہوں تو وہ بھی پوت کے لائق ہے لیکن اگر ایسی مورقی کا سبک ٹوٹ جاوے تو وہ پوتے کے لائق نہیں ہے ایسی پر تھاکر غندی یا مسند میں جہاں بہت گہرا پانی ہو چھوڑ دینی چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگھ و شراد کا پلاو کا

اُس کا نقشہ کھینچ کر بتلایا جاوے تو وہ بات بہت جلد سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اس لئے
شاہنشاہ اور سورتی میں جبرانیہ اور نقشہ حیا تعلق ہے۔ اگر شاہنشاہ پر پیش کر کے گن بیان
کرنا ہے تو سورتی ان گنوں کو *Personality* مجسم کر کے دکھلاتی ہے۔

ماظرین! اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ چین لوگ کس طرح کے بت پرست ہیں
وہ *Idol worship* نہیں کرتے بلکہ *Idol worship* کرتے

ہیں۔ اور ان ہی کا طریقہ سورتی پر جن درست ہے اور راہ نجات میں ایک کلن ہے۔
وہ اہل ہندو کی مورتیں سناری حالتوں کی تصویریں ہیں۔ ان کے درشن سے
سناری ترقی تو ہو سکتی ہے مگر وہ روحانی ترقی میں کچھ مدد نہیں دے سکتے
اس لئے پرستش گاہوں میں جینیوں جیسی مورتیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان مورتیوں
نے بھارت درشن کی پڑا لے زائے کی ترقی ثابت کرنے میں بھی بڑا کام دیا ہے۔
یعنی جرات جوادار سماج۔ امریکہ وغیرہ میں جو مورتیں ہیں اور بودھ کی مورتی ان سے
ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک کے باشندوں نے کہاں کہاں تک پہنچا اور وہ مرید پیش
دیکھ کر ان کو دنیاوی کہوئی سے چھڑا دیا ہے اگر یہ مورتیں ہندو مورتیوں کے ساتھ
کے لوگوں کو قائل کرنے کے لئے ہمارے پاس کئی کافی ثبوت ہیں امریکا نہ کہ یہ
ملک بھی کہیں ترقی پر تھا۔ مورتی پر جن مراد و عورت دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن عورت
حیض کے وقت پر پوجا نہیں کر سکتی۔ پوجا کرنے وقت کپڑے پاک پورے چاہئیں جن
پڑوں کو پہنے بیساب یا پاخانہ نہ ہو۔ یا ہم ہنری کی ہو۔ ان کو پہنے پوجا کرنا مناسب
نہیں ہے۔

بہت سی جگہوں سے جو پڑانی مورتیں نکلتی ہیں، ان کو عام طور پر بودھ کی

مورتیں خیال کیا جاتا ہے لیکن ان میں سے بہت سی مورتیں جینیوں کی ہوتی ہیں۔

اس لئے ہم ان کی شناخت کی داسے آگاہ کرتے ہیں کہ بودھ و لوکی تصویر پر پیش

تیسرے شکل میں حاصل کرنے کے اصلی دودھ نکالنا چاہیے۔ نو دودھ پائل کے سوا اس کے
 دوسرے خاصہ ہاں لکھا ہے۔ اس ہی طرح وہ لوگ ہیں جو مورتی پر بجا کے اصلی روح کو نہیں سمجھتے
 مورتی کو تم کی مورتی ہے ایک تداکار و شاہ شکل۔ مورتی ہم دوسرے تداکار
 وغیرہ شاہ شکل والی مورتا کار مورتی میں شے کے تمام اکار و نشان بنائے جاتے ہیں۔
 جیسے آپے امرتسر میں ملک کی اولاد لہور میں لارڈ لارنس کی مورتی دیکھی ہوگی سدا کلا
 میں شاہ اکار نہیں بنائے جاتے بلکہ صرف ایک نشان سلیمانیا جاتا ہے۔ جیسے کہ
 نقشوں میں شہروں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پر مورتا کی تداکار و تداکار دونوں طرح
 کی مورتی بنائی جاتی ہے۔ تداکار تو لفظ **تدا** سے پانچواں سو ستھ کا سنسکرت
 سے قبیر مورتی ہے جو ہر ایک شے کا کام کے شروع میں یا شاہی کے مرقہ پر ہر
 ہندو کے ان تقالید پر۔ زمین پر بنائی جاتی ہے۔ اور جل۔ چندان وغیرہ سے
 پر ہو جاتی ہے دوسرے تداکار جو انسان کی شکل میں بنائے جاتی ہے۔ اس کا
 عالی نمونہ دگر میں مورتی ہے۔ جو سوگتا۔ نروکارا۔ نہرہتا اور ستیا دینرو
 صفات کو مورتی کی شکل میں ظاہر کرتی ہے۔

اگرچہ وجہ و میانت مت پر مورت تمام دنیا میں ریا پاک ہے تو جگت کا نقشہ
 محبوب چین شاستروں کے پر شاہ کار ہے۔ اس نے پرمیشور کی مورتی انسان کی شکل
 کی بنائی جاتی ہے۔ اور میا یوں کی انجیل کتاب پیدائش باب اول آیت ۲۶ و ۲۷
 میں تو صاف لکھا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنے غور پر بنایا ہے۔ اس طرح
 انسان کی مورتی خدا کی مورتی ہے۔ اور جب پر مینور و نیکی پر چہرہ میں موجود ہے تو
 کیا وہ مورتی میں نہیں ہے کیونکہ جو چہرہ نکلتا ہوئی ہے وہ بزدلیں ہی ہوتی ہے
 بعض شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم پر شیور کا گن شاستروں سے جان سکتے ہیں مورتی
 کے بنانے کی کچھ صورت نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر کسی شے کا بیان کرنے وقت

سمجھنے کے لئے عقل رسا و فہم نہ کا کی ضرورت ہو بعض شخص سوچتی ہو جا کی تردید کرنے
 ہوئے ایک کہانی بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک ساس اپنی بہنو کو ایک شہر میں سوچتی
 ہو جن کے لئے لے گئی بہو ہوشیار رہتی۔ اس نے جب مندو کے قریب ایک گاہ
 کی سمتی دیکھی تو وہ اس کے متن پانی سے دھو لئے گی۔ ساس نے کہا۔ بہو کیا کرتی
 ہے۔ بہو نے جواب دیا کہ دودھ دیتی ہوں ساس نے کہا کہ بیوہ تیری کا سے دودھ
 نہیں دیا کرتی اس لئے آگے چل آگے چل کر پھر کی ایک شیر کی سمتی تھی۔ بہو
 اس کو دیکھ کر چپے اور بھاگنے لگی۔ ساس نے کہا کہ بیوہ پھر کا شیر پر ایک چم نہیں کوئے گا
 آگے چل کر جب وہ دونوں مند میں پہنچیں تو ساس نے کہا کہ شیوہ جی دھاراج کے
 آگے دھڑا دھڑا کر۔ یہ سب کچھ دیں گے۔ اور تیری نکستی کرینگے۔ یہ سنے جواب دیا
 کہ اگر پھر کی گاہ۔ لے دو وہ نہیں دے سکتی۔ اور پھر کا شیر نہیں مار سکتا۔ تو پھر کے
 شیر کی نکستی کیسے دے سکتے ہیں۔ روگ پیشل دیتے ہیں مگر اس پر غور نہیں کرتے
 سوچتی ہو جب اپنے دینا کی سوچتی کو نکستی دانا اس طرح نہیں مانتے جس طرح ایک
 گائے دودھ دینے والی ہے۔ بدوہ دو سوچتی کو ایک خیالات کے پیدا ہوئے گا۔
 ایک کارن مانتے ہیں جس سے نکستی حاصل ہو سکتی ہے جیسے پھر کی گائے دودھ تو
 نہیں دے سکتی مگر زبانی حل سے بتاتی ہے کہ میری ہی اصلی گائے دودھ دیتی ہو۔
 پھر کا شیر بہن و بتا ہے کہ میرے جیسا اصلی شیر مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح جن پر تاپہ
 شکستہ دیتی ہے کہ میری طرح شانت اور تنہا کو پریت ہو کر ہی نکستی حاصل ہو سکتی ہے
 کسی اور طرح نہیں۔ جو گائیائی پھر کی گائے سے دودھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
 اس سے مضامہ کام میں نہیں سکتے وہی سوچتی سے دھن دولت اور پھر کی خواہش
 کرنے ہیں۔ مگر گائیائی لوگ اس سے ویراگ کا سبق حاصل کرتے ہیں اگر وہ رس میں ویراگ
 کا سبق سیکھتے وقت ایک لڑکا مٹی کی گائے کے نیچے وٹا لے کر بیٹھ جاوے اور جیسے

دھیرہ، سکل پراتا۔ اور راجپوت۔ وکرن جی وغیرہ ہاتھوں کی ہیں جو مورتیک
تھے۔ اور جن کے نقش قدم ہم چلا رہے ہیں۔ اور جن کو ہم اپنا اودش بنانے
ہیں۔ دوسرے خانہ زادہ غور کہتے ہیں یہی معلوم ہو گا۔ کہ اگر پرانا اودش ایک ہے
تو مورتیک شے کو سمجھانے کے لئے بھی مورتی ہی بنانی پڑتی ہے۔ جیسے علم ہندو
میں قسط کی شریف کی ہے کہ قسط وہ ہے جس کی لمبائی۔ چوڑائی۔ اور گہرائی نہیں ہوتی
لیجھو وہ ہے جس کی لمبائی ہوتی ہے مگر چوڑائی اور گہرائی نہیں ہوتی۔ لیکن جب اس کے
سمجھانے کے واسطے جو ڈپر قسط اور کچھ کھینچے جاتے ہیں تو وہ خواہ کیسے ہی باریک
بنائے جائیں تاہم قسط میں لمبائی۔ چوڑائی۔ گہرائی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے بُندیوں
کے سمجھانے کے واسطے مورتی کا بنانا ضروری ہے۔ اگر ہم الفاظ کی جگہ سے بولتے
ہیں تو مورتیک ہیں کا مذہب مورتی (حروف) نہ بتاتے تو دنیا کے لوگ کس طرح نکلے
پڑھتے اور قلم بند بنتے۔ اگر ہم تیسرا انداز سیکنے کے واسطے نشاۃ نہ بناتے تو
تیسرا انداز کیسے بنتے +

تیسرے اور تیک پرانا کا دھیان ہونا ہی نامکن ہے۔ اسکو ذرا غور سے سوچو
کیا آپ کسی ایسی شے کا خیال کر سکتے ہیں جس کا کالا پیلا۔ سرخ وغیرہ کوئی رنگ نہ ہو
کیا آپ کسی ایسی ذائقہ کو سوچ سکتے ہیں۔ جو کھٹا۔ میٹھا۔ چرچا وغیرہ نہ ہو۔ ہرگز نہیں
آپ کے دماغ میں رنگ اور ذائقہ دماغ کے سوا کسی اور شے کا خیال ہی نہیں سا
سکتا۔ اور جس کا رنگ اور ذائقہ نہ ہو گا وہ مورتیک شے ہوگی۔ کیونکہ رنگ اور ذائقہ مادہ
کے گت ہیں۔ روح کے نہیں +

اور یہی تو وجہ ہے کہ دنیا کے مذاہب آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا دیشور
مورتیک ہے یا مورتیک۔ اور یہی زیادہ تر مذاہب کے اختلاف کی وجہ ہے۔ اگر لوگ
ہمیں مذہب کو اسی طرح سمجھیں تو یہی ان اختلافات کو مٹا سکتا ہے لیکن اس کے

پس انہی لباسوں کو کہ جیسے وہ پہنیں یاں راہب اس پر مانی داد
 ہونہ سورتی پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جیسا اسکے دیکھنے سے شافی
 حاصل ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس کو دیکھ کر فاسد خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔
 لیکن اگر اس پر بجلی غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ چونکہ وہ سورتی ایک مرد کی ہے۔
 اس لئے مردوں کو تو اسکے دیکھنے سے خیالات فاسد کا پیدا ہونا محال ہے کیونکہ
 ایسے خیالات اپنے وسائل کے جنس کو دیکھ کر ہوا کرتے ہیں۔ باقی رہیں عورتیں۔
 ان کو اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ ایسے ہاتھ پاؤں کی صورتیں ہیں جنہوں نے صحبت
 دان کو باطل ترک کر دیا تھا۔ مجھ اس موقع پر ہندو مت کی ایک تمثیل یاد آتی ہے
 جو آپ کو سناتا ہوں۔ ایک دفعہ بہت سی عورتیں ایک دریا میں ننگی استھان کر رہی
 تھیں کہ ان کے ماتھے کو شک دیو جی چونکے رہا کرتے تھے چلے گئے اور ان عورتوں
 نے کچھ خیال نہ کیا۔ یہ جب دیاس کو شک دیو جی کے پتے آ گئے تب انہوں نے پردہ
 کیا۔ اس پر دیاس جی نے اپنے پوچھا کہ کیا بات ہے تب عورتوں نے جواب دیا۔ کو شک دیو
 جی تو شک بہتے تھے اس لئے ان سے پردہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ مگر چونکہ آپ
 کچھ پہننے نہتے ہیں اس لئے آپ سے پردہ ضروری ہو گیا۔ آپ کا چت دیا نہیں ہے۔
 کسی کی تصویر کو دیکھ کر اس شخص کی عادات و خصلات کا خیال پیدا ہوا کرتا ہے۔ ان ہی
 عادات و خصلات کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً زندگی کی تصویر کو دیکھ کر بد فعلی کے خیالات
 اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ زندگی خود بد فعل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورت کو اپنے ننگے
 بچے کو دیکھ کر بھی بد خیالات پیدا ہو جایا کرتے۔ جو بالکل ناہیات ہے۔

سورتی پر بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اسورتیک پر ہمیشہ کی سورتی نہیں
 بن سکتی۔ مگر انہوں نے اعتراض کرنے سے پہلے یہ خیال نہیں کیا کہ عورتیں جو ہیں وہ
 کسی اسورتیک یا ننگل پر اتنا کی نہیں ہیں۔ وہ تو رشب دیو جی کی۔ ہاں اس فالتہ جی کی۔ وہاں جی

جسم تک کے ساتھ محبت نہیں رکھی تھی عربائی اور غیر عربائی، نیکی و بدی کے خیال تک کو دل میں جگہ نہ دیکر اور آفاکار شارح یک بند من اور تعلقات پوشش سے آزاد کر کے صرف خود شناسی ہی میں مصروف رہ کر نجات حاصل کی تھی۔ دیگر مہینے رحمت ہی کو اپنا لباس رکھنے والے تب ہی تو ان کا لقب تھا۔ سو تیار فرقہ جو اپنی سورتوں کو مکمل پہنا تھا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے خیال کے مطابق وہ رشی کپڑے پہنتے تھے۔ کیونکہ دونوں فرقوں میں سورتیاں ایک ہی جہاتوں کی ہیں جو دونوں فرقوں کے خیال کے مطابق برہمن ہی رہتے تھے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ ان کی تہذیب سموسرن کے وقت کے فوٹو ہیں۔ جن میں اندر کے لٹکے ہوئے چھتر وغیرہ کی وجہ سے ان کے سر پر کٹ معلوم ہوتا تھا۔ مگر وہ اصل یہ رواج سوتیکہ فرقہ میں اس وقت سے چلا ہے جس وقت مادہ آچاریہ نے شرعی کرشن جی کی مورثی استھاپن کر کے اس کے سر پر کٹ رکھا تھا۔ اور مندروں میں بہت سا آرائش کا سامان لگا کر شروع کیا تھا۔ برہمن رہنا نہ قدیم میں معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے صرف ہین رشی ہی برہمن نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ہندومت کے جہاتما شوجی و شکھا ہادیہ وغیرہ بھی عیاں رہتے تھے۔ جیسا یوں کے حضرت آدم و حوا بھی بہشت میں عیاں ہی تھے۔ اور عربائی یا غیر عربائی اور نیکی و بدی (ثواب و گناہ) میں تمیز نہ کرتے تھے۔ جب انہوں نے نیکی اور بدی کے درخت کا پھل کھایا۔ اور اپنی عربائی کو جاننا تب ہی بہشت سے نکلے گئے۔ مسلمانوں کے ولی امیر بھی بہت سے برہمن رہتے تھے۔ چنانچہ اوگنڈا کی ایک کوفت میں سرمد نام فقیر برہمن ہوتا تھا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اوگنڈا کے سرد کے پاس ایک خلعت بھیجا۔ اور اس کے پہننے کے لئے کہا۔ مگر اس نے اس کا جواب مندرجہ ذیل مہامی میں دیا۔

ملا وہ اسباب پریشانی داد

اسکس کہ قرا کلا رہ شلانی داد

بھروسہ پہ لکھا ہے کہ جس طرح لوکا اپنی لاشی کو گھڑا کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح ہم
 پتھر کی صورتی کو جھگوان کا آکار کہہ دیں گے۔ مگر اسے شکل نہیں کر چکے۔ اور اس کے
 آگے لڑو پڑا نہیں رکھیں گے۔ صفحہ ۴۴ پہ لکھا ہے کہ ہم صورتی کو صورتی ضرور مانتے
 ہیں مگر صورتی کا پوجن کرنا تسلیم نہیں کرتے۔ جہاں کہیں اور سوتروں میں ایسا آتا ہے
 کہ فلاں شخص نے ہم کو ان کی پوجا کی وہ کہتے ہیں کہ پوجا کا ارتھ دستی ہے۔ ورنہ
 سے پوجا کرنا نہیں ہے۔ اس پستک کو پڑھ کر جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ جین
 سوتروں سے جینوں میں صورتی پوجا کا رواج ضرور پایا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا
 ہے کہ پندرہویں صدی بکرمی میں جب بھٹارکوں کی بہت سی گدیاں قائم ہوئیں۔
 شب صورتی پوجن کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی۔ بھٹارکوں نے آدیاپن کرانا۔ اس میں مہادی
 کے برتن وغیرہ قیمتی چیزیں پڑھانا شروع کیا۔ تو سولہویں صدی میں اس رواج کو بڑا
 سمجھ کر کچھ لوگوں نے اس کا کٹنڈن کیا۔ اور یہاں تک کہینا کہ صورتی تک کے رکھنے کو
 جو اس تمام جھگڑے کا باعث تھا بڑا بتلایا۔ یہ فرقہ مستحانک باسی اور ڈھونڈ یا کھلایا
 جن کا مورت ہے کہ (دوہلا) ڈھونڈن نکلا برہم کو ڈھونڈ پھرا۔ سب ڈھونڈ۔ جو تو چاہے
 ڈھونڈنا تو اسی ڈھونڈ میں ڈھونڈ۔ یعنی اے نادان اگر تو پرمیشر کو ڈھونڈنا چاہتا
 ہے تو سندروں وغیرہ میں مت تلاش کرو۔ اُسکو تو اپنے ہی جسم میں جان۔ اور آتما
 کو ہی پراتا سمجھو۔

جینوں کی مورتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ دگبہ فرقہ کی باطل برہمنہ اور سویتامبر
 فرقہ کی مورتیوں پر کٹ ہوتا ہے۔ دگبہ فرقہ کی مورتیں اس لئے برہمنہ ہوتی ہیں کہ وہ ان
 ہاتھوں کی مورتیں ہیں جو باطل برہمنہ رہتے تھے۔ اور جینوں نے۔

تن عریانی سے بہتر نہیں دیا میں لباس - جو وہاں پہنا گئیں کا نہیں اٹا سیدھا
 پر عمل کر کے اور دنیاوی مادہ و حشمت کو۔ اور دنیاوی شیبہ ٹاپ کو ترک کر کے اپنے

متنبیات قرآن شگ نام پہنک مطلوبہ سمت ۱۹۶۱ء کو اول سے آخر تک پڑھا جس میں
 سورتی پر جا کر لے یا نہ کرنے پر بحوالہ عین سورتوں کے بحث کی ہے۔ اس کتاب کے
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عین سورتوں کے پستی، ایاک و سنگ ایاہی
 گیا تا دمِ حرم تھا۔ بھگوتی جی وغیرہ میں **वहप चइयाणि**
 بہا کرت الفاظ آتے ہیں۔ جن کی منکرت **चैत्यावय चैत्य**
 ہے سورتی پوجک چینی ان کا ارتقہ سورتی اور مندر کرتے ہیں۔ اور ستھانک باسی۔
 اور بہت دیو کی آگیا انھوں نے سخم پانے والے گمانی پنے آچاریہ۔ اُپادھیہ
 اور سادھو اور سنے رہنے کی جگہ کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ سورتوں میں جہاں
 سورتی کا ذکر آتا ہے۔ وہاں "جن پڑا" الفاظ آتے ہیں۔ گیا تا دمِ حرم تھا میں لکھا ہے
 کہ دیو پدی نے "جن پڑتا" پوجی۔ اس کے متعلق سستی جی کہتے ہیں کہ یا تو درو پدی
 نے جن پڑتا منسا رکھاتے ہیں بطور رسم و رواج پوجی ہے۔ یا یہاں "جن" کا ارتقہ
 کام دیو یا سادھو کو کہے جس کی اُس نے پوجا کی ہو گی۔ یہی اکہیم چندر آچاریہ کرت
 نام والا میں لکھا ہے۔

विमगागे जिनः स्यात जितः सामान्य केवली
कंदर्पो जिनसंन्यातजितो नारायण स्तथा ॥
 ایاہی سورت میں جہاں چنیا پوری کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہاں **वह वे**
अरिहन्त थे بہت سے جن مندر تھے۔ اس کی بابت سستی جی صفحہ ۱۹
 پر لکھتے ہیں کہ یہ پانچ پیچھے کا لایا ہوا ہے۔ صفحہ ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس
 بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دیو لوگوں میں **प्राप्ती** یعنی قدیمی سورتیں ہوتی
 ہیں۔ مگر وہ کہتی ہیں کہ دیوتاؤں کا سورتی پوجن جیت جو اریہ ایک رسم و رواج
 ہے۔ خاندانی رواج سمجھ کر سمیک درشتی میں پوجتے ہیں۔ اور متنبیا درشتی میں۔

کو مورتی پوجن کا آپدیش ایسا ہے جیسا کہ چترورو کا اپنے بنار میں مبتلا ہونے پر۔
 مریض بچے کو جو شغائی کھائے لاشوقین ہے۔ شوگر کوئی کوئین بل دکنین کی
 بنی ہوئی سے بچی ہوئی بدلتا۔ لیکن جیسے شوگر کوئی بل ایک دانا مریض کو نہیں دیتے
 اسی طرح مورتی پوجن تارک الدنیا کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کہاوت ہے کہ
 پرستاشی کا پوجا بھل گڑ یا کاکیل۔ جب من لاگتا پیوستہ دھری پارسے میل۔
 سوتیا مریض کے ملت بستار بیک کے موجب چند ٹپ وغیرہ سے پرتا
 پوجن کرنا شرادک کی ساتویں پرتانگ کہا ہے۔

اور رتھ جاترا وغیرہ جو مین کرتے ہیں وہ سمیکت (صادق لافٹادی) کے
 آٹھ انگ ہیں۔ کا پر بھاؤ نا انگ ہے۔ پہاؤ نا کے سنے بڑائی ظاہر کرنے کے
 ہیں۔ رتھ جاترا وغیرہ سے مین مست کی بڑائی و غیر اقوام پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس
 موقع پر پہاؤ وغیرہ پبلک میں کرنے سے تمام لوگوں کو سہا طریقہ پرستش معلوم ہو
 جاتا ہے۔ اور بیبیوں قسم کی غلط فہمیاں جو بوجنا و اقصیت میں مذہب کی نسبت
 قائم ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس موقع پر وہ رڈور سے بڑے بڑے پنڈت و ودان
 دھرم آکر دھرم کا آپدیش دیتے ہیں۔ نادان لوگ اپنے طعنے کے شکوک رفع کرتے
 ہیں۔ ایسے میلوں سے یوویا کی ادنیٰ تجارت کی ترقی۔ ایک دوسرے سے محبت
 اور میل جول پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے لوگوں کو اس سے دھرم میں داخل
 ہونے کا ایک اچھا موقع ملتا ہے۔

مورتی اور مورتی پوجن پر بہت سے اعتراض ہوتے
 ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے ستمناک (باسی ڈوہڑی)
 بیبی بھائی۔ مورتی پوجن سے انکاری ہیں۔ اسکے
 متعلق ہم نے سنی "پاربی جی کی تعریف کروہ ستیا رتھ چندرا دوسہ۔ معروف

مورتی پوجن
 پر اعتراض

ان اشیا پر نگاہ نہ ڈالو کہ وہ کھاسے۔ اور دنیا میں پھنسا کھاسے۔ آپ سے
 ان سب کا خیال کھاسے۔ اس لئے آپ میرے دل سے آگوشادیں۔ شانتی۔ اور
 دریاک بہاؤ کو پیدا کریں۔ جیسا کہ دینے کی سوجی نے انسانی پہاڑیں کھاسے۔ (اول)
 دن تم کام بنا شک و دو دھیانوں پھولن سول

لہوں شیل لکھنی اچھوٹوں سولن سول
 (۳) یہ اگر گہ کیونج ہیئت تم کو ارپت ہوں
 دیانت در پچشیر کھیت بھوپ سر پت ہوں
 مطلب

(۱) اسے پتا تھا! تم شہوت پرستی کے دور کرنے والے ہو۔ اس لئے میں۔
 پھولوں کو جو شہوت پرستی اور سلمان عیش و طرب کے جزو اعظم ہیں۔ آپ کے
 سامنے پیش کرتا ہوں۔ آپ مجھے دہر و تقویٰ عنایت کریں۔ تاکہ میں دیکھوں
 سے رہائی پاؤں۔

(۲) میں نے یہ اشیا پر ہشت نگاہ اپنے بھلا ہونے کے لئے تیار کی ہیں۔ آپ کے
 کھانے کے واسطے نہیں لایا ہوں۔ آپ تو بھوک پیاس وغیرہ وغیرہ جھگڑوں
 سے صبر ہو۔ میں انکو صرف آپ کے سامنے پیش کر کے ملمس ہوں کہ آپ مجھے
 ان سے چھڑا کر نجات ابدی کا دان دیں۔

دنیا دار لوگ دنیاوی عیش و عشرت کے سامان سے چاروں طرف سے گھرے
 ہوئے ہیں۔ ان کا دل بہ نسبت خشک و حیان کے راک رنگ میں زیادہ لگتا ہے۔
 بزرگوں نے اس بات کا خیال کر کے راک میں تھاک کا آپریشن دیا ہے۔ یہ ایسی خیر
 ہے کہ جب انسان حسب فشار لمہار و بھیروں لگتا تھا وہاں معشر کی استغنی کرتا ہے۔ اور
 اس طرح ایک گیانی پرش سے بھی زیادہ عرصہ ایشور کے دھیان میں لگتا ہے۔ دنیا دار

اس ذریعہ سے پشت و پشت تک چلتا ہے۔ جو سوہ رنگوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت دیتی ہے۔ لکھ و غیرہ کی مورتی کے سامنے ہم نے بعض انگریزوں کو ٹوپی تار سے دیکھا ہے جس طرح انگریز لوگ ٹوپی اتار کر ان ہزرگوں کی تسلیم کرتے ہیں اس ہی طرح ہندو اپنے بندگان کے آگے ہاتھ جوڑ کر ان کے آگے پھول و وغیرہ پڑھا کر مٹھی تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ان کا پڑانا ویسی طریقہ ہے۔ جینی رشب دیو جی۔ ہارس ناتھ جی۔ مہا بھوجی وغیرہ کو جن کی وہ مورتیاں بناتے ہیں۔ سکل پر اتھا کہتے ہیں۔ شیو رشب جی۔ کو۔ ویشنو رام چندر جی اور کرشن جی کو پرمیشور جی کا ادوار بتلاتے ہیں۔ جیسا کسی بزرگ کے فوٹو اور مورتی جو اتارنا۔ اور اس کے آگے ہاتھ جوڑنا اسکی عزت ہے ایسی ہی سوہپ۔ دھوپ و غیرہ سے اس کی پوجا کرنا اس کی کاوشی بگتی ہے۔ جس سے پوجا کرنے والے کا پریم اس بزرگ میں جس کی وہ مورتی سجدہ کرتا ہے۔ عاشق اپنے معشوق کی تصویر کو سینہ سے لگاتا ہے۔ اسکی انگوٹھی کو چومتا ہے۔ عام لوگ خواہ اس کو پاگل سمجھیں۔ لیکن یہاں تو دیوانہ بھار خود ہوشیار والا معاملہ ہے اس کے پریم کو وہی مانتا ہے۔ یہی حال مورتی پوجکوں کا ہے۔ جینیوں کا مورتی پوجن عام ہندوؤں جیسا نہیں ہے۔ جین لوگ جو اشیا مورتی کے آگے پڑھاتے ہیں۔ اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مثل اپنے و گجراہل ہنود بھائیوں کے مورتی کو بھوک لگاتے ہیں۔ بلکہ آتمہ قسم کی اشیا جن کو اشٹ دریدہ کہتے ہیں۔ جو بل۔ چندن۔ اکشت کپشپ۔ نئی دید۔ دیپ۔ سوہوپ۔ پھل ہیں۔ جن میں سے جل میں تمام اقسام کے مائعات چندن میں۔ بدن پر لگانے کی خوشبودار چیزیں۔ اکشت میں تمام اقسام کی اجناس کپشپ میں ہر قسم کے پھول۔ نئی دید میں ہر قسم کی شیرینی۔ دیپ میں ہر قسم کی مدھنی دھوپ میں بخورات۔ اور پھل میں میوہ جات۔ غرضیکہ سب قسم کے سامان پیش آجاتے ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے آگے پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ اسے ہاتھ سمجھ کر سنا کر کی

تب سولہویں صدی کی دہائی میں سو تیس سو تیس تیس سے لاکھ پانچ سو تیس پانچ سو تیس اور کبیر
فرقے سے تیار ہوئے۔ اور دیگر ہندوؤں میں سے کبیر چھٹے۔ نانک پنچتہ نکلا۔ جنہوں
نے مورتی پوجن کا تشبیہ کیا۔ مورتی پوجن کے تشبیہ کے کئی باعث معلوم
ہوتے ہیں۔ اول تو مسلمانوں کا اس وقت زور ہو گیا تھا جو ہندوؤں کے مندر میں
کو توڑ ڈھانے لگے تھے۔ اور مورتی کے پر غلاف تھے۔ دوسرے مورتی پوجا کا اس قدر
زور ہو گیا تھا کہ لوگ مورتیوں کو جاتا پرتوں کی صرف مورتی ہی نہیں بلکہ ساکشات
پر ہمیشہ سنبھلے لگے تھے۔ سترہویں صدی میں دیگر فرقہ میں سے ایک فرقہ
تیرہ پنچتہ نکلا۔ جس نے پہلے اصل پھول و مٹھائی وغیرہ کے پانوں کو کبیر میں
رنگ کر کے ان کو پھول۔ اور دھوپ کو تھی دید کبیر میں لگے جوئے کو دھوپ قرار دیا۔
اور تازہ پھولوں کی بجائے خشک پھل بادام وغیرہ مورتی کے آگے بڑھاتے شروع
کئے۔ جو لوگ مثل رسم سابقہ اصلی پھول و مٹھائی اور تازہ پھل مورتی کے آگے
بڑھاتے رہے وہ میں بھی کہلائے۔ انکا مفصل ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اب اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ مورتی پوجن سے کیا فائدہ ہے تو پہلے ہم
اس سے یہ پوچھتے ہیں کہ کسی شخص کے فوٹو آتر دانے سے کیا فائدہ ہے۔ آریہ
سامی جو مورتی پوجن نہیں کرتے۔ سو امی دیا بند کے فوٹو اپنے آریہ سماج مندر میں۔
سکہ جو مورتی پوجا نہیں کرتے بابا نانک کی تصویر گورو وارے میں کیوں رکھتے ہیں
انگریزوں نے جو مورتی پوجا نہیں کرتے لارڈ لارنس کی تصویر لاہور میں۔ بلکہ وکٹوریہ
کی تصویر امرتسر میں۔ حاج پٹیل کی تصویر دہلی میں کیوں بنوائی ہے۔ رزکی کالج میں
بڑے بڑے پرنسپلوں کی اور بیت علیہ میں بڑے بڑے آدمیوں کی تصویریں۔
کیوں رکھ چھوڑی ہیں۔ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ملک
دعوت کی خدمت کی ہے ان کی مورتی جاکران کی عزت کی جاتی ہے۔ ان کا نام

اس وقت سے جنہیں میں گرجاوان وغیرہ سنگار کرتے کارواج بند ہوا۔
 اور وہ بھی اپنی صورتی کی اسٹ درجہ پوجا کرتے تھے۔ اب آگنی کھٹا کے پہلے
 صرف ایک دھوپ دلاتی رہ گئی۔ جس میں اب تک دھوپ ڈالی جاتی ہے۔
 اسٹ درجہ جو مرتی کے آگے چڑھنے لگے بعض لوگ ان کو متروک سمجھ کر شل
 ولینٹوں کے گھر لاکر اور پشاد سمجھ کر کھانے لگے اور بعض لوگ اسکو نہال یہ سمجھ کر
 پوجا رہی۔ مای وغیرہ مندروں کے لوگوں کو دینے لگے۔ بعض آگنی میں جلائے
 تھے۔ بعد ازاں ۱۹۵۷ء یا ۱۹۵۸ء بمقام میں ادا جوا چاریہ ہونے۔ جنہوں نے
 شرعی کرشن جی کی پرستش کا علاج دیا۔ اور ولینٹو مندروں کو شرعی کرشن جی اور
 مادہ کاجی کی صورتیاں ان میں ستھاپن کرائیں۔ اور مندروں میں نہرت یا نالچ
 کو لے کارواج چلایا۔ جب ولینٹو لوگوں نے اس طرح اپنے مندروں کو سماں شروع
 کیا۔ اور مرتیوں کے بڑے بڑے سنگار ہونے لگے۔ تب آگنی دیکھا دیکھی جینیوں
 کے سوتیا مہر فرقے نے بھی اپنے مند شہروں میں بنائے۔ اور بڑی بڑی لاگت کے
 گٹ بجگوں کی صورتی پہنچانے شروع کئے۔ اور صورتی پوجن بڑی دھوم دھام
 سے اسٹ درجہ کے ساتھ چلے لگا۔ یہاں تک یہ اسٹ درجہ کی پوجا صرف
 اہستہ تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ دھرم کے دس انگوں۔ آرجو۔ مارود۔ ست
 شوج وغیرہ کے بھی جو صرف گئی ہیں پوجا ہونے لگی۔ جو اب تک جین مندروں
 میں ہوتی ہے۔ اس طرح جب پوجا سے مراد صرف تعظیم نہیں رہی۔ بلکہ وہ اسٹ
 درجہ کے ساتھ ہونے لگی۔ اور مندروں میں نالچ رنگ نہرت۔ وغیرہ ہونے لگے۔

۱۔ سوتیا مہر چاریہ شانتی ہے جی اپنی پہنک مانو دھرم سنگتہا کے صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں کہ سست بمقام
 چیل کی تیک کی جی دگبہر سہا مہر دھن کی ہتھوں میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ اب جدید فرقہ چیل گیا ہے
 ۲۔ دھرم میں ۷ ڈال ہے +

कियमा साधय बलि या ह्य पूजा विधातवः ॥३॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بچپن اور جسم کو سمیٹ کر بھگوان کی طرف لگانے کو درمید پوجا۔ اور دل کو یکسو کر کے بھگوان کی طرف لگانے کو بھاد پوجا کہتے ہیں یا گندہ پھول۔ نئی دید۔ دیپ۔ دھوپ۔ کشت۔ وغیرہ سے پوجا کرنے کو درمید پوجا کہتے ہیں۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی سے پہلے مورقی پوجی اشٹ درمید کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا جس طرح اب ہوتا ہے۔ بلکہ اشٹ درمید کو اننی گنڈ میں ڈال کر ہوم کیا جاتا تھا۔ اسی طرح کا ہوم کیا جینی اور کیا ویدک دھرمی سب کرتے تھے۔ اور سب آریہ کہلاتے تھے۔ جینیوں اور ویدک دھرمیوں کے رواج ایک ہی تھے۔ سب گر بھادوان جنود وغیرہ منکا کرتے تھے۔ جو تین وقت صبح۔ دوپہر۔ شام۔ اننی گنڈ میں ہوم کرتے تھے۔ اننی ہوتری کہلاتے تھے اس کا مفصل حال جن سین آچاریہ کے بنائے ہوئے ادوران سے معلوم ہو سکتا ہے۔ دسویں صدی تک مندر زیادہ تر باغیوں میں بنائے جاتے تھے۔ جیسا کہ مسوینا مہر خوریوں سے معلوم پڑتا ہے۔ جن مندروں میں جو مالی رہتے ہیں۔ وہ اس بات کو صاف طور پر ثابت کر رہے ہیں۔ اور سا گلہ دم امرت سے الیا ہی معلوم ہوتا ہے کہ سمت بکری میں رانج ہوئے ہیں۔ جو سری راجندر جی کے بڑے بھگت تھے۔ انہوں نے جینیوں کے سات سو مند تڑوائے۔ میسور کے راجہ ہویسال کو جینی سے دیشنوی بنایا۔ جینیوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور شہر میں دیشنو مندر بنوا کر رام چندر جی۔ اور گلشن جی اور ستیا جی کی مورقی ان میں استعین کرانی۔ دیپ۔ دھوپ۔ نئی دید سے انکی پوجا شروع کی۔ اور لوگوں کو غبت دلانے کے واسطے۔ لٹو۔ پٹیرے بطور پٹاؤ کے تقسیم کرنے شروع کئے۔ غالباً انکی دیکھا دیکھی جینیوں نے بھی بہت سے مند شہر میں بنوائے۔ اور

کئے ہیں اچھا جانتا ہے۔ سوامی واپس سرسوتی والی آکر یہ سلج اپنی کتاب سیتارتھ پر کاش کے گیارہویں سٹاس کے بیسویں پیرے میں لکھتے ہیں کہ مورتنی پوجن پچھلے دینیوں سے چلایا۔ یہ درست ہے۔ کیونکہ جین خاستروں میں لکھا ہے۔ کہ بہت چکورتی نے کیلاش پرستے مند جوئے۔ بہرت کا زمانہ تہذیب کا ابتدائی زمانہ ہے۔ بہرت کے بعد اور جینیوں نے جہاں شوں کی مورتیاں بنوائیں۔ اور اس طرح انجی تعظیم کر کے دنیا کو گن کی قدر کرنا سکھلایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے پہل ان مورتیوں کے آگے صرف ہاتھ جوڑ کر یا انکو اشٹ آگ مشکار کر کے انجی پوجا یعنی تعظیم کی جاتی تھی۔ بعد ازاں پھل پھول وغیرہ اشٹ دربیہ سے انجی پوجا کرنے کا رواج پڑا۔ پڑانے میں ریشیوں شری کند گند آچار یہ شری سمٹ بھدر سوامی شری پوج پاو سوامی شری اشرت چندر سوامی کے کلام میں اشٹ دربیہ سے پوجا کرنے کا صاف طور پر ذکر نہیں ملتا ہے۔ جن سین آچار یہ درجہ نویں صدی بکرمی میں ہوئے ہیں، کہ بنائے ہوئے آد پران میں گر بھاوان وغیرہ سنگاروں کے موقعہ پر اشٹ دربیہ آگنی کند میں ڈال کر ہوم دیگ دپو جلا کرنے کا ذکر آتا ہے۔ بعد ازاں سری امت کت آچار یہ کے درجہ گیارہویں صدی بکرمی کے شروع میں ہوئے ہیں، بنائے ہوئے شراکھا چار میں۔ شلوک نمبر ۱۱۱۳-۱۳۔ اس طرح آتے ہیں۔

बद्धो विनाड सं को चो ब्रह्म पूजति नि गम्बते
नव मानस सं को चो माव पूजापरा तनै ॥ १२ ॥
गं च प्रसन्न त्मान्ता य दीप भूपा दत्ता धिमिः

جوتے یہ مند شرب دیوی کے مرکب جالا کے بعد بنائے تھے۔ اور ان میں وشبہ دیکی سرسوتی کی یادگار
نام رکھنے کے واسطے استعجاب کی تھی۔

اور ناشکر گزار ہو جاتا ہے۔ اور قابلِ تسلیم بزرگوں کی تسلیم اور عزت سب نہیں کرتا وہ ہمیشہ آفات سے گھرا رہتا ہے۔ اس میں سکھ اور شائستگی بھی پیدا نہیں ہوتی مگر ان پر مشدود دوسروں کے لئے تمیزیل ہوتے ہیں۔ حب تک وہ زندہ رہتے ہیں۔ لوگ ان کی تمیز کا اور پر بیان ہوا ہوا کر رہتے ہیں۔ خود کو اتروا دیتے ہیں۔ اور اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی مورتی یا بٹ بنواتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کی مورتی بنانے کا رواج ہر ایک تہذیب یافتہ ملک اور قوم میں ہے۔ اور یہ بہت پرانا رواج ہے۔ پہلے پہل چینیوں نے اپنے تیرتھنگروں۔ رشب دیو جی۔ پاس ناتھ جی۔ مہا پیر جی۔ وغیرہ کی مورتیاں بنائیں۔ اور ایسی جگہ بنائیں۔ جہاں ان بزرگوں نے لاکھوں انسانوں کو دھرم اپدیش دیا۔ انکو ان کے فرائض ادا کرنے کی ہدایت کی۔ جو ہنساکو بند کرایا ہے۔ کشہ۔ چوری۔ جھوٹ۔ زنا۔ وغیرہ پاپوں سے متفر کیا۔ ایسی جگہ اس دین میں مٹری شیکھر جی۔ گرنار جی۔ کوہ آبو۔ شتر بنجی۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور تیرتھ چیترا کہلاتے ہیں۔ تیرتھ چیترا کے سننے کھاٹ کے ہیں۔ گویا یہ جگہ ایسی ہیں جہاں دھرم روپی کشتی میں بیٹھ کر چور سندر سمندر سے پار ہوتے تھے۔ اور سندر کے دکھوں سے رہائی پا۔ نجات ابدی یا سرنگ حاصل کرتے تھے۔ یا جہاں دنیا دار اپنی سادھو ہوئی، بھراؤک و شراد کا درجہ تیرتھ کہلاتے ہیں، کے درت لیکر اپنا کلیان کرتے تھے۔ ان تیرتھ چیتروں میں بڑی اچھی مورتیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں ان ہاتھوں کی جن کی وہ مورتیاں ہیں آنکھ کھلے ہوئے اچھا دل کی یاد آتی ہے۔ اس کے منہ سے خواہ خواہ ان کی استی و تعریف نکلتی ہے۔ استی کوئے کہتے اس کا اڑا لیا ہوتا ہے کہ انسان مورتی کے آگے ہاتھ جھٹے لگ جاتا ہے۔ پاؤں پڑتا ہے۔ اس سبکی جہاں کو وہی شخص محسوس کرتا ہے جو ان کاموں کی جو ان بزرگوں نے

سیکھنا چاہتا ہے تو وہ پہلے دیوار پر ایک سیاہ نشان بنا کر اس پر تیرا تہا ہے اور جس وقت مشق ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اس نشان کو استعمال نہیں کرتا۔ اسی طرح جو شخص دھیان لگانے کی مشق کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھگوان کی مورتی کے سامنے بیٹھ کر اسکو اپنے دھیان کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور پھر جب مشق ہو جاتی ہے۔ تب اس کو مورتی کے درشن کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ ساتویں گن استھان میں چڑھے ہوئے مٹی کے واسطے مورتی پوجن کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت وہ خود دیا ہی جن ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ابتدائی حالت تک مورتی بدھن دھیان کا لگنا۔ اور چیت کا ایکسو کرنا چاہتا ہے وہ گویا فلا میں تیر پھینک کر تیر اندازی سیکھنا چاہتا ہے۔ جو ناممکن ہے۔ اب یہ تو ثابت ہو گیا کہ جن چھانیک خیالات کے پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسکی پوجا کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

لفظ پوجا کے اصلی معنی کسی گن وان کی غرت و تعلیم کرنے کے ہیں۔ جو لوگ اپنی قوم کا۔ اپنے ملک کا۔ یا تمام انسانوں کا اچکار کرتے ہیں۔ انکو کسی طرح کا فائدہ پہنچاتے ہیں۔ انکے دکھ دور کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اور ہر ملک میں قابل تعلیم سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنی صفات حسنہ کی وجہ سے ہر ایک کا دل اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اور ان میں خود بخود کچھ ایسی کشش سی پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسرے انسان خواہ خواہ ان کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح بھی بن سکے انکی تعلیم کرتے ہیں۔ ان کے اگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ ان کے پاؤں میں پڑتے ہیں۔ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مٹی خدمت کرتے ہیں۔ پھل پھل انکے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ پوجا کہلاتی ہے۔ جس قوم میں گنہان کا ادب و تعلیم کیا جاتا ہے۔ وہ قوم و ملک ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ اور جو قوم و ملک احسان فراموش۔

ہیڈاگر نے اس کے ٹینک اور عدد کارن کی تلاش دکھائی ہے۔ چنانچہ اہمیت دیو کی
پر تبادلیجہ کر دل میں ویراگ ہوتا ہے۔ اور وہ مورتی اس ویراگ بھاؤ اور نیک خیال
کا کارن بنتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت پتھور داس جی نے مشہور پارش پوران
میں لکھا ہے۔ دوہا۔

جن پر تاسن پنی بہو بندھے اختاناہ
ویراگ مندر تر کہہ شدہ آوسے بھگوان
راگ دویش برجت اہل کھدکھ داتاناہ
یہ پنی شلی کرت کر تم جنور بھب اجیت
ترجمہ۔ جن نیک خیالات سے جن کا بندھ ہوتا ہے۔ ان کے پیدا کرنے والی
بھگوان کی مورتی ہے۔ تارک الہ نیا کی تصویر کو دیکھ کر پراتنا کا خیال آتا ہے
اور یہی خیال پھر وہاں بندھ کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بھگوان کی مورتی
الفت اور قدرت سے متبرک ہے۔ نہ کسی کو دکھ دیتی ہے۔ اور نہ شکہتہ وہ تو
مثل آئینہ کے ہے۔ یعنی جیسا سید علیا شیر عاصمہ آئینہ کے سامنے کیا جاتا ہے
وہی اسی اس میں نظر آتا ہے۔ اسی طرح بھگوان کی مورتی بھی پو جنے والے کو
اس کے خیالات کے اجر ملنے میں مدد دیتی ہے۔ اگرچہ بھگوان کی مورتی سنگ
تراش کی بنائی ہوئی مصنوعی شے اور بڑا دستو ہے۔ تاہم دل کے اندر نیک
خیالات پیدا کرنے کا سبب ہے ۵

جس طرح ایک مذہبی کی تصویر دیکھ کر فاسد خیال پیدا ہو جاتا ہے۔
ایک بھادو شخص کی مورتی دیکھ کر دلیری آتی ہے۔ اسی طرح اہمیت دیو کی پرتا
دیکھ کر نیک خیال اور ویراگ بھاو پیدا ہو جاتا ہے۔ نیک خیال کو پیدا کرنے کے
علاوہ پرتا بیان کو سدھارنے کا بھی کام دیتی ہے۔ جیسے جب کوئی شخص ہر زمانہ

اس کے اُسے گھر سے اپنا کام کیا اور اچھنڈر بھی کی استری ستیا جی کو کچھ کر گیا
جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کا اور اُس کے خاندان کا ستیا جی ہو گیا۔

غرضیکہ جب بزرگانِ سلف نے عام لوگوں کے جہاڑے کے واسطے مختلف
جھاڑوں کی تصویریں بنائیں۔ تو انہوں نے میٹھو کا بھی چتر بنایا جس کا سب سے
اعلیٰ نمونہ چین و گبر مورتی ہے۔ جس سے ویرا تھا۔ زیر مو تھا۔ آواز سننا پیم شانتا۔
اچھنڈر آئندہ تاشکیستی ہے۔ اور دیکھنے والوں پر اپنی ان صفات کا اثر ڈالتی ہے
جینیوں کی یہ مورتی شکل پر ہاتھ کی تصویر ہے۔ اور اچھنڈر میگراہل ہنود کی مورتیوں کے
سنساری جیون کیسی اور گربستیوں جیسی نہیں ہے۔ یعنی نہ اس کے پاس استری
ہے۔ نہ کوئی ہتھیار ہے۔ اور نہ کوئی پوشاک وغیرہ سامان پیش ہے۔ دنیا دار کو دنیا دار
کی تصویر دیکھنے سے کچھ روحانی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسا تو وہ خود
بھی ہے۔ بلکہ اسکو شافقی حاصل کرنے کے واسطے دیوگ مئی مورتی کے درشنوں
کی ضرورت ہے۔ انسان کے نیک و بد ہونے کا دار و مدار اُس کے خیالات پر ہے
کیونکہ خیال ہر نیک و بد کام کی سب سے پہلی منزل ہے۔ ہر ایک کام کا سب سے
پہلے خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد خیال کردہ بات۔ ارادہ اور زبان پر آتی
ہے۔ اور پھر اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی کارِ جاپنے
کارن بدون نہیں ہوتا۔ چنانچہ خیال ہی بغیر کسی کارن کے پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے
ایک معشوق کی یاد دہری کے کارن اُسکی صفات کا سُنا۔ اُسکی انگوٹھی کا دیکھنا
اُسکی مچھلی کا چرنا۔ اُسکی تصویر کا دیکھنا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح نیک خیال کا
کارن۔ نیک آدمیوں کی داستانیں سُنا۔ اور اُنکی تصویریں اور فوٹو دیکھنا ہیں۔
ایسے کارن ہر نیک (پرونی) کارن کہلاتے ہیں۔ اور ان کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے
جیسا کہ ایک گھر سے کے بنائے کے واسطے چاک کد انسانوں کو نیک خیالات پیدا

ہیں۔ اس خواص صفت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم دیا ہی نقل کرتے ہیں۔ اس طرح
کی مشق سے وہ صفت ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔ پس ایٹور بگلی سے یہی
مطلب ہے۔ جس کے نام لینے سے یہی فرض ہے۔ اس کی ماوا چھنے سے یہی مٹا
ہے۔ پریشور ہماری زندگی کا آدرش ہے۔ اور ہماری مناسبت دینی سند۔ میں بہتی
ہوئی کشتی کے لئے لائٹ ہاؤس ہے۔

مورنی پوجن

جوجنات کے مشلاشی ابھی بتدی ہیں اور پریشور کی صفات کو اپنے منہل دل میں جگہ
نہیں دے سکے۔ ان کے واسطے بزرگان قدیم نے اسکی صفات پر دم ویراگتا۔ پر دم
آندتا۔ پر دم شانسی وغیرہ کو۔ **پر دم** جس کو سامنے رکھ کر مجیدی لوگ اسکی صفات کا احیان اپنے دل میں کر سکتے ہیں
بزرگان سلف نے عام لوگوں۔ کہ سچانے کے واسطے بہت سی مورتیاں بنائی ہیں۔
مثلاً کام دی کی مورنی۔ بڑی خوبصورت مگر آنکھوں سے اندھی بنائی ہے۔ اس کے
ہاتھ میں چوڑوں کی کان دی ہے۔ جبکہ وہ چھوڑتی ہے۔ ایسی مورنی بنا کر لوگوں کو
سمجھا یا ہے کہ کام (شہوت) کے پس میں ہوا ہوا آدمی اندھا ہوا ہے۔ نیک و بد
میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کا دل استری کی مٹھی مٹھی اداؤں سے جو ہر کا کام دیتی
ہیں۔ گھائل ہوا ہے۔ راون کی مورنی بنا کر اس کے دس سراور میں ہاتھ لگائے
ہیں۔ اور دس سروں کے اوپر ایک گدھے کا سر بھی لگایا ہے۔ یہ سر خٹکندی کا۔ ہاتھ طاقت
کا اور گدھا چوڑی کا نشان ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ راون ایک دانا تھا کہ اس میں
دس سروں کی مثل تھی اور وہ ایسا زور آد تھا کہ بیس ہاتھوں کی طاقت تھی مگر باوجود

بہشت آجھا کہ آزار سے نباشد کہے را با کہے کار سے نہایت
 مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا جو حرکت کو چلا گیا ہے۔ ہمارا کیا بھلا کر سکتا ہے
 اور جب اس کا انضمام دنیا میں نیکی اور بدی کے پھل دینے میں کوئی تعلق نہیں جو
 تو اسکی پستش کرنے سے اور اس کا نام لینے سے کیا فائدہ ہے؟ درحقیقت ہمارا
 ہمارا آتما کے لئے موڈل ہے۔ وہ ہمارا آورش ہے۔ جیسے فضل مکتب کو اپنا خط
 درست کرنے کے واسطے کافی رسلپ کی ضرورت ہے۔ کلہنی رسلپ ہمارا تھ پکڑ کر رہے
 نہیں لکھواتا۔ نہ ہم کہہنے کی لئے کہتا ہے۔ لیکن ہم اس کو اپنا آورش بنا کر اس کی نقل
 کہتے ہیں۔ اسی طرح پرانا آداسین اور وینراگ ہوتے ہوئے اور ہمارے کسی کام
 میں دخل نہ دیتے ہوئے ہمارے لئے چارے کلیان کا کارن بنتا ہے۔ جو نہ ہب
 اسٹک کہلاتا ہے۔ ہیں وہ سب ایشور کے وجود سے تو قرار ہی کرتے ہیں۔ اگر ان میں
 نا اتفاقی ہے تو اسکی صفات کے بابت ہے۔ اور ایشور کے جتنے نام ہیں وہ سب
 صفاتی نام ہیں۔ اور یہ صفاتی نام پاسنا کرنے والوں نے اپنے اپنے مطلب کے موافق
 جو وہ اس سے نکالنا چاہتے ہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً رومی کا خالب اسکو سرب
 ملکیتان۔ تادیر مطلق جیو ناموں سے پکارتا ہے۔ سکندرا خواہشمند اس کو امنت سکند
 کا بھنڈا رو منیج سرور تلاتا ہے۔ گیہان کا خالب سرور گید و علم کل نام و حرنا ہے۔ ویراگ
 پسند وینراگ۔ نیائے کا چارہنے والا نیلے کاری۔ گناہ کی معافی مانگنے والا۔ ریمو
 کریم۔ ودیالو۔ اور نجات کا متلاشی پرست۔ اپدیشک۔ سرور گید۔ اور نہ دوست کہہ کر
 اس سے بددانا گت ہے۔ حتیٰ کہ دشمنوں پر فتح چارٹ والوں نے اس منہ و مرین سے تربت
 وراگ ویش سے مہتر پھاتا کو آسرسنگا کر کرنے کے لئے اتوار لینے والا تک بتلایا ہے
 ان سب سے ہی ظاہر ہے کہ وہ دراصل ہمارا ایشیائی (آورش) ہے اور جیسا ہم بننا
 چاہتے ہیں۔ ہم اس کو اس ہی روپ میں دیکھتے ہیں۔ اور اس کا ویسا ہی نام پکارتے

اور پھر وہ پاک دوح دنیا میں نہیں آتی۔ کیونکہ پھر کہ روپ ہی نہ رہنے سے جگت سے روپ
 رشتہ نہیں لگ سکتا۔ اس دلیل سے آریہ سراج کے گشتی سے واپس آنے کے مسئلہ
 کی تردید ہوتی ہے۔ اور پھر ایک مسرت کے اندر دماغ میں سکھانے کی اور ایشور کاہنیک
 اور امورتیک دونوں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جو جو گشتی میں جاتے ہیں ان کا گیان و گن
 یکساں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ تمام مل کر ایک روپ برہم ہوتے ہیں۔ مگر اپنی ہستی علیحدہ
 علیحدہ قائم رکھتے ہیں۔ ویدانت مسرت میں جو جیو کا برہم میں مل جانا اور اس میں لئے ہو
 جانا کہل ہے وہ مسرت نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیو گروں کا واسن کر کے گوڈو
Godhood جس کا دوسرا نام ”برہم“ ہے میں مل جاتا ہے۔ اور ایک روپ
 ہو جاتا ہے جو کا مقصد اعلیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ اپنی ہستی ہی کو کھو بیٹھے جیسا
 کہ ویدانت مسرت کا خیال ہے۔ اس طرح ہر میشور کے ایک اور ایک ہونے کا مسئلہ
 حل ہوتا ہے۔ لوگ ایشور کو سرب ویا پاک کہتے ہیں۔ لیکن سرب ویا پاک کا اصلی مطلب
 نہیں سمجھتے۔ جب ایشو جیو ہی کی ایک حالت کا نام ہے۔ اور جیو گٹ گٹ میں برہما
 ہے۔ تو اس طرح ایشو سرب ویا پاک ہے۔ اس جی راز کو سمجھ کر منصور جیسے جیوں نے
 ”انا الحق“ کا نعرو بلند کیا ہے۔ اور ویدانت کے رموزہ انوں سے ”ننت“ بھی کہا ہے
 دوسرے ایشو مذہب نے اپنے گیان کے سرب ویا پاک ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گیان سے دنیا
 کے ہر جیو اور ہر شے کی ہر حالت کو یک دم جانتا ہے۔ مگر ایک ایشور کا سب میں کسی اور
 طرح ہونا ممکن نہیں ہے۔

شعہ گت یافتہ جیو یا پراپتا ننت درشن۔ ننت گیان۔ ننت سکھ۔ ننت ویدن
 والا اجر۔ امر۔ پوتر۔ امورتیک۔ اور ویتراگ ہوتا ہے۔ وہ اپنے سرور روحانی میں مسرت
 رہتا ہے۔ وہاں اس کو کسی قسم کی خواہش۔ کسی قسم کا کوہ نہیں ہوتا۔ اس کو کسی سے کچھ
 مطلب نہیں ہوتا کسی نے کیا اچھا کیا ہے

مائیکہ ہو گئی تو چودسی لاکھ جونہیں سے رہائی بھی ہو گئی۔ جنم مرن کے جھگڑے سے
 بری ہو گیا۔ بری ہونے کا ہی نام نجات یا نکتی ہے۔ ایسی حالت میں جیو کا نام پراتما
 یا عالم اکل ہو جاتا ہے۔ جیسے جی چراغ سے لکڑی چراغ ہو جاتی ہے۔ اور وقت پہنچنے
 ہی سے گس کر آگ ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی آخر آتا اپنے اصلی سجاو میں لگ کر شدھ
 ہو جاتا ہے اور پراتما کہلاتا ہے۔ پراتما کی دو قسمیں ہیں ایک شکل پراتما۔ یا جیون نکت
 دو سر اکل پراتما یا دبیر نکت۔ جیون نکت کی حالت جیو کی اس وقت ہوتی ہے۔
 جب اسکو کیول گیان ہوتا ہے۔ یعنی جب وہ سب اشیاء کی ہر حالت کو جاننے لگا
 ہے اور اٹھارہ دوشوں سے بری ہو جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۶۵) اس وقت جیو کے
 آٹھ کرموں میں سے چار گھٹا کر م تو بالکل دور ہو جاتے ہیں۔ اور باقی چار اگھٹا کر موں
 کی خاص خاص پرکھیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ اس وقت وہ اپنے آخری جسم میں جوتا جیو
 اور سناری جیو کو دھرم اپدیش دیتا ہے۔ اور جس رستہ پر چلے گا اس کو یہ درجہ
 حاصل ہو جائے اسکی تعلیم و تلقین دوسروں کو کرتا ہے۔ وید و شاستر اس ہی وقت بنتے
 ہیں۔ بعض مذہب والے جو پراتما کو صرف امور نیک مانتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ
 اس نے وید اور شاستروں کا اپدیش لوگوں کو دیا غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستر
 الفاظ کا مجموعہ ہیں۔ اور الفاظ کا ادا کرنا زبان اور حلق کے بدون نہیں ہو سکتا۔ اس لئے
 بدن جسم والے پراتما کے۔ یا یوں کہیں کہ جیون نکت کی حالت مانتے بدن ایشور کا
 اپدیش دینا تسلیم کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ جب وہ شکل پراتما اگھٹا کر موں کا
 بھی ناش کر دیتا ہے اور آدیو کرم کو ختم کر کے آخری جسم کا نیا گ کر دیتا ہے تو پھر شکل پراتما
 یا دبیر نکت کہلاتا ہے۔ اس وقت جیو کا تعلق جسم اور کرم۔ سب سے چھوٹ جاتا ہے
 پاک جیو رہ جاتا ہے۔ جس کا اکالا اپنے آخری جسم کے ساتھ صرف ایک عکس کی مانند رہتا ہے

جب جبر کرموں سے رہائی پا کر اور پھگل سے علیحدہ ہو کر نجات حاصل کر لیتا ہے تو اس ہی کا نام جیوا آتا ہے۔ پرماتا ہوتا ہے۔ جیو کے بلوغت گیان کے تین ماحول ہیں جب اس گیان میں چر گیا مارن کرم کا گڑھا پر وہ چڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ اپنے اور پرانے میں بیٹھ جیو۔ آتا۔ اسی پھگل میں تیز نہیں کرتا۔ پھگل کو ہی آجا جاتا ہے۔ جسم کے ساتھ خلق رکھنے والے زن و فرزند کو اپنا سمجھتا ہے۔ کسی کو دوست سمجھ کر اس سے محبت۔ کسی کو دشمن مانکر اس سے دشمنی کرتا ہے۔ اشیاء و دنیا اور لذات محسوسات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اصلیت کو نہیں سمجھتا۔ رسی کو ہرم سے سانپ سمجھتا ہے ایسی حالت بے تیزی میں جیو کو ٹہرا دیا جاتا ہے کہتا ہے۔ اور جب وہ بیدار گیان سے جیوا اور پھگل میں۔ نیک و بد میں فرق معلوم کر لیتا ہے۔ اشیاء کی حقیقت سمجھ لیتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ نہ محبت ہے۔ نہ مر دہے۔ دبا ہوا ہے نہ بٹیا ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک دنیاوی رشتہ مثل سرائے کے مسافروں کے ہے۔ اور وہ دنیا میں رہنا ہوا۔ دنیا کی اشیاء میں محبت نہیں ہوتا۔ کنول کے پھول کی طرح جس طرح وہ پانی میں رہتا ہے وہی پانی سے آو پر ہمیشہ علیحدہ رہتا ہے زندگی بہر کرتا ہے۔ اور ہرم کو دھوکے کی رسی کو رتی سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس میں سانپ کا ہرم چھوڑ دیتا ہے۔ تو ایسی حالت والے جیو کو انتر آتایا عارف پوالتے ہیں۔ اس انتر آتائی حالت میں جیو پھلے اٹھنے کے ہوئے کرموں کی زچا کرتا ہے۔ اور آئندہ کرم باندھنے سے رکھتا ہے جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ پھلے اٹھنے کے ہوئے کرم آہستہ آہستہ دودھو جلتے ہیں۔ جب پھلے کرم دودھو جگئے اور آئندہ باندھے نہ گئے تو جیو اکیلا رہ جاتا ہے۔ اس کا ساتھ پھگل سے ہٹ جاتا ہے۔ جب پھگل سے اور پھگل روپ

اور جو کچھ پڑھا دوسلے کا کام ہے۔ ان لوگوں سے کہو یا جانتا ہے جو پاک فک بھی کہتا ہے
کے لائق نہیں ہیں۔ بس گڑبڑ کا نتیجہ ہے کہ ان میں صرف پہلی پڑھا والا بھی کوئی
ہی نظر آتا ہے۔ ایسا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص سبزی کھانا اور رات کا
بہو جن ترک نہ کرے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ باقاعدہ و ہر دم کو پالن کو ہے۔ جو شخص باقاعدہ
جاہات و ارتعالم پاکر سند حاصل کرتا ہے وہی تعلیم یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ کتنی تعلیم
جہاں نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ قاعدہ تعلیم نہیں سمجھی جاتی۔ عین مذہب پر چلنا۔ اس
بے قاعدگی ہی کی وجہ سے شکل ہو رہا ہے۔ اس نے مناسب ہے کہ پہلے آٹھ سول گز
دہاکن کے جاویں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی طاقت کے مطابق آگے چلا جاوے۔
اگر آہستہ آہستہ کو چھوڑنا کہ دنیا کا سلسلہ شروع کرے اس طرح میں نے آپ کو ان
ٹوٹے پھوٹے ختہ ختہوں میں تباہ کیا ہے کہ سبک دشن گیان اور چارتر کے اٹھا کرنے سے
مکملی ملتی ہے۔ اسکو حاصل کیا جاوے۔

نجات یا مکتی

مشدد مکتی یافتہ جیوہی کا نام پرماتما ہے جو اننت و درشن

اننت گیان۔ اننت مسکھ۔ اننت ویرج والا اجرہ۔ اور پوتر۔ امورتیک۔ اولہ

ویراگ ہے۔ وہ سنساری جیوہی کے لئے موڈل (موند) بنکر اسکی راہ

نجات میں رہ کر کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی تہیز اور مکتی

حاصل کرنے کے لئے اٹکی پرتش واجب ہے۔

میں رہتا ہے۔ اس لئے یہ ان پرست آئندہ کہلاتا ہے۔ اور اس ہی کا نام اچاوندک بھی ہے۔ اس کے بعد سنیت آخرم ہے۔ جس میں مٹی یا سادھو ہو۔ تہ ہیں۔ جن کو جن کلیں۔ چترنگی۔ ایت سنگ لنگی بھی کہتے ہیں۔ اور جو بالکل برہنہ اور جھل میں رہتے ہیں۔ ان کے اقسام بریشی۔ مٹنی۔ سادھو۔ اور جی۔ اور پھران کے بھی کہتے ہیں۔ بھید ہیں۔ جن کو شاستروں میں دیکھنا چاہیئے۔ ان کے لئے چوتھا اور آخری پشاورتھ موکش پرشارتھ حاصل کرتا ہے۔

دو گہر فرقہ کے شاستروں کے مطابق شودر چھوٹک تک ہو سکتا ہے۔ ایک ایک اور مٹی نہیں ہو سکتا۔ ایک ایک اور مٹی۔ برہمن۔ اور چتری۔ اور ویش۔ تین بڑے ٹکڑے والے انسان ہی ہوتے ہیں۔ سوتیا ہر فرقہ کے خیال میں برہمنان خواہ وہ کسی ورن کا ہو مٹی تک ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کے موجودہ مٹی جن کو وہ ستھا و کلی مٹی کہتے ہیں پرگرہ کے پورے تیاگی نہیں ہوتے۔ لہذا دو گہر فرقہ کے خیال کے مطابق انکو چھوٹک کے درجہ تک سمجھنا چاہیئے۔ دو گہر فرقہ میں جن کو مٹی کہا ہے وہ سوتیا ہر فرقہ کی اصطلاح میں تہ جن کلی مٹی، کہلاتے ہیں۔ جو بالکل برہنہ اور جھل میں رہتے ہیں۔ ایسا ہی حال ار جکا کا ہے +

دھرم پر چلنے کا مارگ (شاہراہ اور پختہ سڑک) تو یہی ہے کہ پہلے برہمچاری رہ کر دین و دنیاوی علوم سیکھے۔ پھر گرسٹ آخرم میں داخل ہو کر پہلے پاکشک شرادک بنے اور پھر شرادک کا پہلی پرتائیں داخل ہو۔ پھر دوسری ہیں۔ پھر تیسری ہیں۔ اور اس طرح درجہ بدرجہ دھرم میں ترقی کرے۔ لیکن آجکل یہ سلسلہ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ اور دو گہر فرقہ میں تو کوئی گرو بھی نہیں رہا ہے جو شرادکوں کو سلسلہ وار دھرم پر لگا دے۔ اس لئے لوگ اپنے من مانا دھرم کو لئے لگ گئے ہیں۔ سبزی کا تیاگ جو پانچویں پرتائیں بھی نہیں ہے۔ چاروں قسم کے بھوجن کو رات میں کھانا جو چھٹی پرتائیں ہے۔ ورت رکھنا جو دوسرا

سوٹنگ سوٹنگ یا بچہ کے جنم لینے کی وجہ سے جو اسٹنٹیجی مانی جاتی ہے وہ تین طرح کی ہے ایک سواد (Saw) دوسرے پات۔ تیسرے پرنٹ۔ جو کہ تیسرے بچہ جتنے جینے کے بعد اس کو سواد جہاں بچہ لا کھٹے جینے اسقاط ہوئے پات بعد ازاں بچہ پیدا ہونے کو پرنٹ کہتے ہیں۔ اگر یہ سواد و گر یہ پات میں آتا تو صرف اسٹنٹ دن تک آئندہ سمجھا جاتا ہے جتنے جینے کا گر یہ تھا۔ چناؤ وغیرہ صرف اسٹنٹ کرنے سے شدہ ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ پات کے موقع پر ایک وفد کا اشوچ (ناپاکی) مانا جائیگا عام طور پر سوٹنگ دس دن تک مان کر گیارہویں روز گھر۔ کپڑا وغیرہ شدہ کر کے مٹی کے پڑاسے پتھریل کو تبدیل کر کے بھگوان کے مدشن کرنے چاہئیں۔ گوت کے لوگوں کو سوٹنگ پانچ روز ماننا چاہیئے (دیکھو دہرم سنگرہ شراد کا پارشلوک ۱۵۸ نہایت ۲۶۱۔ ہندو مت کی رو سے چھتری کو پانچ دن۔ برہمن کو دس دن۔ ویش کو بارہ دن۔ اور شندو کو پندرہ دن تک سوٹنگ ماننا چاہیئے۔ دیکھو شلوک ۲۶۲۔

پانک کسی کے مرنے کی وجہ سے جہشہ جی مانی جاتی ہے وہ بھی دس دن تک متا کر گیارہویں دن مکان وغیرہ صاف کرنا چاہیئے۔ بارہویں روز بھگوان کی پوجا کر کے پاتریا شراد کوں کو بھوجن کرنا چاہیئے۔ اگر اپنے گھر میں نوکر مر جائے تو تین دن کا پانک مانے۔ بچہ اگر پیدا ہونے کے دن مر جاوے تو صرف ایک دن کا۔ آٹھ سال تک کی عمر کے بالک کا پانک آٹھ روز کا۔ سادھو کے مرنے کا ایک دن کا۔ اور گھوڑے گتے وغیرہ جانوروں کا جب تک ان کو اٹھا کر باہر نہ بھیجا جاوے پانک ماننا چاہیئے۔ دیکھو دہرم سنگرہ شراد کا پار۔ زیادہ حال میں گزشتوں میں دیکھو۔ یا جو کچھ جہاں رواج ہو ویسا کرو۔ سوٹنگ پانک میں بھگوان کی پوجا کرنی منع ہے۔ مگر مدشن کرنا منع نہیں ہے۔

دسویں پر تانک گزشت آشرم ہے۔ گیارہویں پر تانوالا ایک چمک جھل

دلی عورت کے چہرے سے آنکھوں کا مرض اندھا ہو جا رہا ہے۔ چہوان وغیرہ چیزیں
خراب ہو جاتی ہیں۔ اور ہمیشہ وغیرہ کارنگ بے رنگ ہو جاتا ہے۔

لہذا حیض دلی استری کو مناسب ہے کہ وہ ایام حیض میں گھٹا کے اسن ہو
سودے۔ صاف من کوکے کچھو بیٹی رہے۔ کسی سے نہ بولے اور نہ کسی کو چھوئے
نوکا رنتر پہنی رہے۔ دن میں نہ سووے۔ بالٹی ہو گری یا کند پھل کی بیل ہاتھ میں رکھے
دہی دودھ کا استعمال نہ کرے۔ سر وہ وتیل کا استعمال نہ کرے۔ زیور نہ پہنے۔ آئینہ نہیں
اپنا منہ بھی نہ دیکھے۔ دن میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ پر لیکر بھون کرے۔ اگر دولت
کے برتن میں بھون کرے تو اسکو آگ سے شدہ کیا جاوے۔ اگر اس کا کوئی دودھ پیتا
بچہ ہو اور وہ اسکو چھوئے تو صرف پانی چھڑکنے سے اور اس سے بڑا ایشنان کر کے
سے شدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حیض دلی عورت کے ہاتھ کا بھون کر لیوے تو اس کو
ایک دو دن کا آپاس کرنا مناسب ہے تاکہ کوئی بیماری نہ ہو۔

حیض کے دن تین گننے جاتے ہیں۔ اگر سورن غروب ہونے سے پہلے حیض
آ جاوے تو اسی روز سے تین دن شمار ہونگے ورنہ اگلے روز سے۔ تین دن تک ایشنان
کر کے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چوتھے دن چھ گھنٹہ ایشنان کر کے کپڑوں
اور سوکھی چیزوں کو چھنا چاہیے۔ (دہرم سنگھ شراو کا چارادھیہ ۱۰ شلوک ۱۷۷) میں لکھا
ہے کہ چوتھی رات استری کے ساتھ بھون کیا جاوے۔ ورنہ اس کے بدکار ہونے کا اندیشہ
ہے۔ پانچویں دن ایشنان کر کے کپڑے تبدیل کر کے مندر میں پرجا کرنا اور کھانا بنانا چاہیے
اگر کسی عورت کو حیض ہونے سے اٹھارہ دن کے اندر پھر حیض آ جاوے تو وہ صرف
ایشنان کر کے شدہ ہو جاتی ہے۔ اور اٹھارہویں دن سے اکیسویں دن تک حیض
ہونے سے دو دن اور اکیس دن کے بعد ہونے سے تین دن ناپاک رہتی ہے۔ (دیکھو
تورنا چار سوم سین سوری کرت)

سلمانک وغیرہ و حرم وہ بیان میں اپنا وقت گزار دے۔ دوسوں اور گیارہوں پر پرتا شریک کی انٹریس کلاس ہے۔

استری و حرم خراوک کے جو گیاہ پرتا، اوپر بیان کئے گئے ہیں یہ صرف

مرد کے ہی واسطے نہیں ہیں۔ بلکہ ان پر عمل کرنے کی صورت کے لئے بھی ہدایت ہے۔

حوریت جب دوسوں پر نامک کے ورثہ پالنی بہت شرکاکا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارہوں پر تھا میں داخل جوتی ہے تب اسکو رجبکا ڈیرہ پکا کہتے ہیں۔ اور چکا اپنے پاس سون۔ یکے کے ساتھ ساہی اور پیچھی اور کندل رکھتی ہے اور صرکے بال لوی جڑالتی ہے۔ اور چھوٹک کی طرح بھکشا سے بھون کرتی ہے۔

بدبہوا کے فرائض اگر کوئی استری اپنے پتہ کریموں کی وجہ سے بدبہوا ہو جائے

تو اسکو مٹانا بہت ہے کہ شراب کا ورت و بارن کو۔ حمام زیورات کو ہمار دیوے۔ دھوتی پہنا کر۔ اوپر کے کپڑے سے پیشانی کو ڈھانپے۔ بکے۔ چار پائی پر نہ سیا کرے۔ شرمہ نہ لگایا کرے۔ آجٹا یا تیل لگا کر استھان نہ لیا کرے۔ اپنے چہی کا شوک نہ رکھے اور نہ رووے۔ کوئی قصہ کہانی نہ سنے۔ تینوں وقت کو پیستور پٹھاکرے۔ یا شام سرٹ مارے۔ یا چا پ کیا کرے۔ بارہ بجانا کا چار کیا کرے۔ جہان تک اپنے سے بنے دان دیا کرے۔ مقوی غذا نہ کھایا کرے۔ دن میں صرف ایک دفعہ بھون کیا کرے۔ پان کا استعمال نہ رکھا کرے۔ اگر ان باتوں پہل ہوگا تو اسکی زندگی دھرم کو سبھم سے گزرے گی۔ ورنہ اس کے خراب ہوئے کا اندیشہ ہے (دیکھو نوراچار)

حصص والی استری کا دھرم عہد کہ جہراہ حصین بہت ہے وہ صرف اندام نہانی

استری حصین آتا۔ بلکہ ان دنوں میں اس کے تمام مام سے ایک قسم کا خراب مادہ نکلتا ہے اس لئے اس کی چھوٹی چھوٹی اشیاء ناپاک ہوجاتی ہیں۔ اور ان کے استعمال سے بیماری کا اندیشہ ہے۔ لہذا دھرم سمٹا۔ شراد کا چارادہ سیاہ شلوک ۲۶۹ میں لکھا ہے کہ حصین

کرتا تھا۔ وہ پرکھو بھوجن کے لئے جو بلائے جاتا ہے اُس کے پہلے چلا جاتا ہے۔ پہلے سے
نہتہ نہیں مانتا اور نہ یہ کہتا ہے کہ فلاں شے پکاتا۔ نویں پر تہا میں نو تہ بھی مان لیتا تھا۔
اور یہ بھی کہہ دیتا تھا کہ فلاں شے نہو لینا۔

اِدِشٹ تیتاگ پر تہا شراوک کی گیارہویں اور آخری پر تہا اِدِشٹ تیتاگ نام ہے
اِدِشٹ نام اُس اِدار کا ہے جو کسی کے لئے بنایا جاوے۔ چنانچہ اس پر تہا والا کسی کے
بلائے سے بھی کسی کے پیان کھانا کھانے نہیں جاتا۔ بھوجن کے وقت مٹی کی طرح جاتا ہے
جو عیقتی کے ساتھ کھانا کھلاوے اُس کے ہاں کھا لیتا ہے۔ بند دروازہ کھولتا نہیں۔
آواز کر کے مانگا نہیں۔ اس پر تہا والے شراوک کی دو قسم ہیں۔ ایک جیم لک۔ دوسری
ایک۔ چھولک وہ جو سفید کو پین اور کنڈل بستر و کس رکھے۔ یہی مہا چھو ڈاڑھی۔
سر کے بال مٹی۔ یا اِستری سے کتروائے۔ ایک ماہ میں چار دن وہ رب کے دن
چاروں قسم کا بھوجن تہاگ کر پیاں کرے۔ چھ کر یا اپنے ہاتھ میں رکھ کر۔ یا برتن میں
لیکر کھانا کھاوے یا ہاتھ میں۔ برتن میں لئے ہوئے گڑھی کے گھر میں اُس کے من
تک جاوے اور کھڑا ہو کر ذمہ لہجہ کہے۔ اگر وہ آہار کے لئے کہیں تو لیوے۔ ورنہ
دوسرے گھر چلا جاوے۔ اُس کو اختیار ہے خواہ وہ ایک ہی گھر بھوجن کر لیوے خواہ
پانچ گھر تک مانگ کر آخر گھر پہنچ کر اور پانی لیکر بھوجن کر لیوے۔ دو برتن۔ ایک آہار
دوسرا پانی کے لئے رکھے اور گڑھ کے پاس درت لیوے۔ اور گھر کو چھوڑ کر مٹھ یا مندر
میں رہے۔ سہرٹ شودر وہ کا برتن۔ اور برہمن۔ کشتری۔ دیہ۔ ہیل و خیرہ و ہات
کے برتن رکھے۔

ایک وہ جو صرف ایک کو چن بھیجی اور کنڈل رکھے۔ شراوک کے گھر جا کر کشت
مان کہے۔ کھڑا ہو کر بھوجن کرے۔ صرف ایک برتن پانی کے لئے رکھے۔ بال نوچ
ڈالے۔ جھل میں رہے اور سردی گڑھی کی تکلیف برداشت کرے۔ پلو میں پانی پیوے

میں اکھاویں (۳) گوبڑ بھاری۔ جو بچے تختی ہو کر شاستر پڑھیں اور پھر پریشہ سنبھلنے کے
نہال نہ ہو کر گھروا پلک جاویں ۱۵۰ خیر شک بربھاری جس کے سر پر چنی اور چھانی چینی
ہو۔ سفید بال کپڑے پہنتے ہوں۔ اسے گھر پر یا دوسرے گھر کھانا کھاتے ہوں۔

ساتویں پرتا والا نیشک بربھاری سی ہوتا ہے اسکو چاہیے کہ بچہ نہ دغیر آرام دہ
بستوں پر نہ سوئے۔ پان نہ کھاوے۔ ہمیں کپڑے نہ پہنے۔ من گار نہ کرے۔ جسم پر
تیل وغیرہ نہ لگائے۔ لکڑی کی دانتیں نہ کرے۔

آٹھویں پرتا آرنجہ تیاگ ہے جس میں ہر قسم کا لین دین چھوڑنا
ہوتا ہے۔ اس پرتا والا اپنا مال و متاع اپنے لڑکوں کے سپرد کر تھوڑا سا روپیہ اپنے
گزار و کئے اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ مگر اس سے کوئی لین دین نہیں کرتا۔
دھرم کے متعلق آرنجہ اس کے رہتا ہے۔ دنیاوی کاموں کا آرنجہ نہیں رہتا۔
نوٹ۔ ہر ذی دارگ کا شروع یہاں سے ہو جاتا ہے۔

پیر گرو تیاگ پرتما نہیں پرتما پیر گرو تیاگ ہے۔ اس کا دہارنے والا ہر قسم کے
سامان دنیا کا تیاگ کر صرف ضروری پلہ پویشیہ فی دین کو رکھ لیتا ہے۔ اور اکیلے گھر
میں یا دھرم شالہ میں رہ کر رات دن دھرم دھیان میں گزارتا ہے۔ کسی کے بلانے سے
بھوجن کرتا ہے۔

نوٹ۔ چھٹی پرتما نہیں پرتما کے بڑا رک کہ ہم شراد کہتے ہیں۔ گویا نویں جامع
بم شراد کی بیل کلاس ہے۔

انوہی تیاگ پرتما دسویں پرتما انوہی تیاگ والا شراد کسی کو دنیاوی کاموں کے
متعلق صلاح تک نہیں دیتا۔ اس سے پہلے خود تو نہیں کرتا تھا مگر صلاح مشورہ دیتا

ان کو کرت۔ کارت۔ انموذایں ضربہ = $3 \times 12 = 36$
 ان کو باج اندریوں سے ضرب در = $5 \times 36 = 180$
 (کیونکہ مباشرت میں پانچوں اندریوں کی پچھلتا ہوتی ہے)
 ان کو دس قسم کے سنگاروں سے ضرب در تو = $10 \times 180 = 1800$
 ان کو دس قسم کے کام پیشہ سے ضرب در = $10 \times 1800 = 18000$
 دس قسم کے سنگاریہ ہیں (۱) شریر سنگار۔ لنگھی پٹی سے آ رہتہ کرنا۔ (۲) سنگار
 زیر کپڑے سے جسم کا آ رہتہ کرنا (۳) باسیہ کرٹیا۔ یعنی ہنسی محول کرنا۔
 (۴) سنگار باجھا لینے خواہش مباشرت (۵) دھتے سنگار۔ یعنی مباشرت کا ادا
 کرنا (۶) شریر نکیش۔ یعنی عورت کے جسم کو دیکھنا (۷) شریر منڈن۔ یعنی جسم کو میکا وغیرہ
 لگا کر سجانا (۸) دان۔ یعنی عورت کو خوش کرنے کے لئے کوئی تحفہ دینا (۹) پر بارت
 سمن۔ یعنی پہلے پیش یا دکرنا (۱۰) من پنتا۔ یا من میں مباشرت کا خیال کرنا۔
 دس قسم کے کام پیشہ شایہ ہیں۔ (۱) پنتا۔ استری کی فکر دس دشن اچھا۔ استری کے
 دیکھنے کی خواہش۔ (۲) دیگہ اسواس۔ آہ کرنا (۳) شریر آرتی۔ جسم میں پیر معلوم کرنی
 (۴) شریر او۔ شریر میں جن پیدا ہونا (۵) منا گنی۔ باصفہ کم ہو جانا اور کھانا نہ پھینا۔
 (۶) مورچھا غش آجانا۔ (۷) مدل مت۔ دیوانہ ہو جانا (۸) پران سندھید۔ پران نکلنے
 کا مشبہ کرنا (۹) ٹھکر موجن۔ انزال ہو جانا۔

برہم چاریوں کی باج قسم ہیں (۱) آپ نے ہر چاری۔ جہ سال کی عمر میں جینے
 لیکر پھر لوگ میں جا کر دیواہستہ ہیں (۲) اوکیشا ہر چاری۔ جو بدن کسی بھیس دہان
 کے شاستر چکر گزرتا آشرم میں داخل ہوتے ہیں (۳) اوکیشا ہر چاری۔ جو پہلے
 چھٹنگ ہو کر شاستر چھین۔ اور پھر لوگوں کے کہنے سے یا کسی اور وجہ سے گزرتا آشرم

غورائے ہو جاتی ہے چیرٹھی کے کھانے سے جلد ہر رنگ ہو جاتا ہے۔ مڑھی سے کھانے اور کھٹھک ہو جاتا ہے۔ رات کو سو رہ نہ ہونے سے کھانا دیر میں منہم ہوتا ہے۔
 اس سے رات کو کھانا نہ کھانا یا جاری اور گناہ دونوں سے بچاتا ہے۔ رات کھانا۔
 جہاں بھارت ہمارے پڑان میں بھی منع کیا ہے۔ اور بدھ مت کا چٹا شیل بھی یہی ہے۔ اس پر تارا والا دن کو مباشرت بھی نہیں کرتا۔ دن کو مباشرت کرنے سے کمزوری زیادہ آتی ہے۔ جو شخص رات کو بھوجن نہیں کرتا اس کے ایک سال میں چھ ماہ کے برابر اس کا پھل ہوتا ہے۔

برہم چریہ پر تھما شرادک کی ساتویں جماعت برہم چریہ پر تھما کہلاتی ہے۔ جب شرادک اس میں داخل ہوتا ہے تب وہ اپنی استری کے ساتھ بھی بھوک نہیں کرتا ہے۔ وہ جس پہن کے کائے رات نکارت۔ انہو مودنا۔ ہر جگہ سے استری بھوک کاتیاگ کر تلے اور شیل کی لڑ باؤ پالتا ہے (۱) جہاں استری رہتی جو وہاں نہ رہتا (۲) محبت کی نگاہ سے عورت کی طرف نہ دیکھتا (۳) محبت آمیز گفتگو نہ کرتا (۴) سمجھ نہ کرنا (۵) عورت کے بستر پر نہ سوتا (۶) سابقہ ملیش یاد نہ کرنا (۷) مقوی غذا نہ کھانا (۸) عشقیتہ فقہ کہانی نہ پڑھنا (۹) شکم سیر ہو کر بھوجن نہ کھانا۔ جیسا کہ زراعت کو مویشیوں کے حاملہ سے بچانے کے لئے نکیت کے گرد باڑ بانی جاتی ہے ویسی ہی شیل دودھ قائم رکھنے کے لئے نہ باتیں بار کا کام دیتی ہیں۔

برہم چاری شیل کے اٹھارہ ہزار بھیدوں کو پالتا ہے جو اس طرح پر ہیں:-

استری جو کھو دیکھ کر غائیش پیدا ہوتی ہے۔ ہاڑ تم کی ہوتی ہے۔

دہلی (دو) آفشنی (عورت) پیشونی (حیوان) چیتن لینے

۴

لکڑی۔ پتھر۔ کاغذ۔ وغیرہ کی تصویر =

۱۲

ان کو متن۔ بچن۔ کائے۔ تین میں ضرب دو = ۲۸۳ =

کہ کھانا ہے تو برا سک کر کے کھاتا ہے۔ پانک کو لے سے مراد جیورہت کر کے
 سے ہے۔ وہ چیز کو توڑ پھوڑ کر یا آگ میں پکا کر۔ یا دھوپ میں خشک کر کے۔ یا تنک
 یا آٹھانی لٹکا کر کی جاتی ہے۔ املج پس کر یا بھن کر۔ دھان لٹ کر۔ پھل پک کر یا خشک
 ہو جاتا ہے۔ دہرم سنگرہ شراد کا چار دھکار ۸ شلوک ۶ کے مطابق موسم یا آٹھ
 یا کسی اور طرح پکایا ہو اپھل چھت تیاگ پر تادالا کھا سکتا ہے۔ اور کچے پانی میں لوگ
 وغیرہ ڈال کر پی سکتا ہے۔ پانچویں پر تادالے کے صرف اندریں خیمہ پران بنم نہیں
 ہے۔ یعنی وہ سخت اور چوڑوں کا کھات اپنی ضرورت کے مطابق کرتا ہے۔ مگر اپنی زبان
 کو مزہ سے روکنے کے لئے ان کو جیسا کا تیا جبکہ وہ چھت ہے نہیں لگاتا۔ اور نہ
 کسی کو کھاتا ہے۔ تیا بھر سوتر بھگوتی کے چھ سنگ میں لگا ہوا ہے کہ دھان۔ جو رینگنی
 مشر۔ اجرہ۔ پیر پانچ زاج۔ ادد مشر۔ مسور۔ تل۔ مونگ۔ آڑو۔ کلثبہ۔ وچنا۔ پانچ سال بعد
 اسی۔ کرڑ۔ کڑوا۔ گنگنی۔ ارل۔ سن۔ سرسوں۔ سات سال کے بعد اچت ہو جاتے ہیں
 بنو بھی تین سال کے بعد پھر پوسے نہیں آگ سکتا۔
 پانچویں پر تانک جگینہ شراد کہنا آتا ہے۔ یعنی پانچویں پر تانک شراد کہ

کی برائری کلاس ہے۔

شراد کی چھٹی پر تاد اتری بھوجن تیاگ ہے۔

اس میں چاروں قسم کا بھوجن۔ دیکھو صفحہ ۲۷۳

راتری بھوجن تیاگ پر تیا

و دو ا میتھ تیاگ پر تیا

تیا کر اچا ہے۔ جس شخص کے راتری بھوجن تیاگ ہے وہ دوسرے کو بھی رات کو
 کھانا نہیں دیتا۔ اور رات کے وقت کوٹھے پیٹھے۔ جھاڑو دینے وغیرہ کا کام نہیں کرتا
 رات کو بھوجن پکانے۔ اور کھانے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے جیروں کا جو کہ آٹھ
 سے نظر نہیں آتے گھات ہوتا ہے اور بہت دفعہ بڑے بڑے جیروں میں گر جاتے
 ہیں جن کے کھانے سے بہت فتر کے مرض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کبھی کھانے سے

۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰ اکثر کے کسی مشترک چاپ کیا جاتا ہے۔ ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ اکثر والا
مشترکہ کار مشترک ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۱ کتاب ہذا۔

अग्रहंत सिद्ध आइरिया

۱۶- اکثر کا مختصر

उक्ताया साह ।

अथ हन्त सिद्धाचार्योपाध्याय सर्वज्ञाभ्यो नमः

नमोऽर्हसिद्धेभ्यः अरहंत सिद्ध

असि. आ उ साः अरुहंत सिद्धं

یا سالیک کرستم و قوت ما را بجاؤن کسی اور ستمی کو چننا اور اپنی آرتا کا چما سو پ
وہاں تاں چہ زیادہ دیکھو صفحہ ۳۳۱

سلاطین کو کشادہ دل سے اور یہاں علیحدہ پرستاروں سے بیان کیا
 ہے اس کا تفاوت اتنا ہے کہ کشادہ دل و دلہن و خوش و غریب دلوں میں اتنا
 سلاطین ضرور ہی کرتا ہے مگر باقی دونوں میں اس کا نیم نہیں ہوتا۔ مگر سلاطین پرستاروں
 پر روز تین وقت سلاطین ضرور کرتا ہے۔

پروشد و پاسباس پر تما

واللہ اعلم کہ کتابت مگر اس کی قیمتیں بہت کم ہیں۔ اس پر کتابیں صرف ایسی بات زیادہ ہے۔

سچت تیاگ پر تھا

پنجابی - ساک - شل - کند - نہول - جڑ - بیج - وغیرہ کوئی شہر جیو والی ہو یا

جس میں پیدا ہونے کی طاقت ہر نہیں کھاتا۔ ٹھنڈ اپنی نہیں پیتا۔ کسی پھل کو منہ سے

نہیں کہا: خشک زلج بھی جس میں ہوا طے کی طاقت ہو نہیں سکتا۔ جب ان چیزیں

اس طرح پہلی جماعت والے شرادک کی کارروائی جبکو دارشنگ شرادک کہتے ہیں۔ ختم ہوتی۔ اس کا سب سے بڑا کام اپنے اعتقاد کو تحیک کرنا چاروں اونویوگوں پر تہا نو یوگ۔ چنانیزنگہ۔ کرنا نو یوگ۔ دریا نو یوگ۔ شاستروں کو چہہ کر گیاں حاصل کرنا اور میتھا آچرن کا چھوڑنا ہے۔ نشپورشن کے حاصل ہو جانے سے وہ اپنی آتما کو شدہ۔ مجہ۔ گیا یک۔ وئیرگ۔ آغا رہی۔ زرخن۔ اپنی پرناسوں کا کرتار اور بھگتا مانتا ہی اور خود ہمیشہ آند میں رہتا ہے +

ورت پرتما ورت پرتما شرادک کی دوسری جماعت ہے۔ اس درجہ میں مایا۔ متھیا۔ ندان۔ تین شلیہ چھوڑ کر بارہ ورتوں کا پالنا ہوتا ہے۔ یعنی وہ کسی ورت کو باہر کے دکھا دے کے نئے دہراتھا کہلائے کیئے نہیں کرتا۔ اس کا نام مالپے دو ورتوں کو پالتا ہر ایش شب نہیں کرتا کہ معلوم ان سے کچھ فائدہ ہو گا یا نہیں۔ اس کا نام متھیا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ان کے کرنے سے سوگ ذخیرہ مل جائے چل میں بہت سے دیہاتھاؤں سے بھوگ کروں اور بہت سے دیوتاؤں پر حکومت کروں۔ اس کا نام ندان ہے بارہ ورتوں کی تفصیل اس طرح ہے۔

ہلیخ انوبرت۔ تین گن برت۔ چار شکشا ورت تفصیل صفحہ ۲۰۸ نہایت ۱۳۶ دیکھو ورت پرتما والا۔ شرادک ان کو معہ اتی چاروں کے کرتا ہے۔ اگر کوئی اتی چار لگ جاوے تو پراشچت لیتا ہے۔ تین گن برت اور چار شکشا ورت کو سات شیل بھی کہتے ہیں +

سایک پرتما ورت پرتما کے بعد تیسری سایک پرتما ہے۔ اس پرتما والے کو دن میں تین دفعہ صبح۔ دوپہر۔ شام۔ کو کم سے کم ایک اتر صورت لینے ۸۴ منٹ اور زیادہ جس قدر عرصہ تک چاہے سایک کرنی ہوتی ہے۔ سایک میں جن باتیں جن دھرم۔ جن پرتما پنج پیشی۔ جن مندان نو دیوتاؤں کو بند نکل جاتی ہے۔ اپنی پیشی باجک

پانچ لاکھ سیریل کے اتنی چار | اباں بھل - بدن پھوڑی سپاری بھل کا کھانا -

جوئے کے اتنی چار | جو اکیلے ہوئے بھی کسی کو نہ دیکھنا - لوٹری نہ ڈالنا -

سنگ لٹکا - جس اور کھینچ بھی شہ لٹا کر نہ کیلنا -

رندی باری کاتی چار | رندی کا ناچ نہ دیکھنا - اس کی رانی کی جگہ نہ جانا -

اور رندی بازوں سے صحبت نہ رکھنا -

چوری کے اتنی چار | محصول لگی نہ رانا - رشوت نہ لینا - کسی کا حق نہ مارنا وغیرہ -

ٹھکار کے اتنی چار | آٹے یا دہی کے مرغے وغیرہ کی بھینٹ نہ دینا - اور کاغذ

یا شکاری کے ہاتھوں کو نہ توڑنا اور نہ کھانا -

پرستری کے اتنی چار | کنواری سے صحبت نہ کرنا - گند مرث بیاد نہ کرنا -

راستری بھوجن کا اتنی چار | جو پہلی پر تھالا لایا ہے وہ ہے کہ دوسری دن

رہنے کے بعد اور دوسری صبح ہونے سے پہلے بھوجن نہیں کرتا +

غلاہ ازب گیلانہ خراؤ کا چار کے بوجب پہلی پر تھالے مشراؤ کو ۲۲

ابکسش یا غورنی اشیا ہی جن کی تفصیل صفحہ ۲۲۸ پر درج ہے نہ کھانی چاہئیں

ان میں سے بہت سی مشیا اور بیان ہو چکی ہیں - یہاں انکو ایک جگہ کر دیا گیا ہے -

۱۔ بیاد کی چھتیں ہیں گندہرب براہ - محرم مرد کا محبت کے میں ہو کہ الدین کی بلا غری بوشیدہ

طہر پاپس میں بیاد کر لینا اسے اسے براہ - جو سے کی شرط میں مار کر اپنی لڑکی دوسرے کو دینا دس

۲۔ اکسش براہ دوسرے کی لڑکی نہ برستی چھین کر اپنے گھر میں ڈال لینا دس ۳۔ پشلیج براہ چھل کپٹ

سے دیا کے زور سے کسی کی لڑکی کو لڑا لیا جانا دس ۴۔ آرش براہ - بن ہاسی رشی دہرمنوں کے بیویا

کے نہیں اپنی کنہا کو دوسرے بن ہاسی رشی کے لڑکے کے سلتہ ایک گائے یا بچہ اور ایک براہ دینا

۵۔ پر جاپوت براہ - والدین کی ضمانندی سے بچوں کے سامنے جاپوت براہ - ان میں سے - پر جاپوت براہ

چاندنی تھانہ ہیں -

فرمایا ہے اور جس کی کچھ غلطی سی نشیخ کہنے اس کتاب میں کی ہے۔ دیا ہی ماننے کو کہتے ہیں۔ سمیک درشن کا ہی نام آچیکا ہے اور سمیک گیانی یا سپے شرو بانی کو ہی آستک کہتے ہیں۔ اور جو نے اعتقادی یا ہستیاتی کو ناستک کہے اعتقادی یا سیکتی میں ۴۸ مول گن اور ۱۵۰ ترگن ہائے جائے چاہئیں۔ ۴۸ مول گن اس طرح پر ہیں۔ سمیک کے آٹھ رنگ دیکھو صفحہ ۱۶۸۔ آٹھ دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ تین سوزھنا دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ چھ امانے تن دیکھو صفحہ ۱۷۴۔ آٹھ سمیک وغیرہ دیکھو صفحہ ۱۷۵۔ سات ہے یا خوں دیکھو صفحہ ۱۶۹۔ پانچ اتی چار ہست پنا دیکھو صفحہ تین تالیف دیکھو صفحہ ۲۳۹۔ اور ۱۔ ترگن جسٹیل ہیں۔ پانچ اور کاتیاگ تین مکا کاتیاگ مسکاو تین تیاگ۔ پانچ اتی چار ۴۸ مول گن میں شمار کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ شنکا۔ کانٹا۔ پچکٹا۔ انیر درشنی چھنا انیر درشنی۔ سنستو لیکن یہ آٹھ انگوں میں ہی آگئے ہیں۔ جس شاستروں میں ان کو الگ لکھا ہے۔ انیر درشنی پرچیان اور انیر درشنی سنستو۔ اعلیٰ درشنی نام انگ کے ہیں۔ پانچک شراوک کے پانچ ادھر تین مکا اور سات دس تیاگ اتی چاروں کے ساتھ نہیں تھا پہلی پرتا دوائے کے پتیاگ اتی چاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اتی چار اس طرح پر ہیں۔ اس کے اتی چار۔ چم کے رکے ہوئے برتن کا گہی۔ تیل۔ پانی وغیرہ۔ یا چٹے کے اوزار چھاج وغیرہ کا چھو اہر اناج و آٹا۔

بھنگ بھانجہ وغیرہ دھنکے کا تیاگ۔ آٹھ پر سے

مد یا شراب کے اتی چار

زیادہ کا اچار و مرتبہ۔ دہی و چھاچھ۔ پھولی گل ہوئی چیز کا بخی۔ شرابی کے ہاتھ کا چھو

ہوا بھون و پانی +

جن پیروں سے چھوٹے چھوٹے چیز علقہ نہیں

مد ہو یا شہد کے اتی چار

ہو سکتے۔ جیسے کوئی۔ کھار و خور و آن کا تیاگ۔ اور شہد کو کسی دوا وغیرہ میں بھی استعمال

ذکرنا +

وہ چند مضامین میں داخلے کا امتحان لیتے ہیں۔ اسی طرح مین مذہب کے اچاریہ اور گرو شراوک دہرم میں داخل کرنے سے پہلے یہ معلوم کرتے ہیں کہ آیا اس شخص میں شراوک دہرم گرن کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں اور وہ قابلیت آٹھ سوال گن کے معہ اتنی چار پالن جو ہار سمیکت کے دہارن اور سات ویسٹوں کے تیار کرنے کی مشق سے پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان میں قابلیت حاصل کر لیتا ہے اسکو نشنگ شراوک کے درجہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ شراوک دہرم یا گرو سمیت دہرم اس ہی کا نام ہے۔

شراوک کی گیارہ پرتما
شراوک دہرم گیارہ درجوں میں تقسیم کیا ہے (۱) درجن سمیکت پرتما (۲) ورت پرتما (۳) سلا یک پرتما (۴) پوسٹہ پرتما (۵) اچمت تیاگ پرتما (۶) دایمتن تیاگ پرتما (۷) برہم چریہ پرتما (۸) کرنجہ تیاگ پرتما (۹) ہرگرہ تیاگ پرتما (۱۰) انومتی تیاگ پرتما (۱۱) اوشٹ سمن بہوت پرتما۔ جن کی تشریح اس طرح ہے۔

درشن پرتما
درشن پرتما ہارک سکول کی پہلی جماعت ہے۔ اس میں زیادہ تر طرہ بان یا اعتقاد کی درستگی کی جاتی ہے۔ اور اس ہی وجہ سے اس کا نام درشن پرتما ہے۔ کیونکہ درشن سے مراد وہی فلسفہ میں اعتقاد سے لی ہے۔ اعتقاد جھوٹا و سچا دو طرح کا ہوتا ہے۔ چنانچہ مین فلسفہ میں ہے اعتقاد کو سمیکت درشن یا صرف سمیکت اور جھوٹے اعتقاد کو متیہا درشن یا صرف متیہا کہتے ہیں۔ پھر سچے اعتقاد یا سمیکت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہو ہار سمیکت۔ دوسرے نچو سمیکت۔ ہو ہار سمیکت سچے دیو ہے۔ گرد۔ سچے دہرم کے ماننے۔ اور جھوٹے دیو۔ جھوٹے گرد۔ اور جھوٹے دہرم کے چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ سادگی پہچان کے لئے دیکھو صفحہ ۱۶۵ لغات ۱۶۸۔ یہ ہو ہار سمیکت تو درشن پرتما میں داخل ہونے سے پہلے ہاشک کی حالت میں ہی ہو جاتی ہے۔

درشن پرتما میں داخل ہو کر نچو سمیکت حاصل ہونی چاہیے۔ نچو سمیکت سچے دیو (جس کو آپت بھی کہتے ہیں) کے فرائض ہونے سات تلوں کے سروپ کو جیسا کہ ہوں

جواب دیش شاستروں نے دوزخ میں جھکتا بتلایا ہے۔ اسکی چاشنی بظہل آتشک سزاگ
 وغیرہ اس ہی قالب اور اس ہی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اس موزی (دونا کاری) کے
 کائے ہوئے کے واسطے مندرجہ ذیل منتر ہے۔ جس کے بار بار چپنے سے اس کا ہر
 دور ہو سکتا ہے +

سو یا اسم۔ از و ہرم پر یکشا

گیانی من میں بچا ہے مانس گرختہ ہدی	گیانی کہنت کچ نکم نکم چھوی
گیانی یوں بچارے مانوسنت کی جی	گیانی کہنت جگ امرت کورس گنڈ
گیانی کے سلیکھا زوہر مانس ہے سہی	گیانی نکھا رند دیکھ دیکھ ترہی مانس
گیانی گن کے زندھان مگویش تیتھ کے ہی	گیانی گیان ستی و پریت دیکھے سب

ترجمہ۔ گیانی تو پستان کو رنگ زعفران کا بھرا ہوا سونے کا گھڑا جھتا ہے۔ مگر
 گیانی کے نزدیک وہ صرف ایک مانس کاو نظر آئے۔ گیانی اندام نہانی کو آبجیات
 کا چشمہ جانتا ہے۔ مگر گیانی اسکو ناپا کیوں کی کان سمجھتا ہے۔ گیانی کنول جیسے چہرہ
 کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر گیانی جانتا ہے کہ یہ تو کف خون اور ماس کے سولے
 کچھ نہیں ہے۔ گیانی کو ہر چیز الٹی ہی نظر آتی ہے۔ مگر جو گیانی اور شیا کی حقیقت
 کو جاننے والے ہیں وہ صرف راہ نجات ہی پر چلتے ہیں بعض آدمی سوال کیا کرتے
 ہیں کہ رنڈی بازی اور دنیا کاری کو سات دینوں میں علحدہ علحدہ کیوں کہتا ہے۔

یہ دونوں پر استری میں آجاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ لت کے لحاظ سے یہ ہر دو
 باتیں علحدہ علحدہ ہیں۔ کسی کو رنڈی بازی کی اور کسی کو خالگی بازی کی لت ہوتی ہے۔
 اس طرح پاکشک شرادک کے فرائض بیان کئے ہیں۔ پاکشک شرادک کا درجہ ایسا
 ہے جیسا کہ لڑکی کلچ کے پرنسپل اپنے کلچ میں داخل کرنے سے پہلے یہ جاننا چاہتے
 ہیں کہ آیا یہ لڑکا چارے کلچ میں تعلیم پانے کے لائق ہے یا نہیں۔ اس واسطے پہلے

ہاں کے سمیپ رہے گن گرام دہی۔
گھر کی شکنج سونی چوری کو دین جان۔
بج ناری بن پر ناری دوش سہی۔
اسی نگر نائیکا کو بچے جو کہا وے سلوہ۔

اس کو ملا پی سوجھا پانی کھئی۔
ترجمہ۔ نڈی بازی میں ساتوں وئیں کا پاپ لکھا ہے۔ دھن کا جراثش ہوتا ہے
اُس کو تو فار بازی سہو۔ بس وکنار کو مانس غوری جانو۔ سباشرت کرنے کو شکار
کے برابر فرعن کرد۔ چونکہ اپنی عورت سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے چوری
اور چونکہ وہ اپنی عورت نہیں ہے اس لئے زنا کاری ہے۔ اس کی صحبت سے تمام
نیک صفات ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس کا ترک کرنے والا قرا پند شمار کیا جاتا ہے۔

شکار میں پانچ اندری جیو کا گھات ہے۔ اس لئے منع ہے۔ جو شخص دوسرے
کی تکلیف کو اپنی تکلیف جیسی جانتا ہے وہ ہرگز اس کا عادی نہیں ہو سکتا۔ ہندو دھرم
میں تو کسی جاندار کو ایذا پہنچانا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اہل اسلام کے ہاں بھی بیت اللہ
خدا کا گھر، مرا و کعبہ میں خون گرانا منع ہے۔ مگر انہوں نے کہ یہ ممانعت کعبہ تک ہی محدود
رکھی جاتی ہے۔ یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ اگر خدا حاضر و ناظر ہے تو تمام دنیا اس کا گھر ہے
جس میں خون گرانے کی سخت مانعت ہے۔ نہ کہ صرف کعبہ میں۔ عیسائیوں کا چشما گم
شرعی ہے ~~ممانعت~~ کسی کو قتل اور قبیح نہ کرو۔ کیا اچھا ہوا اگر
ہمارے بہادر شکاری جو اسے بیگناہ حیوانات کے اپنے جذبات حیوانی کا شکار ٹھیندے کہتے

کسی ہیکس کا بیلہ گر مارا تو کیا مارا	جھٹپ ہی مر رہا ہوا اس کو گر مارا تو کیا مارا
جسے موزی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا	نہنگ و ڈوڈا و شہیر نہ مارا تو کیا مارا

چوری کو ہر مذہب و ملت میں منع کیا ہے۔ تشریح لا حاصل ہے زنا کاری کا

پہننے ہی جو شش فٹے میں سکھ نہ دیکھ کی اکن۔ بھگتی دھرم بھجوانہ (نوجہ) دس
 دغلام، پتادھالہ، دیکھت ہیں ایک سوان۔ نفع نہیں آوت سمجھ بھجار۔ جڑی ہے
 پڑا ہوا اتالی کے بیچ۔ اللہ کہ میں توتے سوان دکھتا، دوشا ایسی ہو رہی تب بھی
 کا۔ تیز آدمی کان دریا دے تیرا کرے ہے ہر دم ہی بکار۔ جڑی ہے
 گل کا دھرم۔ بڑوں کی عزت۔ سب ہڈا اگلے خاک۔ بکتا ہے بے نیکی اور دامن
 کرتا ہے چاک۔ نہیں سو جے وہ جو ہے سار۔ جڑی ہے
 چھٹھمیر کئے شش پیار۔ تیاگو یہ اکہ مول (پاپ کی جڑ) پر گھٹ دوش دیکھت
 ہیں اس میں اس کے سر پر وصول۔ پلے لے تک آخر کار۔ جڑی ہے
 رنڈی بازی کے بد تلخ اظہر من الشمس ہیں۔ جس شخص کو یہ جڑی لت لگ جاتی
 ہے گھر سے محبت تو اس کو باکل نہیں رہتی۔ اپنی عورت۔ خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت
 اور بھلی مانس ہو جڑی گھنے لگ جاتی ہے۔ رنڈی کی فراشتوں کے پورا کرنے میں
 روپیہ بہا کر ناچتا ہے۔ بعض دفعہ تو آتشک و سوزاک وغیرہ ہلک مرض لگ جاتے
 ہیں۔ دہرم کرم سب جلتے رہتے ہیں۔ بیکش (خور دنی) و ابیکش (نا خوردنی) کا خیال
 نہیں رہتا۔ لوگ رنڈی باز کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ شراب نوشی۔ انس خوری
 وغیرہ جڑی عادتیں پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس کا نام اتم العیوب رکھا جاوے تو بجا
 ہے تندرہ جبالا ساتوں ہیوب تو اس میں ظاہر اسی موجود ہیں۔ جیسا کہ پنڈت منوہر لال
 جی نے دھرم پرکیشا میں کہا ہے ۛ

سو یا اس

دھن کو نباس ہوئے سوہنی کوہت کرم جانو۔
 چنن کر دے دھو انس دوشس لہی۔
 بھوگ جو کرت ناما بھانت سوئی کھیت کرم

تک لاجے میں ہارنا ہر ملک کو معلوم ہے۔ اور پھر اس کا جو آخری نتیجہ جنگ و مباحثات
جس نے تجارت کو فطرت کر دیا کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

مانس خوراک کو ترک کرنا ہندومت کا اصول ہی ہے۔ عاقبت ایشیائی اسلام
صوفی وغیرہ بھی اسے بڑا جانتے ہیں۔ حیوانوں کی کتاب پیدایش (جو انجیل کا ایک
حصہ ہے) سے بھی مانس خوری کی ممانعت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا نے حضرت آدم
کو یہ ارکے اس کو باغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا

*Behold, I have given you every herb bearing
seed, which is upon the face of all the earth,
and every tree in the which is a fruit of a
tree yielding seed to you it shall be for meat.*

ترجمہ۔ دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔
جن سے بیج ادریج سے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب تمہاری خوراک ہونگے۔ اس سے
صاف ظاہر ہے کہ انسان کی خوراک نباتات ہے۔ نہ کہ مانس۔ علاوہ انہیں انسان کے
جسم منہ۔ اور دانتوں کی بناوٹ مانس خود حیوانات جیسی نہیں ہے۔ حیوانات میں سے
صرف وہ جانور مانس خور ہیں جو زبان کے ذریعہ پانی پیتے ہیں۔ جیسے شیر اور کتا وغیرہ۔
جو جنات گھونٹ بھر کر پانی پیتے ہیں جیسے بندرہ وغیرہ وہ بھی مانس خور نہیں ہیں۔ چہ
وہیکہ انسان جو شرف المخلوقات کہلاتا ہے اور جانتا ہے کہ

اسے یا کسیکو جو کوئی کل پائے گا | یہ یاد رہے یہ بھی نہ کل پاوے گا
اس داری کا کھت میں سن لے پیکر | جو کج کوے گا وہ کل پاوے گا
مشرقی غورشی کے بارے میں منہ ذیل چند سطور قابل ملاحظہ ہیں۔

لاونی دھن پہلو۔ تال توالی طرز۔ نہ کہ در کیا تجھ کو اسے باوہار
جڑی ہے ہر کی پھلکار۔ بدھی۔ ویرج۔ مان اور دولت مانس ہوت ایکبار۔

اسٹھان کہے۔ جہاں نہ ہی کیا نالاب کا پانی بہت گہرا جو اور وہ جو پایا دھوپ سے کس
ہوتا ہو تو وہ جل اسٹھان کو نکلنے کے لائق ہے۔

بادل کا جل جو ہوا سے مس ہوتا ہو۔ وہ پانی جو فطر کے ذریعے صاف کیا گیا ہو
یا دھوپ سے گرم ہو اور اسے پراسک جل یا صاف پانی کہتے ہیں۔

نشات و لیسین اس کے علاوہ اس کو مناسب ہے کہ اگر دوسات و لیسینوں میں

سے کسی کا عادی ہو تو اسکو بھی چھوڑنے کی کوشش کرے۔ **دین** **مستمن**

شوق یا لال کا نام ہے۔ اکثر آدمیوں کو مندرجہ ذیل سات و لیسینوں میں سے کسی بھی

متم کے دین کی عادت پڑ جاتی ہے۔ سات و لیسینوں کا نام اس طرح ہے (دو) :

جوا کھینٹا۔ ماس۔ دہ۔ ویشیا دین۔ شکار۔ چوری۔ چوہنی۔ رین۔ ساقوں۔ پاپ۔ نوار۔

یہ اس متم کی بد عادتیں ہیں کہ انسان ان میں گم کر باقی سب باقی کو قبول جانتا ہے

رات دن ان ہی کا خیال رکھتا ہے۔ ہر وقت ان ہی میں لگا ہوتا ہے اس کو کسی اور

کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے اس نے جن شخصوں کو ہرم کی راہ پہ چلنا

منظور ہے ان کو چاہیے کہ وہ پہلے ان عادتوں اور خراب شغلوں کو بھی آہستہ آہستہ

کم کرے۔ انس اور شراب کا تباہ تو پاکشک شراب تین مکار میں پہلے ہی کر دیکھا ہے

اب پانچ بد عادتیں ادا باقی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اس میں ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ

ان کو بھی چھوڑنے کی مشق کرے۔ بعض آدمی یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ اس اور شراب

کو پہلے تین مکار میں اور پھر سات و دین میں دو دفعہ کیوں شمار کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان

دو چیزوں میں دو باتیں جوتی ہیں۔ ایک تو سخت جیو ہنسا اور دوسری بڑی لت۔ تین

مکار میں تو ان کو بلحاظ ہنسا کے شمار کیا ہے۔ اور سات و لیسینوں میں بہ لحاظ بڑی

لت کے +

ان میں سے جوا کھینٹنے کو ہر شخص مجرا جانتا ہے۔ پانڈوں کا اپنی بہتری و دریدی

ایسا کرنے سے جو ہنسا نہیں ہوتی۔ پانی کا چھان کر پنا صرف میں مت ہی کی ہایت
 نہیں ہے۔ بلکہ جو سمرتی اسی لئے شلوک ۶۴ میں بھی لکھا ہے کہ **पानी तपस्वित**
 اور جوہر مت میں بھی ایسی ہی کہا ہے۔ پاکشک شرادک کو چاہیے کہ وہ جی المقدسہ لڑتی
 بھوجن کا بھی تیاگ کرے۔ بھوجن کی شاستروں میں چار قسم بیان کی ہیں۔ (۱) کھاویہ۔ (۲) شیلہ
 جو مٹو کہہ کر کے کی غرض سے کھائی جاویں۔ جیسے روٹی۔ پوری۔ کچوری۔ مٹھائی
 وغیرہ (۳) سوادیہ۔ جو آنتھ کے واسطے کھائی جاوے۔ جیسے پاپڑ۔ الاچی۔ پان۔
 سپاری وغیرہ (۴) لیئے۔ جو چائی جاوے۔ جیسے ربڑی۔ لپسی۔ دوائی۔ وغیرہ (۵)
 ہٹے۔ جو پی جاوے۔ جیسے دودھ۔ پانی وغیرہ۔ بعض شاستروں میں ان کے بجائے
 (۱) اسن یعنی روٹی وغیرہ (۲) پان و پانی وغیرہ (۳) کھاویہ۔ لڑو وغیرہ مٹھائی (۴)
 لیئے۔ ربڑی وغیرہ لکھے ہیں۔ ان میں سے پاکشک شرادک کے لئے ساکارہ ہرم امرت
 کے ٹیکا میں صرف رات کو زلیج کھانے کی ممانعت بتلائی ہے۔ ہماری رائے میں بھی
 یہ ٹھیک بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ ایک مہندی سے رات کو پانی کا تیاگ کرنا اس کے
 لئے ایک شکل کا پیداکرنا ہے اور یہ بات رولج کے مطابق بھی ہے۔ کیونکہ بہت سے اٹھی
 رات کو صرف اناج کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور پانی دودھ وغیرہ پی لیتے ہیں۔ پاکشک
 شرادک کو مناسب چکر اگر اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ بھگوان کا مندر ہو تو چھے
 دیو کا شردھان کرنے کے لئے ہر روز صبح جن پرتما کا وشن بھی کیا کرے۔ او بھگوان کی
 پوجا کرنے اور اپنی تندرستی قائم رکھنے کے لئے ہر روز پراسک جل سے اسٹنان کیا کرے
 جیسا کہ دھرم سنیو شراداکا چارادھکار ۹ شلوک ۵ تا ۵ میں مرقوم ہے جہاں لکھا ہے
 کہ چونکہ بھگوان کی پوجا وغیرہ کے لئے گرسختی کو نشان کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مناسب
 ہے کہ صان جگہ میں جہاں کوئی جیونہ ہو چھانے ہوئے یا منٹروں کے ذریعہ صاف
 کئے ہوئے جل سے اپنے ہال اور وانت دھو کر اور پورب یا آتر کی طرف منہ کر کے ہر روز

دہرم کے مستحق بنانا چاہیے۔ یا کوئی اچھین جین مت دھارن کرے۔ وہ تین مکار اور
 پانچ اوہ مہر کا مٹا تیاگ ضرور کرے کیونکہ ان آستوں استیاہ کا استعمال بہت سے
 چھوٹے چھوٹے دیوں کی ہنسا کا کارن ہے۔ ان میں ظاہر ایسا نظر آتی ہے۔ ان کا
 قولے روحانی پریدائز پڑتا ہے۔ ریگنٹو وغیرہ ویدک شاستروں میں یہ استیاہ دیوں
 و بلوغ و جگر و معدہ کے لئے بالخصوص مضر بتلائی ہیں۔ ان کے ترک بدون کوئی شخص
 شرار کو کہلائے گا سختی نہیں ہو سکتا۔ ان کا تیاگ مول گن یا بنیادی وصف کہلاتا
 ہے۔ جیسے بدھ دیوں بنیاد کے مکان نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ان کے ترک کے بدھ دیوں
 شرار کو کہلا سکتا۔ یعنی جو شخص بالنس۔ شرب۔ شہد۔ گوگرد وغیرہ میں آنکھوں سے
 جیر ہنسا دیکھتا ہو ابھی ان کا تیاگ نہیں کر سکتا۔ وہ دیا دہرم ہانسنے والا سرا بگی دیہ لفظ
 شرار کو کا بھجنا ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے؟ ساتھ ہی ساتھ اسکو مناسب ہے کہ وہ حتی
 المقد جیو دیہ بھی پالے۔ اور صبح و شام دو وقت پینچ پیشی کی استی روپ نو کا رنتر
 یا کسی اور ستوترا کا باظ بھی کیا کرے تاکہ وہ دیوار سمیکت پال سکے۔ یعنی اس کو
 سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کا اعتقاد ہو سکے۔ جل کو صاف کپڑے میں جو میلہ کھیلا
 نہ ہو اور جو ۳۶۔ انگل لمبا۔ اور ۲۴۔ انگل چوڑا ہو۔ یا جو برتن کے منہ سے تین گنا چڑا
 جو چھان کر استعمال کرے۔ چھنا ہوا جل صحت کے لئے بڑا مفید ہے۔ بعض کپڑے
 جو غیر چھنا پانی پینے سے اندر چلے جاتے ہیں جڑی بڑی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ناروہ
 ایسی ہی بے احتیاطی سے جوتا ہے۔ بعض آدمی یہ کہتے ہیں کہ پانی چھانے میں ہنسا
 ہوتی ہے۔ کیونکہ چھنے ہوئے جیو پانی سے علوہ جو کر مواتے ہیں۔ اس کے یہ جین
 مت میں یہ دایت ہے کہ ڈول میں دو گنٹے ایک اوپر ایک نیچے لگوانے چاہئیں
 پانی چھان کر اور پھلنے کو دھو کر وہ پانی پھر کنوئیں میں اس ڈول کے ذریعہ پہنچانا چاہئے
 اور نیچے گنٹے میں دوسری رسی باندھ کر اور اسکو کھینچ کر پانی کنوئیں میں ڈال دینا چاہئے

نقادان ہر سبب شرم نہ ہو (۷) جس کا مکان پان اوچلن مناسب ہو (۸) اچھے بچے
 ہائیں آدھیوں کے ساتھ جس کی محبت ہو (۹) عقلمند ہو (۱۰) احسان کرنے والا ہو (۱۱)
 پانچ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہو (۱۲) دہرم کی بات سننے میں جس کا دل لگتا ہو (۱۳)
 جو دیوانہ ہو (۱۴) پاپ سے بڑے مالا ہو۔ ایسا شخص گڑبست دہرم پر چلنے کے
 قابل ہوتا ہے۔ جس شخص میں یہ چودہ باتیں پان میں سے چند بھی پائی جائیں اسکو
 اگر دہرم کا آپدیش دینگے تو وہ دہرم قبول کرے گا جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس کو
 دہرم آپدیش دینا زیادہ فائدہ نہ کرے گا +

عشترادک کی تین قسمیں جن شاستروں میں عشترادک کی تین اقسام بیان کی

ہیں۔ اول پاکشک۔ یعنی وہ شخص جو دہرم کی کپش رکھتا ہو۔ اوجس کا میلان طبع بھی
 دہرم کی طرف جھکا ہو۔ دوسرے خشک جو عشترادک کی گیارہ پتہ نمایاں سے کسی کا پالنے
 والا ہو۔ تیسرے سادھک جو سنیاس مرن کرے۔ پاکشک عشترادک جو بالکل مبتدی ہوتا
 ہے اور عشترادک کلاس میں داخل ہونے کی تیاری کرتا ہے۔ اس کے آٹھ من گٹوں
 کا سندوش تیاگ ہوتا ہے۔ پورا تیاگ نہیں ہوتا۔ اس کے صرف چوبیس سمیکت ہوتا جو
 نشیو سمیکت نہیں ہوتا۔ دہرم سنگرہ شراد کا چار۔ ادھکار۔ پانچ شلوک ۱۸ میں تین مکھ
 اور پانچ گومبر کے تیاگ کو مول گن کہا ہے۔ جس کے مطابق پاکشک عشترادک کو صرف
 ۱۸۔ دھاد شراب ۱۹۔ دھود شہد ۲۰ اور بڑی چیل بٹی۔ اور مڑو گولہ ۲۱۔ کٹھوہ ۲۲۔ کٹھیا گولہ ۲۳۔ پاکر
 دو گھنی کا پھل ۲۴۔ ان آٹھ چیزوں کا ستھول ترک ہوتا ہے۔ ان کی اتی چاروں کا ترک۔
 اس سے نہیں ہوتا مگر سادھک دہرم امرت میں آٹھ مول گن اس طرح شمار کئے ہیں۔
 (۱) ہائیں (۲) دھاد (۳) دھود (۴) پانچ (۵) راتری بھوجن (۶) پانچ پریشی کی انتہی
 (۷) جو دیوانہ ۱۸۔ چھان کر پانی پینا اور برتنا۔ کسی کسی اور شاستریں تین مکھ اور پانچ
 اور بت کو آٹھ مول گن کہا ہے۔ چارے خیال میں شروع شروع میں جب کوئی شخص

چھوڑ دیوے۔ اس بات کا خیال کر کے اور نیز اس شکل کو آسان کرانے کے علاوہ
 دہرم روپی سیرجی پر چڑھنے کے لئے ہمارے دہرم دیالو جین آچار یوں نے گیارہ
 ڈنڈ سے مقرر کئے ہیں۔ یا یوں کہتے کہ دہرم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ
 کلاسیں قائم کی ہیں۔ جبکہ شرادک لکھ گیارہ پرتا کہتے ہیں۔

شرادک کی تعریف
 شرادک کے تین حروف **श. व. वा.** کو لیکر بعض آدمی اس
 ترجمہ شرادواں۔ دو یک دان اور کیر یا دان بھی کرتے ہیں۔ یعنی ایسا شخص جبکہ

دہرم اور دہرماتما میں شرادک یا اعتقاد ہو۔ جیسے بڑے کی تمیز ہو اور دہرم کے
 کاموں پر پلتا ہو۔ شرادک اور سادہ ہو میں چایا اور گرو والا تعلق ہے۔

شرادک دہرم آپدیش مننے والا۔ اور سادہ دہرم آپدیش سنا نیوالا ہوتا ہے
 جبکہ دہرم سنا یا جاوے اس میں جو دو باتیں ہونی چاہئیں۔ جن کو دسا کار دہرم
 امرت نام شاستر میں اس طرح بیان کیا ہے۔

न्यायोपात्त धनोयजन गुणो गुकन् सद्विचिन्निवर्ज
 न्नन्यो न्यानुयुक्तद्वयेहिणी स्थानात्यो हीमव
 युत्ताहारविकारप्रत्यसमितिः प्राज्ञः कृतज्ञो वव्री
 शृण्वन् धर्मविधिं दयालु रघभीः साम्प्रत धर्मवदेत

ترجمہ۔ جو شخص (۱) دانت داری اور نیک متی کے ساتھ روپے کمانے والا ہو (۲)
 گنوں میں جوڑے ہیں ان کا ادب و عزت کرتا ہو (۳) راست گفتار ہو (۴) دہرم آرکھ
 اور کام۔ تین پرشار تہوں کا ان میں سے ایک دوسرے کو مناسب میں رکھ کر سپرد
 کرنے والا ہو (۵) تین پرشار تہوں کے لائق استری اور سخاوت رکھنے والا ہو (۶)

کسی نے حکم کر چکا کسی دوسرے شخص کی اذیت حیثیت عرفی کی ہے اور دفعہ ۵۰۰ یا ۵۰۱ کا گناہگار جو ہے تو ان کٹائے کا دوش ہے۔ اگر کسی شخص کو دہرکا دیا ہے۔ اور زیر دفعہ ۴۱۷ لغایت ۴۲۰ منرا پائی ہے تو ایسا قصور ہے۔ اگر رشوت ستانی یا جسطوری جرائم دفعہ ۱۶۱ و ۱۶۵ کا گناہ کیا ہے تو لہجہ میں آکر کیا ہے۔ اگر کسی جیوان کو بیگناہ ستایا ہے اور زیر دفعہ ۴۲۸ و ۴۲۹۔ آ یا ہے تو اسکی بنیاد ہنسنا ہے۔ جھوٹ کی منرا زیر دفعہ ۱۹۳ چوری کی منرا زیر دفعہ ۴۷۹ لغایت ۳۸۲ زنا کی منرا زیر دفعہ ۳۷۶ منی ہے۔ ہر گروہ یا ہوس اسباب دنیا کی فراہمی کو کہتے ہیں جو دہر گناہوں کا باعث ہوتی ہے۔ دنیاوی چیلخانوں کو چھوڑ کر دینی ترک اور دوزخ بھی ان ہی چاروں کشاکش اور پانچ پاؤں کی بدولت ملتے ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا ہی دہرم ہے۔ دہرم کے دوسرے معنی دستہ کے سبھاؤ یا خاصیت جلی ہشیار کے ہیں جیسے آگ کا دہرم جلانا۔ ادب پانی کا پیاں بھجانا۔ اسی طرح اتحاد (دع) کا دہرم شانت (الطہیان) اور خست دہمان ہے۔ یہ دہرم آتما میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے آگ میں گرمی۔ جو فکے کسی دوسری شے کے صاف کو قائم رکھتی ہے وہ اس کے موافق۔ اور جان اوصاف کو کم کرتی ہے وہ مخالف کہلاتی ہے۔ چونکہ مندرجہ بالا ہشیار آتما کے شانت چت پن میں ہر جی ڈالتے ہیں۔ اس لئے ان کو دہرم کہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا آتما کے دہرم کے مخالف ہیں۔ اس کے خلاف۔ کٹھا۔ بارود۔ آرجو۔ بہت۔ آہن۔ شمع۔ تیاگ۔ سبھ۔ سچ۔ بھوچریہ۔ آتما میں شانت اور چت پنا قائم کرتی ہیں۔ اس لئے ان کو دہرم کہتے ہیں۔ دہرم ہی کا نام پن اور دہرم کا نام پاپ ہے۔ پاپ حاصل ہندو بالانہ ہشیار یعنی پانچ گناہ اور چار کٹائے کو کہتے ہیں۔ جن کو ترک کرنا مناسب ہے لیکن اب جانتے ہیں کہ ایک گرہنی جسکو دنیا کے سب کچھ کار و بار کوئے پڑتے ہیں ان نوباتوں کو جس کا اس کو قدم قدم پر لحظہ۔ لحظہ متا لہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیسے

امراض سے بچ جاتا ہے۔ سوچ گئی ہیں جلع سے جہاں تک ہو سکے پرہیز کرنا بہتر ہے
ہم نے کام پر شارت کا یہ عقوڑا سا حال اس جگہ موقوفہ ہم کو صبح کر دیا ہے۔ زیادہ
کام شام سے معلوم کوں ؟

دوسرا ہر شارت حقہ اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں کہ دوسرے کس کو کہتے ہیں شفت
دوسرے کس کو کہتے ہیں شفت (دعا و مشتق) سے نکلا ہے جس کے سننے سے
کے ہیں اندازہ ہم سے وہ سنے مراد ہے جو کو کو کہہ سے نکال کے سکے ہیں دوسرے
اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایسی شے کو کہتے ہیں۔ اس کا جواب مندرجہ ذیل دو دو ہوں
کے اخیر میں ہے۔ دو ہوا

دوسرے دوسرے سب کو کہتے ہیں شفت کہنے کوئے	دوسرے دوسرے سب کو کہتے ہیں شفت کہنے کوئے
جو کو کو کہتے ہیں شفت کہنے کوئے	جو کو کو کہتے ہیں شفت کہنے کوئے

یہی جگہ دوسرے کہتے ہیں وہ کیا ہے ؟ وہ پانچ پاپ (دہنسا۔ چوری۔ جھوٹ
زنا۔ پر گروہ دیہیں) اور چار کھانے (کرودہ۔ ان۔ ایا۔ نو جو) کو ترک کر کے بھگوان
کے نام پانے کا نام ہے۔ تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ اس میں آ گیا ہے۔ جو شخص ان
نو چیزوں سے جس قدر پرہیز کر کے اپنا من بھگوان میں لگائے وہ اسی قدر کہ
سے نکل کر کہ میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ دیکھ اور جو کچھ کالیف۔ جو کچھ جھگڑے
جو کچھ فساد۔ جو کچھ جنگ نظر آئے ہیں۔ ان سب کی تہ میں ان باتوں میں سے کچھ
نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ کیا دنیا کے تمام جیلخانے ان ہی اشخاص سے نہیں بھرے
چڑے ہیں جن میں سے کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے
غصے کی شے مالک میں اگر کسی دوسرے پر حملہ کیا ہے یا اس کو زد و کوب کیا ہے۔ اور
دوسرے ۳۵۲ یا ۳۵۳ قریب ہند کی رت سے سزا پاب ہوا ہے یا کسی کو قتل
کر کے زبردست ۳۰۲ ظالمیت ۳۰۴ سزا پائی ہے تو وہ کرودہ کھانے کا پھل ہے۔ اگر

جی غصہ۔ دوسرے وغیرہ سہاریاں پر غصے کے لئے میسر آدیں تو آئیں گے استعمال میں
 کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کو تنگ کر دوسروں کی عورت کو بھٹلا کر امانت
 میں خیانت کر کے غم سے اڑانا پاپ اور دہرم ہے۔ بھوکوں کے بھونگے میں اقبال
 کو تنگ دین رکھنا دانگی ہے۔ اور ان میں محبو کر آپ کو بھول جانا جو تو فی اور رسوائی۔
 اہلاد عورت، اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ استری
 بھوک اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہے نہ کہ خلک کے واسطے۔ جو شخص اس بات کو خیال
 میں رکھتا ہے وہ دوسرے کی عورت اور نڈی کے پاس جانا ہرگز پسند نہ کرے گا۔
 کیونکہ اولاد پیدا کرنے کی غرض وہاں پوری نہیں ہوتی۔ اپنی عورت کے ساتھ ہی ایام
 حیض میں جماع کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حیض آنے سے چوتھی
 رات صحبت کی جاوے۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پانچویں۔ ساتویں۔ نویں۔
 گیارہویں۔ تیرہویں اور پندرہویں رات جماع کرنے سے لڑکی۔ اور چوتھی۔ چھٹی۔ آٹھویں
 دسویں۔ بارہویں۔ چودھویں۔ سولہویں رات صحبت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
 حیض سے سولہویں دن کے بعد بچہ دانی کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر صحبت کرنے سے
 اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ حیض سے گیارہویں روز اور ناشتی۔ چودس۔ اداوس اور پندرہ
 کو ہشتا کا اور دس لکھتی ہیں اور دن کے وقت جماع کرنا منہ ہے۔ حل قرار پا جانے
 کے بعد بچہ پیدا ہونے سے چالیس روز بعد تک جماع کرنا مناسب نہیں ہے۔ جب تک عورت
 کو حیض آنا شروع نہ ہو۔ اور چالیس سال کی عمر سے زیادہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا گروہی
 پیدا کرتا ہے۔ بارہ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ خواہ وہ اپنی ہی عورت کیوں نہ ہو جماع
 کرنا فحشاء منہ ہے۔ بھوک کے وقت اور جب تک کھانا ہضم نہ ہوا ہو اس وقت تک جماع
 کرنا گروہی اور مہضی پیدا کرتا ہے۔ جل کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے
 لیکن دھو پنا بہت فائدہ مند ہے جماع کے بعد پیشاب کرنے سے انسان بہت سے

کام پر شارت تھے۔ اسی پر شارت سے کماٹے جوئے دین کو اپنے اور اپنے کشتب کے
 پان پون میں کام لائے اور جو بیوگ میسر آدیں انکو بیوگنے کا نام کام پر شارت ہے
 بیوگ کے اقسام۔ بیوگ اور آپ بیوگوں کیلئے ساگری کو بندہ گوں سے آٹھ قسم
 میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی (۱) خوشبو (۲) اشتری (۳) پوشاک (۴) گیت (۵) پان (۶)
 بیو جن (۷) مکان (۸) سواری۔ دیکھو صفحہ ۲۲۶ چنانچہ گزرتی کے لئے جائز طور پر
 ہیا ہوئے ہوئے ان اس باب میں وادام کے کام میں لانے کی مخالفت نہیں ہے۔
 اگر کسی شخص کو عطر و علیل و غیرہ خوشبویات سوچنے اور لگانے کے لئے۔ اپنی خوبصورت
 اشتری بیوگنے کے لئے۔ نعل و کعبہ شال ووشالے پہننے کے لئے۔ سنہرے اور
 مد پھلے زیورات زیب تن کرنے کے لئے۔ عطر و عسل گانے سننے کے لئے۔ ہار و نمیم۔ ستار
 بل ترنگ۔ باج و غیرہ بجانے کے لئے پان ٹھوڑی کھانے کے لئے۔ حلوا۔ چوری۔ لڈو
 تیرنی۔ قلاتند۔ قلاب جاسن و غیرہ وغیرہ لذیذ کھانے تناول کرنے کے لئے۔ جواڑ خانوس
 گدی۔ ٹیکوں سے سجے ہوئے عالی شان سکانات و محلات رہنے کے لئے۔ باہتی۔ گھوڑے

سے بہت پریشاں ہیں بان گن اس طرح بیان کرتے ہیں

ترجمہ۔ پان کرٹا۔ چوچا گرم۔ میٹھا۔ کھانا۔ کیلا ہوتا
 ہے۔ یہ پانی کو دو کرٹو والا کٹ کاٹا مل کر نیو لاشنہ کی پٹی
 کھو نیو لاشنہ کو دو کرٹو والا کٹ کاٹا مل کر نیو لاشنہ کی پٹی
 کرٹو لاشنہ شہوت پیدا کرتا جو اس طرح اس میں تیرو گن ہیں اور
 اس کا لاشنہ گریں ہی شکل ہے۔ مگر پان کے تیرو گن
 اس میں بہت ہستے ہیں جب سکوند راجوڑیل مصالحہ کیا
 کھا یا جائے تو اس میں کھانے کا لاشنہ لکھول لکھول۔ بائفل۔ جاوڑی
 الائی۔ بادام۔ کیسے۔ کھانا۔ چا۔ اسپاری *

ताम्रलंकुटितमुष्णामधुरं,
 काम्यं कषायान्वितम् ।
 वातघ्नं कफनाशनं कृमिहृ-
 दैर्भक्ष्यदीपापहम् ।
 वक्त्रस्याभसां मलापहसं
 कामाग्निं संदीपनं । ताम्रल-
 स्य सप्तैव योदश- गुणाः
 कृतिः ३८२ ॥ २३ ॥

مشعل کیا ہے۔ اور دہرم پر شار تھ کو سب سے اول رکھا ہے۔ اس کا منشا یہ ہے
 کہ ارتھ اور کام میں بھی دہرم کا خیال رکھا جاوے بیٹے رو پید کاتے وقت یہ خیال رہے
 کہ کیکو دھوکہ فریب نہ دیا جاوے اور بھوک بھو گئے وقت جائز ناجائز کا خیال رہے۔
 ارتھ پر شار تھ - ارتھ پر شار تھ رو پید کیا نے کی تجاویز کا نام ہے۔ جس میں مذہبی
 و جمل سازی کو کام میں نہ لایا جاوے۔ زیادہ قیمت کی شے میں کم قیمت کی شے ملا کر
 فروخت نہ کی جائے۔ غریبے وقت زیادہ وزنی اور فروخت کرتے وقت کم وزنی باٹ
 استعمال نہ کئے جاویں۔ کپڑا چھوٹے گز سے نہ ناپا جائے۔ کم نفع مقرر کر کے زیادہ نہ
 لیا جاوے۔ ال آرڈر کے مطابق تیار کیا جاوے۔ آجکل اس قسم کے دھوکے بڑے
 کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی کو کسی کا اعتبار نہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ اس آریہوت
 دیس کے لوگ تھے آریہ (دھرماتما) تھے۔ یونانی سفیر میگاسٹینز نے جوسن میسوی کے تین
 سال پہلے ہندوستان میں آیا تھا۔ لکھا ہے کہ ہند کے آدمی راست گو اور بہادر تھے
 نیک اور پاک تھے۔ ہر شخص ایک دوسرے کی بات پر اعتبار کرتا تھا۔ کوئی اپنے رواج سے
 کوخل نہ لگاتا تھا کیونکہ چور اور اٹھائی گیرے ہوتے ہی نہ تھے۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ تھا
 لیکن اب حال بالکل برعکس ہے۔ ہر ایک پیشہ میں ٹھکی اور غریب سے کام لیا جاتا ہے
 اور اس کا نام "دوکا نداری" بتلایا جاتا ہے۔ افسوس! اس لئے اے دیس اووے
 قوم کے ہی خواہو۔ اے آریہ بھوی کے سپوتو! جلد بھلو اور رستی اور دیانداری کا
 بیوا کر دو۔ پاپ سے ڈرو۔ جن پیشوں میں زیادہ ہنسا ہوتی ہے وہ بھی نگو۔ بہرین بھتری
 اور دیس کے لئے جو اپنے پیشے (دیکھو صفحہ ۱۳۳) متع کئے ہیں ہرگز اختیار نہ کرو۔ سبائی آپکو
 اختیار ہے کہ خواہ اپنے دیس میں خواہ پردیس میں تجارت کرو۔ عین شاستروں میں سمندر
 پار تجارت کرنے اور علم سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ تم وہاں اپنا کھان پان و
 شرم و انشیک رکھو غرضیکہ ارتھ پر شار تھ پورا کرتے ہوئے دہرم کا خیال رکھو +

اور کب ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف و سیر سے کب سے کب تک رہے۔ ان باتوں سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے۔ دماغ پر بیجا ذہ زور پڑتا ہے۔ حافظہ خراب ہوتا ہے۔ اچل بعض مضامین مثلاً اقلیدس۔ الجبر احصاء دوم وغیرہ ایسے پڑھائے جاتے ہیں جن کا پرکیشیل لائف یا گز بہت آشرم میں کچھ کام نہیں پڑتا۔ ان کے بجائے سلسلہ تعلیم میں قرآنین و دیوانی و غورمداری سکھلانے چاہئیں جن کا کام انسان کو ہر وقت پڑتا ہے۔ اگر لکھا گیا جاوے تو لا کلاس و میڈیکل کلج ملحدہ کھولنے کی اور دکالت و ڈاکٹری کو بطور ایک پیشہ کے سکھانے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی ہر ایک شخص اپنے حقوق کو خود جاننے لگے گا اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا علاج خود کر لے گا۔ سب سے اخیر کام شاستر کی تعلیم دینی چاہیے۔ اور بتلانا چاہیے کہ کن کن خراب عادتوں سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ کس کس موسم میں کیا کیا بھوگ آپ بھوگ بھوگنے چاہئیں۔ جب برہم چاری اس طرح دینی و دنیوی تعلیم پا کر برہم چریہ آشرم یا سکول کو چھوڑ کر گز بہت آشرم میں داخل ہو تو پھر اس کا بیاہ کرنا چاہیے۔ برہم چریہ کی حالت یا سکول لائف میں بیاہ نہیں۔ کرنا چاہیے۔ بیاہ کے واسطے مناسب کنیاں اور بتلاش کر کے چاہئیں +

گز بہت آشرم۔ گز بہت آشرم میں انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دن کے مطابق یا جس طرف اس کی طبیعت کا میلان ہو۔ اچھے اچھے چوبار جن میں ہنساکم ہوتی ہو کر کے رو پیر پیدا کرے۔ سو گرہستی کے واسطے جو چھ فرائض۔ آقا (دو پوجا) وارتنا (روز گان) تپتہ (سلیک و دیت) وائن (نہرات) شوقہ شیا و کتب مذہبی کا مطالعہ ششہم (مسابقات من کوادمانہ یوں کو قابو میں رکھنا اور دیگر جائداروں کو تکلیف نہ دینا مقرر ہیں انکو جو شہ ادا کرتا رہے اور دھرم کے ساتھ کھلے ہوئے دھن سے جو بھوگ میسر آویں ان کو بھوگ رہے۔ ہندو جن سلف نے ان سب باتوں کو تین پست ارتھ دھرم۔ ارتھ۔ اور کام میں

سیکسی ہوئی باتوں کو پر یکہ کیلی ~~مسلک~~ کام میں لانا ہے۔ یعنی
 اُن پر عمل کرنا ہے۔ آج کل چاروں آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور
 سلیت۔ خواب خفتہ ہو گئے ہیں۔ اور اس ہی وجہ سے سوسائٹی کی حالت خراب
 ہے۔ آج کل کے موجودہ سکولوں اور کالجوں میں اور برہم چریہ آشرموں میں جواب پھر
 کھلنے لگے ہیں اِن ہی چھ باتوں۔ دھرم۔ ارتھ۔ کام۔ شلاریک۔ مہمتی۔ سا جک۔ مہمتی۔
 اور نیک۔ مہمتی کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ بچوں کو شروع ہی سے جھوٹ نہ بولنے۔ بلا مشق
 ہنسا نہ کرنے۔ چوری نہ کرنے۔ چکانہ کھیلنے۔ لاس نہ کھانے۔ شراب نہ پینے۔ سگرت
 استعمال نہ کرنے کی تعلیم چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے ذریعے سے دینی چاہئیں پھر
 اُن کو خطان و صوت کے اصول اور حساب بتلانا چاہیئے۔ پھر دس سال کی عمر کے
 بعد ارتھ و دیار و پیدہ کمانے کے علوم مثلاً درزی کا کام۔ جوڑی کا کام۔ صرافی کرنا۔
 وہ کان کرنا۔ کلر کی کا کام۔ پلانٹ کا کام۔ خراچی گری۔ روپیہ پرکھنا۔ ٹائپ کرنا۔ ہو پار
 کرنا۔ حکمت۔ ڈاکٹری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ وہ کام جن کے ذریعہ وہ گرہست آشرم
 میں جا کر اپنی رہ دی کما سکے سکھلائے چاہئیں۔ پھر سا جک۔ تی۔ برہم بولج کی تعلیم دینی
 چاہیئے۔ پھر نیک۔ مہمتی۔ سیاسی و سپل قواعد و قوانین دیوانی و فوجداری وغیرہ کی تعلیم
 دینی چاہیئے۔ اپنے ملک کی ہٹری اور غیر مالک کی تواریخ پڑھانی چاہئے جس سے وہ
 یہ جانے کہ ملک میں ترقی اور زوال کے کیا کیا اسباب ہوتے ہیں۔ سلطنتیں کن کن وجوہ
 سے ضائع ہوئیں۔ مغلیہ خاندان کی حکومت کے زوال کے کیا اسباب ہوئے۔
 انگلینڈ نے کس طرح ترقی کی۔ جاپان نے اپنی حالت کس طرح سدھاری وغیرہ وغیرہ
 تواریخ کی کتابیں جو آج کل سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں اِن باتوں پر زیادہ زور
 نہیں ہے۔ ان میں زیادہ تر یہ بتلایا جاتا ہے اور امتحان کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے
 کہ اکبر بادشاہ نے کس سن سے کس سن تک سلطنت کی۔ سکھوں کی لڑائی کہاں

کرتا ہے یہ سب پروردگار ہے۔ نورانی مارگ ہے۔ نورانی مارگ ترک کرنا ہے۔ یہ سادہوں کے واسطے
 ہے اور اس ہی کا نام تھی **حرم**۔ انا کا دہرم۔ سنت دہرم۔ یگ مارگ یا ویباگ
 مارگ ہے۔ اس کا کچھ ابھیاں جو تیاگ روپ ہے گرمہت آخرم میں ہی شروع ہو جاتا
 ہے۔ پروردگار مارگ۔ نورانی مارگ کی پہلی منزل ہے۔ پروردگار مارگ اور نورانی مارگ پر
 چلنے کے لئے چارنا شرم۔ برہم چوہ۔ گرمہت۔ باتن پرست۔ اور سنہت مقرر ہیں۔
 اور ان چاروں آخرموں کا آؤ پار گرمہت پر ہے۔ گرمہتی کے واسطے چار پرشارتوں
 (مقاصد زندگی) دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش میں سے پہلے تین پرشارتہ ہیں۔ باقی
 چوتھا پرشارتہ سادہ جو سکے لئے ہے۔ گرمہتی کے لئے جو تین پرشارتہ ہیں۔ ان کو
 پورا کرنے کے لئے اس کے واسطے تین باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک شاریرکاپنتی
 (تندرستی) دوسرے ساجکسپنتی (سماج یا سوسائٹی کی اچھی حالت) اور تیسرے
نیتیکسپنتی (ملکی قوانین کا اچھا ہونا)۔ ان چھوٹی باتوں۔ یعنی دہرم، ارتھ، کام۔
 شاریرکسپنتی۔ ساجکسپنتی۔ اور نیتیکسپنتی کی تعلیم۔ جب تک انسان پہلے حاصل
 نہ کرے۔ یعنی جب تک وہ یہ نہ جانے کہ دہرم کس کو کہتے ہیں۔ ارتھ یا روپیہ کمانے
 کے اصلی طریق کیا ہیں۔ کام۔ یاوشے بھوک کس طرح اور کس وقت بھوگنے چاہئیں
 تندرستی قائم رکھنے کے کیا اصول ہیں۔ ساجکسپنتی کن باتوں پر منحصر ہے۔ اور
 اس کے زوال کے کیا اسباب ہیں۔ ملکی قوانین اور میلنسپل قواعد کیا ہیں۔ ان میں
 کس کس ترمیم کی ضرورت ہے۔ تب تک گرمہتی ایک اچھا گرمہتی یا مذہب انسان
 نہیں بن سکتا۔ ان علوم سمجھنے کے لئے برہم چوہ آخرم ہے۔ جس میں انسان اوانل
 یا زندگی کے پہلے چوتھے صد میں پانچ سال کی عمر سے کم سے کم سولہ سال اور زیادہ
 سے زیادہ بیس سال کی عمر تک نہ کر ان تمام علوم کو بغیر تھی کی *theoretically*
 یا ذہنی طور پر سمجھتا ہے۔ اور جب وہ برہم چوہ آخرم چھوڑ کر گرمہتی بنتا ہے۔ تب ان

کے اہی کہیں اٹھ جائیں کہیں کے
 کے اہی پنام کریں گھر مورت
 کے اہی پہاڑ چڑھیں چڑھ چھین کے
 کے اہی کہیں آسمان کے اوپر
 کے اہی کہیں پھوہیٹ زمین کے
 میرا دھنی نہیں دور و سا خنتر
 موہے میں ہے موہے سو جھٹ نیچے

مارک الدنیا ایسی حالت میں رہتا ہے۔ جس میں فعل۔ فاعل و مفعول کی تیز
 نہیں رہتی۔ سمیک درشن گیان چارتر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں
 سادھو اودا دھیائے آچار یہ کے درجے سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا کیول گیان
 دھرم کل حاصل کر لیتا ہے۔ اور بعد ازاں سلسلہ بھاسخ کو توڑ ہمیشہ کے لئے
 نہات حاصل کر لیتا ہے +

پرورتی مارگ اور نورتی مارگ

اس طرح سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر روپ جو موکش مارگ ہے اس کا
 بیان کیا گیا۔ اس پہنچنے کے واسطے دو مارگ ہیں۔ ایک پرورتی مارگ۔ دوسرا نورتی
 مارگ۔ پرورتی مارگ وہ ہے جس میں لگ کر انسان خاص خاص رسومات مذہبی
 ادا کرتا ہے۔ یہ مارگ گرمبستی کے واسطے ہے اور اس ہی کو گرمبست دھرم۔ یا
 شرادک دھرم۔ ساکار دھرم۔ یا بھگتی مارگ کہتے ہیں۔ پراقم استی گرمبست کے ہر ایک
 شعبہ کا راج۔ بیاہ۔ شادی۔ وغیرہ کے موقع پر اپنے اسٹے دیو کی پوجا۔ نیت پوجا۔
 ہنڈشا۔ دان بن۔ شرادک بھوجن۔ یا برہم بھوجن۔ جو کچھ دھرم بننا ہی کام کر سکتی

اسکو آئندہ نبھانے کا جہد کرنا *

(۳) پرارش بدھی جیٹوں اقام کے جانداروں کے حل و زبان و جسم سے
ایذا رسانی سے پرہیز کر کے آتما کو کلی طور پر پاک کرنا۔ راگ دوش کو تیاگ کر اپنی
آتما کی خاص طور پر شدھی کرنا *

(۴) سوکھشم سن پرانے بنج۔ اپنی آتما کو کشائے سے علی و کرتے کرتے
جب سوکھشم سو مجبور ہو جاتا ہے اسکو سوکھشم سن پرانے کہتے ہیں۔ نیز اس لئے کہ
صادق الاعتقاد و صادق العلما کے ساتھ خود شناسی میں محو ہو کر ادھر ادھر
کا ناش کرو کے اور جذبات نفسانی کو کلی طور پر قابو میں کرنے سے موہنی کرم اور
کشائے ناش ہونے کے قریب رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام سوکھشم
سن پرانے ہے *

(۵) چٹھا کھیات چارتر۔ موہنی کرم کے ناش ہونے سے یا اس کے زور
کھٹ جانے سے آتما کا اپنی ذاتی صفات میں مگن ہونا۔ اور بصید بگیان کو جان کر
ہن و پاپ ہرو کو چھوڑنا *

تارک الدنیا مندرجہ بالا ۵ ذریعوں پر عمل کرتا ہے۔ دوست و دشمن کو مٹانے
جینے کو۔ تعریف و مذمت کو برابر سمجھتا ہے۔ دنیاوی عیش و آرام کی خواہش نہیں کرتا۔
لذات مجسوسات سے غصہ و تکبر و ریاکاری و طمع سے کلی طور پر کنارہ کر کے اپنا
تمام وقت و حرم شاستروں کی تعلیم و تلقین اور تنہوں کے وچاریں گزارتا ہے۔
اپنی ہی آتما میں پہتا تاکو دیکھتا ہے۔ مگر انہوں کی طرح بھولا ٹھکانہ نہیں پھرتا۔
جیسا کہ مشہور شاعر مہدی بنارسوی داس جی نے کہا ہے۔

کبیت

کے مای آرو اس رہیں پر نھو کارن

کرے تو اسکو برداشت کرنا (۱۲) کسی سے باوجود سخت بھوک و پیاس و بیماری کے کسی چیز کی درخواست نہ کرنا۔ اور مانگنے کی ذلت کو برداشت کرنا (۱۵) تارک الدنیا جب بوجہ لینے کے لئے شہر میں آتے ہیں۔ اگر ان کو کسی دوش کی وجہ سے کھانا نہ ملے تو اس نا اُمید کی کو برداشت کرنا (۱۶) بیماری کو مستقل مزاجی سے برداشت کرنا (۱۷) ننھے پاؤں ننھے بدن رہنے سے جو کانٹے وغیرہ چبے جاتے ہیں انکی تکلیف مہند (۱۸) بوجہ عریاں رہنے کے جو بدن پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے اس کی تکلیف برداشت کرنا (۱۹) اگر کوئی ادب و تعظیم نہ کرے تو کچھ خیال نہ کرنا۔ (۲۰) باوجود عالم کامل ہونے کے اگر کوئی طنزاً بظلمات کہے تو برا نہ ماننا (۲۱) باوجود سخت ریاضت کرنے کے اودھ من پر یہ وغیرہ گیان حاصل نہ ہو تو دل رنجیدہ نہ کرنا۔ (۲۲) ضعیف الاعتقادی سے بچنا۔

۱۔ ان ۲۲ پریشہ میں سے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۹ پریشہ ہو سکتی ہیں۔ اور جو جوں جوں تارک الدنیا علم معرفت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر یہ پریشہ کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ کیوں گیانی (عالم کل) کے صرف گیارہ پریشہ مندرجہ نمبر انصاف ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ بوجہ باقی رہنے میدنی کرم کے رہ جاتی ہیں۔ گو وہ بھی بوجہ ضائع ہو جانے میں مہینی کرم کے کچھ تکلیف نہیں

ہونچاتی۔
چارترکی ۵ قہام (۱) سلاطین چارتر بہت کلام راستی کا پالنا۔ کشائے کا جینا۔
من چمن کاٹنے کی اشہد یوں کو ترک کرنا۔ دل و حواس پر قابو پانا۔ سخم کہلاتا ہے
ان سب کا ایک وقت میں ہونا۔ سلاطین چارتر ہے۔ لینے ناگ و دلش کو تہاگ کر
دل کے کچھ کرنے کو سلاطین کہتے ہیں۔

(۲) چھیدوپ تنہا پناہ سستی وغیرہ کی وجہ سے۔ اگر کسی قسم کا کیا ہو اور بعد
نوٹ گیا ہو۔ یا کوئی اور ناگرونی گناہ مسرز ہو گیا ہو۔ تو پشچا تپ اور تاسف کر کے

تعلقات پر غور کرنا۔ اور نیک افعال کا عوض بہشت اور بدکار کا دوزخ جاننا۔ سنار کی بناوٹ پر غور کرنا +

(۱۱) بودھ فرمایا پوچھنا (धर्मो नु प्ररिक्ता) اس بات پر غور کرنا کہ دنیا میں علم معرفت کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے +

(۱۲) دہرانا پوچھنا धर्मो नु प्ररिक्ता جن دھرم کی غویوں پر غور کرنا جن میں رحم و رستی۔ دانکاری۔ عنود پر ہیزگاری کے کرنے اور غصہ و کجرا اور غریب و حرم۔ اتانیت و لذات محسوسات کے چھوڑنے کی ہدایت ہے۔ اور رتن تریہ کو راہ نجات و منجی شہر و رکل جاننا +

پیر لیشہ کی ۲۲۔ اقسام۔ جن کو مارت اور کال درویش برداشت کئے ہیں (دیکھو پاس پران چہتہ چھٹا)۔

बद्धावस्था ह्यमउष्णा, हुंसमंसकदुरव भारी ।
निरावरनतनभरति; खेद उपजावत हारी ॥

चरिया आसन शयन, दृष्टवायक बन्धबन्धन ।
याचैनही अलाभ रोग तिराफरस निबन्धन ॥

मलजनित मानसत्मानवश, प्रज्ञाभौरअज्ञानकर ।

हरशनमलीनवार्द्धसख, साधुपरिषुहजाननर ।

(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) سردی (۴) گرمی (۵) پسود و پھر و غیرہ (۶) عریانی۔
(۷) اشیائے دنیا سے دل چٹانا (۸) عورت سے بچنا (۹) آفتاب کی روشنی میں چاربا تہ آگے زمین دیکھ کر نیچے پاؤں چلانا۔ (۱۰) کپڑے کوڑے سے پاک زمین پر بیٹھنا۔ اور بار بار ہتھیک نہ بدلتا (۱۱) پاک زمین پر سونا (۱۲) باوجود ہتھالک غصہ کو روکنا (۱۳) اگر کوئی دوسرا حیوان یا انسان کسی طرح کی تکلیف دے یا قتل

(۴) ایک تو بھاؤنا **एकत्व भावना** آتما کو نیک و بد افعال کے
نتیجے سمجھ گئے ہیں اکیلا تصور کرنا۔ بھائی برادر کسی کو شریک نہ سمجھنا +

(۵) انیتو تو بھاؤنا **अनित्व भावना** آتما کو اشیاء و نیا سے جتنی کہ اپنے
جسم سے بھی علیحدہ تصور کرنا +

(۶) اشو چتو بھاؤنا **अशुचित्व भावना** جسم کو ناپاکیوں کی کان سمجھنا۔ اور
ایسا سمجھ کر تکبر نہ کرنا۔ اور لذات محسوسات میں موندھنا +

(۷) آشروانو پرکشا **आश्रानुप्रेक्षा** افعال کی سزا و جزا کی
جراہی پر غور کر کے اُن سے بچنے کی کوشش کرنا +

(۸) سنہر بھاؤنا **संहर भावना** آشرو لینے آمد افعال کو روکنے
کی تبادو پر چنا +

(۹) نجر بھاؤنا **निर्जय भावना** یہ خیال کرنا کہ ریاضت ہی سے کروں گا
ناش ہو سکتا ہے +

(۱۰) لوکا تو بھاؤنا **लोकानु भावना** روح اور مادہ اور ان کے

ترجمہ (ب) رام لاجو دوست۔ ہمیش کاننگار۔ سمندر کا بیٹا۔ لکشمی کا بھائی۔ ستاروں کا لاجو
دوتاؤں کا منظور نظر۔ ناہوں کا پیارا۔ ایسا جو چاند ہے۔ جب اُس کو بوقت گرہن راہنہ کر
پکڑتا ہے۔ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اس لئے جو دکھ اور مصیبت کے دن ہیں۔ ان میں کوئی
کام نہیں آتا +

نوٹ۔ یہ ایک پورا نکتہ تلازمہ ہے جس کا ذکر بھاگوت پران کے آٹھویں سنگندھ میں ہے
جس کے بموجب کنول و برہما و چاند و آبجیات و اپسرا و لکشمی سمندر سے پیدا ہوئے ہیں۔
اپسرا۔ انہی کی اور بھی ناراین کی حوریت ہے۔ اس ہی لئے باپ۔ بیٹا وغیرہ وغیرہ رشتے ہیں +

(۱۲) اردوان - جہاں لوگوں کو حسب مراتب اعظم و کچھ کم کے ساتھ اور محتاج و مفلسوں کو بنظر رحم کھلانا پڑا (۱۳) اوشدھی دان - پیاروں کو اور دولت تقسیم کرنا۔ انکا علاج کرنا۔
 ہسپتال و شفا خانہ کھولنا (۱۴) اچھے دان - کسی جاندار کو دل و زبان و جسم سے کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانا۔ بلکہ جہاں تک چوسکے آجی حفاظت کرنا۔ نکالیت سے بچانا۔ جب یہ جان مسمیٰ وار جکا شر اوک - شر اوکا کو دیتے ہاتھ ہیں تو پاؤردان کہلاتے ہیں۔ اور جب کسی بھوکے پیاسے دھکی جیو کو دیتے ہاتھ ہیں تو کرونا دان کہلاتے ہیں۔ جودان

(دقیقہ صفحہ ۲۲۲) پھاڑی چٹنی پہلا سے دیکھ کے کنارے مرا قبر میں مستغرق ہوا۔ دشت لوگوں کی دی ہوئی کالی گھونچ اڑیٹ کر برداشت کرنا۔ جسم کو تخفیف ہوتے ہوئے بھی دھرم میں مشغول ہونا۔ اور اندرونی چھ اقسام اس طرح ہیں (۱) پر آشپت ~~پر آشپت~~ بے احتیاطی سے گئے ہوئے دوش کا جو جب ہدایت شاستر پر آشپت کرنا (۲) دئے ~~دئے~~ سبک دشن گیان پر تو دئے تارک الدنیا لوگوں کا ادب اور تقسیم کرنا۔ دئے کے پانچ قسم ہیں (۱) دشن سے (۲) گیان دئے (۳) پارتر دئے (۴) پ دئے (۵) آسچار دئے (۶) دو یا دئے (۷) سو یا دئے (۸) ناگک الدنیا لوگوں کی پیاری وغیرہ تکلیف میں خدمت کرنا (۹) سوا دئے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) اپنا یا چھنا (۲) پہلا شکوک رنج کرنا (۳) آمتا پر تینا۔ بار بار بکتب معصومہ کی تلاوت کرنا۔ (۴) انو پر کینا۔ دھرم آدیش یا دھرم کتنا۔ اس طرح دئے ہونے کا دوسروں پر پڑیش کرنا (۵) پر گرو تیاگ ~~پر گرو تیاگ~~ دوسرے پیسہ زمین و مکان۔ وغیرہ وغیرہ کا ترک کرنا۔ (۶) دھیان تپ ~~دھیان تپ~~ سب تھکرات کو ترک کر کے دل کا یکسر لگانا اور شکل و میان میں لگنا

اپنے برابر والے کو دیا جاتا ہے جیسے زمین گھوڑا۔ کنیا وغیرہ دینا۔ تو وہ سم دت کہلاتا ہے۔ اور رتے وقت اپنی جائیداد ہر قسم کو اپنے بیٹے یا بیٹے وغیرہ کو دینا شکل و ت کہلاتا ہے۔

(۱۰) مہتمم کنہ ~~مہتمم کنہ~~ دنیا کی کسی شے سے محبت نہ رکھنا اور نہ ہی ہونا

پرتاؤر کساد (ب) پان سیم چھٹل اقسام کے جانداروں میں سے کسی کو بھی ایذا نہ پہنچانا +

(۷) تم تپ کے رموں کے ناش کرنے کے لئے جب بیج خواہشات کو روکنے اور بیاضت کرنے کو تپ کہتے ہیں۔ اس کے تپ اقسام ہیں چھ اندرونی۔ چھ بیرونی۔
(۸) تم تیگ یا مان۔ اسکی دو اقسام ہیں (۱) نشوونما تیگ یعنی۔ بچہ۔ فریب و طبع محبت۔ لغت و غیرہ کا ترک کرنا (۲) بول تیگ جس کی چار اقسام ہیں (۱) گیان مان۔ دنیاوی و اخلاقی تعلیم دینا۔ مفت کتب تقسیم کرنا۔ مدرسے جاری کرنا وغیرہ وغیرہ
(۲) انہائی (۷۲) باوی (۳) آبی (۴) آتش (۵) بنائی۔ ان پانچوں کو جاندار غیر متحرک کہتے ہیں،
(۶) دروہاسی انانیت پانچ دروہاسی چرمتک کہلاتے ہیں

تپ سے سبز بھی ہوتا ہے اور جڑ بھی ہوتی ہے۔ لہذا اسے تپ اور فوق میں انکڑ جڑ کی بارہ قسم کہا جاوے
دیکھو نوٹ پارتھ۔ موفد لارہ بہن لال وکیل۔

۳۔ تپ کی چھ بیرونی قسمیں حسب ذیل ہیں (۱) انش (۲) اش (۳) ایک روز یا دو روز
یا نیا دھوکے لئے خورد نوش ترک کرنا (۴) انودھ (۵) حکم یہ دیکھ کر کھانا نہ کھانا (۶) بہت
پر سکینا (۷) بعد انش تپ کے طعام کے لئے آبائی کی طرف جاتے
وقت کوئی عہد کرنا مثلاً یہ کہ اگر دو گھنٹہ تک حسب قاعدہ طعام لیکھا تو لوگھا ورنہ نہیں۔ (۸) اس پر تیگ
(۹) چھ قسم کے دھوکے (۱۰) دھوکے (۱۱) دھوکے (۱۲) دھوکے (۱۳) دھوکے (۱۴) دھوکے (۱۵) دھوکے
کسی ایک یا دو وغیرہ پانچوں کا ترک کرنا (۱۶) بہن شنایش (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
جج میں سونا چھل کوئی عورت اور غنٹ نہ ہو (۷) کلمے کلیمش (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)
گھٹلے کے خجال سے سخت بیاضت کرنا جیسے حیات میں برشت کے نیچے گرمی میں (دیکھو آجیو)
لوٹ۔ سیمینز انڈر کو سوچ۔ انٹن کو جلیا پوری۔ رس پٹی تیگ کو۔ پری ساہنہ اور
بہن نشا کہتے ہیں۔ اور پٹی تیگ کو دیت مرگ کہتے ہیں۔

(۱) چارتر۔ دور تناخ سے پاسنے ولے اچال کرنا۔ ۵

میں نہ اکل۔ ۵۷

گپتی کی تین اقسام (۱) منو گپتی۔ دل کی آزادی کو روکنا۔ (۲) مچن گپتی۔

زبان کی آزادی کو روکنا۔ (۳) کائے گپتی۔ جسم کی آزادی کو روکنا۔

سمتی کی پانچ اقسام۔ (۱) ایریا سمتی۔ آفتاب کی روشنی میں زمین کو چاہتے

آگے تک کھڑے کھڑے سے صاف دیکھ کر ضرورت کے موافق چلنا (۲) مہاشا

سمتی۔ حسب ضرورت شیریں کلامی سے بولنا (۳) ایشنا سمتی۔ برائے قیام

جسم دن میں ایک دفعہ پاک طعام کھانا (۴) آوان نھا پنا۔ اپنے جسم و پیچھے و

کر منہ دل کو زمین پر دیکھ بھال کر رکھنا۔ دُاشانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔

(۵) مسترگ۔ بول و بارز و غیر فضیلت کو صاف زمین پر ڈالنا۔

وہم کے دس اقسام۔

(۱) اتم کشاد **उत्तम क्षमा**، بلا وجہ ہنسی کرنے، گالی دینے، بد بے بیٹھے

حتیٰ کہ مار ڈالنے پر بھی غصہ نہ کرنا۔

(۲) اتم ماد **उत्तम माद**، اٹھ مہتم کا غرور نہ کرنا۔

(۳) اتم آرج **उत्तम आर्ज**، دل و جسم و زبان کو کیساں نہ کرنا۔ صاف دل ہونا۔

ریا کاری نہ کرنا۔

(۴) اتم شوج **उत्तम शौच**، کثافت بیرونی سے پاک رہنا۔ اور جس دو طبع اور

ایذا رسائی سے بچنا اور قانع رہنا۔

(۵) اتم ست **उत्तम संत**، ہاں ملے سگر جھٹ نہ بولنا۔

(۶) اتم سنج **उत्तम संज**، اسکی دو قسمیں ہیں (۱) اندر کی سنج۔ دل و احساس

مذہب میں ہدایت ہے، کے کلیہ ترک کا نام ہے۔ جو نبیوں۔ رشتہوں۔ یا مالک الدنیا و
 کے جوتہ ہے۔ تبارک الدنیا ان پانچوں گناہ کبیرہ کو معافاتی چاروں کے چھوڑنا ہے
 اور حق پہنچن۔ گناے۔ کرت۔ کثرت۔ انور و نا۔ حق۔ تہ۔ سمارتہ۔ آرتہ سے
 کسی حالت اور کسی شکل میں بھی نہیں کرتا۔ مال و دولت۔ دوکان و مکان۔ درویش
 بڑن و کپڑا وغیرہ جلد سبب دنیاوی کو ترک کر کے مادی و پدر زن و اولاد وغیرہ و مجملہ
 متعلقین سے قطع تعلق کر کے جنگل میں عریان رہتا ہے۔ ۲۸۔ حق مول جو اس طرح
 پر جس حالت ہے۔ پاپ یوگوں سے رہت پانچ مہارت۔ پانچ سمتی۔ پانچ اندری نرہ
 کیس اور نہ چہ آدیک۔ و گہرا استھا (عواں رہتا) اشخان نہ کرنا۔
 زمین پر سوتا۔ و حق نہ کرنا۔ کھڑے ہو کر بھوجن کرنا۔ دن میں ایک دفعہ کھانا۔ داز
 پچھن سارا و حیاتے ۳۔ شلوک ۸) اور کریموں کی آمد کو روکنے کے جو مندرجہ ذیل
 ۷ ذرا دیکھیں۔ ان پر عمل کرتا ہے +

(۱) گپتی یعنی ضعیف الاعتقادی سے بچنا۔ اور جذبات فحشانی سے حذر۔
 و پرہیز کرنا۔ ۳

(ب) سمتی ہر ایک ہانڈا کی خاطر کا خیال دل میں رکھ کر چلتا پھرتا۔ بولنا
 و کھانا۔ پینا وغیرہ۔ ۵ +

(ج) دھرم۔ روح کے اوصاف ذاتی کے موافق اعمال کرنا۔ اور جو برخلاف ہیں
 ان سے بچنا۔ ۱۰ +

(د) انو پرکشا۔ دنیا کے عیش و آرام کو بے ثبات سمجھنا۔ اور ان کے ہر پہلو
 پر غور کرنا۔ ۱۲ +

(۵) پردیش ہے۔ بھوک و پیاس۔ مسوئی و گرمی وغیرہ تکالیف کو مستقل مزاجی
 سے برداشت کرنا۔ ۲۲ +

مات کو نیند نہ آوے۔ اور تمام اندامیں اپنا اپنا کام چھوڑ دیں۔ سانس سخت چلے درو
 ہو جائے۔ ہر جگہ لگ جائے۔ سخت پیاس لگے۔ گردن نہ ٹھہرے۔ سب اشیاء لال رنگ
 کی نظر آویں۔ رخت چلتے ہوئے معلوم ہوں۔ لیکن یہ باتیں عرصہ کی بیماری کے لئے
 ہیں۔ جو شخص ایک دم بیمار ہو جائے جس کے لئے یہ علامات لا علاج نہیں سمجھنی چاہئیں
 جس مریض کے پاؤں گرم ہوں۔ وہ اچھی طرح بات کرے تو لا علاج نہیں ہے۔ جس
 شخص کی آنکھ کی چمک موتی کے پانی کی طرح اتر جاوے اور کسی کو نہیں پہچانے
 تو سمجھو کہ لا علاج مریض کی ابتدا ہوئی ہے۔ جسکو اپنی زبان اور ناک کی ٹوک اپنی آنکھ
 سے دکھائی نہ دے۔ جس کو اپنے سائے میں اپنا متک نظر نہ آئے۔ اور رات کو قطعی
 تیار نظر نہ آئے۔ ہر وہ کان میں انگلیاں دیکر اندہ کا شہ سنانی نہ دے تو موت نزدیک سمجھو
 بیمار کی بھوئی بھوئی ہوئے پر نو دن زندہ رہے اور سنانی نہ دینے پر سات دن۔
 خوشبو یا دبو معلوم نہ ہونے پر پانچ دن۔ ہاتھ کی لکیریں نہ دیکھے تو تین دن۔ اور زبان
 سے دانقہ معلوم ہونا بند ہو جائے تو ایک دو دن زندہ رہے۔ اگر چھینک کے ساتھ
 پیشاب پانچ دن آوے تو مرنا نزدیک سمجھو۔

سلیکھنا کے پانچ اتنی چار جو ترک کرنے چاہئیں (۱) جیوت شنسا۔ اپنے زیادہ
 زندہ رہنے کی خواہش۔ (۲) مرن شنسا۔ زیادتی تکلیف سے مرنے کی خواہش۔
 (۳) متر اندراگ۔ اپنی استری و پتر وغیرہ میں موہ رکھنا۔ (۴) سکھا لو بننا۔ پہلے بھوگے
 ہوئے سکھوں کا یاد کرنا دھنڈان۔ مرنے کے بعد دوسرے جنم میں بھوگوں کی خواہش
 اس طرح بارہ برت۔ چار بھاؤنا۔ سونہ کارن بھاؤنا۔ اٹھ شدید اور دنیا
 مرن جو کھل چار ترکہلاتا ہے۔ اور جو شرادک یا وہرم آتما فائدہ دار کو لازم ہے بیان کیا گیا۔
 سیکل چار ترکہ۔ سیکل چار ترکہ پانچ پاپ ہنسلا بھوت۔ چوری نہنا۔ پرگہ دجو پانچ گناو
 کیہو کے نام سے معروف ہیں۔ اور جن کے ترکہ کرنے کی ہر ایک

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ بعض نالائق اولاد بعد میں نہیں دیتی ہے۔ مرنے تک ہستی رحمت اور بخشی کو ترک کر کے مرنے کا کچھ خوف نہ کرے۔ کیونکہ مستی اور شادی حقیقت سے غافل ہو جہالت تبدیلی قالب کو اپنا فنا ہونا سمجھتا ہے۔ اور جب اسکو ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا پڑتا ہے۔ اور زن و فرزند اور سب بابت دنیاوی سے جن کو وہ اپنا سمجھ رہا تھا۔ غلط فہمی ہوتی نظر آتی ہے تو اسکو بڑا رنج ہوتا ہے۔ لیکن سمیک و رشتہ۔ یا حقیقت دان کو کچھ رنج نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ جسم پلیدی۔ تکلیف۔ جھگڑے۔ فساد کی جڑ ہے۔ قید خانہ کی مانند ہے۔ ایسے جسم سے غلط فہمی کا کیا خوف۔ مرنے کا رنج اسکو ہوتا ہے جس کا دل اسباب دنیوی میں محموم ہوتا ہے۔ حقیقت دان جانتا ہے کہ پیدائش کے بعد موت لازمی ہے۔ اور موت صرف تبدیلی جسم کا نام ہے۔ موت سے روح فنا نہیں ہوتی۔ اس لئے مرنے کا خوف ترک کر کے بارہ انور پر بچشاور غور کرے۔ اور آہستہ آہستہ اندر دہانی کم کرتا جاوے۔ ہر وقت پرمانہ کا دھیان رکھے یا دھرم شاستر سناتا رہے۔ اپنے پاس شور و غل یا دنیاوی جھگڑوں کا ذکر نہ ہو سکے ورنہ دھرم آتما آدھیوں کے سوائے کسی کو پاس نہ آنے دے اور دھرم و دھیان میں ہم کو چھوڑ دے +

نوٹ :- واضح رہے کہ سلیکٹا سماجی مرن کی اجازت صرف اس وقت ہے جب بیماری لاعلاج ہو۔ یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے موت یقینی ہو۔ اور دھرم دہنا فطرۃ آفاقیہ۔ کیونکہ جس شخص کو بہت عرصہ شرادک یا مہنی دھرم انور پرست و بہا پرست سوا دھیائے۔ بیل۔ تپورت۔ دس لکشن دھرم ہوتا دیکھے۔ اسکا بوجھن ترک کر کے مرنا آتم گات یا خود کشی میں داخل ہے۔ سلیکٹا آتم گات نہیں ہے کیونکہ آتم گات کردہ کی وجہ سے اور آلات کے ذریعہ سے ہوتا ہے +

لاعلاج بیماری کی شناخت

لاعلاج بیماری کی حسب ذیل مشافحت ہے

خاص کر قریب کرنا۔ (۵) پرانی کرمن۔ تمام دن میں جو پروا و غفلت و بے پرواہی کے بس ہو کر یا جذبات کے قابو میں آکر کسی سے سخت کلامی سے پیش آیا ہو۔ یا جھوٹ بولا ہو کسی کی خدمت یا چلتی کی جو عشقیہ حقے و کہانی پڑھی سنی ہوں۔ کسی کا مال بدون دینے لیا ہو۔ تو اسکو یاد کر کے شام کے وقت اپنی خدمت کرنا۔ (۵) سواو حیاتے۔ مطالعہ کتب مفیدہ (۶) کا پوت سرگ۔ ریاضت۔ و صرم سنگرہ شراد کا چار کے نویں اور چار کے ۱۶ ویں شلوک میں جو اس طرح ہے۔

हन्वा वातो तपो दाता दध्यच्छापं सममस्वधा

यवद्वयी। री। सुविबध ॥ स्वहृत्ताना दराण्यता ।

پڑجا۔ دارتا (دور) تپ۔ دان۔ سواو حیاتے۔ بنم۔ شٹ۔ آو شیک کہے ہیں۔

(۱۵) سن مارگ پر بھارنا۔ موکش۔ مانگ۔ (راہ نجات) کی بڑائی۔ بذریعہ اشاعت کتب

و پڑیش۔ دہرم وغیرہ دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۱۶) پچمن و استلیہ۔ دہرم آفتالوں

و دہرم شاستروں و دہرمانما پرشوں سے کمال محبت رکھنا۔

اشٹ شدھی۔ یا پاکیزگی ہشت گنا (۱) سبھاؤ شدھی۔ صفائی قلب و پاکیزگی

خیالات (۲) کائے شدھی۔ پاکیزگی جسم اور ایسے لباس پہننے سے احتراز جس سے

غرو پیدا ہو جیسے آجکل بہت سے ہندوستانی کوٹ پتلون پہنتے ہی مغرور ہو کر لاندہ

ہو جاتے ہیں۔ نیز ایسے اشارات و کنایات کا ترک جن سے عشق پیدا ہو (۳) بنے شدھی

بادرب گفتگو (۴) پر یا پتہ شدھی۔ جلدی جلدی نہ چلنا۔ اور چلتے وقت آگے چار ہاتھ

زمین و یکہ کہ چلنا تاکہ کسی کپڑے کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) بوجن یا بھکت

شدھی۔ پاک طعام کمانا (۶) پرشٹا پنا شدھی۔ بول و براؤ وغیرہ فضیلت و یکہ بھال کر

زمین پر ڈالنا۔ (۷) شین آسن شدھی۔ ایسی جگہ میں سونا۔ جہاں شور و غل۔ جھگڑا

وغیرہ نہ ہو (۸) واکہ شدھی۔ سخت کلامی۔ خدمت۔ چلتی۔ وغیرہ سے پرہیز کرنا۔

(۴) حیثیت بجاؤنا۔ جو اشخاص لائق محبوب۔ بہت دھرم۔ غصہ اور۔ مغرور۔
ریاکار اور طامع ہیں۔ ان سے نہ آفت رکھنا۔ اور نہ نفرت۔ بلکہ میانہ روی سے
برتاؤ کرنا۔

سولہ کارن بجاؤنا۔ یعنی سولہ قسم کی خصلت جو شہراؤک کو اپنی بالیننی چاہیے
جو آئندہ جنم میں تیرہ فنکار ہونے کا کارن (باعث) ہوتی ہیں۔ یہ ہیں۔ (۱) درشن
بدھ ہی یعنی پاکیزگی (۲) اعتقاد (۳) رہنے پینٹنا۔ ادب و تعظیم جو دو طرح کا ہے۔ ۱۔
(۱) نشچہ بنے۔ اپنی روح کی جذبات اور باعقادی سے خلعت (ب)
دروہار رہنے سے زیادہ درشن۔ گیان چارتر واسے اشخاص اور دیگر لوگوں سے حسب
مقام تعظیم و تحکیم سے ہیں آنا (۲) مشیل مد قیش وستی چار۔ اپنی آتما کو ہنسنا وغیرہ
گناہوں سے غمونا اور زنا سے خصوصاً بچانا۔ (۴) ابھی چھتن گیانو ہوگ۔ ہمیشہ
گیان۔ ابھی اس و مطالعہ کتب مقدسہ میں مصروفیت (۵) سم یگ۔ لذات۔ اور
محمولات سے دل کی رکاوٹ (۶) سکیش تیاگ۔ حسب مقدہ ذمہ داریات و دنیا اور
اندونی و بیرونی ہر گروہ کو ترک کرنا۔ (۷) سکیش تپ۔ حسب طاقت ریاضت کٹی کرتا۔
(۸) سادھو سما دھرم سے ڈگتے ہوئے دھرم آٹھ یا سادھو کو پھر دھرم پر
لگاؤ (۹) دو یا درت۔ تارک دنیاؤں کی خدمت (۱۰) ارہنت بھگتی۔ ارہنت
دیو کی تعظیم و تحکیم (۱۱) آچار یہ بھگتی۔ آچار یوں (علمائے دین) کی تعظیم و تحکیم (۱۲)
بھو شرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے رموز و انوں کی تعظیم و تحکیم (۱۳) چچن بھگتی۔
کتب مقدسہ کی تعظیم و تحکیم (۱۴) آرشیہ کا پرمان۔ مندرجہ ذیل چھ قرآن نفس بلاتنا
ادا کرنا (۱) سا ایک طبع پھرنا (۲) ہستون۔ پرمانا گو۔ چن۔ شنبھو۔ شکر۔ شیو
وغیرہ ناموں سے بلاتنا گتوں (انوصاف) کے یاد کرنا (۳) بندنا۔ جو میں تیرہ فنکاروں
میں سے کسی ایک کے یاد رہت۔ بدھ۔ آچار یہ۔ سادھو میں سے کسی ایک کی۔

کی صفائی دہائی۔ یعنی طہاس پاک کھانا +

دان دینے والے کو مناسب ہے کہ ہرجن ایسا کھلا دے جس سے سہوہ (محبوبت)

کام (شہوت) ہستی - فکر - خوف - الفت - نفرت - پیدا نہ ہوں +

دواہرت کے اتی کار - (۱) ہرت پھان - سبز پتے سے محاسب کرکھا ادینا

(۲) ہرت نہان - سبز پتے میں رکھ کر دینا (۳) انادر - غرت و تقیم سے نہ دینا (۴)

ہرجن - کسی پاتر کو ہرجن کے لئے بگاڑا اور کھام میں لگ جانا (۵) مت - نہ تو

دوسرے دان دینے والے سے حمد کر کے دان دینا۔

मन सारो

شر اوک یعنی دھرتا اگر ہستی کا فرض ہے - کہ مندرجہ بالا بار و لقوں لینے پانچ

انوبرت - تین گن برت - چار بیکشابت کو اختیار کرے - علاوہ اسکے اُسکو لازم ہے

کہ وہ اپنی زندگی میں مندرجہ بالا چار بھاؤ نا - سولہ کارن بھاؤ نا - اور اشٹ شدھی کو

اپنا شعار بناوے - تین شکیہ کا ترک کرے - اور انچھ میں سلیکھا اختیار کرے -

بھاؤ نا کے معنی بتاؤ اور خصلت کے ہیں - شہابی پاکیرگی کو کہتے ہیں - اور

شکیہ سے مراد دل کی گھنڈھی سے ہے - چنانچہ چار قسم کا برتاؤ جو شر اوک کو ہر ایک

جاندار سے رکھنا چاہیے اس طرح ہے +

(۱) بہتری بھاؤ نا - ہر ایک جاندار سے محبت سے پیش آنا - دشمنی کا خیال نہ رکھنا

اور کسی کے لئے کسی قسم کا دکھ یا تکلیف نہ جاننا

(۲) پرہیز بھاؤ نا - جن اشخاص میں سمیک و رشن - گیان اور چار تر زیادہ ہے

یعنی جو اپنے سے اعتقاد میں علم میں اور عمل میں بڑے ہیں - انکو دیکھ کر خوش ہونا

اور انکی تعریف و توصیف کرنا +

(۳) کروٹھا بھاؤ نا - بیاروں - اندھوں - بولوں - بکیوں - بیواؤں - یتیموں -

بڑھوں وغیرہ کی تکلیف دور کرنے اور انکی مدد کرنے کا خیال رکھنا +

وان دینے اور تکلیف یا بیماری کے وقت انکی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اور بھگوان کی پوجا بھی اس میں شامل ہے۔ دان چار طرح کا ہے۔ (۱) آمار دان (۲) اوشد دان۔ (۳) دیوا دان (۴) بے دان۔ گریہی کران چاروں ہی قسم کا دان کرنا مناسبت دان کے مستحق جگو اصطلاحاً پاتر کہتے ہیں۔ تین قسم کے ہیں۔ (۱) آتم داہنی، مٹی یا تارک الدنیا (۲) دھرم (متوسط) دہنی مشراوک یعنی وہ خانہ دار جو شر اوک کے گناہ و جوں میں سے کسی ایک میں داخل ہوں (۳) جگننہ (دوہنی) اور تکی سیکھی مشراوک یعنی وہ شخص جو صادق الاعتقاد ہوں۔ چارتر کے بہت سے حصہ کے حامل ہوں۔ مگر انہوں نے کسی قسم کا عہد نہ کیا ہو۔ یعنی وہ شر اوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی میں داخل نہ ہوں۔

۱) دن دینے والے میں مندرجہ ذیل سات گن (اوصاف) ہونے چاہئیں۔
 (۱) دن دینے میں دنیاوی سکھ یا دھن یا شہرت کی خواہش نہ رکھنا (۲) دان دینے میں کرودھ نہ کرنا (۳) بیاکاری نہ کرنا (۴) کسی دوسرے دان دینے والے سے رشک یا حسد نہ کرنا (۵) اس خیال سے دان نہ دینا کہ اگر نہ دوں گا تو بدنام ہو گا۔ (۶) خوش ہو کر دینا (۷) دان دینے میں غرور نہ کرنا۔ نیز اس میں حسب ذیل نو قسم کی بھگتی (تعلیم) ہونی چاہئے۔

(۱) ہتی گرو۔ آئیے آج کہنا (۲) آج آسن۔ آدہنی جگہ پر بٹھانا (۳) پا دو وک پاؤں دھونا (۴) ارچن۔ پوجا کرنا۔ تعریف کرنا (۵) پر نام۔ بہر تیلیم عم کرنا (۶) من شہی دل کی صفائی (۷) بچن شہی۔ زبان کی صفائی یعنی کوئی قابل اعتراض لفظ نہ بولنا۔ (۸) کائے شہی۔ جسم کی صفائی۔ یعنی ادب سے چلتا پھرنا (۹) ایشنا شہی۔ طعام

لے شر اوک کے گیارہ درجے آگے بیان کے جاویں گے۔

ہو سکے۔ تو صرف ایک دفعہ ہائی پیکر "آن آپ باس" یا ایک دفعہ حمام و ہائی پیکر "ایک ٹھگٹ" کرے اور دھیا کرنے کی اسے نہیں طاقت دیکھ۔ اس کا فیصلہ سستی یا تریخ دہشی کی دو پہر کو کھانا کھانے کے بعد کر لیوے۔ ایسا نہ کرے کہ ارادہ تو سولہ پہر کے آپ باس کا کیا ہو اور پھر جس وقت گرمی کی شدت معلوم ہو وہی پاس لگنے لگے اس وقت ہائی پیکر "آن آپ باس" نہ لے کر کرے۔ یا سرے ہائی سے حرکت کے قابل بنائے۔ یا باقاعدہ کرے۔ اور ہر وقت یہی خیال رکھے کہ کب وقت پورا ہو اور آپ باس لگے۔ آپ باس کے دن صرف اذان کھانا ہی منع نہیں ہے۔ بلکہ پہلے بار و میوہ جات حقہ متنا کو محض وہاں و دودھ و مشائی سب کچھ منع ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ دن کو کھانا ترک کر کے رات کو کھاوے۔ رات کو کھانا تو بالکل اور ہمیشہ کے لئے ہی منع ہے۔ آپ باس کرنے سے مطلب صرف اس کو قابو میں کرنے کی مشق کرنا۔ غفلت اور سستی کو۔ نیند کی زیادتی کو دور کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ اگلے منہ میں شرگ۔ یا دھن دولت ملے گا۔ ایک ماہ میں چار دفعہ آپ باس کرنے سے قبض نہیں رہتی۔ انسان بہت سی بیماریاں سے بچا رہتا ہے۔ بیمار ہونے سے وہ دھرم اچھی طرح پال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ باس کو دھرم کا انگ کہا ہے +

پراشدھپ باس کے اتنی چار۔ (۱) بدھن دیکھے اور صاف کپڑے سے صاف کئے پوجا کے برتن لینا۔ یا سو ادھیائے کی یاد دینے مشیہ اٹھانا۔

(۲) بدھن دیکھے بھالے تو شک یا سونے کا کپڑا بچھانا۔ (۳) آپ باس کی بڑائی لینا دل میں نہ رکھنا۔ بلکہ اس کو ایک رسم سمجھ کر کرنا۔ (۴) آپ باس کے دن پوجن یا ستون وغیرہ کا پانچ بھولنا۔ یا آپ باس کے دن کے فرائض کو فراموش نہ کرنا +
(۵) بدھن دیکھے بھالے کوئی شے زمین پر دھرنا۔

(۶) دوبارہ دست جس کو امتھی سمجھا گیا بھی کہتے ہیں۔ سچے تارک الدنیاؤں کو

جسم کا سب سے بہت متحرک کرنا (۳) منہ و پرانی وہاں۔ دل کو آرت مدور و حیان
سے نہ کرنا (۴) انار۔ سامایک کو ایک بجایا ہی سمجھ کر کرنا (۵) امرن۔ سامایک کو سنے
وقت پات بھول جانا۔ یا کام میں ایسا لگنا کہ سامایک کرنے ہی کو بھول جانا +

(۳) پر شد وپ باس۔ چھینے میں ہر وہ اسکی اور ہر وہ جس کو ہر قسم کے کھانے
پینے کا ترک کر کے سب سے باز رہنے کا نام ہے۔ لازم ہے کہ آپ باس سولہ ہر کا
کیا جائے۔ آپ باس کے دن نالوج تاشہ دیکھنے کا۔ یا چوبچائے کا۔ سب قسم کے
لین دین و کار و بیوہ و دنیاوی کا ترک کرے۔ تمام دن جین مندر میں یا خلوت میں
بیٹھ کر تمام قسم کے جذبات و خواہشات نفسانی کو دل و زبان و جسم کی بدتریک کوڑی کرے
وہم و حیان میں گزارے۔ صبح و شام سامایک کرے۔ اور رات و دن جن پوجن۔ و
شاستر سوا دھیانے میں صرف کرے۔ اگلے روز صبح کو کسی پاتر دسنتی خیرات کو
اگر مل سکے۔ کھانا کھلا کر کھا لے۔ یہ اعلیٰ ترین آپ باس ہے۔ اگر
سولہ ہر کا ورت نہ ہو سکے۔ تو بارہ ہر کا یا آٹھ ہر کا جیسا ہو سکے کرے

کارکنی سوامی نے پریش وپ ورت کی بابت ایسا کہا ہے۔ کہ اشٹمی و
چودش کو ہشٹان کرتے۔ چندن وغیرہ لگاتے۔ زیور پہنتے۔ ہم صحبت ہونے۔ پھول
سونچنے سے پرہیز کرے آپ باس کرے۔ خواہ دن میں ایک بار کھانا کھا دے۔ یا
بلارس کا بھوجن کرے +

سوامی امت گت آچاریہ کرت شراد کا چار میں ایسا کہا ہے کہ ان ہر وہ و نو نہیں
دشمنی و چودش کو ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک "آپ باس"
اور دن میں صرف ایک دفعہ پانی پینا "ان آپ باس" اور ایک دفعہ بھوجن وہاں
لینا "ایک ٹھکت" کہا جاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ آپ باس (روزہ) اپنی طاقت
کے موافق کرے۔ اگر سولہ ہر کا آپ باس ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک

کوئے - خواہ ہر روز کوئے - خواہ دن میں دو دفعہ - خواہ تین دفعہ کوئے - دو گھنٹہ کی مسیحا
 مقرر کوئے - سامایک کرتے ہوئے - دل و زبان اور جسم کی تحریک کو روکے - کسی شخص کو
 متحرک نہ کرے - چتر کی صورتی کی طرح جو قاصد کی سی مطلب کی رہنمائی کرنے کے لئے
 ہوتی ہے - غیر متحرک ہو جائے کسی طرف نہ دیکھے کسی سے بات نہ کرے - لذات
 محسوسات کا خیال تک دل میں نہ گذرنے دے - جلد اسٹیا ردرک - غیر مدرک - ہاندا
 وغیرہ جاذبہ سے گفت و نفرت ترک کرے - خوشی و رنج کے خیال کو چھوڑ دے - دشمنی
 و دوستی کو تیار کرے - امید و بیم کو دل میں جگہ نہ دے - اگر کوئی دشمن نام دے - یا
 کوئی جانور نقصان پہنچائے - یا کوئی ارغی و سہادی آفت آ جاوے - سب کو برداشت
 کرے - دل کی ایسی کیسو مالت پر ہر ماتا کا وہ بیان کرے - اس کے اوصاف کو یاد
 کرے - روح و مادہ وغیرہ چھ جواہر کے خواص و سات تو کی کیفیت و اہمیت پر غور کرے
 بارہ بھاؤ نامیہ اصولہ کارن پر چار کرے - دن میں جو جو نیک و بد افعال کئے ہیں ان کو
 رات کے وقت - اور رات کو جو کئے ہیں ان کو دن کے وقت یاد کرے - اور سوچے کہ
 آج میرا کتنا وقت و دھرم کا بیج میں لگا ہے - کتنا عرصہ ست سنگ - نیک محبت میں
 گزارا ہے - اور کتنا خواہشات نفسانی کے پورا کرنے میں صرف ہوا ہے - جس طرح صراف
 اپنی پونجی کا فلفع و نقصان دن میں دو دفعہ پرتال کرتا ہے - اسی طرح اپنے دھرم و پنی
 و من کا حساب لگا دے - جو بڑے افعال ہنسا - احسان فراموشی - زنا کاری - چوری
 وغیرہ سرزد ہوتے ہیں - ان کے واسطے افسوس کرے - اور آئندہ ان کے بچنے کے
 واسطے ارادہ کرے - سامایک کرتے ہیں تگبڑ کرے - اور اس کا پھل - حسن - اولاد -
 دولت وغیرہ نہ پاس ہے +

سامایک کے اتی چار - (۱) بچن دو پنی دھان - **वचनदीपनीधन**
 سامایک کرتے ہوئے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا - (۲) کاسے دو پنی دھان -

(۴) روپا ہوی **رُپا ہوی** سے باہر والے کسی شخص کو چاہیہ کہانا تاکہ وہ سمجھ جائے کہ کچھ کام ہے۔

(۵) پچل چھپ **पुवगल ह्येप** مدغزہ سے باہر نکری وغیرہ چھینکنا۔ یا چھٹی وغیرہ سے بیکار یا مطلب بھانا۔

د م، سامایک۔ سامایک کے فعلی معنی سامیہ بھاؤ یعنی اُلفت و نفرت دوستی و دشمنی ترک کر کے میان روی اختیار کرنے کے ہیں۔ (۱) اطلاع ایک وقت معبود کے واسطے مانج گناہ کیوں کہ سامایک کہلاتا ہے۔ سامایک مختلف طریقوں سے کی جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ جلالہ (مند، بن یا کسی اور علحدہ جگہ میں دیو رب یا اتر کی طرف منہ کر کے۔ اور چتر شدمی۔ کال شدمی۔ آسن شدمی۔ تن شدمی۔ تپش شدمی۔ شریر شدمی۔ بنے شدمی۔ سات طرح کی شدمی کر کے سامایک کرے۔ اعلیوں کے ہر حصے۔ یا بتیج کے ہر واسطے پر ایک ایک دفعہ اپنے معبود کا نام لبوے۔ یا اکی صفات بیان کرنے والے کسی منتر کو پڑھے۔ کاغذ یا دیوار پر سیاہ نقطہ بنا کر اس کی طرف یا کسی مہرتی کی طرف لگاتا رہے۔ اور پرماتما کا دھماں یا سات تھو کا دھار کرے۔ اور جب کافی شق ہو جاوے۔ تب کسی بیرونی ذریعے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اس وقت خود بخود دل کیسو کرے۔ اس دل جی کے واسطے جگہ ایسی پسند کرے جہاں دل جگہ کھینچنے والی کوئی شے نہ ہو۔ شور و غل نہ ہو۔ عورت یا خنث کے آسنے واسطے کا مقام نہ ہو۔ جگہ نا بھانا نا چنا جس کے نزدیک نہ ہوتا ہو۔ جہاں چندے پرندے نہ آتے ہوں۔ زیادہ گرم۔ یا نیا دہ سرد ہونا نہ آتی ہو۔ بہت بارش نہ لگتی ہو۔ ڈانس۔ مچھر۔

سانپ۔ بچھر۔ وغیرہ موزی جانوروں کا خوف نہ ہو۔ غرضیکہ علیحدہ مکان میں یا مندر میں۔ چل یا باغیچہ میں جہاں دہرم آتما لوگ ورت کرتے ہیں کھڑا ہو کر۔ یا بیٹھ کر کپڑوں کو اکٹھا کر کے بالوں کو بانڈھ کر ایک طرف دل کو لگا دے۔ سامایک خواہ ورت کے دن

ایک کونے سے خواہشات کم جاتی ہیں۔ پہلے کچھ بڑی سبزی نہ کھائے گا راج
ہے وہ بھی خواہشات کے کم کرنے کے لئے ہے اس لئے اچھا ہے۔ باطل نہ کھائے
میں اندھ کی جھمپان بنیم دونوں میں ادھ کی بڑی کھائے میں صرف اندھ کی بنیم
بھوگ اب بھوگ برت کے اتنی چار۔ (۱) ان پر پکٹنا۔ خواہشات۔ محسوسات کا
نہ گشتانا (۵) انوسرت۔ گزشتہ زمانے کے بھوگے ہوئے وحشت کو یاد کرنا
(۲) اتنی لو پیسہ **आगे लोल पय** محسوسات میں محویت۔

(۴) اتنی ترشٹنا۔ زمانہ مستقبل میں بھوگنے کی خواہش۔

(۵) انوبھو۔ جس وقت میں وحشیوں (ذات۔ محسوسات) کو نہ بھوگنا ہو۔ اس
وقت بھی یہی خیال کرنا کہ میں بھوگ رہا ہوں +

سکشا برت سکشا برت چار ہیں (۱) ویشیا کا شک (۲) سلا یک۔

(۳) پروشد وپ باس (۴) وڈیا ورت۔ چونکہ یہ چاروں گزرت چنے میں
سنی چنے کی سکشا (نصیحت) کرتے ہیں۔ اس لئے ان کو سکشا ورت کہتے ہیں۔

(۱) ویشاد کا شک۔ وگ برت میں جو برت میں جانے لئے بیجئے۔ مشکلا
کی حد عمر بھر کے لئے مقرر کی تھی۔ اس میں سے ہر روز کے لئے حد مقرر کرنا۔ مثلاً
وگ برت میں یہ عہد کیا تھا کہ میں تا عمر شمال کی طرف کیلاش تک ہی جاؤں گا۔

اس سے آگے نہ جاؤں گا۔ اب ویشاد کا شک برت میں یہ عہد کرنا کہ آج میں صرف
دس یا بیس کوں تک ہی سفر کروں گا۔

اتنی چار (۱) پریشن **प्रेषण** حد مقررہ سے باہر خود تو نہ جانا۔
مگر وہ سرے کو بھیجنا۔ یا مال وغیرہ نہ لگانا۔

(۲) شبد۔ حد مقررہ سے باہر بات کرنا یا اشارے سے کام لینا۔

(۳) آہین **आवधन** حد مقررہ سے باہر کسی کو بلانا۔

پہلے انی بجے۔ نشاد اوس کا پانی والا بارہ بجے چلتا جس میں پانیس انگلیں۔
 یہ تمام اشیاء دماغ کے واسطے ضروری ہیں۔ بعض میں ہنسا بہت ہے۔ بعض نود و جنم
 نہیں ہیں۔ بستی اور کالی پیدا کرنے والی ہیں۔ انکا تازہ سیت ترک کرنا لازم ہے
 چونکہ گرم و غیرہ قلد میں شمر شری و کیرے پڑ جاتے ہیں۔ آرد و مونگ وغیرہ پر
 سفید تھلی آجاتی ہے۔ کھانڈ۔ شکر۔ گڑ۔ میں لٹ جیو پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے
 چاہیے کہ جاڑے کے موسم میں سات دن گرمی کے موسم میں پانچ دن۔ اور
 برسات میں تین دن سے زیادہ کا سامان ہیا نہ کریں جس چیز میں پانی ملا ہو
 جیسے پکوان۔ اسکو دو دن سے زیادہ کا مال پا۔ اچار۔ لوبخی۔ مکرنا۔ آٹھ پہر سے
 زیادہ کا استعمال نہ کریں۔ دہی پہلے دن سے زیادہ جانی ہوئی۔ اور روٹی۔ و
 کھڑی۔ دال بجات۔ دو پہر کے بعد۔ کچی رسوئی۔ لڈو۔ گھیور۔ کھویا جس میں پانی
 کم ہو۔ آٹھ پہر بعد۔ پوڑھ۔ ربڑی وغیرہ جس میں پانی زیادہ ہو۔ چار پہر کے بعد۔ جس
 چیز میں پانی نہ پڑا ہو۔ جیسے گھی۔ شکر و گڑ کا لڈو۔ جاڑے میں سات روز کے بعد
 گرمی میں ۵ روز کے بعد۔ اور برسات میں تین روز کے بعد چلتا رس ہو جاتا ہے
 گرم پانی کے ساتھ جو چھا چھ بنائی جائے اس کی میعاد چار پہر۔ شندھے پانی والی
 چھا چھ کی میعاد دو پہر ہے۔ کچے پانی کی دو گھڑی۔ پراسک لینے لونگ وغیرہ والی
 ہوئی کی دو پہر۔ معمولی گرم پانی کی چار پہر۔ اور آبے ہونے کی آٹھ پہر ہے۔ دیکھو
 کر یا کوش۔

دودھ بھی نکالنے کے بعد فوراً گرم کر کے پیو۔ پانی چھان کر استعمال کریں
 پھاگن کے بعد تیل اور سنگھاڑے میں جیو پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پھاگن کے
 بعد کاکھلا ہو اتیل اور سنگھاڑے کا بنایا ہو کھانا ترک کریں۔ اول تو مندرجہ بالا اشیاء کا
 ترک تمام عمر کے لئے کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ایک عرصہ مقررہ کے واسطے ضرور کریں

کھانے مکان۔ سواریاں۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

सुगन्धो वनिता वरं घी तं मां हन यो गंत
भीतिं बाह्यं चैव अतदौ योगः प्रकीर्तितः॥

جوشے ایک دفعہ شمال کی جانب اُس کو بھوکہ کہتے ہیں جیسے روٹی۔ مٹھائی وغیرہ
اور جو ایک ہی شے بار بار استعمال میں آئے اُس کو آپ بھوکہ کہتے ہیں۔ جیسے کپڑا
محبت وغیرہ۔ چنانچہ بھوکہ اور آپ بھوکہ کے استعمال کے لئے ایک حد مقرر کرنا واجب
ہے مثلاً یہ کہ آج میں ایک دفعہ بھوجن کروں گا۔ فلاں فلاں اناج فلاں فلاں سبزی
فلاں فلاں مٹھائی کھاؤں گا۔ فلاں فلاں سواری پر چڑھوں گا وغیرہ وغیرہ مقرر
کرنا واجب ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ عرصہ خاص کے لئے مثلاً ایک روز دو روز
دس روز نہ بیس روز۔ ایک ماہ دو ماہ۔ چھ ماہ۔ ایک سال۔ پانچ سال۔ دس سال۔
وغیرہ کے لئے اسکیم (نظام) کہتے ہیں۔ دوسرے تازہ سیت جو (धूम)
کہلاتا ہے۔ جین شاستروں میں حکم ہے کہ گرمی کو اپنی خواہشات کو کرنے کے
واسطے ہر روز سترہ چیزوں کے نیم کرنے چاہئیں۔ یعنی (۱) بھوجن کتنی دفعہ کھاؤں گا
(۲) چھ رسوں میں سے کون کون سے کھاؤں گا (۳) پانی کتنی مرتبہ پیوں گا۔ (۴) چندن
تیل وغیرہ کتنی دفعہ لگاؤں گا (۵) پھول کتنی مرتبہ سونگھوں گا (۶) پان کتنی دفعہ
کھاؤں گا (۷) گہیت کتنی دفعہ سنوں گا (۸) اناج کتنی دفعہ دیکھوں گا (۹) باہر شرت
کتنی دفعہ کروں گا (۱۰) مشن ان کے دفعہ کروں گا (۱۱) زیور کتنے پہنوں گا (۱۲)
کپڑے کتنے پہنوں گا (۱۳) سواری پر گئے دفعہ چھوں گا۔ (۱۴) کتنی طرح کے بستہ نو
سوں گا (۱۵) کتنی طرح کے آسن پر سوں گا۔

(۱۶) سبزی کون کون سی کھاؤں گا۔

(۱۷) بھوجن میں کتنی چیزیں کھاؤں گا +

تمام اسکو یہ بھی تو لازم نہیں ہے۔ کہ خواہ خواہ بلا مطلب وہ افعال کرے جن سے گناہ
 ہوتا ہو۔ اگر انسان خود گناہ سے نہیں بچ سکتا تو وہ کم سے کم دوسروں کو ترغیب دینے
 کہ تم کسی دوسرے سے گناہ نہ کرو تکلیف دہ نہیں بھگ کرو۔ جہاں بناؤ۔ پتھر بنناؤ۔ کشتہ
 بناؤ۔ ناخود دینی اسباب کھاؤ۔ شراب پیو۔ زنا کاری و زانی بازی کرو غیبت کو چلی کرو
 جھوٹ بولو۔ بیاہ میں آتش بازی سے ہاتھ نہ لگو۔ تلخ تاشا گراؤ۔ دیکھو۔ بزدل فروشی کرو۔
 شکار کھیلنے جاؤ۔ بھاڑے کی دلالی کرو۔ ایسا روزگار کرو جس میں حسنا بہت ہوتی ہو۔
 حقہ۔ جاکو۔ چوٹ۔ بھنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ پیو۔ پڑا وہ لگاؤ۔ اس میں بڑا فائدہ ہو گا
 وغیرہ وغیرہ

انترہ ڈنڈ کے اتنی چار۔ (۱) کندھ (कंदूय) خسی خول کرنا۔ بمعنہ
 پہن بولنا (۲) کوت پکچہ (कोतकच्य) یا گندھرب کھوٹے اشارے کرنا
 (۳) موسروہ (मोस्रुव) بیہودہ بکواس یا مفت کا طول کلام (۴) پکلاش (पकलाश)
 کرن (असमी क्षाधि कारण) بدون مطلب دل و زبان و جسم کو کسی کام
 میں لانا و من ایمیکٹا و من (असमी क्षाधि वारण) لغت
 و لغت یا خواہشات نفسانی کے بڑھانے والے اشارے گیت بھجن۔ وغیرہ بنانا۔
 (۵) پراساد من در (प्रसाधन) ضرورت سے زیادہ بھوگ۔ آپ بھوگ کا
 سامان لینا۔ جیسے ایک دانستن کی ضرورت ہے۔ دس کاٹ لینا۔ نیم کے ایک پتے
 کی ضرورت ہو۔ تمام شاخ کاٹ لینا۔
 (۳) بھوگ آپ بھوگ پران۔ خواہشات نفسانی کے کم کرنے سکھائے۔ اور
 دل قابو میں کرنے کے واسطے بھوگ و آپ بھوگ کی ایک مدد متبر کرنا۔
 بھوگ آپ بھوگ پران کہلاتا ہے۔ بھوگ و آپ بھوگ کی ۸ قسم کی سانگری ہوتی ہے
 خوشبویات۔ حرمت۔ کپڑے و زہر۔ گانا بجانا۔ پان گوری۔ افواہ و اقسام کے

اس میں شامل نہیں ہے •

(۳۳) آپ وحیان - ایسے خدایات رکھنا کہ فلاں شخص کا لڑکا یا غریب - یا طالب بن وحیان -
توت ہو جائے - کسی کا کان ٹانگ کٹ جائے - اندھا - لنگڑا وغیرہ ہو جائے - دوسرا بچہ
موز گلہ خراب ہو جائے - وغیرہ وغیرہ - دوسرے کے نقصان ہونے کے خیالات فاسد رکھنا
جن سے اپنا کچھ فائدہ نہ ہو - آپ وحیان کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) آفات وحیان (۲) روبرو وحیان - پھر آفات وحیان کی چار فروع ہیں -

(۱) انٹ سبجوگ - نامرغوب طبع اشیدار کے لئے ہنگر کرنا (۲) اشٹ ہیوگ - مرغوب طبع
اشیدار کے علاوہ ہونے کا فکر رکھنا (۳) روگ تان - تکلیف دہیاری جس سے استقلال
رکھنا (۴) سوچ - مستقبل کے واسطے طرح طرح کے تردد کرنا -

۲۔ روبرو وحیان کے چار فروع اس طرح ہیں (۱) ہنسنا - جیو ہنسنا میں خوشی (۲)
مرکھنا - جھوٹ بولنے میں خوشی (۳) چربانہ - چوری کر کے یا کر کے خوش ہونا (۴)
سنگ رکھنا - بہت روپیہ جمع کر کے خوش ہونا •

(۴) دوشرت - ایسی کتابیں - شاستروں کو پھینا یا سنا - جن میں کفر و شقاق - لڑائی
جھگڑے - شہوت پرستی - بناؤ سنگار - ہنسی بخول - ارن - تارون - بسی کرن - سائن
وغیرہ کا ذکر ہو کسی کتاب کو اس علم کے عیب و ثواب دیکھنے کے لئے پھینا - جس کا
آس میں ذکر ہے کچھ ہرج نہیں ہے •

(۵) پہاہ چڑا - خواہ غزاہ زمین کھوٹا - چھر ہوڑنا - پانی سینچنا - چھرکنا -
آگ جلانا - نہات کاٹنا - دختوں کی شاخیں تراشنا - اودھراؤ دھراؤ مطلب مہر گشت
کرنا - بجا - تاش - چوسر - گنجنہ - وغیرہ کیلویں میں قنچ اوقات کرنا - پتنگ بازی -
بغیر بازی میں وقت کھونا - بہت دین یا بہت عیب میں وقت گزارنا •

ہم سے مانا کہ دنیا دار تمام پاؤں سے اور دنیا کی کاروائیوں سے باز نہیں رہ سکتا

چونکہ یہ انہرہوں کے گھٹنوں (اوصاف) کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام گھٹن برت ہے ۛ

(۱) دگ برت۔ عمر بھر کے لئے دسوں سمتوں میں خود جانے اور کسی دوسرے کو بلائے کی۔ بیچ دیو پار کرنے کی۔ ایک حد مقرر کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں شمال کی طرف فلاں ملک تک جاؤں گا۔ فلاں ولایت تک لیں دین بیچ دیو پار کروں گا۔ اور یہ باب تجارتی بھیجوں اور منگاوں گا۔ ایسا کرنے سے طمع کم ہوتی ہے۔ سودیشی اشیاء کے دیوار کی طاعت پڑتی ہے۔ اور خواہشات گھٹتی ہیں۔ تیرتہ جات را وغیرہ کاموں کی حد مقرر نہیں ہوتی۔ دگ برت کے پانچ آتی چار ہیں۔ (۱) اور وہ دوقی کرم۔ بے علمی و خلعت۔ سے پہاڑ وغیرہ پر مقررہ حد سے اوپر چڑھنا۔ (۲) آدھے ولی کرم۔ کنوئیں یا باؤلی وغیرہ میں مقررہ حد سے نیچے اترنا۔ (۳) تریک ویتی کرم۔ پہاڑ کے غار و گھاٹ وغیرہ بھی طرف میں حد سے زیادہ دور تک جانا۔ (۴) چھتر برو دھی۔ مقررہ حد کو توڑنا۔ مثلاً ایک طرف سو۔ اور دوسری طرف پچاس کو س جانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ تو ایک طرف میں ڈیرہ سو کو س تک چلا جانا۔ (۵) پسترن۔ معسر کی ہونی حب کو بشمول جانا ۛ

(۲) انرتہ ڈنڈ۔ جس کام سے اپنا کوئی مطلب نہ سرے اس کے کرنے کا ترک کرنا۔ اسکی بائچ اقسام یہ ہیں۔ (۱) پاپ اپدیش۔ موشیوں اور دیگر جانداروں کو تکلیف دینے۔ باندھنے۔ پتھر سے میں بند کرنے۔ مارنے پیٹنے۔ بہت بوجھ لا دینے۔ اختہ کرنے۔ ناک۔ کان چھیدنے۔ قتل کرنے۔ خراب دیو پار کرنے۔ قصابوں۔ ماہی گیروں کو روپیہ فرض دینے۔ اور طرح طرح کے پاپ کرنے کا اپدیش دینا ۛ

(۳) ہنسدا ان۔ بھاوٹا۔ کدال۔ ٹھہری۔ ہنہ۔ بدوق۔ بارود وغیرہ اسلحہ مارٹیا دینا۔ کیونکہ نہ مسلم ان سے کوئی کیا کام لےوے۔ آپس میں جاتو۔ موسل وغیرہ لینا دینا

اشرف المخلوقات سے گر کہ بے دم کا حیوان رہ جاتا ہے۔ افیون۔ ہنگ۔ مہجون۔
پرست۔ سب نشئی ایشیا ہر مادی مانند قابل ترک ہیں۔

و نیامیں بد اعمالی اور تمام گناہوں کی بنیاد تین چیزیں ہیں۔ (۱) مستحبات۔ یعنی
کاذب الاعتقادی۔ (۲) انیائے۔ بے انصافی و بے ایمانی۔ (۳) ابھجو۔ ممنوعات
کا کھانا۔ چنانچہ جو شخص سمیک درشتی دے اعتقاد والا ہے اسکی تمنبات نہیں ہو سکتی
جس لئے پانچ انوہت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ انیائے نہیں کر سکتا۔ جس لئے تین مکار کے
ترک کر دیا ہے وہ ممنوعات و ناخوردنی اشیاء نہیں کھاتا۔ اس لئے جس سمیک درشتی میں پانچ
گناہ کیے اور تین مکار کے ترک ہو جس میں مل گئے یا بنیادی نیک اوصاف پائے جاتے ہیں
بعض شاستروں میں پانچ اومہر اور تین مکار کے ترک کا نام آٹھ مول گنن لکھا ہے
پانچ اومہر یہ ہیں (۱) بڑ کا پھل (۲) چپل کا پھل (۳) دھرم یا گولر دھرم (۴) کٹھن یا کٹھیا گولر
(۵) پاک یا پلکھن کا پھل۔ ان پانچوں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے کیرے ظاہر ہوا نظر
آتے ہیں۔ اس لئے ان کا کھانا ماسک یا برہے۔ ساگار و حرم امرت نام شاستریں آٹھ
مول گنن اس طرح شمار کئے ہیں۔ تین مکار۔ پنچ اومہر۔ پنچ پریشی۔ استی۔ مہان کر
پانی چنیا۔ رات کو بھوجن تیاگ۔ جیو دیا۔

گن برت

گن برت تین ہیں :- (۱) وگ برت۔ (۲) انرہ ڈھاڈ (۳) بھوگ آپ بھوگ پرمان

۱۔ کٹھن ایک مہم کا جنگلی گولر ہوتا ہے۔ جس کے پتے گولر کے پتوں سے زیادہ جڑ جوتے ہیں۔ اور انکے
چھوٹے سے اٹھل میں کھل جڑے لگتی ہے۔ اور ان میں سے وہ لکھتا ہے۔ (۱) کپہن کٹھن ویک شاستری
سے بیٹے وگ ورت و بھوگ۔ واپ بھوگ وغیرہ کا پرمان کرنے سے تارک کے در سے باہر کی اشیاء کی
بابت جھوٹ۔ چوری۔ ہنسنا وغیرہ کا خود بخود ترک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ گن برت انوہت کو ترقی
دیتے ہیں +

خیال کر کے سے نقصان ہوتا ہے۔ جلا خور تو کر۔ جب پُٹن ہوتا رہا۔ تو خرت کچے ہو سکتی ہے۔ اگر اس وقت فرض لیکر۔ باجا ڈاؤں کر لگا رکھاقت سے زیادہ خرچ کر بھی دیا۔ تو اس کا خمیازہ بعد میں اٹھانا پڑے گا۔ اس وقت ناگ ایسی جڑ سے کٹے گی کہ جسم کا ٹھکانا نہیں۔ غرضیکہ جھوٹی عزت۔ جھوٹی نمائش سے پرہیز کرنا۔ اور دنیاوی اسباب اور خواہشات سے دل ہٹانا۔ اور اسی ایک مدد مقرر کرنا خداوند کے بہت ہی مناسب حال ہے۔

اس طرح پانچوں انوبندوں کا ذکر ختم ہوا۔ انکو معہ بھاؤ نا کے اختیار کرنے سے گن میں پینگی ہوتی ہے۔ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پر گرو۔ جاپانچ بھاپ۔ یا گناؤں کبیرو کہلاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت میں منوع ہیں۔ انکو مع اتنی چاروں کے چھوڑنے سے ترک مکمل ہوتا ہے۔ مگر اتنی بھراؤں کے لئے ان پاپوں کو مدد دینی ہمارا حق چاروں کے چھوڑنا ہوتا ہے۔

آٹھ اصول گن

منہ جہ بالا پانچ انوبند۔ مستعمل۔ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پر گرو۔ بازاوی بین مکار (۱) دھورو۔ شہد (۲) ماس۔ گوشت (۳) مدرا۔ شراب۔ آٹھ مول۔ گن رنگ صفات کی بنیاد کہلاتے ہیں۔ دھو۔ ماس۔ دراقینوں مکار میں جاڈاروں کا گھات ہے۔ اس لئے منوع ہیں۔ دھو کے کھانے کو برہمچاری کے واسطے ہندومت کے مشہور شاستر منو سمرتی میں بھی منع کیا ہے (دیکھو ادھیائے ۲۔ منتر ۷۷) ماس کے کھانے میں مد۔ دھو کے کھانے میں بھی ہے۔ جو غور و فکر کرنے والے انسان کے ہرگز خیال نہیں ہے۔ اور حیوانی طریقہ ہے۔ اور گتھیاد وغیرہ بہت سے امراض کا پیدا کرنے والا ہے۔

مدرا سے دل محو اور انسان دہموش ہو جاتا ہے۔ دل کے محو ہونے سے دھرم کا خیال ہوتا رہتا ہے۔ اور جب دھرم کا خیال نہ رہا۔ تو پھر ہنسنا وغیرہ پاپ کو کرنے میں کچھ رکاوٹ نہیں رہتی۔ بیہوشی سے اپنی خبر نہیں رہتی کہ میں کون ہوں۔ جسم کی بات ہے؛ اس لئے خواہشات نفسانی کے قابو میں آجاتا ہے۔ عقل ٹھیک نہیں رہتی۔ عاقبت کا خوف ہوتا رہتا ہے۔ ماں۔ بہن اور چوری۔ سب یکساں نظر آنے لگ جاتے ہیں غرضیکہ مدرا پیکر انسان و جڑ

اسکی بیک مدد ضرور کرنا ہی لازم ہے۔ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جو عورت کے بس میں
 نہیں ہے؟ ایسا کون ہے جو شہوت کے قابو میں نہیں آ جاتا؟ خواہشات محسوسات
 میں کون کچھنا ہوا نہیں ہے؟ جذبات کے بس میں کون نہیں ہے؟ جو شخص باطنی
 مظاہری پر گرہ کو ترک کرتا ہے۔ وہی ان آفات سے بچتا ہے۔ جو شخص حرص و طمع کو
 چھوڑ کر صبر و استقلال حاصل کرتا ہے وہی کبھی ہے۔ بیرونی پر گرہ بددین تو بہت سے
 مفلس ایسے دیکھتے ہیں آتے ہیں۔ جنہوں نے جہنم سے کاشی۔ پیتل۔ تانبے کے برتن
 نہیں دیکھے۔ جنہوں نے گہی۔ دودھ نہیں پیا۔ برقی۔ قلاقند۔ شیشی۔ لڈر۔ پٹیرا۔ کبھی
 نہیں کھایا۔ انگہ۔ پاجامہ۔ کوٹ۔ تیلون نہیں پہنا۔ عورت سے جن کا بیاہ دی نہیں ہوا۔
 ہیٹ بھر کر کھانا کبھی نصیب نہیں ہوا۔ سونے چاندی کا زیور کبھی نہیں دیکھا۔ محل
 و مکان تو بڑی چیز ہے۔ جھونپڑی کبھی اپنی نہیں ہوتی۔ لیکن اندرونی پر گرہ چھوڑنا بڑا
 مشکل ہے۔ دراصل پر گرہ باطنی پر گرہ ہے۔ مظاہری پر گرہ باطنی پر گرہ سے ہوتی ہے۔
 دنیا دار کے واسطے پر گرہ کا کلیتہً ترک کرنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اسکو
 وقت بیوقوف باری۔ بیکاری۔ ناتوانی۔ ضعیفی۔ بیاہ شادی۔ مرے بیٹے وغیرہ
 میں اسباب دنیا کی ضرورت رہتی ہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو محدود کر سکتا ہے۔
 تارک الدنیا اگر فوراً سی چیز بھی اپنے پاس رکھے تو گنہگار ہے۔ لیکن اگر خانہ دار نہ رکھے
 تو پر آگن۔ دول ہو کر دہرم سے ہٹ جاوے۔ اس نے خانہ دار کو مناسب ہے کہ وہ
 دھرم سے۔ انصاف سے۔ راستبازی سے۔ دیانتداری سے۔ ایمان داری سے
 ملک اور وقت کے مناسب حال اپنے خاندان کی پرورش کرے۔ آدے زیادہ خرچ
 نہ کرے۔ بیاہ شادی کے موقع پر چھوڑ دیا کیونکہ دنیا کی بھیڑ بآ چال کی پیروی کر کے
 روپیہ برباد نہ کرے۔ اگر کم خرچ کرنے کی طاقت ہے تو یہ خیال نہ کرے کہ ہمارے بزرگوں
 نے اسقدر روپیہ بیاہ شادی پر لٹا یا ہے۔ اگر ہم نے کم لٹایا تو ناک کٹ جائے گی۔ ایسا

پر گروہ ۲۴ قسم کی ہوتی ہے۔ چودہ اندرونی اور دس بیرونی۔ تفصیل پہلے صفحوں میں دی گئی ہے۔ اس جگہ بیرونی پر گروہ کے پرہیز سے مطلب ہے۔

پر گروہ کے اتنی چار دن اتنی باہن۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بیل وغیرہ جانوروں کو

اگر وہ تعداد معلوم ہو تو زیادہ ہو جائیں۔ بھائی یا لڑکے وغیرہ کے نام کر دینا۔ اور اس طرح ناجائز طور پر رکھنا (۲۲) اتنی سنگڑ۔ ضرورت سے زیادہ سامان مہیا کرنا۔ اور تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ وغیرہ کو عورت یا لڑکے کے نام کر دینا (۲۳) بیسے۔ دور دراز ملک یا ولایت کی اشیاء یا دوسرے شخص کے دھن دولت و سامان کو دیکھ کر یا سنگڑ تعجب کرنا (۲۴) اتنی لوبہ۔ تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ کو بیٹے پوتے کے نام پر علحدہ رکھنا (۲۵) اتنی بھاؤ۔ طبع سے پتیل و تانبے کے برتنوں کو تعداد میں تو مقررہ تعداد کے اندر رکھنا۔ مگر وزن میں زیادہ کر دینا +

اپر گروہ کی بھاؤ نا (۱) بے ایمانی سے روپیہ بھائے کا ترک۔ (۲۳) ناخرونی۔

ناؤسٹ پدنی اشیاء کے کھانے پینے کا ترک (۲۴) قناعت رکھنا۔ اور جو اشیاء حسب خواہش ملیں ان کا گرویدہ نہ ہونا (۲۵) نفرت (انگیز) اشیاء سے نفرت نہ کرنا (۲۶) دوسرے کی عیش و عشرت دیکھ کر حسد و رشک نہ کرنا۔ اشیاء باہر میں لکھا ہے کہ مشہا۔ سپرس۔ روپ۔ گندہ۔ مرغوب طبع یا نامرغوب طبع میں راگ و دیش نہ کرنا۔

پر گروہ اسباب دنیا کی انھیں جن طبع کو کہتے ہیں۔ انسان پر گروہ کے بس میں ہو کر مہیا کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ بھوٹ بولتا ہے۔ زنا کرتا ہے۔ کروہ کرتا ہے۔ ربا کاری کرتا ہے۔ دوسروں کو قتل اور فحش کرتا ہے۔ خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ بلکہ مرتکب جاتا ہے۔ غرضیکہ پر گروہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔ اس ہی کی وجہ سے تمام ناکردنی افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر گناہوں سے بچنا منظور ہے تو پر گروہ کا ترک کرنا واجب ہے لیکن پر گروہ کا کلی ترک تارک الدنیاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے خاندان کے واسطے

ترجمہ۔ گناہ کے خوف سے دوسرے کی عورت سے خود مباشرت نہ کرتا۔ اور دوسرے سے نہ کرتا۔ نہ فعل پر ہم چہ۔ سو دانا سنو توں یا تو کہ زنا کہلاتا ہے۔

اپنی بیوی یا عورت کے سوا کسی دوسری عورت نہ بڑھی۔ کنیز۔ لونڈی یا کنواری کے ساتھ محبت یا محبت آمیز گفتگو۔ جس و کنار وغیرہ سب کا ترک کرنا مناسب ہے۔ ہم چواری اپنی عورت کے سوا کسی دوسری کو مانا بہن اور بیٹی کے برابر سمجھتا ہے۔ اُن سے خلوت میں بات تک نہیں کرتا۔ اور نظر بہت سے نہیں دیکھتا۔

زنا کے اتنی چار (۱) ان بیاہ کرن۔ اپنے لڑکے لڑکی کے سوا کسی دوسرے کا بیاہ کرنا۔ (۲) انک پرکڑا۔ اظہام کرنا۔ (۳) بی تنو۔ عورت کا سانگ بھڑا (۴) اتنی ترشنا۔ زنا کاری کا خیال ہر وقت رکھنا۔ اور بیہوش و بھون وغیرہ کا استعمال کرنا (۵) اتوار کا اپر گرہ تھانگن۔ رٹھی کے ہاں یا زنا کار عورت کے ہاں آمد و رفت رکھنا۔ اُن کو اپنے ہاں بلانا۔ تلچ ٹاشنا۔ کھینا یا مٹن سے محبت کرنا یہ سمجھ کر کہ یہ رنڈی تھوڑے عرصہ کے لئے میری عورت ہے۔ بیوہ اور کنواری سے زنا کرتا۔ یہ سمجھ کر کہ یہ کسی کی عورت نہیں ہے۔

برہم چریہ کی بھاؤنا (۱) عشقیہ قصہ کہانی کا سننا ترک کرنا (۲) دوسرے کی عورت کے کہستان۔ منہ وغیرہ اعضا کو عشق کی نگاہ سے دیکھنے کا ترک کرنا۔ (۳) ساہو عیش و عشرت کو یاد نہ کرنا (۴) بہت زیادہ قوت باو پیدا کرنے والی اشیاء کے کھانے کا ترک کرنا (۵) اپنے جسم پر عطر و عطر و عطر وغیرہ نہ لگانا اور سنگار وغیرہ نہ کرنا۔ اسٹ پانچر گرتھ میں اسکی جاہ استریوں کے نزدیک مکان میں نہ رہنا کہا ہے۔

زنا کاری بہت بڑا پاپ ہے۔ دنیا میں ونگہ۔ فساد۔ مفسد بے عزتی وغیرہ کا باعث ہے۔ اور آخرت میں عذاب ہائے شدید کا موجب جنکی پاشنی شکل ہوزاک آتشک۔ و جریان وغیرہ ہلک امراض یہاں ہی نظر آتی ہے۔ دوسرے کی عورت

نہ جو جہاں کوئی چور بد معاش قمار باز جنگجو وغیرہ جیسی درہنہا ہو وہاں ہو جتا کہ اس
ایسے مکان میں رہنا جہاں کوئی دوسرے کا جملہ امانہ ہو۔ یعنی مکان بلا شداکت
دیگر سے جو۔ ۳۳ پروہ پروہ واکرن۔ جیسا کسی کے مکان میں نہ رہنا۔ اور جس میں آپ ٹھیرا
ہو وہ دوسرے کو اُس میں آنے سے منع کرنا۔ (۳۴) بھیجہ شدہ یا ایسا شاد۔ بے اضافی
اور بے ایمانی سے حاصل کی ہوئی اشیاء خورد و نفی و نوشیدنی کا ترک کرنا ۵
سدا صرا بہنباو۔ وہاں تا پرخشوں سے لڑائی جملہ امانہ رکھنا۔ انسان و من کے واسطے
اپنی جان تک کسی پہا نہیں کرتا۔ موتی کے واسطے سمندر میں غوطہ کھاتا ہے۔ مگر چھ کا خوف
نہیں کھاتا۔ روپیہ کے لالچ میں پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ گرے کا خطرہ نہیں کرتا۔ غرضیکہ
و من جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جیسا کہ کہا ہے ۷

گرزاں طلبی مضائقہ نیست و ز رطلی سخن دین است

لہذا کسی شخص کے مال کا چڑانا اُس کے قتل کرنے سے کم نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے
کہ محرومے کو بیچ کر دیتے ہیں۔ اور و من کو کھڑے ہو کر چوری۔ بڑائی۔ و حرم کرم سب کو
ناش کرنے والی ہے۔ چور کو ہر شخص مبرا جانتا ہے۔ کوئی اُس کا اعتبار نہیں کرتا۔ چور کو
ہر وقت طمع رہتی ہے۔ چوری کا وہ یہ نہ کہ کاموں میں خرچ نہیں ہوتا۔ زبڑی بازی۔
زنا کاری۔ شراب نوشی۔ قمار بازی وغیرہ عیوب میں آ جاتا ہے۔ چر ہمیشہ متفکر و متکلمین
اور اذیتیں رہتا ہے۔ ظاہر ہو جانے پر راج سے ڈٹ پاتا ہے۔ مہذب سلطنتوں
میں جلیانے و جمرانہ و تازیانہ کی سزا پاتا ہے۔ غیر مہذب میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹے
جاتے ہیں۔ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر کے عاقبت میں نفلس و بد بخت ہو دوزخی ہوتا ہے
(۳۵) مستحول۔ برہم چوریہ یا ترک زنا۔

नच परबान नग चरति नपागगम मति च पापभीषीये
मुना परदाति वृत्ति स्वदार पेतेष नाम्नाभि ॥ ५० ॥

نامرود سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انسان کے لئے خلق جو ناہت اچھا ہے۔ اس میں اپنا فروغ نہیں جوتا۔ اپنے آپکو کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہیں جھوٹ سے سیکڑوں قسم کے جھگڑے فنا ہو جاتے ہیں۔ خانہ جنگیاں ہوتی ہیں۔ دشمنیاں ہوتی ہیں۔ دوستوں میں نفاق ہوتا ہے۔ حکام میں بغیرتی ہوتی ہے۔ بیوپاریں کمی ہوتی ہے دنیا میں ہر طرح کی بدسوئی۔ عاقبت میں دوزخ کا ڈکھ۔ ادنیٰ خاندان میں جنم۔ بغلی۔ بیادھی۔ سنگدہاں۔ بہر اپن وغیرہ ہوتا ہے۔ دستمول چوری کی تعریف جس کے ترک سے بچو۔ ماحبت ہوتا ہے اس طرح ہے۔

मिष्टं तव्या पतितं बामृति समृतं प्लवैमि विवृ
भूषितयत्न च क्तेनट कृष्ण चोपां पापाना
ترجمہ۔ اگر کسی شخص کا زمین میں دھن گردا ہوا ہو۔ یا مکان وغیرہ میں وہینہ ہو۔ یا کوئی شخص امانت سونپ گیا ہو۔ یا اپنی یاد دوسرے کی جگہ میں بدون اطلاع رکھ گیا ہو یا دوستد میں شمار میں بھول گیا ہو۔ تو ایسے روپے۔ پیسے۔ کپڑے۔ برتن کا۔ خواہ بہت ہو۔ خواہ معتوثا ہو۔ بدون دینے کے خود لینا۔ یا ایک کا مال اٹھا کر دوسرے کو دنیا ستمول چوری ہے۔

چوری کے اتی چار (۱) چور پر لوگ = دوسرے کو چوری کرنے کی تجاویز بتانا۔
(۲) چور کا کھدان = چوری کا مال لینا (۳) بلو پنگی وغیرہ محصول نہ دینا (۴) سدھن سن مشرلو پتی روپک सप्तशताम्ना قیمتی شے میں کم قیمت شے ملا کر جلی مکھ بنانا (۵) بنیاد تک انول ان माधिवगपाम्नाते لینا اور کم دینا

اچور یا رپت کی بھاؤنا (۱) سونیا کار۔ ایسے مکان میں رہنا جہاں کوئی سب

ترجمہ صحیح جھوٹ نہ بولنا۔ دوسرے سے نہ بلانا۔ جس لفظ کے کہنے سے اپنے
یاد دوسرے کو ایذا پہنچے۔ مصیبت نازل ہو۔ ایسا سچ بھی نہ بولنا۔ ستمول جھوٹ کا ترک
کہلاتا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ غصے سے۔ غور سے۔ ریا کاری سے۔ طمع سے۔ کوئی ایسا
لفظ نہ بولے جس سے دوسرے کا قتل ہو۔ ہتک عزت ہو۔ جھگڑا برپا ہو۔ کسی کا دھرم
بجود جائے۔ اعتقاد میں فرق آجائے۔ عشق میں گرفتار ہو جائے۔ غصے کی آشت نہ لگ
میں آجائے۔ نیز ایسا کلمہ نہ کہے جو سستی سے دور ہو۔ انصاف سے گرا ہوا ہو۔

مندرجہ بالا شلوک میں ایسا کہا ہے کہ جس لفظ کے کہنے سے اپنے یاد دوسرے کو ایذا
پہنچے یا مصیبت نازل ہو۔ ایسا سچ بھی نہ بولے۔ اس سے کوئی صاحب یہ نتیجہ نہ نکالیں کہ
ہمیں مذہب میں بقول سعدی شیرازی ”دروغ مصلحت آئینہ از راستی فتنہ انگیز“
جھوٹ بولنے کی اجازت ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسی بات
معلوم ہو جائے جس کے ظاہر ہونے سے دنگ و فساد برپا ہونے یا کوئی مصیبت نازل
ہونے کا احتمال ہو اور اس کا ظاہر کرنا آپ کے لئے ضروری بھی نہ ہو۔ تو ایسا سچ بھی
نہ بولے بلکہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرے۔

جھوٹ کے اتنی چار (۱) ہری باد۔ کسی شخص کو خود بخود چور۔ زنا کار وغیرہ
کہنا۔ سمیٹا پیش۔ ایسی بات کا پیش دینا جو جھوٹی ہو۔ خلاف منشا شاستر ہو۔
(۲) رہو بیا گمان۔ پردہ دوری۔ (۳) پے سنیہ یا سا کا رنتر۔ غیبت۔ چٹلی۔ راز افشانی
(۴) کوٹ بیکہ۔ جھوٹی تحریروں جملہ سازی (۵) نیا سا پھارتا۔ امانت میں خیانت۔

ست کی بجاؤ نا (۱) ترک غضب (۲) ترک طمع (۳) ترک خوف (۴) ترک
ہنسی و محول (۵) ترک سوہ (۶) آشت پاہڑ

دنیا میں انسان کا بھلاؤ بڑا۔ اس کی گفتگو ہی سے جانا جاتا ہے کیونکہ

کے شدید جزیل ذاتی چار لکھی ترک کرے۔ اور ہنسائی پانچ بھاؤں کا عامل ہو۔
ہنسائے پانچ اتی چار (۱) جھیدن۔ کسی جاندار کے۔ ہل۔ کان۔ جھوٹ
 وغیرہ غصہ و جہم میں سوئے کرنا۔ یا کھن کو سختی کرنا (۲) بندھن۔ جس سے بچا کرنا۔ جانوروں
 کو سختی سے باندھ رکھنا۔ پرندوں کو پتھر میں بند کرنا وغیرہ (۳) پٹرن۔ انسان و
 حیوان کو لات۔ گھومتے۔ چابک وغیرہ سے مارنا۔ (۴) اتی بھارا۔ طاقت سے زیادہ بوجھ
 لا دنا۔ (۵) نراکھن۔ کھانے پینے سے روکنا اور بھوکا رکھنا۔

اہنسائی پانچ بھاؤنا (۱) ہنسی گہتی۔ من کو قابو میں رکھنا۔ بے ایمانی و بدبینی
 سے خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا خیال ترک کرنا۔ اپنی جراتی۔ اور دوسرے کی
 تکلیف یا عزت تک یا دہن ناش وغیرہ دھما ہنا۔ (۲) بھن گہتی۔ ہنسی۔ مغل کی گفتگو
 و دگر و فساد کی بات۔ مخفیہ کلام یا ایسا لفظ جس کے کہنے سے کسی کی ہنک عزت یا
 نقصان ہو۔ نہ کہنا۔ (۳) ایر یا سمتی۔ دیکھ بھال کر چلنا۔ پھرنا (۴) آدان پھینپن کوش
 وغیرہ اشیاء کو دیکھ بھال کر دھرنا۔ اٹھانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵)
 آلوکت۔ پان۔ بھوجن۔ اشیاء خوردنی و نوشیدنی۔ درمیان۔ چھتر۔ کال۔ بھاؤ
 کا خیال رکھ کر کہنا۔ (۶) سمتوں جھوٹ۔ جس کا ترک ست دھت کہلاتا ہے۔

सद्यलमतीकंतवदीत न.पातदादपतिस्वमिषिविषे
 पचेडवितं सतःसप्त मृवावादवैरमाणं

۱۰ اتی چار کے سنے کلک کے ہیں۔

۱۱ درمیان۔ شے۔ ۱۲ چھتر۔ ٹلک۔ یا تمام۔ ۱۳ کال۔ سوئے بھاؤ اثر و غاصبت۔ ۱۴ یہ چھتر۔
 کال۔ بھاؤ۔ کا خیال صرف کھانے کی اشیاء میں ہی نہیں رکھنا چاہئے۔ بلکہ ہر کام میں ان چاروں
 باتوں کا خیال رکھنا لازم ہے۔

کی ہنسا اگر سستی سے ترک نہیں ہو سکتی۔ آخری قسم کی ہنسا کو ام سے شام۔ دم۔ ڈنڈا۔ جھینڈا۔ سے ٹالنا مناسب ہے۔ یعنی اپنے حامد و دشمن سے پہلے تو چہاں ایک ہو سکے شام یا نرمی سے پیش آدے اور اگر وہ اس سے بھی نہ مانے تو دم پیش کرے یعنی روپیہ جھینڈ دیکر ٹالے۔ اگر اس سے بھی وہ باز نہ آوے تو ڈنڈے سے ڈنڈا دیکر سامنے ہو کر تھابک کرے اور پھر کس کے دوستوں میں جھینڈنا اتفاق کر لے۔

مندرجہ ذیل چند روایتیں جن میں ہنسا بہت ہوتی ہے قابل ترک ہیں (۱) اجمال کرم۔ آگ کے کام۔ جیسے پڑا وہ لگوانا۔ کوندہ بنانا۔ جھڑ بھونچ کا کام۔ حلوائی دلو ہار کا کام وغیرہ (۲) بن کرم۔ کڑوی کٹنا اور بچنا۔ سبزی بچنا (۳) کاڑھی کرم۔ محاذی بیل وغیرہ بچنا (۴) بھاری کرم۔ بیل۔ اونٹ گھا وغیرہ کا یہ پڑ دینا (۵) پھوڑی کرم۔ کتوں تالاب وغیرہ کھدوانے کا کام۔ ان یا بھونچ کو کرم کہتے ہیں (۶) دنت کو بچنا باقی دانت گھاسنے کی دم۔ آہو کے سپنگ وغیرہ بچنا (۷) لاکھ کو بچنا۔ لاکھ۔ سبزی کھار تیل۔ صابن وغیرہ بچنا۔ (۸) رس کو بچنا۔ دودھ۔ دہی۔ شراب۔ بچنا (۹) کس کو بچنا بیٹرو وغیرہ کی اوان بچنا (۱۰) رس کو بچنا۔ بارود۔ سسکیا۔ فیون۔ گھانچہ وغیرہ کا بچنا ۱ سے لیکر ایک کو کو بچنا کہتے ہیں۔ (۱۱) نیتیر یعنی کومن بیلن کرم۔ تیل سرسوں وغیرہ پڑوانے کا کام (۱۲) زلا بچنا کرم۔ گھوڑے بیل وغیرہ کو خاصی کرانے کا کام (۱۳) واہ گنی کرم۔ بن بھگل کو آگ لگانا (۱۴) مومن کرم۔ تالاب۔ باؤلی۔ وغیرہ کے پانی نکلوانے کا ٹھیکہ (۱۵) اسٹی جن پوسن کرم۔ شکاری۔ گتے پالنا۔ اور فاشہ عورت کی پرویش کرنا۔ اور ماہی گہر۔ اور کھنڈک وغیرہ کو روپیہ قرض دینا۔ اور اصل یہ پیشے زمین۔ چترئی۔ اور ویش جاتیوں کے واسطے نہیں ہیں۔ اور انکو شوق کیا کرتے ہیں۔ اور بھگروہ سوتر کے صفحہ ۱۰۸ پر لکھے ہیں۔

جو کرم سستی ہنسا کو چھوڑ کر ہنسا ورت اختیار کرے۔ اسکو لازم ہے کہ وہ ہنسا

نہیں لگھرتا +

بعض آدمی یہ جھٹ کیا کرتے ہیں کہ اگر مانس کھانے میں گناہ ہے تو دودھ پینے میں بھی ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہ بھی جانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے لئے دھرم سنگرہ خنرا کا چار کے پانچویں اور کار کا بیالیسواں شلوک ملاحظہ کریں۔ جو کہ اس طرح ہے

प्रसङ्गवत्तमैव नमुतो गावेशीदृषी
मिषप्रोः पम पारो न्न कुम्भलं मृषि कुम्भलोत् ॥ ४२ ॥

اس کا مطلب یہ ہے کہ دودھ تو پینے لائق ہے۔ گرائس نہیں ہے۔ کیونکہ اشیاء کا حال ہمیشہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ زہر کے درخت کا پتہ تو بیماری کو دور کرنے والا ہوتا ہے۔ گرائسکی جڑ کھانے سے موت آجاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ دودھ اور اس ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دودھ غور دنی چھرائس ناخوردنی ہے۔ دودھ نکالنے سے حیوان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ وہ ویسا ہی موٹا مازہ اور تیار رہتا ہے لیکن اگر اس کی بجائے اس کا خون نکالا جائے تو وہ فوراً کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے دودھ اور خون میں مطابقت نہیں ہے۔

رہنسا چار قسم کی ہوتی ہے (۱) آدمی۔ وہ جو پیشہ اور جو پار کے طور پر کچا دے۔ جیسا کہ قصاب و چڑ پار و ماہی گیر وغیرہ کا پیشہ (۲) سنگلی۔ وہ جو ارادہ کر کے کچا دے جیسے بدھ و جادوگر کسی جاندار کو مارنا۔ اور وہ جو قرار و دیگر کی جائے۔ جیسے چلی کا مرنا بنا کر کسی دیوتا کی عینیت دینا۔ دشمن کی تصویر بنا کر کسی میزنی کرنا۔ (۳) برو دھی۔ وہ جو دشمنی کی وجہ سے اپنے بچاؤ کے لئے کی جائے۔ یا اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے کی جائے۔ (۴) آدھی۔ وہ جو کار و بار دنیاوی کے کرنے میں ہوتی ہے۔ جیسے چلنے پھرنے دہرنے اشغال وغیرہ کاموں میں۔ مکان بنانے میں۔ روٹی پکانے میں وغیرہ وغیرہ ان میں سے پہلی دو قسم کی رہنسا کا دھرم آتما گریستی کو کلی ترک کرنا چاہیے۔ باقی دو قسم

نہیں ہوتا۔ اس نے ایسے کام کرتا ہوا انسان گنہگار نہیں ہے۔ جیسا کہ پرشاتھ سیدھ
کپائے نام گرنہ میں سدی امرت چند رسوامی نے کہا ہے :-

पतस्वत्त्व बाध योगात् प्राणं तां दर्व्यं प्राण तर्पाण
व्यवरो पाणस्प करणं सुखिता भवति सादृशं।
प्रका चरण स्थसतो रागादनी बेसा संत रेणपि
तद्वि भवति जाद्विदिसा प्राणव्यपसे पाणादेम

ترجمہ :- ہندو اصل جذبات کے بس میں ہو کر کسی کے حواس ظاہری و باطنی کے غلبہ
کرنے کو کہتے ہیں۔ صاف دل آدمی کی الفت و لغت وغیرہ کے نہ ہونے سے کاروبار
دنیاوی کرنے میں مانداروں کا گھات ہوئے بھی ہندسا نہیں ہوتی ہے۔ دھینت
انسان کسی کام کے کرنے کا تہ ہی ذمہ دار ہے جب اس کو راگ و دیش و مودہ کے
ساتھ جو جذبات کہلاتے ہیں کرتا ہے ورنہ نہیں۔ جیسا کہ شہو جین پنڈت نیارتی وائ
جی نے بھی کہا ہے۔

سو تیا ۲۳۔ جیسے لود۔ پننگری۔ بڑ کی پٹ بنا۔ سویت بستر ڈار و مہیٹہ رنگ نیریں
بہو جو رہے چنگال۔ سرو فلانہ اچھے لال۔ بھید نہیں انتر سپیا۔ می رہے پیر میں
تیسے ہی بھیکت و نت راگ و دیش تو دینا۔ رہے جس با سر پر گرہ ہی کی بھیڑ میں
پو ب کرم ہر سے نیوتن نہ بند کوسے۔ جا پے نہ جلت سکے راپے نہ مشریر میں۔
ترجمہ :- جیسے لود۔ پننگری اور ہرڑ کی پٹ کے بدون سفید کپڑا عجمیہ کے رنگ میں خواہ
کتنے ہی عرصے پٹا رہے نہ گرو سفید ہی رہے گا۔ رنگ نہیں چڑھے گا۔ ایسے ہی
صادق الاعتقاد بدھ راگ و دیش و مودہ کے باوجود۔ دن رات کا کاروبار دنیاوی کرتا
ہو ابھی بیشتر کے کئے ہوئے اعمال کا ناش کرتا رہتا ہے اور نئے اعمال پیدا ہونے
نہیں دیتا۔ دنیاوی پیش کی خواہش نہیں کرتا۔ اور جہم کے بنا و سنگار و پالن و پوشش میں

گاڑی۔ گھوڑا۔ ہیل۔ اونٹ وغیرہ رکنا۔ ان پر چڑھنا۔ گھاسنے۔ بکری وغیرہ مویشی
 رکنا۔ بڑی بڑی شے یا جا کرنا۔ ایسے کام ہیں جن میں جیو۔ ہنسا اور آرنجہ ہوتا ہے۔ مگر
 چونکہ اس کے ارادے میں ہنسا نہیں ہوتی۔ اور نہ وہ ہنسا کرنے کو بھلا جانتا ہے۔
 ہر کام کو احتیاط سے کرتا ہے۔ اس لئے وہ ان کاموں کو کرتا ہوا گنگار نہیں ٹھیکرتا۔
 دنیا میں جیو بھرے پڑے ہیں۔ ہر لمحہ ہزاروں۔ لاکھوں فرستے ہیں۔ اس میں کسی کا
 کیا تصور ہے۔ گرہستی کو چاہیے کہ روزگارا ہنسا کرے جس سے دہرم۔ راستی و انصاف
 میں فرق نہ آئے۔ اپنے فائدہ ان کے مناسب حال ہو۔ مثلاً اگر برہمن ہے تو مذہب
 باطل کے بڑھانے والے۔ ہنسا کا آپدیش دینے والے۔ راگ دیش کے پیدا کرنے
 والے شاستر (کتب) نہ چڑھاوے۔ اگر چھتری ہے تو محتاج اور کمزور کو زد نہ کرے۔
 جو میدان جنگ سے پشت پھٹا کر بھاگ جاوے اس کا پیچھا نہ کرے۔ کسی کو اس کا مال
 توڑنے کی فرض سے حق نہ کہے۔ کی خاطر بید سے۔ دشمنی سے یا غور سے نہ مارے۔
 بلکہ محتاج و کمزور کی۔ گھمبیا اور کنگال کی مخالفت کرے۔ اگر دیش ہے تو ہنسا کے کارو
 بار چھوڑ کر لچھے جو یا کرے۔ کم نہ تو لے۔ زیادہ نہ لیوے۔ اچھی چیز میں خراب۔ اور گراں
 میں ارزاں نہ ملاوے۔ جھوٹ بولکر زیادہ نفع نہ لیوے۔ اگر شور ہے تو اپنے آقا کی
 خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ کام سے دل نہ چراوے۔ اگر محر یا کلرک ہے۔ تو
 حساب میں دغا و فریب نہ کرے۔ آمد و خرچ کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھے نہ رشوت نہ لیوے
 امانت میں خیانت نہ کرے۔ اگر مالی۔ یا کسان یا جاٹ۔ یا فرارہ ہے۔ تو کھیتی کرتے
 ہونے بھی زیادہ دہرم کا خیال رکھے۔ زیادہ لاٹھ نہ کرے۔ مالک کے حق میں سے نہ کھائے
 ضرورت سے زیادہ دھنوں کو نہ کاٹے۔ اگر چھیتی کرنے میں جائزہ اور دن کا بیت گھات
 ہوتا ہے۔ تاہم دیدہ و دانستہ کسی جائدار کو نہ مارے۔ غرقیکہ جو کلام کرے احتیاط سے کرے
 پہا و وغیرہ دہرم کے کاموں میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں ہنسا کرنے کا نشانہ

بہت سے انسان خور آدمی محبت کیا کرتے ہیں کہ چونکہ نباتات میں بھی جان ہے۔ اس لئے اس کو بھی نہ کھانا چاہیئے۔ اور چونکہ چلنے پھرنے اور کار و بار دنیاوی میں بھی رہنا ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو بھی نہ کرنا چاہیئے۔ ان کو لازم ہے کہ وہ اس دشمنی و آئیکہ (قول) کا لحاظ کریں جس سے صاف ظاہر ہے کہ گڑبستی کے واسطے صرف چار قسم کے جانداروں یعنی دودھ اسی سے لیکر پانچ حاسی تک کے گھات (قتل و فوج) کی ممانعت ہے۔ نباتات کے کھانے کی جو ایک حواسی جاندار ہے ممانعت نہیں ہے۔ گڑبستی جب منزل بہ منزل چڑھتا ہوا شراوک کے پانچوں درجوں میں پہنچتا ہے۔ اس وقت سبز ترکاری کے کھانے کا ترک کہ بہت رالہتہ کرتا ہے۔ باقی رہی چلنے پھرنے اور دنیاوی کاموں کی رہنا اسکو گڑبستی ترک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہسکی بوجہ موجودگی پر نیکان کشاے دیہات اور جسم انگریز کے کاروبار سے محبت نہیں چھوٹ سکتی۔ لہذا اس کے صرف جاندار اپنی متحرک دودھ اسی سے لیکر پانچ حواسی تک کے ارادنا ہنا کرنے کا ترک ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حمد سے یا دشمنی سے اسکو قتل تک کرنا چاہے۔ یا اس کے وطن دولت و روزگار وغیرہ کو بگاڑے تو بھی حتی الوسع اس کا قتل نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بہت روپیہ دے کر اس سے قتل کرنا چاہے۔ تو بھی ایک چوینٹی تک کو تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کسی جاندار کے مارنے سے یا مالش کھانے سے کوئی بیماری دور ہوتی ہو۔ تو بھی ایسا نہیں کرتا۔ دھرتیا خاندان اگر چہ کسی جاندار کو ارادنا قتل نہیں کرتا۔ مگر دنیا کے دھندوں میں جو رہنا ہوتی ہے اس سے وہ بچ بھی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی وہ ہر کام کرتا ہوا دھرم کو نہیں بھولتا۔ چھلے میں آگ جلاتا۔ چکی میں پیسٹا۔ اوکھلی میں کوٹتا۔ جاروب دیتا۔ برتن دھوتا۔ دھن اکٹھا کرتا۔ ایسے کام ہیں جو ہر روز اس کو کرنے پڑتے ہیں۔ لڑکا۔ لڑکی کی سٹادی کرنا۔ مندر یا مکان بنوانا۔ لیپنا۔ پوتنا۔ چھلانا۔ رات کو اور اندھیرے میں چلنا۔ دھات۔ پتھر۔ لکڑی وغیرہ جمع کرنا۔ تو شک بھانا۔ برتن دھونا۔ آٹھانا۔ دوست آشناؤں کی ضیافت کرنا۔

پارترو و طرح کا ہے، بکل یا محدود جسکو مشہد ایک یعنی وہ دنیا دار و مہر تھا کہتے ہیں جو زن و فرزند کے ساتھ رہتے ہیں۔ پاپ سے ڈرتے ہیں۔ دغا و فریب سے روپیہ نہیں کھاتے۔ اور رہبتنازی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بکل یا غیر محدود۔ نبیوں رشیوں۔ اور تارک الدنیاؤں کے ہوتا ہے۔ جو زن و فرزند سے قطع تعلق کر کے دنیا کے دامن دولت کو چھوڑ کر جنگل میں رہتے ہیں۔ اور اپنا تمام وقت گیان و صیان میں صرف کرتے ہیں +

بکل چار تہ - بکل چار ترکی تین اقسام ہیں (۱) انودرت (۲) مگن ورت (۳) کشا ورت۔ انودرت - پانچ گناہ کبیرہ۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ کے ستھول (دست) ترک کو کہتے ہیں۔ ہنسا کا ترک۔ ہنسا۔ جھوٹ کا ترک۔ ست۔ چوری کا ترک۔ چوریا۔ زنا کا ترک۔ پرچم چہ۔ اور پرگرہ کا ترک۔ پرگرہ (دست) کا ترک۔ ہوس و طمع، ورت کہلاتا ہے +
(۱) ستھول ہنسا کی تعریف جس کے ترک سے اپنا ورت ہوتا ہے :-

संकल्पात् कृतकारितमननाद्योगात्तस्य चरसत्त्वान्।
न हिनस्ति यत्तदा कुः स्मृत्स्वधाद्विरमराणि निपुणाः।
ترجمہ :- من (دل)، پن (زبان)، کاسے (جسم)، کرت (دھوکہ کرنا)، کارت (کسی سے کرانا)،
او ہونا (کہتے ہوئے) کار کا بید (جاننا)۔ چار قسم کے جاندوروں کا نکات نہ کرنے کو گنہ گردیو
ستھول ہنسا کا ترک کہتے ہیں +

لے ستھول ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگرہ سے مراد ایسی ہنسا و غیر وہ ہے۔ جس کے کرنے سے راجہ
ڈنڈے اور لوگ بندے سے لینے راجہ ملتا ہے۔ اور دنیا کے لوگ برا کہیں + ستھول سے مراد معمولی
ہنسا ہے۔

دلیل نہ دینا (۱۳۲) اوجھ - بلا ضروری بات برائے (۱۳۳) پرتو کتی - تکرار کلام کرنا (۱۳۴)
 انونو بھاشن - مطلب کے سمجھنے پر جواب نہ دینا - (۱۳۵) اگیان - مطلب کو نہ سمجھنا - (۱۳۶)
 پرتی بھا - جواب نہ آنا دے - (۱۳۷) کشپ - ضروری کام کا بھانہ کرنا (۱۳۸) جٹا انو گیا - مدھی کے
 دھوے میں جلقص دکھلایا گیا ہے اسکی اہت کہنا کہ یہ نقص بتھارے دھوے میں ہے
 (۱۳۹) پریا انویر جو پیکیشن - جو نگہ استھان میں آگیا ہے اسکو طائرہ کرنا (۱۴۰) نزلو چیکیشن
 اگر نگہ استھان میں نہ آیا ہو اسکو کہنا کہ نگہ استھان میں آگیا ہے - (۱۴۱) آپ سدا نت
 اپنے سدا نت کے خلاف کہنا (۱۴۲) میتوا بھاس - غلط دلیل دینا - منطوق کا زیادہ حال
 نیلے - دیکھا - پرے کل - مارنڈ - پرمان - پرکشا - پرکشا کہہ - ناسے کہہ - چندر - نوے
 وغیرہ میں گزرتھوں سے جاننا +

سیمک چارتر - سچا چلن عمل

سیمک چارتر حقیقت میں تمام دنیاوی دیرونی جگہوں کو چھوڑ کر روحانی خیالات میں لگنے
 کو کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی جگہوں سے اُس وقت تک چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ جب تک
 کہ نہنا - جھوت - چوری - زنا - اور - پرگروہ کا جو چھ مہا باپ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ کلی ترک
 نہ کیا جائے۔ اس لئے سری رتن کرند شرا د کا چار نام گرتھ میں سیمک چارتر کی تعریف
 اس طرح کی ہے :-

हिसानूत-चौर्येभ्यो मैथुनसेवापसिग्रहाभ्यां च
 पापप्रखालिकाभ्यो विरतिः संशस्य-चास्त्रिम्

ترجمہ - نہنا - جھوت - چوری - زنا - اور پرگروہ - یہ پانچ جو باپ پیدا ہونے کے ذریعہ ہیں
 اُنکے ترک کو ست پرش سیمک چارتر کہتے ہیں +

کے جس سے شرادک — کے صورت و بیان کئے ہیں۔ وہ ایسا خل نہیں کرتا۔ لیکن وہ سر شخص کہہ کہ میں نے بہت سے شرادکوں کو زندگی باز دیکھا ہے۔ تو اس میں سلامتی چل ہے۔ کیونکہ اس سے شرادک سے مراد ہر ایک عینی سے لے لی ہے +

(۳) اچھا چل۔ اچھا چل سے کہی ہوئی بات میں احترام نکالنا۔ مثلاً جب ایک شخص کہے کہ فلاں چو مر گیا۔ تو دوسرا اس پر اعتراض کرے کہ جو تو امر ہے۔ اس نے تم کیسے کہتے ہو کہ فلاں چو مر گیا۔ دوسرے جب ریل میں سفر کرتے ہوئے ایک شخص کہے کہ کڑناں آگیا۔ تو دوسرا کہے کہ کڑناں تو ساکن ہے۔ وہ آہیں آسکتا۔ بلکہ ہم خود کڑناں آگئے۔ ایسا کہنا چاہیے تھا۔ اس قسم کے اعتراض اچھا چل کہلاتے ہیں۔ اور ان سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوتا +

نگرہ استخان

جب بحث کرنے والا اپنے دعوے کے برخلاف یا فضول دلائل دینی شروع کرے۔ تو وہ نگرہ استخان میں آگیا تھا۔ یعنی وہ دانا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے موقع پر پہنچ یا طے کے پریزیڈنٹ کو مناسب ہے کہ بحث کو ختم کرادے۔ نگرہ استخان ۲۲ ہیں۔

(۱) پرتگیا ہانی۔ دعوے سے گرجانا۔ (۲) پرتگیا منتر۔ اصل دعوے کو چھوڑ کر دوسرا دعوے کا کرنا۔ (۳) پرتگیا بروہ۔ دعوے کے برخلاف جو جاتا اور برخلاف دلیل دینا۔ (۴) پرتگیا سنیاس۔ دعوے سے انکار کرنا اور کہنا کہ یہ میرا دعوے نہیں تھا۔ (۵) ہنیر منتر۔ دی ہوئی دلیل کے رد ہونے پر دوسری دلیل پیش کرنا۔ (۶) ارتخان منتر۔ اصل مطلب کو چھوڑ دوسرے مطلب کو لینا۔ (۷) نزار تھک۔ بے منہ بحث کرنا۔ (۸) اوگیا تارتھ۔ ایسی بات کہنا جسکو عام سبھا اور مخالف نہ سمجھے۔ (۹) اپارتھک مطلب کو خط کرنے والی بحث کرنا۔ (۱۰) اپا پت کال۔ بے موقعہ بات کہنا۔ (۱۱) پون پوری

ختم نہ ہو۔ مثلاً کوئی کہے کہ ہم اودیت ہیں۔ اس پر سوال کیا جائے کہ پھر جگت کا کارن کیا ہے۔ اس پر جواب ملے کہ ایسا کہنے میں اودیت کا کنڈن ہوتا ہے۔ کیونکہ مایا یعنی ایک دوسری شے کی ہستی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر پھر جواب ملے کہ مایا کوئی نئی شے نہیں ہے۔ بلکہ اغیتہ ہے۔ اس پر سوال کیا جائے کہ اغیتہ ہونے کی وجہ سے وہ محلول ہو جائے گی پھر اسکی علت کیا ہے۔ جواب ملے کہ مایا۔ پھر سوال کیا جائے کہ اس مایا کی علت اور مایا اور اسکی اور۔ اس طرح جو یہ سلسلہ بند نہ گیا۔ اسکو انوس تھا کہتے ہیں۔

(۵) اتی پر سنگ۔ جو بات زیر بحث تھی۔ اس سے زیادہ پر بحث کرنا۔ اور اس طرح اپنے اصل معنوں سے پرے چلے جانا۔

(۶) بیگمات۔ اپنی بات کو خود کاٹنا۔ جیسے پہلے کہنا کہ کوئی شے بدون بننے والے کے نہیں بنتی۔ اور پھر جب پرچھا جائے کہ ایٹو جسکو آپ جگت کرتا کہتے ہیں اسکو کس نے بنایا تو کہنا کہ اسکو کسی نے نہیں بنایا۔ ایسا کہنے میں بیگمات دوش ہے۔

چھل و نگرہ استھان

گوتم کے نیاے درشن میں جو چھل اور نگرہ استھان بنائے گئے ہیں۔ ان کا استھان بھی جین منطق میں ہوتا ہے۔ چھل لینے دھوکے کی تین قسم ہیں۔

(۱) واکہ چھل یا لفظی دھوکہ۔ ذو معنی لفظ کے دوسرے معنی لیکر اسکی تردید کرنا۔ مثلاً جین مت میں دھرم کو ایک دربیہ مانا ہے۔ اس کے دوسرے معنی پن کے لیکر جین سدھانت کی تردید کرنا۔ ایسے چھل کو عقلند تو سمجھ جاتے ہیں۔ مگر بے سمجھ غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔

(۲) سامانیہ چھل یا عام دھوکہ۔ جو مصفت خاص پر عائد ہوتی تھی۔ اسکو عام پر عائد کرنا۔ جیسے ایک شخص نے کہا کہ شہراوک رہنوی باز نہیں ہوتا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا

جب کوئی شخص اپنا خود کوئی سہاوت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ دوسرے کے خیال کی تردید نہ کرنا ہی
 جسکی غرض ہو۔ اُس کو متنبہ کہتے ہیں، ”بوت میں پہلے جو شخص سوال کرتا ہے اُسکو
 بادی یا معترضین اور جو اُسکو جواب دے۔ اُسکو پرتی بادی کہتے ہیں۔ بادی کا جواب پیش
 ہو اُس کو پورب پیش۔ اور جواب دہندہ کا جواب پیش ہو۔ اُس کو آخریکہ پیش کہتے ہیں۔“

جگیا سا۔ ترک۔ دوش

کسی شے کی ماہیت معلوم کرنے کی خواہش کو جگیا سا کہتے ہیں۔ اس کے متعلق
 سوال و جواب کرنے کو باو۔ اور باو میں جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو ترک کہتے ہیں
 اعتراض کو ہی بعض دفعہ دوش کہتے ہیں۔ جسکی چھ متیں ہیں (۱) آخری اثرے وہ دوش
 ہے کہ جو دعوے ہے۔ وہی اس کا ثبوت ہے۔ جیسے کہیں کہ وہ ایشور واکہ ہے۔ اور
 ثبوت میں کہیں کہ وہید میں لکھا ہے۔ (۲) ان انیتہ اثرے یا اقر اثرے۔ اُس دوش کو
 کہتے ہیں۔ جہاں دعوے اور ثبوت کا ایک دوسرے پر انحصار ہو۔ مثلاً کوئی شخص سوال
 کرے کہ ایشور کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کا جواب دیا جاوے کہ وہید میں لکھا ہے۔ پھر
 سوال کیا جائے کہ وہید کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ جواب ملے کہ کیونکہ وہ ایشور کا کلام
 ہے۔ اس گفتگو میں ان انیتہ اثرے دوش ہے۔ یعنی ایشور کی ہستی کا ثبوت دیوے
 اور وہید کی صداقت کا ثبوت ایشور واکہ ہونا دیا گیا ہے جس میں ایک بات کا انحصار دوسری
 پر ہے (۳) چکر دوش اُسے کہتے ہیں۔ جب دو سے زیادہ باتوں کا انحصار ایک دوسرے
 پر ہو۔ جیسے کہیں۔ ایشور ساگری۔ شاہ ہے۔ اور وہ سرب شکتیان ہے۔ اور سرشٹی کرنا
 ہے۔ اس میں پہلے اگر ایک شاہ ایشور کی ہستی ثابت ہو تو وہ سرب شکتیان اور سرشٹی کرنا
 ثابت ہو۔ اگر سرب شکتیان ثابت ہو تو شاہ اور سرشٹی کرنا ثابت ہو۔ اگر سرشٹی کرنا ثابت
 ہو تو شاہ اور سرب شکتیان ثابت ہو (۴) انوس تھا دوش اُسے کہتے ہیں جس کا سبب

کیونکہ وہ انسان کے اثر ہے۔ لیکن چاکم کے بچن کے کہ تو حرم سکھ کا دینے والا ہے
برطان ہے۔

(۴) سوچیں باہت دشے جیسے کہیں کہیں برادر کا بنجہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

درشٹا نفا ہاس

درشٹا نفا ہاس (مغالطہ تیشلی) وہ ہے جو اصل تیشلی نہ ہو۔ مگر تیشلی جیسی معلوم ہوتے ہیں۔
اس کی وہ بڑی متیں ہیں۔

(۱) سادہرم یا آکرے درشٹا نفا ہاس یعنی مثبت مغالطہ تیشلی۔ یعنی ایسی تیشلی
جو غرض کی بابت دینی مٹی۔ مگر وہ مثبت ہو۔ جیسے کہیں کہ سر و گہ کی ہستی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ
ہاس سے معلوم نہیں ہوتا۔

(۲) دینی دہرم یا دینریک درشٹا نفا ہاس۔ یعنی منفی مغالطہ تیشلی۔ ہستی والی شے
کے واسطے مثبت تیشلی دینی مٹی۔ مگر تیشلی منفی کی دوی گئی ہو۔ جیسے کہیں کہ پل سر و گہ ہے
کیونکہ وہ اچھا نہیں ہے۔ جیسے اربنت۔ لیکن اربنت اچھا نہیں ہے۔ کہنا
یہ دینی دہرم درشٹا نفا ہاس ہے۔

بادوا بھٹ

گرد اور چیلے کے درمیان جو کسی تنوکی تحقیقات کرنے کی غرض سے بات چیت ہوتی ہے
اس کو بیت راگ کہتا کہتے ہیں۔ اور وہ شخصوں کے درمیان اپنا اپنا سدھانت ثابت کرنے
کی غرض سے جو گفتگو پران ترک وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے اس کا نام بگڈیٹ کہتا ہے।
यावदा भाषणे۔ گوتم کے نپلے درشن میں لکھا ہے کہ وہ شخصوں کے
درمیان جوست است کی تحقیقات کی غرض سے گفتگو ہو۔ اسے باد کہتے ہیں۔ اور جو ارجیت
کے خیال سے گفتگو ہوا اور جس میں چھن وغیرہ سے کام لیا جائے اس کو طلب کہتے ہیں۔ اور

دھواں بھی ہے یا بھاپ ؟

بندہ دھواں دیکھتا ہے جس کا تعلق ساوہیہ کے مخالف کے ساتھ ہو جیسے کہیں
کہ آواز غیر غائی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ لیکن مصنوعی کا تعلق غائی کے ساتھ ہے۔
جو غیر غائی کا مخالف ہے +

ایک کانٹک۔ وہ بیٹو ہوتا ہے جو بکس۔ پکس اور بکس۔ تینوں میں رہے۔ اسکی
دو اقسام ہیں۔ ایک نشیٹ بکس ورتی جس کا بکس میں رہنا چھینی ہو۔ جیسے کہیں
کہ یہاں پر دھواں ہے۔ کیونکہ یہاں آگ ہے۔ لیکن اگر آگ انگارہ ہوتی ہوئی ہے۔ تو
دھواں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایسی حالت میں یہ نیل نشیٹ بکس ورتی کہلاتی ہے
دوسری مشکیٹ بکس ورتی۔ جس کا بکس میں رہنا مشتبہ ہو۔ جیسے کہیں کہ نزدیک
حل والا لوکا دوسرے لوگوں کی طرح سیاہ و نام ہو گا۔ کیونکہ وہ نزدیک کالز کا ہے۔ لیکن یہ
آخر مشتبہ ہے

انہی کو کہیں کہیں اس میں کوئی مطلب حاصل نہ ہو۔ اسکی دو قسمیں
ہیں۔ ایک سادہ سا دھواں جس کا ساوہیہ دوسرے پر مان سے ثابت ہو گیا ہو۔ جیسے کہیں
کہ آواز کان سے سنائی دیتی ہے۔ کیونکہ وہ آواز نہ ہے۔ چونکہ یہ بات پر تکیش ہے۔ اس لئے
یہ دلیل بیجا ہے۔ دوسرے باوہت وٹے۔ جس کا مفہوم کسی پر مان کے برخلاف ہو
اسکی حسب ذیل اقسام ہیں۔ (۱) پر تکیش باوہت وٹے جو پر تکیش پر مان سے اپنے ظاہر
ظاہر ہو جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ اس کا غلط ہونا سرش اندر می دھوپ لاسہ
ظاہر ہے۔ (۲) انو ان باوہت وٹے جو انو ان کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ آواز تبدیلی
پذیر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غیر مصنوعی ہے۔ مگر آواز کا غیر مصنوعی ہونا اس انو ان کے
برخلاف ہے لہذا آواز تبدیلی پذیر ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے +
(۳) آگم باوہت وٹے۔ جو آگم کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ دھرم وکھ کا دینے والا ہے۔

کہتے ہیں۔ اس نے ان کو بدھی سادھک یا "ابرو دھوپ بدمی" کہتے ہیں۔
 ٹھیکہ سادھک یا برو دھوپ بدمی وہ ہیتو ہے۔ جو خود مشیت ہو۔ اور کسی شے
 کی نیستی کو ثابت کرے۔ جیسے اس جید کے متعلقات نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے آسکاٹا
 ہے۔ بھگوان سروگید دیو کے فرمائے ہوئے جو دھیرہ تنوؤں میں شرد بان ہونے کو
 "اسٹنک پنا" کہتے ہیں +

پتی کھید روپ ہیتو کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک بدھی سادھک جو موجودگی کو
 ثابت کرے جیسے اس انسان کے سمیکت ہے۔ کیونکہ اسکے متعلقات نہیں ہے۔
 دوسرا کھید سادھک جو غیر موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے یہاں دھواں نہیں ہے۔
 کیونکہ یہاں آگ نہیں ہے +

اس طرح ہیتو کا بیان ختم ہوا۔ اسی طرح ہیتو سادھیہ کی بدمی کرتے ہیں۔ دیگر طرح
 کے باقی سب ہیتو ہیتو نہیں۔ بلکہ وہ ہیتو ابھاس ہیں +

ہیتو ابھاس یا مغالطہ

جین منطق شاستروں میں ہیتو ابھاس کی ہاراقسام بتلائی ہیں۔ جن کے نام (۱) آسیدھ
 (۲) بڑودھ (۳) اے کانٹک (اور (۴) اکھٹ کر ہیں +

اسد ہیتو دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سروپاسدھ جس کے سروپ کا نہ ہونا یقینی ہو
 جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ اس محبت میں آنکھ سے
 نظر نہ آنے کی جو دلیل ہے۔ وہ مغالطہ ہے۔ کیونکہ آواز کا آنکھ سے تعلق نہ ہونا ایک
 یقینی امر ہے + دوسرا سنی وگدا سادھ **सद्विषयविषय** جو مشتبہ ہو۔ جیسے
 دھرمیں اور بھاپ میں بیزد کو کے کوئی شخص کہے کہ یہاں آگ ہے۔ کیونکہ یہاں دھواں
 سب سے ہے۔ لیکن اس میں شبہ ہے کہ آگ دھواں کی جو دلیل دی گئی ہے وہ دلیل

ہے۔ اس میں انوار کا روزِ نکش ہے۔ اہلِ ہونا سادھید ہے۔ آج مسیجر ہونا دلیل ہے۔
یہ دلیل بیسے مسیجر کا ہونا انوارِ نکش میں نہیں رہتی۔ مگر خلقِ لازمی کی وجہ سے یہ
ہے۔ تہذیب اگر تم رشتی کے بیان کئے ہوئے ہیں تو کی تعریف کہ جس میں ہا ہا میں مندرجہ
بالا پانی جاویں شیک نہیں ہے۔ اور اس میں ایسا پتی دوش ہے۔ کیونکہ یہ تعریف
تمام ہیئتوں پر صادق نہیں آتی۔ نیز اس تعریف میں اتنی بیجا پتی دوش بھی ہے۔
مثلاً یہ ایک محبت ہے کہ زید کا لڑکا جو محل میں ہے۔ وہ سیاہ فام ہو گا۔ کیونکہ وہ زید
کا لڑکا ہے۔ نہ کہ لڑکا کوئی لڑکا ہے وہ سیاہ فام ہے۔ جیسے زید کے موجودہ لڑکے
اس محبت میں اگرچہ زید کا لڑکا ہونا جو دلیل ہے۔ اس میں ہیئت کے متعلق جو پانچ
بائیں ہیں وہ سب صادق آتی ہیں تاہم یہ دلیل شیک نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے
کہ محل والا لڑکا سیاہ فام نہ ہو۔ اس لئے جن شاستروں میں ہیئت یا دلیل کی تعریف
کی ہے۔ یعنی کہ وہ اس میں اور سادھید میں تعلق لازمی ہو۔ یہی شیک ہے +

ہیئت کی دو متین ہیں۔ (۱) پدھی روپ۔ مثبت۔ (۲) پتی کھد روپ۔ منفی۔ پھر
پدھی روپ کے دو بعد ہیں۔ ایک پدھی سادھک جو کسی شے کی ہیئت کو ثبوت کرے
دوسرا کھد سادھک جو ہیئت کو ثبوت کرے۔ پدھی سادھک کے اقسام یہ ہیں (۱) کارن
روپ۔ جیسے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔ کیونکہ اس میں دھواں ہے۔ (۲) کارن روپ جیسے
یہاں بارش ہوگی۔ کیونکہ بادل زور دے +

(۳) کشیش روپ جیسے یہ درخت ہے۔ کیونکہ اسکی شاخیں ہیں +

(۴) پورب چر۔ جیسے انوارِ کل ہو گا۔ کیونکہ آج مسیجر ہے +

(۵) آتر چر۔ جیسے کل انوارِ مٹا۔ کیونکہ آج سو موار ہے +

(۶) سہو۔ جیسے آم میں رنگ ہے۔ کیونکہ اس میں رس ہے۔

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں ہیئت و ثبوت ہیں۔ اور سادھید کا بھی ثبوت ہونا ثابت

سم ہست ہستی بکپش۔ یا ستمہ الحیث۔ جو دعوائے کائنات ہو۔ جیسے کہیں کہ کلام خالق
ہے۔ کیونکہ اس میں غیر فانی کی صفات نہیں پائی جاتیں۔

نیز گو کہ کے نیائے درشن میں ہیتو کی ۳ قسمیں بیان کی ہیں۔

(۱) اکتو سے بتریکی (مثبت منفی) (۲) کیول آنوئی۔

(صرف مثبت) (۳) کیول بتریکی (صورت منفی)۔

اکتو سے بتریکی اُس کو کہتے ہیں جو بکپش اور سبکپش میں رہے۔ مگر بکپش میں
نہ رہے۔ جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ جو جو مصنوعی ہے وہ فانی
ہے۔ جیسے گھڑا جو فانی نہیں ہوتا۔ وہ مصنوعی بھی نہیں ہوتا۔ جیسے آکاش۔ اس بحث
میں جو مصنوعی پتا دلیل دی ہے وہ آواز بکپش اور گھڑے سبکپش میں رہتی ہے۔ مگر
آکاش بکپش میں نہیں رہتی۔ کیول آنوئی اُس ہیتو کو کہتے ہیں۔ جس کا بکپش اور
سبکپش نہ ہو مگر بکپش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ جو چیز ہم کو نظر سے نہیں دیکھتی۔
اُس کا دیکھنے والا کوئی ضرور ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے جو محسوس ہوتی ہے۔ وہ
کسی کو ضرور دکھائی دیتی ہے جیسے کہ آگ۔ اس محبت میں بکپش کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چہر
کا اطلاق تمام چیزوں پر ہے

کیول بتریکی۔ اُس ہیتو کو کہتے ہیں جو بکپش میں رہے اور سبکپش میں نہ رہے۔ مگر
سبکپش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ زندہ جسم میں جان ہوتی ہے۔ کیونکہ اُس میں
سائنس ہوتا ہے۔ جو زندہ نہیں ہوتا اُس میں سائنس نہیں ہوتا۔ جیسے مٹی کا ڈھیلا۔
اُس میں زندہ جسم بکپش اور مٹی کا ڈھیلا بکپش ہے۔ مگر سبکپش کوئی نہیں ہے۔
کیونکہ تمام چیزیں بکپش اور سبکپش ہی میں آگئی ہیں۔ اس طرح ہیتو میں چار پانچ باتوں کا
ہونا ضروری بیان کیا گیا تھا۔ وہ آنوئی بتریکی ہیتو میں ہوتا ہے۔ کیول آنوئی اور کیول
بتریکی میں نہیں ہوتا۔ نیز مثلاً یہ ایک محبت ہے کہ اقوار کار روز گل ہو گا۔ کیونکہ آج نیچر

کے بموجب ہیتو دسواں اصول، میں پانچ باتیں ہونی ضروری ہیں (۱) کپکپش میں رہتا ہو جیسے تشیل بالا میں دھواں پہاڑ میں ہے (۲) کپکپش میں رہتا ہو۔ جیسے روسی گھوٹیں گمرہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہیتو سکپش کے ہر پہلو میں رہتا ہو۔ بلکہ اگر وہ صرف ایک پہلو میں پایا جائے۔ تو بھی کچھ ہرج نہیں ہے (۳) کپکپش میں نہ پایا جاوے جیسے کہ تالاب میں (۴) سادھیہ کے برخلاف ثابت کرنے والا کوئی قوی ثبوت جس میں ممکن نہ ہو۔ جیسے کہ مذکورہ بالا تشیل میں ہے۔ کیونکہ آگ اور دھواں میں خلق لازمی ہونے کی وجہ سے کوئی پرمان پرنیکس وغیرہ اسکے برخلاف نہیں ہے (۵) جیسا ثبوت سادھیہ کو ثابت کرتا ہو۔ ویسا ہی کوئی اور ثبوت اس کے برخلاف نہ ثابت کرتا ہو۔ مذکورہ بالا تشیل میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ کے نہ ہونے میں کوئی ویسا ہی انومان پران نہیں ہے۔

نوٹ۔ بروہ منطق دان ہیتو میں صرف پہلی تین باتوں کا جو نا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر ہیتو میں یہ پانچ باتیں نہ پائی جائیں تو وہ ہیتو ابجاس (مخالطہ) کہلاتا ہے۔ جسکی پانچ قسمیں ہیں (۱) سادھیہ یا سادھیہ سم یا محتاج ثبوت = جس کا کپکپش میں رہنا ثابت نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز زفانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی ہے۔ اس میں یہ غلطی ہے کہ آواز کا تعلق آنکھ سے نہیں ہے۔ بلکہ کان سے ہے (۲) بروہ یا متضاد = جو کپکپش میں نہ رہتا ہو یا جس کا کپکپش کے متضاد کے ساتھ تعلق ہو۔ جیسے آواز غیر زفانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے (۳) اسنے کاغاک یا وہ بھاری۔ یا غیر جیتی۔ و ہر جاتی۔ وہ ہیتو ہے جو کپکپش۔ سکپش۔ اور کپکپش ہیتو میں رہے۔ جیسے کہیں کہ آواز زفانی ہے۔ کیونکہ وہ ایک شے ہے۔ لیکن شے زفانی و غیر زفانی دونوں طرح کی ہوتی ہے (۴) کالا یا پپر شٹ یا کالا نیت یا وحیت و شے یا مخالف = جو پرمان کے برخلاف ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شے ہے (۵) پر کرن

جو منطق کا تجربہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں صرف تین قضیہ دتیسرا چوتھا پانچواں
 ماننے جاتے ہیں۔ جن میں سے پہلے دو کو مقدم اور تیسرے کو نتیجہ کہتے ہیں۔ جس مقدمہ
 میں طرف دھروموتی ہے۔ اس کو قضیہ صغریٰ کہتے ہیں۔ جیسے مثال بالا میں۔ اس
 پہاڑ میں دھواں ہے۔ جس میں طرف اکبر موتی ہے۔ اس کو قضیہ کبریٰ کہتے ہیں۔
 جیسے اوپر کی مثال میں۔ جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ہوتی ہے۔

میں شناساتروں کے جو جب اصلی ہیت تو وہ ہے جو سادھیہ کے سواے اور
 کہیں نہ رہے۔ یا یوں کہیے کہ (سوادھن) دلیل، اسادھیہ (معروض بحث) میں ویاپک
 ویاپ یا کارج و کارن والا تعلق ضرور ہو۔ یا یوں کہیے کہ ہیت و اسادھیہ میں سہ بھاؤ
 ویاکرم بھاؤ جو ۱۰ ایسے تعلق کو ہی تعلق لازمی کہتے ہیں +

آبھاس یا مغالطہ

آبھاس اسے کہتے ہیں۔ جو اصل بات نہ ہو۔ مگر اصل جیسی معلوم پڑے۔ آبھاس
 کی تین قسمیں ہیں (۱) کپشا آبھاس (۲) ہیتو آبھاس (۳) درست ثابت آبھاس۔
 کپشا آبھاس ایسے دعوے کو کہتے ہیں (۱) بدون ثبوت کے مان لیا جائے۔ جیسے
 ایشور کرتا ہے۔ جو (۲) ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہر شے خالی ہے۔ جو (۳)
 پرتیکش کے برخلاف ہو۔ جیسے سامانیہ (جنس) اور وشیش (دفع) کو بالکل
 جدے جدے مانا۔ جو (۴) الزام کے برخلاف ہو۔ جیسے کوئی سروگیہ نہیں ہے
 جو (۵) عام رائے کے برخلاف ہو۔ جیسے بہن کو عورت سمجھا جو (۶) خود دھوئے کے
 ہی خلاف ہو۔ جیسے ہر شے نیست ہے +

ہیتو آبھاس

اگر ہیتو میں تعلق لازمی نہ ہو تو وہ ہیتو نہیں کہلا سکتا۔ گو تم نے نیلے درشن

ماہم ذات ہوتا ہے۔ محمول اسم صفت اور لفظ وصل کوئی فعل ہوتا ہے۔ یہ چنگیا اور نگین
 میں جو موضوع ہوتا ہے۔ اسکو ”کپش“ یا طرف اصغر اور محمول ہوتا ہے اسکو ”سادھیہ“
 یا طرف اکبر۔ یا معرض بحث (ثابت کرنے والی بات) ہوتے ہیں۔ دوسرے اویب
 (تقصیہ) میں جو محمول ہوتا ہے۔ اسکو چو یا سادھن یا دلیل یا حد واسطہ کہتے ہیں۔ یکش
 اُسے کہتے ہیں جسکے ساتھ سادھیہ کا مابل ثبوت تعلق دکھلایا جائے۔ مذکورہ بالا پر چنگیا
 میں پناہ یکش یا طرف اصغر ہے۔ آگ سادھیہ یا طرف اکبر۔ اور دھواں ہیئت یا سادھن
 یا حد واسطہ ہے۔ ہیئت وہ ہونا چاہیئے جسکے ساتھ سادھیہ کا تعلق لازمی ہو۔ جیسا کہ اوپر
 کی مثال میں دھواں کا آگ کے ساتھ ہے۔ درمشتات اُسے کہتے ہیں جو سادھیہ
 اور کپش کے تعلق کو ثابت کراوے۔ اور فریقین کی تسلی کر دے۔ یہ دو طرح کا ہوتا
 ہے۔ ایک سادھرم یا نوے روپ (مثبت یا موجب) جس میں صفت کی موجودگی
 پائی جاوے۔ جیسے کتیرے قصبہ میں دھواں کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ دوسرے
 وحی دھرم و ترکیب روپ (منفی یا سالب) جو سادھیہ کی نفی سے سادھن کی نفی کا ثبوت
 دے۔ جیسے جہاں آگ نہیں ہے وہاں دھواں نہیں ہے۔ جیسے تالاب۔ سادھیہ۔
 اور سادھن میں جو تعلق لازمی ہوتا ہے اسکو دیا جی کہتے ہیں۔ اور سادھن سے
 جو سادھیہ کا علم ہوتا ہے۔ اُسے انوان بولتے ہیں۔ جہاں سادھیہ اور سادھن دونوں
 پائے جاویں اُسے یکش کہتے ہیں۔ جیسے رسوئی گھر۔ سادھیہ سے متضاد صفت رکھنے
 والے کو یکش کہتے ہیں۔ جیسے آگ کے واسطے تالاب۔

لوپر جو پانچ قصبہ بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم رشی کے نیلے شاستر میں بھی یہی پانچ
 تسلیم کئے گئے ہیں۔ مگر بعض دفعہ دوسری سے مطلب باری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ
 تین سے۔ بعض دفعہ چار سے۔ بعض دفعہ پانچ سے۔ اس کا انحصار سمجھنے والے کی
 عقل پر ہے۔ عقل مند آدمی صرف پہلے دو ہی قصبوں سے مطلب نکال لیتا ہے۔ آجکل

کو جانچتے ہیں کہ کوئی نسا قیاس درست ہے۔ چنانچہ اگر چھڑ کاؤ ہوتا۔ تو سڑک کے
 اوپر گھر زمین خشک نہ جاتی۔ مگر یہاں تو تمام سڑک نم ہے۔ اس لئے چھڑ کاؤ نہیں
 ہو رہے۔ تو شاید مینہ برس رہا ہو۔ اس قیاس کو لے کر ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔
 تو ہا دل بھی نظر نہیں آتا ہے۔ اور اوپر گھر گھر کے مکانات کی چھتیں بھی تر ہیں۔ اس
 طرح کی جانچ پڑتال کو آدے یا استخراج کہتے ہیں۔ اب ہم نے جانچ پڑتال کے بعد
 یقین کر لیا کہ ضرور مینہ برس رہا ہے۔ تو اس کو دہرائیا تصدیق کہتے ہیں۔ پارتھالوان
 (دلیل استخراجی) دوسری چیزوں کے ذریعے جانچ پڑتال کرنے کو کہتے ہیں۔ اور
 دہری ہے جس کو ہم نے سوارتھ الوان کے تیسرے حصے آدے میں بیان کیا ہے۔
 فرق اتنا ہے کہ آدے میں پارتھالوان قیاس کرنے والے کو خود بخود گیان ہوتا ہے۔ اور
 پارتھالوان میں دوسرے کے کہنے یا گرو کے اوپر پیش سے۔ پارتھالوان اس طرح
 کیا جاتا ہے۔

یہ پہلا آگ والا ہے

کیونکہ اس میں دھواں ہے۔

یہاں دھواں ہوتا ہے وہ آگ ضرور ہوتی ہے۔ جیسے رسولی گھر۔

ایسے ہی اس پہاڑ میں دھواں ہے۔

اس لئے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔

الوان (دلیل باعث) کے ان پانچوں جہوں کو اویب یا بچن (قضیہ) کہتے ہیں۔

ان میں سے پہلے چلے گا نام پنگیا (دھوئے) ہے۔ دوسرے کا نام ہتیو (دلیل)

تیسرے کا نام ورث ثانت یا آواہرن (تثیل) چھٹے کا نام آپ نے (مطابقت)

پانچوں کا نام نمین (تقیہ) ہے۔ ہر ایک اویب میں تین جزو ہوتے ہیں۔ پہلے کو

دہری یا موضوع۔ دوسرے کو دھرم یا محمول۔ تیسرے کو لفظ وصل کہتے ہیں۔ موضوع

نام پنجپ۔ کسی شخص کا نام صرف اسکو دوسرے سے تمیز کرنے کے لئے رکھنا جیسے کسی کا نام شیر سنگھ رکھنا۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جس کا نام شیر سنگھ ہو۔ اس میں شیر جیسے صفات ایسا ہی وغیرہ بھی ہو۔

سجھنا پنجپ۔ کسی ایک شے کو دوسری قرار دینا یہ دو طرح ہوتا ہے۔ ایک اتدکار۔ دوسرے اتدکار۔ اتدکار سے مراد ہم شکل ہے۔ جیسے مٹی کے بکھلنے کو گھوٹ کی شکل کا بنا کر اس کو گھوڑا کہنا۔ کسی شخص کی صورتی بنا کر اس کا وہی نام رکھنا۔ جیسے لکڑی کی صورتی کو لکڑی کہنا۔ جہاں سوامی کی صورتی کو جہاں سوامی کہنا۔ اتدکار کہنے سے غیر شکل ہے جیسے نقشہ پر ایک نشان لگا کر کہنا کہ یہ لاهور ہے۔

وہ پنجپ۔ جو بڑے والی بات کو اب خیال کرنا۔ جیسے راجہ کے بیٹے کو راجہ کہنا۔
بھانج پنجپ۔ جو جب موجود حالت کے کہنا۔ جیسے راجہ کہنے کو راجہ کہنا۔

انومان پرمان

انومان پرمان کو اردو میں قیاس۔ یا دلیل و محبت کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) سوارتھ انومان یا دلیل استقرائی۔ (۲) چار تھ انومان۔ یا دلیل استخراجمی۔
سوارتھ انومان کسی شے کو جس سے محسوس کرنے کے بعد اسکی نسبت یقین کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کے چار مرتبے ہیں۔ جنکو اوگرہ (مشاہدہ) (۲) ایہا (قیاس) (۳) آواے (استخراج) (۴) دھارنا (تصدیق) کہتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو کہ جب ہم ہوا خوری کر کے گھرواپس آئے۔ تو سڑک بالکل خشک تھی۔ مگر اب ایک گھنٹہ بعد جو گھر کی سڑک ہم تک نہ پہنچا۔ تو بالکل تر معلوم ہوئی۔ اس پر ہم سوچتے ہیں کہ کیا ہوا۔ ابھی تو سڑک خشک تھی اور ابھی تر ہو گئی۔ لہذا سڑک کا تر ہو چکا۔ اوگرہ یا مشاہدہ۔ کہلاتا ہے۔ اس پر کئی قیاس کئے جاسکتے ہیں۔ کہ شاید مینہ برسا ہو۔ یا چھڑکا تو ہوا ہو۔ یا کوئی نل پھٹ گیا ہو۔ ایسے قیاسات کو ”ایہا“ کہتے ہیں۔ پھر ہم ان قیاسات

کہ سونے کا لکٹن لاؤ تو وہ آپ کو بالالاکر نہیں دے گا۔ کیونکہ ہر پار شکٹے سے لکٹن اور بالے میں فرق ہے۔ اس طرح ایک ہی شے سونا بلحاظ درجہ پار شکٹے کے ایک درجہ اور بلحاظ درجہ پار شکٹے کے انیک ہے۔ اور پھر وہی ایک بھی ہے۔ انیک یہی ہے۔ اور جب ایک ہی شے ایک بھی ہووے۔ اور انیک بھی۔ تب وہ ناقابل بیان ہوگئی۔ اسکو اوک تیبہ یا انزو چنی کہتے ہیں۔ اس طرح ہر ایک شے کے زیادہ سے زیادہ سات پہلو ہو سکتے ہیں۔ جنکو چین منظر میں سپت بھنگ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) استی (۲) ناستی (۳) استی ناستی (۴) اوک تیبہ (۵) استی اوک تیبہ (۶) ناستی اوک تیبہ۔ (۷) استی ناستی اوک تیبہ۔

ہر ایک شے اپنے گٹن اور پیدے کے لحاظ سے ہست ہے۔ اسکو استی کہتے ہیں۔ دوسری شے کے لحاظ سے نیست ہے یعنی اس میں دوسری شے کے گٹن۔ اور پریائے نہیں ہیں۔ اس لئے نیست یا ناستی ہے۔ جب ہر ایک شے اپنے گٹن سے ہست اور دوسری شے کے گٹن سے نیست ہے تو وہ استی ناستی ہے۔ ایک ہی شے میں استی ناستی دونوں گٹنوں کے ہونے کی وجہ سے ناقابل بیان ہے۔ اسکو ہی بھنگ تیبہ یا انزو چنی کہتے ہیں۔ پھر چونکہ شے میں ہستی کا گٹن بھی ہے۔ اور وہ بیان بھی نہیں ہو سکتی اس لئے استی اوک تیبہ ہے۔ جبکہ شے نیست اور ناقابل بیان ہے لہذا ناستی اوک تیبہ ہے۔ پھر جب ایک ہی شے میں ہستی نیستی اور ناقابل بیانی تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ استی ناستی اوک تیبہ ہے۔ زیادہ حال سپت بھنگ ترکینی اور شیاو باؤ: بخوبی سے معلوم کریں +

نچھپ کی چار تہیں ہیں (۱) نام نچھپ (۲) ستھاپنا نچھپ (۳) دربیہ نچھپ

(۴) بھاؤ نچھپ +

(۱) تند بہت چلنی اور گنتی کو علحدہ علحدہ تصور کرنا۔ پھر اس کے بھی دو حصہ ہیں۔
 (۱) اچھارت۔ اچھارت میں اچھارت گنتی اور گنتی کو علحدہ علحدہ تصور کرنا۔ جیسے کہنا کہ جو میں معنی
 گمان ہے۔ (ب) اُن اچھارت۔ تلخا و حک گنتی۔ اور گنتی کو علحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔
 جیسے کہنا کہ جو میں کیوں گمان ہے۔

(۲) اسہ تہورت۔ دوسری چیز کو علحدہ تصور نہ کرنا۔ اس کے دو حصہ ہیں۔
 (۱) آپ چارت۔ اپنے سے علحدہ شے کو علحدہ نہ سمجھنا۔ جیسے کہنا کہ یہ روپیہ میرا ہے
 (ب) اُن اچھارت۔ ایسی دوسری شے کو علحدہ نہ سمجھنا جمل یہی ہو۔ جیسے کہنا
 کہ چشم میرا ہے۔

ست ہنگ

ہر ایک شے کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اس لئے اس شے کا جاننا اور اس کا بیان کرنا کئی
 پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی شخص اگر ایک کا باپ ہے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے
 تیسرے کا ماں ہے چوتھے کا نانا ہے۔ پانچویں کا نایا ہے وغیرہ وغیرہ کسی شے کو
 مختلف پہلوؤں سے جاننے اور بیان کرنے کو اینکانت کہتے ہیں۔ اور اسکو صرف ایک پہلو
 سے جاننے کا نام اینکانت ہے۔ اپنے سات اندھوں اور باہمی کی کہانی سنی ہوگی۔
 جنہوں نے اس کو ہاتھ سے ٹھول کر کسی نے ستون جیسا۔ کسی نے چھلج جیسا۔ کسی نے ناشی
 جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔ اسی میں سے ہر ایک کا بیان علحدہ علحدہ اینکانت روپ کہلانا
 ہے۔ اور سب کے بیان کو اکٹھا کر کے یہ کہنا کہ باہمی وہ جانور ہے جو کان کے لحاظ سے چھارج
 جیسا پاؤں کے لحاظ سے ستون جیسا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس طرح کا بیان اینکانت روپ
 کہلاتا ہے۔ لہذا ہر ایک شے اینکانت روپ ہے۔ اسکی اور مثالیں سنئے۔ مثلاً ایک شخص سے
 کہیں کہ سونے آؤ۔ اور وہ آپ کے پاس سونے کا ایک بالا اٹھالائے۔ تو یہ بیاں تنگ ہے
 سے شک ہے۔ کہ نگہ بالا بھی مرید کے لحاظ سے سونا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی کو کہیں

و مقرر ہوا کہ کسی شخص کا بیان ہی اس کے پاس سے نہ ملے۔ اس کے حکم سے یہ ہو گیا۔
 نیگم کے تین تین میں ہیں (۱) جہت نیگم سے وہ جہات سے لے کر پہلے کہ چلے ہیں
 اس کا اطلاق حال میں کرنا۔ جیسے دیالی کے من کو کنا کہ آج پہاڑ سے دیالی کے مرکز کی
 دن ہے (۲) بخاوی نیگم سے وہ جہت والی حالت کا اطلاق حال میں کرنا مثلاً راجہ کے
 بیٹے کو راجہ کہنا (۳) برتھ نیگم سے وہ جہات شروع میں ہو گئی ہے مگر مکمل نہیں ہوئی۔
 اس کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ مثلاً کوئی شخص چلے میں آگئے مثلاً گئے۔ اس سے پوچھیں کہ کیا
 کرتے ہو۔ وہ جواب دے کہ کوئی پچا ناہوں۔ تو اس کا یہ کہنا برتھ نیگم سے ہے۔

مثلاً "بلیا جنینیت" ذکر کرتے کہتے ہیں مثلاً گھوٹے یا آدی کا ذکر لکھا اس کی
 جنینیت کے کرنا۔ فردیت کے ساتھ نہ کرنا۔ فردیت کے لحاظ سے ذکر کرتے کہ وہ جو ہر ہوتے
 کہتے ہیں۔ جیسے گھوٹے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنا کہ یہ تازی یا تکی ہے۔ یہ بڑا شک ہے
 کے چار عید ہیں (۱) رچو شورت (۲) شبد (۳) سمہی رڈو (۴) اسے دم بھوت۔

رچو شورت۔ دسمہ کی حالت سابقہ اور آئندہ کو چھوڑ کر اس کا ذکر کیا حالت موجودہ کے کرنا
 مثلاً دسمہ لک رام پہلے باہر تھا اب بڑا نہ رہا۔ تو ہر لک رام بڑا نہ کہہ کر اس کا ذکر کرنا۔

شبدہ نظروں کا سہم اس کے معنی کے لحاظ سے سمہنا۔ مثلاً اسے اسکو کہنا جس سے
 کہ میں کا ماش کہو یا ہو اسکو نہ کہنا جو صرف نام ماتر ہو۔ جیسے اگر کسی کا نام اربھت ہو۔

تو اس کو اربھت نہ لکنا

سمہی رڈو یا سمہو وہ لفظ کے معنی حکم کی مثال کے مطابق سمہی۔ مثلاً بلی کو
 کہہ گئے دیکھ کر کوئی کہے کہ دیکھو مجھے خدا سے رہے ہیں۔ تہیاں خدا سے
 ہو تو کوئی کہے کہ یہ کوئی خدا سے ہے۔ یہ بھوت۔ کسی نے لکھا اس کے
 موجودہ گن کے کہنا۔ جیسے نصات کہتے ہوئے کو نصت کہنا۔ وہ سوتے وقت نہ کہنا
 اس طرح لکھنے کے ساتھ خود بیان نہ لکھتے ہیں۔ یہ بڑا شک ہے سمہی ہیں (۱) سمہی

ایک بات سے دوسری بات ٹکالنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ اس کو کب رام اکاؤنٹ ہے اس لئے وہ اس خاص سوال کو ضرور حل کر سکتا ہو گا۔ اہاؤ (دہلی)، ایک شے کی غیر موجودگی سے اس کی مخالفت شے کا نتیجہ نکالنا۔ جیسے اگر کہیں آج گرمی نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج سردی ہے۔ لیکن یہ آہٹان۔ آتیجہ۔ ارشاجی۔ سنہو۔ اور اہاؤ سب انومان کی قسمیں ہیں۔ اور اس کی ذیل میں داخل ہیں۔ اس لئے جہن منطق میں پرتیکش۔ آنومان اور آگم۔ جن میں تین باتوں مانے ہیں۔ ایسے ہی رنگ۔ اور ساکنہ اور ویشیک وشن میں بھی تین ہی پرمان مانے ہیں۔ منوجی بھی تین ہی پرمان ملتے ہیں۔ گوتم رشی کے بنائے درشن میں آہٹان کو طوطہ پرمان سمجھا کر چار پرمان تسلیم کئے ہیں۔ اور منوجی رشی ارشاجی۔ اہاؤ کو ساکنہ پرمان سمجھا ہے۔ بودھ پرتیکش اور آنومان۔ دو پرمان ملتے ہیں۔ سواچک ناسکھ صوفیہ رنگ پرتیکش کو ہی پرمان مانا ہے۔

پرمان سے جانی ہوئی شے کے ایک پرمان کو مئے کہتے ہیں جس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ پرمان یا بشوتارہ تئے۔ ایک شے جیسی وہ اپنی خاصیت چلی سے ہے اس کو طوطا بھی کہنا۔ جیسے یہ کہنا کہ جو مرتا ہی نہیں ہے +

(۲) جو اس نے یا بشوتارہ تئے یا اچھار تئے۔ یا اچھار تئے۔ ایک شے کو دوسری شے

کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا جیسے ہم کے لحاظ سے کہنا کہ جو مرتا ہے۔

نظمر کے دو ہی ہیں (۱) دیار تھک (۲) پراشیک۔ پراشیک سے مراد ہے جس کی طرح کے گن ہوتے ہیں۔ ویشیش اہستمانیہ۔ سامانیہ گن سے مراد ہے جو اہستمانیہ میں ہیں۔ اور ویشیش وہ گن ہیں جو خاص گن ہی دستوں میں ہیں۔ ستانانیہ جنہو سے مراد ویشیش خودیت کہہ کتے ہیں۔

دستوں کے ویشیش گن کا لحاظ دیکھ کر کے ستانانیہ گن کے لحاظ سے کہنا نام زیادہ شک ہے۔ جیسے کہ ہے۔ کہٹل و غیرہ کو سوتا کہنا۔ سامانیہ گن کا لحاظ سے کہنا کہ ویشیش گن کے لحاظ سے کہنا۔

پراشیک سے ہے۔ جیسے کہ سوتا کہنا۔ دیار تھک کہنا۔ سامانیہ گن کا لحاظ سے کہنا۔ (۳) نام (۴) سنگو

یہی جو سکنا ہے جو ہر شے کو جان سکتا ہے۔

اس نائن میں بہت حد تک کوئی شخص ایسا نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

جیو سوامی دیکھو سوامی! اس کے بعد ہر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا۔ چھ نائن میں ایسے بہت سے

رہنما بھی گزرے ہیں۔ جن کا تپا ہوا ستاروں۔ سیاروں کا حال ادا لکھوں قسم کی

ادویات کا علم آج تک پہنچا ہے۔ پر ٹیکنک کے لئے کسی پران کی ضرورت نہیں ہے۔ شل

مشہور ہے کہ آتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے آتھا کہ خود بخود

بذریعہ آدھ۔ تن پر یہ پاکیزگی کیل گین ملائی پاسکو آتھا بذریعہ حواس خمسہ و مہی کے ہر ایک

دش بہرہ حاصل ہے۔ اس میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دلیل کو لئے کی ضرورت

جب ہی ہوتی ہے۔ جب کوئی شے فنا ہر طور پر معلوم نہ ہو سکے۔ آتھا بغیر ظاہر شے کے معلوم

کرنے کے پہنچا ذریعہ ہیں۔ یا یوں کہتے ہیں کہ ہر کس پران کی پہنچ متیں ہیں۔ (۱۱) سمرتی۔

(۲۲) پر تپہ ہی (۳) ترک دم، انومان دھ آگم +

تپو ہا کہ پر ٹیکنک کے ذریعہ سے جس چیز کو۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آدھ۔ اور ہارنا۔ یا

انوسہ کے سلسلے سے جانی جاتی۔ اس جانی ہوئی شے کو لفظ ”دو“ سے یاد کرنے کا نام

سمرتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ وہ دیوت جس کو ہم نے پہلے دیکھا تھا سمرتی وہ ہارنا کے بدھن

نہیں ہوتی۔ ہارنا اور سمرتی کے جوڑ سے جو گیان ہوا سکو ”پر تپہ ہی“ کہتے ہیں۔

ہارنا کا اطلاق لفظ ”مہ“ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور سمرتی کا لفظ ”وہ“ کے

ساتھ۔ ان دونوں کے جوڑ سے پیدا ہونے والا۔ یا دونوں میں مشابہت کا جٹا لٹنے والا

گیان ”پر تپہ ہی“ ہے۔ مثلاً یہ دیوت ہے۔ گائے پیل کے مشابہ ہے۔ ہمیں گائے

جیسی نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ +

مذکورہ بالا تپہ یوں سے ”پر تپہ ہی“ کی تین بڑی متیں ہوتی ہیں۔ ایک ”ایکوتہ پر تپہ

بھی گیان“ جس میں پہلے جانی ہوئی اور اب موجودہ دونوں ایک ہی شے ہوں۔ مثلاً

ان سک یا جو تکس پر تکس کہتے ہیں۔ یہ ہر ایک شخص کو نہیں ہوتا۔ بلکہ خاص خاص انھیں
کو صفائی قلب۔ صدق عقیدت و کثرت ریاضت سے ہوتا ہے۔ جن خاص سنی اور فقی
میں ایسے ہی پر تکس کو پر تکس کہتے ہیں۔ جو ہر ایک پر تکس کو جن خاص سنی میں ہر ایک
کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آتما کو پر (دوسرے) لینے کو اس شخص کے سہارے ہوتا ہے۔

جو ہر ایک پر تکس کے حامی ہیں۔ اور گدہ۔ ایہا۔ آداسے۔ اور دھارنا۔ اٹھانٹا اور طلب
سنی گیان کے ذیل میں صفحہ ۸۰ کتاب ذرا پر بیان کیا جا چکا ہے۔ ہر ایک پر تکس
کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھل و بھڑی پر تکس۔ دوسری سکل و کلی پر تکس۔ اور دوسری
پایہ گیان بھل پر تکس یا بھڑی پر تکس ہیں۔ کیونکہ ان سے اٹھانٹا کا علم ایک خاص
مد تک ہوتا ہے۔ اور کیول گیان سکل پر تکس ہے۔ کیونکہ یہ کل اٹھانٹا کا علم ہر سہ زمانہ
کے متعلق جانتا ہے۔ جن مذہب کے موہیب جب کسی چور سے کرم کی آلودگی طمٹھ رہو
جاتی ہے۔ تو اسکو کیول گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ شخص ایسی حالت میں ہر ایک
کی ہر ایک حالت سابقہ۔ آئندہ اور موجود کو من و دھن ایسی جانتا ہے جیسے ایک تمبی۔
شخص اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ سکتا ہے۔ عام لوگ ایسے شخص کے ہونے میں شبہ
کرتے ہیں۔ مگر جن شاستروں میں اسے ثبوت میں انومان ہونے کی دلیل دی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے لطیف ہوتی ہے جیسے پرمانو۔ جو شے گذشتہ زمانہ میں
گذری ہے جیسے رام و راون۔ جو شے بہت دھڑ ہے جیسے ملک امرکیہ۔ اگرچہ ہر ایک
شخص کو پر تکس نہیں ہے۔ مگر ان کو کسی نے ضرور دیکھا ہے۔ اس لئے اس کا ماننا
مناسب ہے۔ جب ان اٹھانٹا کو اپنے انومان سے ملان لیا۔ اور انومان اس کی ہی مثال ہے
جب کسی کو کسی شخص کو پر تکس ہو۔ اس لئے جب پانڈؤں کا ہونا اپنے مان لیا۔ تو ایسے
ہی اس شخص کا ہونا بھی تسلیم کر لینا چاہیے جو انکو دیکھ سکتا ہے۔ نیز دنیا میں کسی کا گیان
کم کسی کا زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی یہ انومان کیا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا

بتلا لیں ہے۔ کیونکہ یہ گن اکاٹھ بیس ہی ہوا ہوتا ہے۔ اسنو دیکھ کر اسکو کہتے ہیں
 جو چنگیش وغیرہ پران کے بظلمات جو جیسے کر گئیں کہ گمے کے سر پر جنگ ہوتے ہیں۔
 ایفوزر انصوب چانگ ہوتا ہمارا سر شیشی کر رہا ہے +

سمیک گیان کو پران کہتے ہیں۔ سیک سے مراد اصلی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
 پران ہی وہی ہوتا ہے۔ جس سے شے کا مسمون جن چھوٹے اور جس میں جن نفس
 سننے و پر ہے یا دہرم اور آندہ و سلسلے یا ہرودہ جو۔ سننے سے کہتے ہیں جہاں سے یہ
 باتوں میں سے کسی ایک پر یقین نہ کیا جاسکے۔ جیسے دوسرے وقت کے شکار کو دیکھ کر
 یہ کہیں کہ آیا یہ شکار ہے یا کوئی آدمی ہے۔ ایسے موقع پر غلط اور گامی دونوں کے
 ہونے میں مشہور ہے۔ اسکو سننے کہتے ہیں۔ ایسے ہی ایفوزر کو دیا ہو۔ اور نہ لائے
 کاری بتلانے میں +

دو چو۔ دستخاد کسی شے کے بالکل بظلمات سمجھ کر کہتے ہیں۔ جیسے سمپ کو غلطی
 سے چاندی سمجھا۔ چانگ ذات پر اٹھا کر گرم پھل دینے والا بتلاتا۔ انہما علی یک اور قربانی
 میں دہرم انشا +

اندہ و سلسلے اسکو کہتے ہیں۔ جب کچھ بھی تہ نہ ہو سکے کہ کیا ہے۔ مثلاً رستہ پلٹے
 آدمی کے ہاتوں میں کچھ لگے۔ اور وہ کہے کہ یہ کیا ہے۔ جس گیان میں سننے۔ اور چو۔ اور
 اندہ و سلسلے نہ ہوں وہی اصلی گیان سمجھا جاتا ہے۔ اسکو ہی سیک گیان کہتے ہیں۔
 اور یہی پران ہو سکتا ہے۔ شکیہ علم پران نہیں ہو سکتا +

ہمان کی دو قسمیں ہیں۔ سیک پر نکیش یا ثبوت دیدہ۔ دوسرے پر نکش یا ثبوت
 غیر دیدہ۔ دیکھائی کی دو قسم ہیں۔ ایک بیوا رک۔ دوسرے پر مار شک بیوا رک
 پر نکیش وہ ہے جو اس حسہ اور من کے ذریعے ہوتا ہے۔ پر مار شک پر نکیش وہ ہے
 جو اتھا کر بدن جو اس حسہ کی مدد کے خود بخود ہوتا ہے۔ ایسے پر نکیش کو ہندو غلا سنی میں

کھینچنے لگتا ہے۔ اسے تو یہ جس کا کشن ہے۔ اور ہر وہ کشن کے ذریعے ایک خاص
پہن کو دیکھ کر یا یہ کشن اس میں ہے یا نہیں تو اس کو پہچان سکتے ہیں۔ وہ
ہر ایک کے ذریعے یقین ہو جائے کہ یہ گلاب کا ہی پھول ہے تو اسکو سبک گمان کہتے ہیں۔
اس شخص علم ضمن کا ملنا جو سبک گمان ہونے کا ذریعہ ہے نہایت ضروری ہے۔

کشن ہیلا ہونا چاہیے جس کے ذریعہ ہم ایک خاص مطلوبہ شے کو جیکو پتھر
کہتے ہیں۔ مثلاً اس کے ذریعے میں سے چھائی بیویں۔ کشن دو طرف کا
ہونا ہے۔ ایکہ تم بہت دور ہونا تم بہت۔ جو کشن شے سے علحدہ نہ ہو سکے۔ اس کو
آتم بہت کہتے ہیں۔ جیسے آگ کا کشن گرمی جو کہ کشن گلاب اور شاد دواتے دلا۔
بچنے والی جو کشن شے سے علحدہ ہو سکے اسکو آتم بہت کہتے ہیں۔ جیسے اسکو دام
ہر کشن کو ہی پاؤں شے والا تھیر کا کشن بچھاؤ دیش پر تین۔ لکھ دو گروا۔

اصلی کشن وہ ہوتا ہے جس میں تین نفس۔ ایسا ہی کہانی بیانی۔ اور اسے سبھی
پاتے بدویں جس کشن میں اس میں سے کوئی نفس پایا جائے۔ وہ کشن نہیں ہے۔ بلکہ
کھٹا بہا ش ہے۔ کشن یا اس سے مراد یا کشن ہے جو اصل کشن تو نہ ہو۔ مگر اصلی
سے کشن جیسا معلوم پڑے۔ تھیں ہی کہہ سکتے ہیں جو شے سے صرف ایک حد میں پایا جائے
خطیہ کو تا حد چارہ ہے جس کے سر پر سینگ ہوں۔ مگر بہت سے حیران بدین سینگ
کے ہی ہوتے ہیں۔ جب باطنی گھوڑا۔ نیچے کہنا کا ایڈور کشن کی کرنا۔ نیچے لکھی ہے۔ مگر
پہننے لکھی ہیں۔ بیکار رہا ہے۔ اس کے لئے ان کشنوں میں ایسا ہی دوش ہے۔ اور وہ شناخت
کا کامل ذریعہ نہیں ہے۔ اتنی بیانی وہ دوش ہے جو شے مطلوبہ میں بھی ہو اور بہت سی
اور چیزوں میں بھی ہو۔ جیسے کوئی شخص چاہے سے سال کر کے کہ کوئی چھوٹی گائے کو کسی
سے دوسری کا گلاب دے جس کا رنگ گلاب ہے۔ گائے میں اگر سے رنگ کی بہت سی گائیں
ہیں اس لئے کہی صفت کہنے میں ایسا ہی دوش نہ۔ ایسا ہی ایڈور کو سر پر پایا کہ

کیوں گلیان کی تعریف

اور یہ بھی اتنی خوشنظر و مال کا و بھارت مسکری و

در یہی عالم ہی کہ شعلہ و مال کا وہ مقامات معلوم ہو

اگرچہ وہ اس کی سزا اور فیروہ ریل کی ہر حالت اور کیفیت کا حامل ایک کثرت معلوم ہوتا ہے۔ اس گیاں کی کوئی قسم نہیں ہے۔

قسمت نہ کرے۔ اور وہ حق پر ہو۔ کیونکہ گمان ہم کو پرہیز گار کئے ہیں۔ ایمان میں
 کو قسمت نہ کرے۔ نہ کہ اور۔ ہمارے گمان کی اٹھ مہتوں کی گمانی ہیں۔ متیبار و شفی و کاذب
 اور عقاب کو جس مہتی گمان ہوتا ہے۔ وہ کو مہتی کہلاتا ہے۔ اور اس کو جو شہرتی گمان ہوتا ہے
 وہ کو شہتی کہلاتا ہے۔ اور انہیں کہیں کہ جو وہ گمان ہوتا ہے۔ وہ کو اوسمی کہلاتا ہے۔ افسد
 کو کہ جسے کو شہتی ہے۔ لہذا کو مہتی سے مراد کو مہتی گمان۔ کو شہتی سے مراد شہتی
 گمان۔ اور کو اوسمی سے مراد کو اوسمی گمان ہے +

دریں میں دنیاوی اشتہار کا گیان ”پرماتن“ اور ”نئے“ کے ذریعہ ہو گی ان کا
ہوا یا بہتاد ”خجپ“ کے ذریعہ جوتا ہے۔ پرماتن وہ ذریعہ ہے جس سے کوئی شے حقیقی
ہوا ہے۔ جاننے والے کو ”پرماتنا“ اور اس شے کو ”پرے“ کہتے ہیں۔

”۲“ کسی شے کو اس کے بیک خاص سہاؤ کے لحاظ سے ہٹنے کو کہتے ہیں
 مخفی ”گزار دینے کا نام ہے۔“

منطق

پہرانا لٹونے کی جس علم میں شیخ کی جاوے اُس کو نیا لے یا سلق کہتے ہیں۔

منطق میں پہنان اورتے کا ذکر آدیش۔ لکشن۔ اور پیکٹ کے ذریعہ کیا جاتا ہے

موریش کسی بٹے کے نام سے کہتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کو ٹکڑا بٹا کا مال معلوم کرنا ہے تو یہ

ہم گلاب کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ایک پھول ہوتا ہے تو یہ اس کا اور بیش

۴۔ اوجھ بی: بیان کریں کہ اس میں سے خوشبو آتی ہے۔ ۱۰/۲۵

مسلم جو گناہ ہے اسکو دوسرا ہے۔

(۱) جو پرتو **مکمل** ہو وہنا کہ اپنے بہشتیوں و دوزخیوں کے پیدایش سے ہی رہتا ہے۔

(۱) چھوٹے سم انت۔ جو کرموں کے ناش اور کمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اسکی چھ اقسام ہیں۔ (۱) بالو گامی۔ جو دوسرے قالب میں بھی ساتھ جاتی ہے (۲) افزہ گامی۔ جو دوسرے قالب میں ساتھ نہیں جاتی۔ (۳) بردھان۔ جو جس مقدار سے پیدا ہوتا ہے اس سے جو بڑھیک و دشمن و غیرہ اوصاف کے زیادتی کے بڑھتا چلا جاتا ہے (۴) ہے ملن۔ جو بوجہ ان اوصاف کی کمی کے گھٹتا چلا جاتا ہے (۵) اوستھت وہ ہے جو مقدار سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی مقدار میں کیوں گیان ہونے تک قائم رہتا جو (۶) ان اوستھت بڑھیک و دشمن۔ گیان دھیروی کمی و بیشی کے ساتھ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔

من پر یہ گیان کی تعریف اور اقسام
(۱) من پر یہ گیان وہ علم ہے جس کے ذریعے سے دوسرے کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں۔ انکی دو اقسام ہیں (۱) رجوعی۔ جس کے ذریعے دوسرے کے ارادہ کی اور دل و جسم و زبان سے کی جاتی سیدھی بات جانی جاتی ہے۔ اس گیان سے اگلے و پچھلے و دشمن کی اور زیادہ سے زیادہ آٹھ جنم کی اور فاصلہ کے لحاظ سے کم سے کم چار کوس کی اور زیادہ سے آٹھ چار کوس سے ۳۶ کوس کی بات جانی جاتی ہے۔ یہ گیان حاصل ہو کر چھوٹ بھی جاتا ہے۔

(۲) پہلی سنی پاس کے ذریعے دوسرے کے ارادہ میں جو بات ہو۔ ایک دوسرے کے دل و زبان اور جسم سے کی ہوئی نیچھی بات بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ اس سے کم سے کم اگلے پچھلے سات جنم کے اور فاصلہ کے لحاظ سے چار کوس سے ۳۶ کوس کی بات معلوم ہوتی ہے۔ زیادہ کی کچھ نہیں۔ یہ گیان حاصل ہو کر کم نہیں چھوٹتا۔

جبکی حالت کبھی تبدیل (دہرہ) الپ (۱۱) و تنویری چیزیں (۸) الب بعد منظوری قسم
کی چیزیں (۲) و پچھوتہ ظاہر شے (۱۱) الی مرتبہ چیزیں کمال حصہ باہر نکال دیا اور
کوسے (۱۱) انگ کی کسی کن: یعنی ہر کی چیز (۱۱) اور دوسرے جلد جلد حالت بدلنے والی چیز۔

لہذا ارتقے کے

$$\left\{ \begin{array}{l} ۱۰۱ = ۱۰۱ \text{ (۱۱) کان (۱۱) ناگ (۱۱) زبان (۱۱) جسم (۱۱) دل = ۶} \\ ۱۰۱ = ۱۰۱ \text{ (۱۱) اوگہ (۱۱) ایہا (۱۱) آدے (۱۱) دھڑا = ۴} \\ ۱۰۱ = ۱۰۱ \text{ (۱۱) بڑی بوجہ (۱۱) تفصیل = ۱۲} \end{array} \right.$$

اور لیکن کے جس کا صرف: اور کبھی ہوتا ہے۔ ایہا۔ آدے
دھڑا ناہیں ہوتا۔ اور جس کا مگر آگے دل کے سولے باقی

چار حصوں کے ذریعے ہوتا ہے ————— ۱۲ + ۴ = ۱۶ بعد

اس طرح صفت گیان کے کل = ۱۶ + ۲ = ۱۸ بعد یا اقسام ہیں

شرت گیان کی تعریف

وہ صفت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ اور دل
کے ذریعے معلوم ہونے والے علم میں کوئی تخیرواد و عقید کے شامل کرنے سے ہوتا ہے
متی اور شرعی گیان میں یہ فرق ہے کہ متی گیان حواس کے ذریعہ جانے ہوئے گیان کو
کہتے ہیں جیسے ایک راگ کی آواز کان میں پڑنا۔ اور شرعی گیان متی گیان سے جانی ہوئی
چیز کو قوت تخیرواد و عقید کے ذریعے دلیل کر کے اسکی تفصیل کرنے کو کہتے ہیں جیسے کان
سے راگ کی سنی ہوئی۔ اور ہاں سے یہ پہچاننا کہ یہ بالکوس راگ ہے۔ یا ہنڈول۔ متی گیان
کو اردو میں مشاہدہ اور شرعی گیان کو تجربہ کہتے ہیں۔ متی اور شرعی گیان ہر ایک چہرہ کو چھو
ہے۔ مگر کسی کو کہ ایک سے زیادہ +

اور وہ گیان کی تعریف و اقسام

(۳) اور وہ گیان وہ علم ہے جسکی وہ

سے اپنے یادگیر جائز اور اس کے چند جسم سابقہ اور دیگر امور متعلقہ کا محل ایک خاص حد تک

۱۳۳۰ ترخی گونا گونا گوی درسی ترخی آید (۱۳۳۱) آید است - ہے متشاور الا ختم آئینہ میں
 نہ کہ اور ترخی گئی ہے ورنہ اور جو امانت مطلق کے غالب میں تو جانا ہی نہیں ہے
 انسانی غالب میں بھی لڑتے خاندان میں نہیں پیدا ہوتا غفلت نہیں ہوتا - کم غفلتیں
 ہوتا ہاں بلکہ غفلت والا - علم والا - خوبصورت - طاقتور - مشہور و معروف - نیک صفت
 نیک خلعت - خلیفہ الہیال و سکس، طرح - راجہ ہاراج - شاہنشاہ - ناہ - پادشاہ - تیر خنکر
 وغیرہ ہوتا ہے - دیوتا ہونے کی حالت میں اندھ ہونے کے سکھ بھو گتا ہے - اور

آخر کار نجات حاصل کرتا ہے +

سیمک گیان یا سچا جلم سچا گیان دھرم ہر شہ پار کی کیفیت و اہمیت بلا انفرادہ
 و غیرہ واقعات سے جیسی ہے ویسی بڑا شگ و شہدہ جانتے کا کام ہے -

گیان کی ۴ قسمیں ہیں - (۱) مت گیان (۲) شرت گیان (۳) اودہ گیان (۴) ہن
 پرہ گیان (۵) کیول گیان - +

مت گیان کی تعریف (۱) اہمیت گیان ۴ قسم ہے جو اس غصہ اور دل کے
 فریب سے ہوتا ہے - سمرتی - سنگیا - جھٹا - ایسی خوردہ و انسان بھی مت گیان میں داخل
 ہیں - مگر غمورہ غمورہ نام جس نے سے غمورہ معلوم ہوتے ہیں - جانی ہوئی چیز کے بارے میں
 کو سمرتی و غلط یا یا وہ اشتہار کہتے ہیں - چھوٹے بھی ہوئی چیز کو چھوٹے کر ہی جانا کہ سیدی
 ہے سنگیا ایہ تی بھی گیان (۲) شناخت کہہنا ہے - غمورہ عقل کو دیکھ کر کسی بات کا
 چاند یا پانی یا تھک دھیل یا چتا ہے - شوق پرست کے موسم میں سوہنے سے ہونے دیکھ کر
 باہری کے موسم میں چینیوں کو اٹھ دیکھ دیکھ پر پڑتے ہوئے دیکھ کر بیچ لگانا کہ ہار
 ہوئی - نشان کو دیکھ کر اصل چیز کو معلوم کرنا - انومان یا بھی خوردہ (۳) میل استواری کے نام
 سے موسوم ہے - شاد میں یہ ہستی کے پھول کے نشان کو دیکھ کر معلوم کرنا کہ یہاں سے
 ہستی گندا ہے - جو سب سے بڑا چکر - معلوم کرنا کہ یہاں تک ہے - حلیہ وغیرہ +

کے دس انگروں سے۔ دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھتا ہے۔ دن کا وقت کبھی تماشوں میں نہیں گزرتا۔ بلکہ وہ کتب مقدسہ کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے۔

(۲۱) فریو۔ ترک خواہشات نفسانی۔ سمیک درشتی نادان ہرن کی طرح دنیوی اشتہار کو جو سرب کی مانند ہیں۔ پانی نہیں سمجھتا۔ اور دست باستی کی طرح خواہشات کا غلام ہو کر غار میں نہیں گرتا +

(۲۲) اتم نندا (خود جوئی) سمیک درشتی (صادق الاعتقاد) اپنے گناہ بد اخلاقی و ترک نیک اخلاقی پر اپنے آپ کو برا مانتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اس قالب انسانی کا ایک لمحہ بھی جو بدوں و دھرم کے گزرتا ہے۔ بڑا ہے +

(۲۳) اگر ہا۔ اپنے عیوب اپنے گرو یا بزرگ کے پاس بیان کرنا۔ ایسا کرنے سے آئندہ عیوب کرنے سے بچتا ہے۔

(۲۴) آپ سم۔ غصہ۔ تجھ پر بدکدی۔ طبع۔ الفت۔ نفرت۔ شہوت۔ دشمنی۔ دوستی۔ ان جنبات کا کلیہ ترک کرنا تو نا ممکن کے برابر ہے مگر سمیک درشتی میں یہ باتیں بہت ہی کم و جہل پائی جاتی ہیں +

(۲۵) جگتی آسمنگا پنچ پریشی۔ کلام مقدس۔ جن پرہاتا۔ دس لکشن و دھرم۔ دھرم آتما پشش۔ بلکہ النیا انسان کی تعریف و توصیف۔ تعظیم و تکریم میں محویت اور دھرم میں بچی بھر دھا +

(۲۶) واسل۔ نکل۔ دھرم آتما پرشوں سے خصوصاً اور عام لوگوں سے عموماً محبت سے برتاؤ کرتا۔

(۲۷) اوکنا۔ چوں متوں کے جانداروں پر دھرم +

سمیک (صادق الاعتقاد) تین طرح کی ہوتی ہے (۱) آپ سمیک (۲) چھوپ سمیک (۳) چھا یک سمیک۔ سمیات کے ذہن نے کا نام سمیک ہے۔ سمیات ایک

کوشا ستر وہ ہے جس میں حقیقہ معنائیں ہوں۔ یا فلاں کتا۔ چہ کتا۔ استری کتا ہو
 یا ستر۔ جنر۔ مختار۔ بٹی کرن۔ اہا حق۔ سہل زبان۔ چا غوریں کی قربانی۔ بگ۔ ہوم۔ دھیر
 ذکر ہو۔ یا جو گد جو کی پرستش۔ کو دھرم کی اخلاصت کر کے والا ہو۔ بچے اعتقاد والا ایسے
 شاستروں کو دشمنیت و تالیف کرنا ہے۔ اور دکھنا چڑھنا و پڑھنا ہے۔ اُسکو طبع نہیں
 ہوتی کہ میرے باپ و ماں سے اسے اسے شاستروں کے اندر ہزاروں روپے کما لئے ہیں۔
 یہ خواہش نہیں ہوتی کہ انکی عظمت سے دنیا میں میری تعریف ہوگی۔ میں بڑا معصفت
 اور شاعر مجھا ہوں گا۔ اس کا یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بڑا لطف
 آتا ہے۔ یہ وہستان بڑی دبی ہے۔ یہ ناول بڑا دلچسپ ہے۔ غرضیکہ سمیک درشتی
 چہ اُنکے حق میں سے کسی کو بھی اپنے دل اور اپنی مرضی سے حق۔ خواہش و محبت
 سے تشکار نہیں کرتا۔ اگر کوئی جبراً تشکار کر دے تو اس سے اس کے اعتقاد میں فرق نہیں
 آتا۔ سیم کو تشکار دینا تو راجہ کو۔ دیوتا کو۔ تاناکو۔ تیا کو۔ کسی کو بھی تشکار نہیں کرتا۔
 اسی سمیک درشتی۔ اپنے پس سے گدیو۔ گو گرو۔ کوشا ستر کو تشکار نہیں کرتا۔ حکام
 و اہل حق۔ یا روست۔ آشنائوں کی تعظیم و تکریم حسب مراتب کرتا ہے۔ جو نوک بنے یا
 بیچارے۔ یا رستم و رستمی تعظیم و تکریم کو ملاتی ہے۔ سمیک درشتی۔ گو گرو۔ کوشا ستر کو
 تشکار نہ کرنے سے ہی نہیں ہوتا۔ کہ چونکہ حیوانات بھی ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ روح، مادہ
 وغیرہ جو ہروں کی کیفیت و ماہیت جانتے سے ہوتا ہے۔
 سمیک درشتی اپنے عقیدے میں متوجہ نہیں آتا۔ بانی جاتی ہیں۔ یہ
 سمیک درشتی کے باہر گن یا غامری موصاف کہہ لگاتے ہیں۔

۱۱ اسم بگ۔ دھرم میں توجہ۔ جو شخص تھیادہ سخی یا کاتوب ملاعت ہوتا ہے اُسکی
 توجہ دھرم میں نہیں ہوتی۔ وہ اپنے پیچھے کے تھکوسنگار میں۔ پرہش میں۔ زن و فرزند
 اور دولت کی محبت میں۔ یہ کاس کی محبت میں نظر ہوتا ہے۔ سمیک درشتی دھرم

اٹا کئے تھے کہتے ہیں۔ جو اس طرح ہیں:-

(۱) گوہر جو کھوٹے ویر (۲) کوگرہ۔ کھوٹے گرد۔ (۳) گوشا ستر۔ کھوٹے شاستر (۴) کوہر کو کھاتے واسے (۵) گوگرہ کو کھاتے واسے (۶) گوشا ستر کو کھاتے واسے۔ پاشا وصال
ان چیزوں کی جو چیز اٹا کئے تھے کہلاتے ہیں۔ سنگت (صحبت) نہیں کرتا +

کوہر وہ ہے جس میں کام دشووت (کروہ) غضب (جستے) غوف (آچھا) غواہش (چھڑھا) جھوک (ترخاد) پیاس، راک (الفت)، دوش (لغزت)، امود (محبت)، تندما (فیند)،
تربش (دوشی)، بشاد (غم)، جہم (ترن) وغیرہ دوش پانے جاویں۔ اور جو جاوڑوں کی قربانی
سے خوش ہو +

صادق الاعتقاد یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں دیوتا کی راجہ وغیرہ ہزاروں انسان پرستش
کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ پرستش کرتے رہے ہیں۔ اگر میں اسکی پرستش نہ کروں گا۔
راجہ غنا ہو جائیگا۔ حاکم ناراض ہو جائیگا۔ ماں باپ اور دنیا کے لوگ مجزا میں گئے۔
دیوتا میرے ذن و فرزند کو مار ڈالے گا۔ یا بیمار کروائیگا۔ یا میرے دھن دولت کا نابش
کروے گا۔ فلاں دیوتا نے اندھوں کو آنکھیں دی ہیں، مغلسوں کو دولت دی ہے
فلاں دیوتا کی پرستش سے اولاد پیدا ہو جائیگی۔ بیاہ ہو جائے گا۔ دھن بڑھ جائے گا
وغیرہ وغیرہ +

کوگرہ وہ ہے جس کے دل میں کہتے ہو کسی سے محبت۔ کسی سے دشمنی ہو
دوپہر پیسہ کپڑا مکان وغیرہ اسباب دنیا سے محبت رکھے۔ اپنی بڑائی دوسروں
سے کرا یا چاہے۔ جس میں ایسے ایسے عیوب پائے جاویں۔ سچے اعتقاد والا اسکو بدین
خوف کہیہ راجا کا گرو ہے۔ حاکم کے دین کا پیشوا ہے۔ ہزاروں آدمی اسکو اپنا رہبر سمجھتے
ہیں۔ اس کے پاس نارن۔ پاشا وغیرہ بہت سی دیوتا آتی ہیں۔ بدین خواہش
کہ مجھ کو کیا کریں۔ منطوق۔ جوتش طلب وغیرہ سکھلا دیا۔ وغیرہ وغیرہ شکا نہیں

دنیا و دین کے واسطے - کشمی کی پوجا - بیلری ڈور ہونے کے واسطے - آنا ساتی کی پوجا
اولاد وغیرہ ملنے کے واسطے - چنڈی - بھوانی وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں مگر باوجود ان کی
پوجا کرنے کے انکی اولاد و دین وغیرہ کا ناش ہوتا ہوا نظر آتا ہے - اس لئے دنیاوی
اغراض کو لئے ہونے دیوتا کی پوجا کرنا مناسب نہیں ہے - دین - دولت - زین و غیرہ آزاد
و تکلیف - سابقہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں - اس میں کسی دیوتا کا کچھ اختیار نہیں ہے
اعتقاد کی درستی اور نجات حاصل کرنے کے واسطے صرف پرما کی پوجا کرنا مناسب ہے
(۳) گرو موہنتا - دنیا داری کے کاموں میں جن میں بگڑا کر رہا اور رہنا ہوتی ہے -

لگے ہوئے آدمیوں کو گرو مانگرا انکی تطہیر و محرم کرنا بہت سے آدمی اپنے آپ کو فقیر و درویش
کے لقب سے لقب کرتے ہیں - مگر واقعی - گھوڑے - لوگر چاکر سب کچھ سامان دنیا داروں
کی طرح رکھتے ہیں - فاقہ - قناعت - یاد آہی و ریاضت وغیرہ اوصاف میں سے جو فقیر میں
ہونے ضروری ہیں - ان میں ایک بات بھی نہیں ہوتی - ایسے شخص جو خود دنیا کے دھندوں
میں پھنسنے والے دنیاوی اشیاء سے محبت رکھتے ہیں - خود غرہ ہیں ہم کو راہ نجات میں بدرقہ کا
کام نہیں دے سکتے - ایسے پاکندہ ہوں - ریا کاروں - گندم خا جفروشوں کو گرو مانگرا سناوانی کو
آٹھ دہل میں جاکر ترک کر کے سمیک کے آٹھ انگنی شاکتا وغیرہ پہلے بیان کئے گئے ہیں حاصل ہوتے ہیں -
آٹھ دہل آٹھ دہل جو سمیک یعنی سچے اعتقاد ہونے میں حاصل ہوتے ہیں اور جن کا ترک

کرنا لازم ہے - یہ ہیں :-

(۱) گیان دہ - علم کا غور (۲) تپ دہ - زہد و تقویٰ کا غور (۳) نکل دہ - بڑے خائنوں
کا غور (۴) جانی دہ - بڑی ذات کا غور (۵) بل دہ - طاقت کا غور (۶) روپ دہ - خوبصورتی
کا غور (۷) لاکھ دہ - آمدنی کا غور (۸) ادھیکار یا ایشوریہ دہ - اختیار حکومت و دولت کا
غور - غور کرنے کو ہر ایک بڑا جانتا ہے - بے ثبات اشیاء پر غور کرنا نادانی ہے - اس لئے حقیقت
میں کسی کا غور نہیں کرتا - چھ انانے تن - دھرم کے آشرے کو مانے تن - اور کھوئے آشرے کے

وہم ہیں۔ چنانچہ ان کا جس طرح ہر پرکاش کرنا پرہیز کرنا ہے۔ اپنے دہرم میں اڑھت رکھنے۔ پہلوٹ دے رہا یا حالت کر کے۔ نہ بل بہت رکھنے۔ بلا غرض گمان دان بھون جانے۔ اور مشہور دان وابستہ دان دینے۔ نیک چلن رہنے۔ بدکاری و زنا کاری۔ قمار بازی۔ شراب نوشی وغیرہ عیوب سے پاک رہنے۔ ہر اٹھا میں پرستی رکھنے سے عام لوگوں پرچین مذہب کی سچائی کا اثر ڈالنا۔ بڑی بڑی پوجا کرنا۔ بیکچور دینا۔ کتب تالیف و تصنیف کرنا۔ مفت ہانڈیا۔ سبھا میں قائم کرنا۔ جلسے کرنا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی بڑائی ظاہر کرنا۔ اور غلط فہمیوں کا دور کرنا وغیرہ سب پرہیز کرنا ہے۔
جس سے اعتقاد کو بڑی کوشش۔ تحقیقات اور چھان بین کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس کو دوسروں پر ظاہر کرنا اور اسکی سچائی کا ثبوت دینا۔ صادق الاعتقاد آدمی کا اعلیٰ ترین فروع ہے +

سچے اعتقاد پر مضبوط رہنے کے لئے ۴۵ لی کا دور کرنا بھی مناسب ہے جو ۳ موڑ تھا
۸ دو موڑ ۹ اور ۱۰ اسے تین ہیں +

تین قسم کی موڑ تھا تین قسم کی موڑ تھا (ضعیف الاعتقادی) اس طرح ہے۔
(۱) لوگ موڑ تھا۔ دنیا کی دیکھا دیکھی بلا سچ جھوٹ کی تمیز کئے۔ دریاؤں۔ پہاڑوں۔ درختوں۔ جانوروں وغیرہ کو دیوتا سمجھ کر پوجنا۔ قبر چستی۔ پیر پستی۔ ستارہ پرستی۔ آفتاب پرستی۔ آتش پرستی کرنا۔ آتما مسافری وغیرہ کو ماننا۔ لگتا گوداوری وغیرہ۔ دریاؤں میں استننان کرنے کو پٹن سمجھنا۔ چاند و سورج گرہن کے موقعہ پر روپیہ۔ پیسہ حتیٰ کہ جوتیک کو دان کر دینا۔ پہاڑ سے گر کر۔ یا آگ میں جل کر۔ یا آہ سے کٹ کر مرنے میں دہرم جانا۔

(۲) دو موڑ تھا۔ اولاد۔ دھن۔ استری۔ وغیرہ لینے۔ اور دکہ۔ تکلیف۔ سوچ و فکر وغیرہ دہرہ ہونے کی غرض سے دیوتا کی پوجا کرنا۔ نندہ چڑھانا۔ مننت ماننا وغیرہ وغیرہ۔

سے کہہ ڈالے اپنی پیش سے تنگہ دستی سے۔ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے
ناخود رنی اشیا کا کھا لیتے ہیں۔ اعتقاد بدل لیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو پھر براہ راست چلا کر
صداق الاعتقادوں کا فرض ہے +

(۷) واسئل کے معنی محبت سے برتاؤ کرنے کے ہیں۔ صداق الاعتقاد و محرم آتما
نیک دل دنیا داروں اور گناہ سے پاک تارک الدنیاؤں کا ادب و لحاظ کرتا ہے۔ ان کو
آستے و کچک کر تعظیم سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ خاطر و قوافض
کرتا ہے۔ اونچی جگہ بٹھاتا ہے۔ اور تمبا و حرمیوں (جہوٹے اعتقاد والوں) اور پیلوں
سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اپنے احوال کے ذمہ دار ہیں۔ اپنے
کئے کا پھل پادہ پینگے۔ جس انسان میں واسئل انگ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے دیوار اپنے
و حرم اپنے حق سحر اور اس کے ماننے اور ماننے والوں سے محبت سے پیش آتا ہے۔ مگر
وہ دوسرے مذہب کے مندروں۔ عبادت گاہوں۔ شاستروں۔ مقدس کتابوں۔
عالموں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر شخص اشیاء کی حقیقت و ماہیت سے واقف
ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر شخص اور ہر شے اپنی اپنی خاصیت کے مطابق کام کرتی
ہے۔ اپنی خاصیت کو چھوڑ کر ہمارے منشا کے مطابق کیسے ہو سکتی ہے۔ زیر کا خامتہ
ہلاک کرنے کا ہے۔ ہم اس سے اس فائدہ کو غلطی نہ نہیں کر سکتے۔ فرض کیا واسئل انگ
والا ہر شخص سے محبت سے پیش آتا ہے کسی سے بھی دشمنی و عداوت نہیں کرتا +

(۸) پجارتنا۔ نواوان و ناواقف انسان۔ جہالت میں ایسا کھسا ہوا ہے کہ اسکو
یہ خبر نہیں ہے کہ میرا کیا مسو پ ہے۔ میرے کرنے کے لائق کیا چیز ہے؟ کھانے کے
لائق کیا ہے؟ چھوڑنے کے لائق کیا ہے؟ مجھے کیا چال و چلن رکھنا ضروری ہے؟
سکھ کیا ہے؟ ڈکھ کیا ہے؟ زن و فرزند سے میرا کیا تعلق ہے؟ چاچا دیو۔ گرو۔ و حرم
کیسا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں کے ہٹانے والے جہن شاسترا و جہن

تکالیف میں ایک طرح کا افتادہ ہے۔ اور سوائے زندگی میں جہنمیان ہے۔ حقیقت وہی
 ایسے ماضی سکھ کہ سکھ نہیں بچتا۔ اس ہی لئے وہ اسکی خواہش ہی نہیں کرتا۔ اور
 بن دوپکام و حرم سادھن و غیرہ سے دنیاوی بھل کی آرزو نہیں رکھتا
 (۳) نہ چکے گا۔ یعنی وہ بول و باز و زخم و جیروہ لغت انگیز اشتیادیکہ کہ کراہت
 نہیں مانگا۔ چاروں اور دیکھاؤں کی تیار داری دل سے اور بدن کسی بدلے کی
 امید کے کرتا ہے +

(۴) اسودہ درشتی۔ یعنی وہ نرک اور تیغ جی و غیرہ امانت مطلق کے قائل ہے
 میں نے پہلے والے متیامارگ (جھوٹے مذہب و رسومات) اور اس متیامارگ میں گئے
 ہوئے انسان کی دل و زبان و جسم سے تعریف نہیں کرتا۔ اور انکے بھلائیوں میں
 دیکھتاؤں پر نہ دغیرہ چڑھائے۔ نہ مت مانگے۔ ہنساکے کام۔ قرانی و دیگر کہنے
 میں دھرم نہیں سمجھتا۔ اور لوگوں کی دیکھا دیکھی دیو۔ گرہ۔ و حرم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ
 انکو بعد از امیش کے مانگا ہے

(۵) آپ گورن نام پر وہ پڑھتی کا ہے۔ اگر کسی دھرم آتما و نیک آدمی میں کسی
 دھرم سے کوئی دوش لگ گیا ہے۔ اور اس سے ناوانی اور غلطی سے کوئی ناکرونی فعل صادر
 ہو گیا ہو۔ اور سمیک درشتی (صادق الاعتقاد) کو وہ معلوم ہو جاوے۔ تو وہ اس کو ظاہر
 نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ بصدق "الانسان مرکب من الخیال و العینان" جانتا ہے کہ انسان
 سے بشمول ہی ہو جاتی ہے۔ وہ عام لوگوں کی طرح دوسروں کی پروردہ دہری اور نکلتے جہنی
 نہیں کرتا +

(۶) استغنی کرن۔ یعنی اگر کسی کے اعتقاد میں بوجہ نسبت و محبت پیاری
 مناسی۔ کہوئے اپیش و غیرہ کے فرق آگیا ہو۔ تو صادق الاعتقاد اسکو پھر دھرم پر
 پرتاؤں کر دیتا ہے۔ بہت سے آدمی کہ وہ۔ ان۔ لیا۔ لوبھ۔ وغیرہ باتوں سے جری محبت

ہدایت کیا ہوتا پیش دیا ہوا سداہ نجات سچا ہو۔ اور روح و مادہ کی کیفیت اور ماہیت درست ہو غرضیکہ اس کا اعتقاد واضح اور غیر متذبذب ہوتا ہے اور چونکہ اس کا اعتقاد واضح ہوتا ہے اور وہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا حق جانتا ہے۔ اس لئے اس کو ہندو جہذیل سات قسم کا بچے (دخون) بھی نہیں ہوتا۔

سات قسم کا بچے (۱) اسلوک بچے۔ کنبہ و ظیرو کے لوگوں کے رہائے۔ بچہ ہونے اور روزگار وغیرہ کرنے کا خوف (۲) پرلوک بچے۔ عاقبت کا خطرہ (۳) پیدا نہ بنے۔ بیماری وغیرہ تکلیف کا خوف (۴) ان رکشک بچے۔ غریبی و مددگار نہ ہونے کا خوف (۵) آپست بچے۔ مال و اسباب چوری ہونے کا خوف (۶) اکسات بچے۔ اچانک کسی مصیبت و آفت میں گرفتار ہونے کا خوف (۷) غرن بچے۔ مرنے کا خوف۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا ہے۔ کہ بھائی بچہ۔ لرن (دفرزند) و صن دولت۔ آرام و تکلیف جو کچھ ملتا اور غلطی نہ ہوتا ہے وہ سب کچھ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہے اور اہل ہے۔ اس لئے کسی قسم کا خوف و خطر حاصل ہے (۲) فی کانگشتنا۔ یعنی اسکو دنیاوی شکموں کی وجہ اس کے ذریعے محسوس کیے جاتے ہیں۔ لوگوں سے گھرے رہتے ہیں۔ خواہش نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے کہ شکہ۔ نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ نیک اعمال کرنے سے خود بخود ملتا ہے۔ بدن ساقبتہ نیک اعمال کے ہزاروں طرح کی تجاویز کرنے پر بھی نہیں ملتا۔ نیز وہ سمجھتا ہے کہ یہ سکھ جہنم و فرزند۔ و صن دولت وغیرہ دوسرے کے سہارے ہیں اور ان وسائل کے بجز جانے پر قائم نہیں رہتا متواتر و مقابل اعتبار نہیں ہے۔ پاپ کا بیج ہے۔ اور اگر اسکی اصلیت پر غور کیا جائے تو دراصل اندری سکھہ مسکھہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف کو دور کرنے کا آہاؤ ہے۔ یا سلسلہ

بچہ۔ سوتیا ہر چستنا ناگ سوڈمیں اسلوک بچے سے مراد انسانوں سے بچے ہے۔ اور پرلوک بچے سے

مواجہدات و فرہ۔ دوسرے حیوانوں کا بچہ ہے ۴

مشدد کہ بالا تین صفات سے موصوف دیو۔ چہ صفات سے موصوف شاستر اور پار
صفات سے موصوف کرد کے سوا کسی اور سے یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ اشیار
کی حقیقت و اہمیت کو ٹھیک ٹھیک بیان کرے۔ اس لئے انہوں نے جیسے سات تنہا بیان
کئے۔ بکھے اور بتلائے ہیں۔ انگو بلا کم و کاست دیا ہی سمجھنا۔ سمیک و رشن بیٹے سچا عقلاً
ہے۔ جس شخص کا ایسا عقلا ہو تا ہے اس میں منہ جو قبول آئے باتیں پائی جاتی ہیں
جو سمیک کے آئے انک یا سچے اعتقاد کے آٹھ اعضاء کہلاتے ہیں +

سمیک کے آٹھ انگ (۱) فی شاکنت تھا۔ یعنی اچھے اعتقاد میں کسی قسم کا شک
و شبہ کمزوری نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ دنیا میں جو بہت سے لوگوں کو ایسے دیوتاؤں کی
پرستش کرتے ہوئے جو ترسوں و گد اور غیرہ اسلحہ لئے ہوئے صورت کو ساتھ رکھتے ہوئے
بکرا و بھینسا وغیرہ بے زبان جانوروں کی بھینٹ دیتے ہوئے۔ آدمیوں و جانوروں کو تکلیف
دیتے ہوئے جٹانے خوف۔ شہوت پرست۔ بھوکے۔ پیاسے۔ لوبھی۔ ظالم۔ غصہ ور۔ مغرور۔
وغیرہ ہونے پر دل ہے۔ ایسے شاستروں کو مانستے ہوئے جو ہنسنا۔ مانس خرمی۔ شراب
نوشی۔ زنا کاری وغیرہ کی ہدایت کرتے ہیں۔ ایسے گروؤں کی سیدھا کرتے ہوئے جو پاکندی
پر گرجی۔ لوبھی۔ کرہ دمی۔ مانی۔ وغیرہ ہیں۔ ایسے دھرموں کو مانستے ہوئے جنکی رو سے
ایک۔ ہرم۔ قربانی وغیرہ۔ ہنساکے کام کرنے سے بہشت و نجات ملتی ہے۔ دیکھتا ہے
تو اس کے دل میں ذرا بھی یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ شاید ایسے دیوتاؤں کے ماننے۔ ایسے
شاستروں کے سننے۔ ایسے گروؤں کی سیدھا کرنے میں کچھ فائدہ ہو۔ یا شاید ان کا بتلایا ہوا

۴۸ سدا متوں میں جن میں خود ان کرنے سے سمیک پیدا ہوتا ہے کسی طرح کا شک و شبہ کرنا کہ آیا وہ سچ
ہیں یا جوت شٹاک کہلاتا ہے۔ سمجھنے کے واسطے بھار کرنا۔ ۴۸ چاندرا منی ۱۱ اور زیادہ علم دار سے چھٹا
شٹاک نہیں ہے +

ترجمہ :- سگار وہ ہے جس میں کارکن ہوں (۱) خواجشات نفسانی سے بریت۔
 (۲) چھوٹے قسم کے پتے۔ ل. کو نقصان پہنچانے والے کاروبار سے بریت۔ (۳)
 اندونی و بیرونی پرگرو سے بریت (۴) گیان۔ تپ اپنے معرفت و مراقبہ۔
 و بیاضت میں محویت۔

چھ قسم کے جاندار جن کو سگار و نقصان نہیں پہنچاتا یہ ہیں (۱) خلی (۲) ہڈی
 (۳) آبی (۴) آتش (۵) نباتاتی جن کو ستارہ یا ایک حواسی یا جانداران غیر متحرک
 کہتے ہیں (۶) حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک جو جگم یا متحرک کہلاتے ہیں۔
 پرگرو جن سے سگار و بری چتا ہے ۲ قسم کی ہے۔ چودہ اندرونی۔ اور
 دس بیرونی۔

اندونی پرگرو کی تفصیل :- (۱) استمہیات - اعتقاد کا ذب (۲) استری یا پریش
 یا ہنسک ہید - خواہش مادہ و نہاد و مختلفہ (۳) ناگدانت (۴) دوش - نفرت
 (۵) ماسہ - مہشی - قول - (۶) رتی - اشتیاق ہندیہ کے حاصل ہونے کی آرزو۔
 (۷) رتی - اشتیاق ناہندیہ کے دور رہنے کی خواہش - (۸) شوک - فکر (۹) بھ - خوف
 (۱۰) جوگیا - حسد و کراہت (۱۱) کرودہ - غصہ (۱۲) مان - غرور (۱۳) مایا - مایا کاری۔
 (۱۴) لوبھہ - طمع +

بیرونی پرگرو کی تفصیل :- (۱) چھتر - زمین (۲) وستو - مکان وغیرہ - دیگر اشیاء
 (۳) ہرن - سک - سونا (۴) دھن - گائے بھین وغیرہ چار پائے - (۵)
 دھانیہ - اناج (۶) اسی - گنے (۷) دھس - خدمتگار (۸) کوٹھ - کپڑے (۹) بھانڈہ
 برتن سوتیا ہر شاستروں میں خبر سے۔ (۱۰) ایک اس طرح کہے ہیں (۱۱) ڈوبہ - داس
 و اسی - (۱۲) چوپہ - مولیشی (۱۳) شین آسن - چار پائی بستر (۱۴) مان - رتھ گاڑی۔
 یا سواری وغیرہ +

(۱۶) موت (۱۷) تکلیف (۱۸) غور (۱۹) قہر (۲۰) غماش (۲۱) کھینچ (۲۲) خیند۔

(۲۳) پاری (۲۴) غم (۲۵) غم +

سرگید اسکو کہتے ہیں جو وہ درجہ طاجر (۱) روح (۲) پچل = مادہ (۳) و حرم (۴) وہ شے جو روح باطنی کو متحرک ہونے میں مدد کرتی ہے وہی آدم حرم جو ان کو ساکن ہونے میں سہاوتی ہے وہی کال۔ وقت (۵) کاش۔ ظاہری ہر ایک خاصیت و حالت کو جو زمانہ ماضی میں تھی۔ حال میں ہے۔ اور مستقبل میں ہوگی۔ یک ملت جانتا ہو۔

ہم ہمت اور پیشک اسکو کہتے ہیں جو ہر ایک کو اس کے فائدہ کی نصیحت دے۔ جو کہ ہر چیز کا فائدہ اس میں ہے کہ وہ ہنسار کے دکھ سے رہائی پا کر نجات حاصل کرے اس لئے ہم ہمت اور پیشک وہی ہے جو جو کو وہ تباہ و برباد سے۔ جن سے گریز ہے۔ اسکو نجات حاصل ہو۔ ہمت کو ہی دیکھتے ہیں۔ چنانچہ دیوانا مانا جاتا ہے جس میں نہ کورہ بالا تین باتیں پائی جاتی ہیں۔

سچے شاستر کی شناخت

प्रप्रापज्ञ मनुष्यं यमवद्वेष्ट
द्विरोधकं

तुये पदेरा कृतसार्ने शास्त्रं कापय्यशुभं

ترجمہ ۱۔ سچا شاستر وہ ہے جس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) آیت کا کہا ہوا ہو۔ (۲) جس میں اعتراض کی گنجائش نہ ہو (۳) چٹکیش اومان (ثبوت بدیہی و قیاسی) کے خلاف نہ ہو (۴) ہر شے کا بیان ویسا ہی کرتا ہو جیسی کہ وہ ہے۔ (۵) ہر ایک جو کو فیض پہنچانے والا ہو (۶) جو بے مذاہب کا رد کرنے والا ہو۔

سچے کرو لی پہچان

विषयासाधरातीतो निसस्मो परिगतः
ज्ञानध्याततपोरक्त सप्तस्थीस प्रशस्येत

شرح کر دے کہ آلف کا نام ہے اور تے کا نام آف کیوں نہیں ہے تب تک اس کو علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کسی چیز کے علم ہونے سے پہلے اس کو محقق علم و ماہر علم کے قول اور سچی علمی کتب کی تحریر پر اعتقاد کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ اعتقاد بنیاد ہے۔ اور علم عمارت ہے۔ عمارت سے پہلے بنیاد کا رکھنا ضروری ہے۔ یہ حقیقات بعد میں ہو سکتی ہے کہ آیا یہ بنیاد پختہ ہے۔ یا کمزور ہے۔ اعتقاد و ہرم کی بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سوتر میں درشن دا اعتقاد کو گیان دلم سے پہلے رکھا ہے۔ اعتقاد سچا و جھوٹا دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے سچے اعتقاد کے لئے اعتقاد کے منبع کا سچا ہونا ضروری ہے۔ ان سات تھوں کا سچا اعتقاد بدون سچے دیو۔ سچے گرو اور سچے شاستر کے نہیں ہو سکتا۔ لہذا تن کنت شراو کا چار مصنفہ شری سمیت بعد رسوا می میں سمیک درشن کی قرین اس طرح کی ہے۔

प्राज्ञान वसाधानाम्ना प्राग्य तथाभता
शिसूट प्रोठ नम्वतो सम्पक दशन नम्ययन
ترجمہ: سچے آپت (دیو) کے گرو اور سچے شاستر کا اعتقاد جو آٹھ انگ والا ہو۔ اور تین موڑ عطا اور آٹھ مدرسے متبرابو۔ وہ سمیک درشن یا سچا اعتقاد ہے۔
سچا آپت کس کو کہتے ہیں
اب سچے آپت کی شناخت بتا رہے ہیں۔

प्रोसुतो धिष्व दोषेण सर्वज्ञे नपाप्रोशित
भारि त्वयं म्विगेतनाम्यथा प्रषण भवेत्
ترجمہ: آپت وہ ہے جس میں تین گن (وصف) ہوں (۱) نزد وشن متبرابو (۲) محبوب و مکروہی (۳) عالم کل یا ہمہ دان (۴) پرم ہتو پد پریشک۔ ناصح نیک و دش جن سے آپت متبرابو ناچا ہے ۱۸ ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔
(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) آفت (۴) نفرت (۵) ہمو (۶) خوف (۷) فکر (۸) غمی

ہما سوتیں کہتا ہے۔

सम्यक्दर्शनं ज्ञानं चार्थावाप्तिं मोक्षमार्गः ॥ १ ॥

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کا اکٹھا ہونا ہی راہ نجات ہے۔ انہی کو صدق
 عقیدت۔ صدق علم۔ صدق عمل یا راستی اعتقاد۔ راستی علم۔ راستی عمل یا راستی اعتقاد
 بلخ بھلی۔ بلخ بھلی بھگتی مارگ۔ گیان مارگ۔ اور کرم مارگ کہتے ہیں۔ مگر بات اتنی ہے۔ کہ دیگر
 مذہبوں میں سے بعضوں نے صرف بھگتی مارگ کو۔ بعضوں نے بھگتی اور گیان کو۔ اور
 بعضوں نے صرف گیان کو موکش کا ذریعہ مانا ہے۔ مثلاً پورا کرم صرف بھگتی سے کئی جانتے
 ہیں۔ میانک کرم آچار گیہ وغیرہ سے سمجھ۔ ویدانت۔ وشیشک۔ نیائے صرف گیان
 سے یوگ درشن کے کرتا پانچ بھلی رشی صرف یوگ سے۔ مسلمان و عیسائی صدق عقیدت
 و عمل یعنی ایمان و دین سے نجات حاصل ہونا مانتے ہیں۔ لیکن جین مذہب کا اپدیش
 ہے۔ کہ جب تک سمیک درشن (سچا اعتقاد) سمیک گیان (سچا علم) سمیک چارتر (سچا عمل)
 تینوں نہوں مکتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جین مذہب میں ان تینوں کو رتن حرہ یا تین رتن
 کہتے ہیں۔ ان ہی تینوں کا ٹکڑا جس میں باب میں کرینگے۔ سات تنوؤں دجیو۔ اچھو۔ آشرو۔ بند
 شہز۔ نرجا۔ موکش کی کرن میں دنیا اور دنیا کی سب چیزیں۔ وہرم۔ کرم وغیرہ سب
 کچھ آگیا ہے۔ کیفیت و ماہیت کو خوب تحقیقات کے بعد مفصل و مشن جیسی ہے۔ ویسی
 جاننے کا کام سمیک گیان یا سچا علم ہے۔ اور اس تحقیقات سے جانے ہوئے پر پختہ اعتقاد کرنا
 سمیک درشن یا سچا اعتقاد یا ایمان کہلاتا ہے۔ اور پھر اس جانے ہوئے اور اعتقاد کئے ہوئے
 پر پورا عمل کرے کہ سمیک چارتر یا سچا عمل و چلن یا دین کہتے ہیں۔

اگر کسی چیز پر اعتقاد کرنے سے پہلے اس کا کچھ علم حاصل کرنا ضروری معلوم ہوتا
 ہے۔ مگر چونکہ علم پہلے اعتقاد کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ جب تک مجھدی۔ استاد کے اس
 کتبہ کی جس حرف کا نام الف ہے اور اس کا اب اعتقاد نہ کرے۔ اور اس بات کی بحث

موافق رہتی ہے۔ اور چونکہ نجات یافتہ روح مادی جسم اور مادی احوال سے مخلوق نہیں رہتی۔ اور نہ اسکو کسی مشہد کا خواہش باقی رہتی ہے دیکھو نگہداشت کا ہونا ہی تو دیکھنا ہے جسکو دور کر کے نجات حاصل کی ہے۔ اس لئے وہ مادی دنیا میں جس سے اس نے مادی پائی تھی بھگتی نہیں پھرتی۔ وہ بوجہ گیانی جسم ہونے کے خوب جانتی ہے کہ دنیا وہی قید خانہ ہے۔ جس سے جبری شکل سے رہائی ملی ہے۔ اس لئے وہ اس کا پھر منہ دیکھنا نہیں چاہتی۔ جو لوگ نجات یافتہ روح کا ”دنیا میں پھرنا“ جملاتے ہیں وہ روح کے اصلی سروپ کو نہیں سمجھتے۔ وہ روح کو ایک ایسا مادی قیدی سمجھتے ہیں جو بہت عرصہ قید خانہ میں رہنے کی وجہ قید خانہ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور رہائی کے وقت دوسرے قید پرں سے کہتا ہے کہ بھائی میری جگہ اسی طرح رہنے دینا۔ میں بہت جلد پھر تھارے پاس آ جاؤں گا۔ اور قید سے پھر باہر نکلتے ہی کوئی خلاف قانون کام کر کے اور گرفتار ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتا ہے۔

ناظرین! اس مسئلہ کے ضمن و قیج پر آپ خود اپنے دل میں غور فرما سکتے ہیں۔ اس طرح اس باب میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ حید اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جو کہ سنسار میں گھومتا ہے۔ مادہ اور جیو کا تعلق اگرچہ مادی ہے مگر سانت ہے۔

جیو کو کرم سے رہائی

سمیک روشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتم کے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اس ہی رہائی کا نام دھمکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ کتنی جس کا بیان کر چکا ہے اور جسکو ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے اور جسکو ہر ایک مذہب نے چار پرشار عقول و دھرم۔ ارۃ۔ کام یوگش جس پر م پرشار تہ یا علی مقصد انسانیت قرار دیا ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ شری اور سادھکی کرت متواتر۔

ہام سے ظاہر ہوتا ہے کوئی شہر کی چٹان یا شہر نہیں ہے جس پر اجس میں نکت یا نکتہ جیو
 بود و باطل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ انفاذ خلا اور پور صرف جگہ کے سنے میں مستعمل ہر شہر
 جہن مت میں نکت یا نکتہ روحوں کے رہنے کی جگہ دنیا سے ظہور و سب سے اونچے طبقہ
 پر قرار دی ہے اور یہ سائنس اور علم کے مطابق ہے۔ کیونکہ روح لطیف ترین شے ہے
 جب تک اس کے ساتھ کثیف اعمال اور جسم رہتے ہیں ذہنی سنساری حالت میں
 تب تک وہ اسکو دنیائے دوس سے اوپر کی طرف جانے نہیں دیتے۔ اور جب انکا تعلق
 چھوٹ جاتا ہے تب پھر کوئی شے روح کو روکنے والی نہیں رہتی۔ کثیف شے ہمیشہ نیچے
 اور لطیف شے اوپر جا کر کرتی ہے۔ روح دنیاوی اشیاء سے لطیف ترین ہے اس لیے
 اس کا سب سے اونچے جانا اور رہنا مناسب اور درست ہے۔ تھوڑا نکتہ ستر اور چھائے دا
 ستر دوسے میں کرم سے چھوٹنے کے بعد اوپر کی طرف جانے کی چار وجوہ بیان کئے ہیں
 پھر ٹپ پر چوگ یا ابھیاس کہ جیسے کھانا کا چاک ڈنڈے سے پھر انا بند کر کے بعد میں چلنا
 رہے۔ تیسے ہی جیو چھلے جو اوپر جانے کا ابھیاس کر رہا تھا اسکی وجہ سے اوپر جاتا ہے۔
 آٹھ گھنٹہ نیچے سے جیسے مٹی سے بھرا ہوا تو نیا پانی میں ڈوکا ہوا ہوتا ہے مٹی دور چھلے
 سے پھراؤں چلا آتا ہے۔ اسی طرح جیو کرم سے ظہور ہو کر اوپر جاتا ہے۔

بندہ رہت ہوئے سے جیسے انڈیا کا ج کھوڑے میں بند تھا جب ڈوڑا سو کہ کر بھٹ جاتا ہے
 پھر بیچ اٹھنے پہنچتا ہے۔ ویسے ہی جیو کرم بندہ سے رہت ہوئے پر اوپر جاتا ہے۔
 گئی پانام۔ جیسے آگ کا جھلاؤ اوپر جانے کا ہے۔ ویسے ہی جیو کا جسم اوپر جانے کا ہے
 مگر اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسا ماننے سے روح ایک مقامی اور مقید ہو جاتی ہے۔
 یہ شرط بھی اور انفاذ مشق ہے۔ کیونکہ جب کوئی لطیف شے نیچے رہ ہی نہیں سکتی۔ اور وہ جگہ
 جس کے ساتھ کثیف شے کو نہ ملایا جائے تب تک نیچے نہیں آسکتی۔ پھر یہ جگہ کا تصور ہے
 کہ اس آزاد روح کو کئی جگہ حالت میں مقید مانا جائے۔ جہاں وہ اس جگہ سے کھینچا جائے

میں اہی نہات سے نیچے ایک در چورنگ کا انا ہے جو دو قسم کا انا ہے۔ سرگ اونی جہاں
 بندری بھگہ ہیں۔ اور سرگ اعلیٰ جہاں صرف انسپک بھگہ ہیں۔ ان دونوں اعلیٰ سرگوں
 کے بھی کئی کئی درجے ہیں۔ پہلی تفریح جہاں شاستروں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ان سرگوں
 کے مختلف درجوں میں روح کا عرصہ قیام دھرم ہی کہ وہ پیش ہے اور دنیاوی عمر سے بہت زیادہ
 ہے۔ چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ سرگ میں جو کہ عمر ۲۰ سالہ کی ہے جو آریہ سلج کی مکتی کے عرصہ
 سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ ان سرگوں میں جو کہ اپنی مدت العمر ختم کر کے پھر دنیا میں آنا
 ہوتا ہے۔ جیسا کہ آریہ سلج مکتی واپس آنا مانتی ہے۔ مگر یہ اصل مکتی نہیں ہے سنساری حالت
 ہے۔ مکتی صرف وہی ہے۔ جہاں سے روح واپس نہیں آتی۔ آریہ سلج مکتی سے واپس آنے میں یہ
 دلیل پیش کرتی ہے کہ مکتی نیک اعمال کرنے سے ملتی ہے۔ اعمال محدود ہیں۔ اس لئے ان کا
 نتیجہ غیر محدود نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سرگ کی نسبت بھی یہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نیک اعمال سے
 سرگ ملتا ہے۔ جس میں عرصہ قیام محدود ہے۔ اصل مکتی اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اہلی مکتی
 اس وقت حاصل ہوتی ہے جس وقت کسی فعل کا بھی نتیجہ بھگتنا باقی نہیں رہتا۔ بلکہ حالت یوگ
 (مراقبہ) میں دل جسم و زبان کی تحریک کو جس سے نیک و بد اعمال سرزد ہوتے ہیں، روکنے
 سے لینے ایسی حالت میں رہنے سے جس میں ایسے کرم جن کو کرم کہنا چاہیے کئے ہی نہیں
 جاتے۔ گویا مکتی کرموں کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ کرموں کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

بعض ملاحف جہاں مت کی مکتی کے مقام سدھ شلا۔ اور اس کے نام شب پور پٹن
 کیا کرتے ہیں۔ ہم ان کے متعلق ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ سدھ شلا اور شب پور جیسا کہ ان کے

لے ساگر سے جو راجہ میں شاستروں میں ایمانی ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن اگر لکھ ساگر کے عام سنہا نے جاویں
 جیسا کہ ہم طلب میں لئے جاتے ہیں تو وہی ۲۲ سالہ کے معنی..... ۳۳ سال کا عرصہ ہے اور آریہ سلج کی
 مکتی کا عرصہ صرف..... ۲۰ سال ہی سال ہے۔

انصاف ہے۔ جب روح ہی کوئی چیز نہیں۔ تو کتنی کس کی؟

جین مت ایسی ناسکنتنا کفر سے بالکل بری ہے۔ بلکہ موت کے مطابق جو کتنی
اس ہی زندگی میں ممتی ہے۔ وہ جین مت کی زد سے چوڑا کیوں گیاں حاصل ہونے کی
حالت ہے۔ ایسی حالت میں جو جین مت یا سکل پر مامتا یا ایثار کہلاتا ہے۔ اس میں گناہ
کرموں کی صرف چند پر کرتاں باقی رہ جاتی ہیں۔ ایثار کا اپدیش دینا۔ ایسی ہی حالت
میں جوتا ہے جو لوگ ایثار کو نرا کار۔ اور سرب و پاک جوتے ہوئے وہیوں کا اپدیش دینے
والا ہوتا ہے وہ غلطی ہے۔ کیونکہ اپدیش بغیر تاتو ز بان و غیرہ اعضا کے نہیں ہو سکتا جو
بلکہ ایک مت کی سالوک کتنی یعنی چیشور کے مقام میں بودو باش رکھنا جین مت میں
ناما ہی ہوتا ہے۔ بلکہ جوتا کتنی کو حاصل کر کے موکش استھان میں جو پراتما یعنی نکت
یافتہ جوتوں کے رہنے کی جگہ ہے رہتا ہے۔ جین مت میں جوتا تھا اہ پر مامتا میں صرف
حالت کا فرق ہے۔ یعنی سنساری جو جوتا کہلاتا ہے۔ اور نکت یافتہ پر مامتا سامیپ
کتنی یعنی ایثار کے نزدیک مثل خادم کے رہنا۔ اگرچہ حقیقت کتنی نہیں ہے۔ لیکن شاید
اس سے مراد ہے کہ جو پریشور کے نزدیک مثل خادم کے رہتا ہے۔ چونکہ اسکی کتنی لاجی
ہے۔ اس لئے گویا وہ کتنی میں ہی ہے۔

سارے کتنی۔ جین مت میں کسی طرح نہیں مانی جاتی۔ ویسے سنساری جو آتما کو بچا
یافتہ پر مامتا کا چھوٹا بھائی جو جوتا اس کے کرم کے آلودہ ہونے کی حالت کے قتل
دے سکتے ہیں۔

سارے کتنی۔ ایسی ہے۔ جیسی ویانت مت کی کتنی جس کا ذکر اوپر چکا ہے۔

عیانی مت کی کتنی۔ بلکہ مت کی سامیپ کتنی جیسی ہے۔

عام ملک اور اسلام کی کتنی لذات۔ محوسات کے حصول کی ہے۔ اور آریہ سلج کی
کتنی جو انسینک سکھوں کی ہے۔ وہ جین مت کے ادنیٰ و اعلیٰ شرک ہیں۔ جین مت

ہو گئے اور پھر دنیا میں اگر دکھ نہیں آتا۔

ویدانت مت کے مطابق جو روح کا برہم میں تحلیل ہونا۔ کتنی جتلا رہا ہے یہ پہلو بھی
جین مت کی کتنی میں پایا جاتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جین مت میں ایسا کہا گیا ہے کہ جتنے جیو کتنی کو فائز ہوتے ہیں سب کے گیان
وسکھ وغیرہ اوصاف یکساں ہوتے ہیں اور وہ سب سیدھا آستانہ کو پہنچتے ہو جاتے
ہیں۔ یاد دوسرے الفاظ میں یوں کہو گا ڈنڈہ ~~سکھ~~ یا برہم میں مل جاتے
ہیں۔ سنساری حالت میں جو گیان اور سکھ وغیرہ اوصاف میں کمی بیشی یعنی وہ سب
سمٹ جاتی ہے۔ ناظرین غور کریں کہ سائنس کے مطابق کوئی ہستی رکھنے والی شے
کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ حالت تبدیل البتہ کرتی ہے۔ اس حالت کی تبدیلی کو ظاہر
میں اُس شے کا تاش قرار دیتا ہے۔ مگر باریک بین اور حقیقت دان خوب جانتا ہے
کہ وہ شے نیست و نابود نہیں ہوتی۔ مثلاً مصری کی ایک ٹولی کو اگر پانی میں ڈالا جائے
تو وہ ظاہر بین کی نظر میں نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ مگر باریک بین سمجھتا ہے کہ اسکا
ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ سب کچھ پانی میں موجود ہے۔ چنانچہ ویدانت کا یہ مسئلہ
کہ جیو کتنی حاصل کر کے برہم میں ملے دخیلی ہو جاتا ہے۔ شے کی ظاہری صورت کے
لحاظ سے ہے جیسے مصری کی ٹولی باقی میں گھل کر اپنی غٹوس حالت کو چھوڑ کر پانی
روپ ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی جیو کتنی کو فائز ہو کر اپنی کثیف حالت اور محدود علم و صفات
ترک کر کے گاڈ ڈنڈہ یا سیدھا آستانہ یا برہم میں مل جاتا ہے۔ اور جیسے مصری درحقیقت
ضائع نہیں ہوتی۔ اسی طرح جیو کی اپنی ہستی بھی ضائع نہیں ہوتی۔

ناشک مت کا روح کے ہوس میں مل جانے کا مسئلہ جین مت میں نہیں پایا
جاتا درحقیقت ناشک روح ہی کی ہستی سے انکار کرتا ہے اور روح کو مادہ کی ایک حالت

ہے۔ اس پر گناہ آدمی کا اطلاق نہیں آسکتا۔

عیسائی مت کی نجات بھی ہر ایک مت کی سامنے کتنی جیسی ہے۔

وام مارگ میں لذت، محسوسات کے حاصل ہونے کو کتنی بتایا ہے۔ مگر یہ کتنی۔ اور آزادی کیسی۔ یہ لذات محسوسات ہی تو دنیا میں دکھ کا بیج تھے۔ یہی نجاتیں ہی قائم ہے لہذا یہ کتنی اور نجات ہی نہیں۔

اہل اسلام کی کتنی وام مارگ کی کتنی کی مانند ہے۔ اور وہ بھی کتنی کہلانے کی مستحق نہیں۔ آریہ سلج کی کتنی ایک عجیب اور نرالی ہی کتنی ہے۔ اسکی رو سے جیسا جیو دنیا میں محدود علم، محدود صفات والا تھا۔ ویسے ہی کتنی حاصل کر کے بھی محدود علم اور محدود صفات والا رہتا ہے۔ اور خواہش، محبت، نفرت، دیکھنا، چکھنا وغیرہ جو باتیں دنیا میں تھیں۔ وہ سب کچھ قائم رہتی ہیں اور میری ہی شکل ارادہ کے رہتا ہے۔ پھر نجات اور آزادی کس سے ملی۔ سب کچھ کلیش تو قائم رہا۔ علاوہ ازیں آریہ سلج نے سب مذاہب سے علم و کھ کتنی سے واپس اسلے کا ایک نیا ہی سکھایا دیا ہے۔ جس نے کتنی کی حیثیت کو بالکل ہی خاک میں ملا دیا ہے۔ ہر دیگر مذہب کی رو سے روح اپنی منزل مقصود پہنچ کر پھر دنیا میں نہیں آتی۔ مگر آریہ سلج کے قول کے مطابق روح کو کبھی بھی جنم مرن سے رہائی نہیں ملتی۔ آریہ سلج کی کتنی ایسی ہے۔ جیسے ایک عورت کے لئے ”مہ پیر“ یعنی باپ کا گھر۔ جتنک بھی چاہا وہاں رہی اور جب خاوند یا واپا ”سامرے“ چلی آئی۔ پہلے ایک جیو کہ مت تھا۔ وہ ایسی کتنی مانغا تھا۔ جتنی مت کے مطابق جیو کی کتنی ہوتی ہی نہیں ہے۔

جین مت چونکہ اچانک مت یعنی ہر رات کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے والا ہے۔

اس لئے اس میں ہر مذہب کی مذکورہ بالا ہمزہ صفت پائی جاتی ہیں۔ ساکھ دیوگ۔

نیاسے ویشیشٹک۔ اتریماننا۔ چھاندوپ نشد۔ بھگوت گیتا کے مطابق جو آخری نجات ہے

وہ اس میں ہی اتنی جاتی ہے اور یہی ہی نجات ہے کہ جسکو حاصل کر کے جو روحانی شک

ہیں (۱) حیکمت مکتل رستی (۲) اعتقاد (۳) گیان (۴) روشن (۵) چوبہ (۶) شکر شکرہ لطیف
ترجمہ (۷) ادگار ہنا (۸) اگر اولگہ (۹) ایسا مادہ مسلسل سکھ سروسکل۔

مختلف مذہب کی مکتبی پر
ایک سرسری نظر
مکتبی کا سرورپ ساکنہ۔ یوگ۔ پررب بیان۔ چاندی
نشد۔ جگرت گیتا کی رو سے تقریباً یکساں ہے۔

ہر ایک روح کا جسم۔ جلد و کھول۔ خواہشوں۔ لذات۔ محسوسات۔ اور جنم مرن سے پیشہ کے
لئے آزادی حاصل کرنے کو نجات قرار دینا ہے۔ اور یہی شیک ہے۔ کیونکہ اس میں نجات
کے معنی جو مکمل آزادی کے ہیں پورے طور پر مانڈ ہوتے ہیں۔ دیوانت میں روح کا پریشور
ہیں اور ناشک مت میں روح کا مادہ میں تحلیل اور فنا ہو جانا جو نجات ٹھہرایا ہے وہ مدت
نہیں ہے۔ کیونکہ روح نے جب اپنی ہستی ہی کو کھو دیا تو آزادی تو کیا حاصل کی۔ دراصل
دیوانت میں روح کو پریشور کا عکس۔ اور ناشک مت میں مادہ کی ایک حالت بتلایا ہے۔
اسکو علویہ ہستی کہنے والی شے قرار نہیں دیا۔ چونکہ اول میں کوئی ہستی نہیں ہے اس لئے آخر
حالت نجات میں بھی اسکی ہستی کو نہیں مانا۔

نیائے اورو شیشک کے مطابق مکتی میں جیو کو گیان نہیں رہتا۔ اس لئے جیو کو وہ
جڑ بنا دیتی ہے۔ لہذا مکتی نہیں کہلا سکتی۔

برودہ مت کے مطابق نجات خواہشات و لذات۔ محسوسات سے آزادی حاصل
کر کے شانتی پیدا کرنے کا نام ہے اور وہ اس ہی زندگی میں مل سکتی ہے۔ چونکہ موجود زندگی
کا خاتمہ ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ لہذا بعد مذہب کی نجات بالکل چند روزہ ہے اور اس لئے وہ
نجات کہہ نہیں ہے۔ ہر ایک مت کی نجات کے مطابق روح بطور رعیت و خادم کے رہتی

لے ادا کیا۔ ایک جگہ میں بہت سا جانا۔ تھ بعد میں دوسری زندگی ملانی نہیں گئی ہے۔
لے اگر اولگہ۔ تبدیلی پر یہ ہتھم لے بھی مل میں لبر کا طبع اپنے ہن کا نہیں چھوڑنا۔

پیدا ہونے کے کارن ہیں۔ انکسا کرنا۔ دوسروں کی بڑائی کرنا۔ دوسروں کے نیک اوصاف و اطوار کو ظاہر کرنا۔ ہا و صاف و اطوار کو چھپانا۔ اپنے میں باوجود علم و ہنر ہونے کے شغفی نہ کرنا۔ غرور نہ کرتے کسی کی غیبت و فحش نہ کرنا۔ کسی سے نفرت و حسد۔ و لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ دوسروں کے آئنا چرخوں کی غرت کرنا۔ دوسروں میں دل لگانا وغیرہ وغیرہ نیک افعال سے اوج گوتر (اعلیٰ انسل) میں پیدا ایش ہوتی ہے۔

یہ بین و پاپ یا شہدہ اشہد کرم پر کرتیوں کے اسباب کی تفصیل دیکھئے۔ ان میں بعض اسباب ایسے کہے گئے ہیں جو کہی پر کرتیوں کے مشترک کارن ہیں۔ مگر چونکہ کئی قسم کی کرم پر کرتیاں ایک قاسم میں جمع ہو کر مع کو آرام و تکلیف پہنچاتی ہیں اس لئے اس مشترک سے کچھ ہرج واقع نہیں ہوتا۔ لہذا کچھ کارن شہدہ یا شہدہ ہیں وہ ہر حالت میں حد و فواج کو پیدا کرنے والے ہیں اور جو اشہد یا شہدہ ہیں وہ ہمیشہ خواب کرم پر کرتیوں سے واسطہ ڈالتے ہیں جس طریقہ سے سندھ ہلا ۱۳۸۸۔ اقسام کی پر کرتیوں کی آمد کرتی ہے اس کو شہدہ کہتے ہیں۔ شہدہ یا شہدہ جیسے بیمار کے واسطہ پر شہدہ یا شہدہ قسم کا ہے۔ ایک بھاؤ سبز یعنی وہ پر نام (فیالات) بھاؤ آشر کو روکتے ہیں۔ دوسرے دیرینہ سبز جو دیرینہ آشر کو روکنے کا سبب ہے۔ بھاؤ سبز کی ۵ قسمیں ہیں۔ یعنی یہ سبب ہیں کہ ۵ باتوں پر عمل کرنے سے کرموں کی آمد کرتی ہے۔ ان ۵ باتوں کا ذکر ہم تفصیل کے ساتھ دیں گے جیلان کے پتے۔

بندھے ہوئے کرموں کا فرد افراد و ہر بھانا نہ جڑا کہلاتا ہے۔ نرجا و قسم کی ہوتی ہیں ایک "سے چاک" یا "اکام نرجا" **प्रकाम** یعنی منرا و بنا و بیکر کرموں کا خود و جز و طعہ و جو مانا اس سے دور تناخ سے رہائی نہیں ہوتی۔ دوسری اہپاک **संलि पापी छि** یا سکام نرجا یعنی کرموں کو قبل منرا و جزا دینے کے بذریعہ سخت یا صنت دور کرنا۔ بندھے ہوئے کرموں کو بذریعہ یا صنت دور کرنے سے کرموں کی آمد کو بند رہیہ شہدہ کے روکنے سے کرموں کے پندے سے رہائی ہو کر دور تناخ سے قطع ہو جاتا ہے اور روح کو نجات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

جواغال ہیں ان کو ذکر کرنا۔

د ۷) شکستِ بیگ حسبِ مقدور غیرات کرنا۔

د ۸) شکستِ تپ۔ اپنی طاقت کے موافق تہنیا اور صلحت کرنا۔

د ۹) سادہ سادگی کسی بچے جہالت کے بہت۔ شیل۔ بچہ۔ تپ میں کسی وجہ سے فرق پڑتا ہے۔ اس کو دور کرنا۔

د ۱۰) دیارِ ت۔ کسی عالم کو کوئی تکلیف چراس میں اسکی مدد اور خدمت کرنا۔

د ۱۱) ارہنت بھگتی قبول گمانی دعالی کے اوصاف پر بار بار غور کرنا۔ اور اس میں محبت کو کھنا

د ۱۲) آجادیہ بھگتی۔ آجادیہ کتب مقدسہ کی تعلیم دینے والے درجہ یافتہ عالم کے اوصاف کی

قدر و منزلت کرنا۔ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اور تعلیم و تکریم کرنا۔

د ۱۳) بہوشرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے معنی و مطلب و رموز و انوں کی تعلیم و تکریم کرنا۔

د ۱۴) پوجن بھگتی۔ کتب مقدسہ کی تعلیم و تکریم کرنا۔

د ۱۵) آکوشیہ کاہن۔ چھ ضروری کاموں کا ہر روز وقت مناسب پر دل سے کرنا۔

د ۱۶) ارگ پر بھاؤنا۔ چین و ہرم کی بزرگی بذریعہ اشاعت کتب و رت تپ و پوجا وغیرہ ظاہر کرنا۔

د ۱۷) پوجین بات سید۔ دھرم استھانوں و دھرم شاستروں و دھرم آتما پشوں سے محبت رکھنا۔

گو تر کرم کے آشر وکے اسباب

دوسوں کے عیب خواہ ہوں یا نہ ہوں۔ ظاہر کرنا

اپنے اوصاف و خواہ موجود ہوں یا نہ ہوں۔ ظاہر کرنا۔ دوسرے شخص کی سوجہ و صفات کو چھپانا۔ اور

اپنے بوجہ کسی وصف کے ہونے کے ظاہر کرنا۔ آٹھ قسم کا غور کرنا کسی کی بے ادبی کرنا۔

جس پر کرنا کسی میں لڑائی جھگڑا کو دینا۔ استاد کے نفس ظاہر کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ تکلیف دینا۔

قرب کرنا۔ بھگوان کے کہے ہوئے شاستر پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بیچ کو ترادونی نسل میں

نام کرم کے آشر و کے کارن | اعتقاد اطل رکھنا۔ کسی کی قیمت کرنا۔ دل کر

قابو میں نہ رکھنا کم تولتا۔ جیتی شے میں کم قیمت شے کا لانا اور فروخت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی جاندار کے اعضائے جسم کا ٹٹا۔ جانوروں کو تکلیف دینے والے اوزار نہانا کیٹ رکھنا۔ دوسرے کی قربانی کرنا۔ اپنی تعریف کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ شے قسم کا فرو کرنا سخت کلامی کرنا۔ شغ ہونا۔ کسی کے رتبہ وغیرہ میں ہرج مہرج پہنچانا۔ منتہر جگر کرنا۔ دوسروں کو بیسودہ کسل و تماشوں میں لگایا۔ بجلہ ان کے مندر کی مشیاجہ رانا۔ دھرم شاسترو وغیرہ کی مہنسی کرنا۔ پڑاؤ لگانا۔ بہت شکنی کرنا۔ مندر توڑنا۔ مال وقف کا تصرف بجا کرنا۔ انسان یا حیوان کے رہنے یا بیٹھنے کی جگہ میں خواہ مخواہ نجاست ڈالنا۔ باغ یا بیچہ وغیرہ اکھاڑنا۔ از حد غصہ ڈیکھ پوریاد طبع رکھنا۔ ناجائز طور سے روپیہ کماتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسبج نام کرم کے آشر و کے اسباب ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف کرنا۔ یعنی دھرم آتما کو دیکھ کر خوش ہونا۔ اعتقاد راست رکھنا۔ سنسار بھرمین سے ڈرنا۔ سست نہ رہنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسبج نام کرم کے آشر و کے کارن ہیں۔ مندرجہ ذیل سولہ بھائو کرنا سے غیر تفکر مہاراج بیٹے شکل پر ہاتھ ہوتا ہے (۱) درشن پوشدھی۔ اذہنت بجلو ان کے کہے ہوئے موکش مارگ بیض طریقہ منجات میں دل لگانا اور اس میں کسی طرح کا شبہ نہ کرنا۔

(۲) بنے سمتپا۔ غرو صادق الاعتقاد و صادق العلم و صادق العمل ہونا اور جہ اشخاص ان صفات سے معصوم ہوں۔ ان کا ادب و لحاظ کرنا۔

(۳) شیل پریش دیتی چار۔ الفت و نفرت سے پاک رہنا۔ اہل دل و جسم و زبان سے کسی کو ضرر پہنچانا۔

(۴) گیان پیرک بتھیل علم میں لگا۔ جین شاستروں کا ہمیشہ مطالعہ رکھنا۔

(۵) سم گیگ سنسار۔ بھرمین سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ یعنی ذہن تازہ میں پھنسانے والے

کوئی گالی دے نہ بڑا بھلا کہے۔ اس کو لے جی نہ تپشیا کرتے۔ دھرم آتما آدمیوں سے دوستی رکھنے۔ دھرم استخوانوں کی حالت کرنے دیتا ہے۔ پرت کو لے بیگیوں پر دم کھائے۔ دوائی لافقا دھوئے۔ بچوں۔ کروہ۔ مان۔ ایما۔ لوہم ہونے ٹیکل پھیلان میں امرنے وغیرہ وغیرہ سے سورگ (دہشت) ملتا ہے۔

بیدنی کے آشرو کے کارن اپنے کسی مرنے کے چلا جانے یا فوت ہونے پر از حد رنج و غم کرنے سے جسے شوک کہتے ہیں۔ بوائی جھگڑے کے بعد از حد تاسف کرنے سے جسے تاپ کہتے ہیں۔ کسی وجہ سے از حد گریہ و زاری کرنے سے جو اکرن **वर्षा** کہلاتا ہے۔ کسی کے اغوائے بیم کاٹنے۔ دل کو رنج پہنچانے و قتل کرنے سے وجہ **वर्ष** کے نام سے موسوم ہے۔ اور ایسا گریہ و زاری کرنے سے جسے ویکیرہ و سروں کے دل میں رحم پیدا ہو۔ چہری و بدن **वर्ष** معروف ہے۔ ان سب باتوں کے آپ کرتے دوسروں سے سیکھانے۔ کسی میں نفاق ڈالنے چلی کوٹے۔ خوت دینے۔ تکلیف دینے۔ بُرائی کرنے کی سعی کرنے۔ ضرورت سے زیادہ سامان ہیا کرنے۔ احسان فراموش ہونے۔ بلا ضرورت رنج پہنچانے۔ زہر دینے۔ پھانسی یا جال۔ یا پتھر بنانے۔ جانوروں کو پکڑنے و قید کرنے۔ چھری وغیرہ اوزار بخشش کرنے۔ عاریت دینے۔ کپٹ رکھنے وغیرہ وغیرہ سے اساتابیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔

عام آدمیوں و جانداروں و سچے رویشوں و سادہوں پر دم کرنے۔ زائد ہونے۔ بے طبع ہونے۔ غصہ ٹکوتے۔ رنجیت دیو کی پوجا کرنے۔ صاحبِ ادب ہونے وغیرہ وغیرہ سے اساتابیدنی کا آشرو ہوتا ہے۔

لے ٹیکل دھیان اپنی آتما میں محو نہ ہوتا ہے۔ انکی تسخیل اور انعام کے لئے دھرم شاسترو سمجھنے جاہلیں۔ یہاں برف طوالت جمع نہیں کئے گئے۔

مسلمان کشمکش کو سنے۔ قاضی ہونے میں متعصب نہ ہونے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے۔
 دوسرے بھائیوں میں مہرے۔ بعد تعلیم کے ہی نیک خصلت ذہنک اطوار ہونے۔ زاہد ہونے
 وغیرہ وغیرہ اسے انسان ہوتا ہے۔ سچ ہونے۔ برت رکھنے۔ دوسرے کے بس میں ہونے
 ہونے بدون خیالات بگاڑنے کے جو کہ وہ پیاس کی تکلیف برداشت کرنے۔ زاہد رہنے

راقیہ صفحہ ۱۵۰ علاوہ ان میں تین لکھنا بہت پرہیزگار اور معنی میں جن کا مطلب ہے۔ بہت پیشہ ورانہ
انسان زیرک۔ راجہ۔ بڑے بھائی میں تین لکھنا والا۔ نفع و نقصان کو سمجھنے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہاہے۔

प्रबुद्ध कदवायुक्तो कामप्रकारेण चारुः।

नामस्वाम्यस्तप्रैतिः पथितेतयपिकोः

پدم لیشیا والا انجم دل پر ہر گار - ناخبر خیرات کرنے والا - بھگوان کی پہچان وغیرہ میں دل کھاتے والا - ہمیشہ پاک و خوش و غم رہتا ہے - جیسا کہ کہا ہے -

वमार्पिहीमयाब्बाणी।ववतार्जनतसर।

पूचि भूतस्य तन्त्रे मन्त्रोत्पत्त्या

دوسرے کے کاموں و تکلیف میں شریک نہ تھے۔ یہ کہہ کر کہہ رہے تھے۔

रागद्वेषविति प्रेक्षा। प्रौक्तनिष्ठा विवर्जिता ॥

परमेश्वरः स्वपत्नः प्राकृत्ये श्याय्यकान्तः

ان خیالات والا انسان بھی بالآخر اعلیٰ نسل انسان میں پیدا ہوتا ہے یا سو کرگ میں جاتا ہے۔
۴۔ آیت دہمیان خیالات و تصورات و فکر و غم و خواہشات لذات، محسوسات کو کہتے ہیں۔

کرفٹ منو، خانا، ملے، دھوم، دیوان، اُن نیک خیالات کو کہتے ہیں۔ جن سے دُور تماشاج کی راہائی کی نگاہوں پر غور کیا جاتا ہے۔ اور نیک اعمال بن کر نتیجہ دیتے ہیں۔

پہلے گھنٹہ بیکال کھانوں، دہان، اچھکے کلچے خیریاں گفتا مرنے دیلے کھنڈ، دل میں وہ سنے حسبا متا خیریاں کرتے کپوت پریشا کے پناہ کھلے

محب میں فرق رہنے، خلاف مذہب حال و چین رکھنے۔ ہشتاد ہندی کرودھ۔ مان۔ مال
لوہ کے ہوتے۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے۔ قتل کرنے۔ قید کرنے کا ارادہ رکھنے۔ اور
اس مال و دولت میں لگنے۔ چھوٹ بونے چوری کرنے۔ عاشق مزاج ہونے۔ ہشیار منع
کے کہانے۔ عدو میں صلہ کی عیب جوئی کرنے۔ بیگوان کے بتائے ہوئے دہرم پر نہ چلنے
کرشن پریشٹ کے پنام رکھنے۔ دودھ دھیان میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے دوزخ لٹا ہے۔
کوئی باتوں کا آپدیش دینے۔ اپنی تیاگمان کرودھ۔ ایس۔ ایس۔ لوبھ کے رکھنے۔ کسی کا دل لہانے
کسی کی عزت بگاڑنے۔ علم ہنر کو چھپانے۔ بیوا عیب لگانے۔ پیل کہوت لیشیا کے پنام رکھنے
انت دھیان سے مرنے وغیرہ وغیرہ سے حیوان مطلق کا قاب لٹا ہے۔ ضرورت سے زیادہ

لنگر مشی پیکل طوات یہ ہیں۔ آرت اور دودھ دھیان میں رہنا۔ ہشتاد ہندی کرودھ۔ مان۔ مال۔ لوبھ۔

ہم کے خلاف چال چل ہوتا ہے۔ ہشتاد ہندی کرودھ۔ مان۔ مال۔ لوبھ۔

प्रातरौ सदा कीधी। सत्सेरार्थाम ब्रजि।
तिथ्यो दे संयुक्ता। कृष्णलोषाधिकीतरः।

نہ روز دھیان سا دھارائن فاسد خیالات کو کہتے ہیں جو دوسرے جانداروں کے حق میں باعث
اپنا سامانی ہوں۔

سے قبل لیشیا والا انسان۔ قابل الوجود۔ کم عقل۔ نہ انکار۔ نہ انکار۔ کم محبت۔ اور ضرور ہوتا ہے جیسا کہ کہا ہے

प्रातस्य मंदवद्वय सत्रो हवस्य पयस्वः।

कातस्य सदा मातो, नैबलेश्याधि कीतरः।

نہ کہوت لیشیا والا ہریشہ نگین اور خدا ہوتا ہے۔ دوسرے کی قربانی میں خوش ہوتا ہے۔ اگر جب کا
مرد آدے قربانی ہوتا مانگا ہے۔ یعنی بہت حوصلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

शोकाकुलोसदारष्टर चरित्रा प्रशंसा।

وہشتاد ہندی۔ ستر پراٹھک کاریتو یہ پوریشے

ہو۔ اس کو روکنے سے کسی کو جس بچا کوٹنے سے قتل کرنے سے انتر سے کرم کا شوق ہے

موتی کے اسباب

دشمن موتی کا اکثر ہوتا ہے۔ بچوں قسم کے کٹائے و جذبات کے بس میں ہو کر فاسد ہوتا

وامادات کے کرنے سے ہار تر موتی کا اکثر ہوتا ہے۔ نرا جان بے سادہ صفت کشاں صفا

شناس کی عیب جوئی کرنے سے ان کے زہد و تقویٰ کے نکالنے سے۔ یا کاری کا ہر چھ

سے۔ کوئی تشباہ کرنے سے۔ آپ غصہ و کبر و یاد و حرص کرنے سے بے سروں کے کرانے سے

کشائے بیدی کا اکثر ہوتا ہے۔ بے فائدہ ہنسی و دوسروں کی ہنسی و نوال اولیٰ شہوت

پرستی کا ذکر و ادکار کرنے۔ بیفائدہ اقلید میں قیص اوقات کرنے سے۔ یا سب بیدی کا اکثر

ہوتا ہے۔ کھیل بھاشوں وغیرہ میں دل لگانے سے مٹی بیدی کا اکثر ہوتا ہے۔ کسی کے پیش

و آرام کے سلمان کے بگاڑنے سے۔ خواب آدمیوں کی صحبت میں رہنے سے۔ برسے کاموں

میں غول ہونے سے۔ شوک بیدی کا اکثر ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوف دکھانے سے بے رحم

ہو کر انڈا پنہانے سے بے بیدی کا اکثر ہوتا ہے۔ ہمہ بین یا چھتری یا ویش یا شور نہیں سنے

ست و حرم کو اختیار کر لیا ہو۔ ان کے خاندان یا ذات کے خواب رسم و رواج کی وجہ نفرت کوٹنے

سے۔ کسی کی بے وفائی کرنے سے جو گیا بیدی کا اکثر ہوتا ہے۔ بہت غصہ کرنے سے بہت

تکبر کرنے۔ حسد کرنے۔ جھوٹ بولنے۔ ریاکار ہونے۔ عیاش ہونے مثلاً کرنے حرمت کا

سانگ بھرنے سے استری بید کا اکثر ہوتا ہے۔ تقویٰ غصہ کرنے۔ ریاکار و عیاش و حلیں

و حاسد وغیرہ ہونے۔ صرف اپنی عورت پر صابر نہ ہونے سے پُرش بید کا اکثر ہوتا ہے۔

بے مد غصہ و کبر و یاد و حرص کرنے سے کسی کے آلت ناسل کاٹنے سے۔ ظلم و دفع فخری

مباشرت کرنے سے۔ زاد و تکلیف پہنچانے سے۔ بہت دنا کرنے۔ نفس پرست و غیور ہونے

سے جو منت ہوتا ہے۔

آیو کرم کے اکثر کے کاران۔ ضرورت سے زیادہ سلامی ہیا کرنے۔ اور نیکی

اس میں وہی جو تادمہ سر باب تعلیم کا بگاڑ دینا۔ کوئی شخص رقی بطم و ہنر کے واسطے کوشش کر رہا ہو۔ اس کی بہت تڑو دینا۔ سکراؤ ترٹائے کہتے ہیں۔ دھرم شاستروں میں خواہ مخواہ بہت نکالنا جس کی کجگت کہتے ہیں۔ اور سندرجنیل باتیں بھی اس ذیل میں آتی ہیں۔ عالم سے بعض بزرگوار کشیدہ قصہ کا بے وقت چہنہ۔ اور ان میں اعلیٰ و حد کثافت علم کچھنے میں شستی ظاہر کرتے ہیں۔ شری کی سنی و مذہب کو بچہ سی کی نگاہ سے دیکھنا۔ دھرم استہلالوں کو بگاڑنا۔

اس کا ہم چاہ کرنا۔ ناجائز کاموں کی ترغیب دینا۔ عالموں کی بے عزتی کرنا۔ جھوٹ پھیلانا۔ گمراہ کو تے والی اخلاق بگاڑنے والی کتب شائع و فروخت کرنا۔ کسی کو ایذا پہنچانا۔ وغیرہ وغیرہ
دوستناورنی کے اسباب دوستوں کی مینائی پر حسد کرنا۔ یا کسی کی مینائی میں

ظہر پہنچانا۔ اپنی تیز مینائی پر ٹک کرنا۔ بہت سونا۔ دن میں خواب کرنا۔ سست رہنا۔ بے اعتقاد ہونا۔ والحق الاعتقاد میں نقص نکالنا۔ کھوئے قیروں کی تعریف کرنا۔ جانداروں کو قتل و زنج کرنا۔ دوسروں کی خبیث کرنا۔ وغیرہ وغیرہ

اشرے کے اسباب کوئی شخص بخش یا خیرات کرنا چاہتا ہو۔ یا کرتا ہو۔ اس میں دایہ چھوٹنے سے دان اشرے کرنا کا اشرہ ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فائدہ پہنچانا ہے اس میں باوجہ ہونے سے لا بہرہ اشرے ہوتا ہے۔ کسی کے عیش و عشرت میں غفلت انداز ہونے سے بھگد واپ بھگد اشرے ہوتا ہے۔ کسی ملندار کی بدو مانی و جسمانی طاقتوں کے بڑھانے کے ذریعہ میں غل ہونے سے یا احسانے جسم کا ٹھنڈے سے ویرج اشرے ہوتا ہے۔ کسی کے ذوال تعلیم میں یا مشاعت کتب مقدسہ یا پڑھنے دھرم استخوانوں کی مرمت و تعمیر میں باغ ہونے کسی کی خدمت پہنچتی ہو۔ اس میں ہرج کرنا ہے۔ کسی کے جائز عیش و آرام کے بگاڑنے سے حسد ہونے سے۔ کجوسی برتنے سے۔ مال و دولت کی بہت خواہش سے۔ جونا ہر جی ہونی شے کے لینے سے۔ مال و حق ختم کرنے سے۔ دھرم میں نقص نکالنے سے۔ عالم باطل کے قتل سے۔ موتی کھنڈن کرنے سے۔ کوئی شخص کسی غریب یا کسی کی ماہر کرنا

کرشن **संक्रामण** کسی کرم کا برستی اور اٹھنا چھٹانے
کرم کے مٹنے سے اس میں زیادتی جنم دے گا آپ کرشن - کی جنم دہر سنگرم

संक्रामण ایک کرم پر کرنی کے کچھ پرمانوں کا دوسری پر کرنی میں تبدیل ہو جانا
جیسے مائیدی کا مائیدی میں تبدیل ہونا یا کرم کی جوار متیں ہیں - ان میں آپس
میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی دھ او سے - کرم بندہ کے چھ جب تک وہ کرم پہل نہیں
دیتا - اس کو "آباد کال" کہتے ہیں آباد کال سے چھ کرم کی سستی تک جتنے سے ہوتے
ہیں - اتنے ہی حصہ کرم پرمانوں کے ہو جاتے ہیں - ایسے حصوں کو ٹھیک **नवक**
کہتے ہیں - ایک ایک ٹھیک ایک ایک سے میں او سے آتا ہے - یعنی پہل و گینا اٹل ہوتا ہے
ہے (۶) اور بنا - جو ٹھیک ابھی او سے میں نہیں آئے - انکو جلد او سے میں لانے کا یہ اشارہ
ان کا حصہ میں لانے والی کر دینا (۸) نہ ہت **नवक** جو ابھی او سے
میں نہیں آئے یا ان کا سنگرم نہیں ہوا مگر او پرنا ہونے والی ہے (۹) نکاح

निवांचित دو ٹھیک جو ابھی او سے آئے والے یا سنگرم من ہوتے والی - یا
اٹ کرشن آپ کرشن ہونے والی نہیں ہیں - مگر ان کی اور بنا ہوتی ہے (۱۰) آپ ستو
सतव کرم کا موجود رہنا -

पुनःप्राप्यते اب ہم پھر واپس کر تہوں کی تشریح مختصر آجیہ ناظرین کرتے
ہیں تاکہ انکو معلوم کر کے ناظرین کو بڑے احوال سے بچے اور نیک کے کرنے کی ترغیب ہو -

गिनातारुनी कर्म के اسباب علما و دین کے ہندو نصلح کو سنگرم اور ان سے
فلسفہ بانکر دے ان کی تعریف نکرتا - اور غاموش رہتا - اس کو اصطلاحاً غپروہ کہتے ہیں
اپنی جانی جوتی باتوں کو دوسرے کے استفسار پر بھی نہ بتلانا اور کہنا کہ میں نہیں جانتا اس کو
اصطلاحاً مانیہو **निवृत्त** کہتے ہیں - کسی کو اپنا کرم ہونے کے خیال سے شامرو علم و
ہنر سکھانا - اسکو اصطلاحاً تشریہ **मात्सी** کہتے ہیں - کوئی شخص علم سیکھتا ہو -

ایک کا بندہ ہوتا ہے۔ مرنے کی کرم کی باقی سب آخر پر کرتیں اور گیا ماضی۔ درشت خاندانی اور
انفرادی کی سب پر کرتیں کا بندہ ایک ہی ہے میں ہوتا ہے۔ نام کرم میں جو آخر پر کرتی
ایک دوسرے کے بغلاف ہے اُن میں سے ایک ہی قسم کی پر کرتی کا بندہ ہوتا ہے۔

اس طرح جن جن پر کرتوں کا ایک سے میں بندہ ہوتا ہے اُن سب میں کرم پرانا ایک ہی
سے میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ مگر جس حالت میں اور جس گن استخوان میں جس پر کرتی کا بندہ
ہو ہی نہیں سکتا۔ اُس میں کرم پہل کا شکار ہی نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں جو شے انسان کھانا
ہے۔ جس طرح اُس کے ذرات سے ڈی۔ خون۔ مختلف اشیا وغیرہ بن جاتی ہیں۔ ٹھیکہ ہی
طرح کرموں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اور جس طرح کسی کھائی ہوئی شے کا اثر غور سے محسوس۔ اور کسی
کھانے سے کچھ تکلیف اور کسی کے کھانے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے اسی طرح انو بھاگ بندہ
کا حال ہے۔ اور جس طرح کھائی ہوئی شے جسم کے حصوں میں بٹل جاتی ہے ویسے ہی پریش
بندہ سمجھنا چاہیے۔ اور جس طرح بعض ہشیار کا کھانا پہلی کھائی ہوئی اشیا کے اثر میں تبدیلی
پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح کرموں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کرو کہ پہلے ہم نے
ایک انگلی چیر کھائی۔ اور اُس نے درد پیدا کیا۔ پھر اُس پر کوئی چورن کھالیا۔ تو اُس نے اُس
درد کو دور کر دیا۔ اسی طرح کرموں کا بھی حال ہے۔ اور جس طرح بھگم کی دیاوتی میں انسان جو شے
کھاتا ہے بھگم بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خاص کرم کے سنت اثر سے بھی ہوتا ہے۔ غرضیکہ
کرموں کا حال سمجھنے کے لئے کھانا کھانے کی تمثیل کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہیے۔ کرم کچھ چیزوں کے
ایک دوسرے میں تبدیلی ہونے کو اصطلاحاً پیرچرن **विसंयोग** کہتے ہیں۔
یہ تبدیلی اصل کچھ چیزوں میں نہیں ہوتی صرف ان کچھ چیزوں میں ہوتی ہے۔ اس کے متعلق۔ جو
اصطلاحات مذکور ہیں وہ اس طرح ہیں۔ ۱۔ بندہ کرم۔ ۲۔ گل کا جبر کے ساتھ ملا ۳۔ آت

بڑے بڑے اور چوٹی کے لئے چھوٹے چھوٹے۔ اور نہ خالق زمان جس کی وجہ سے وہ مناسب مقام پر نہیں۔

(۸) تو تنکر جس کی وجہ سے تنکر کا جسم ملتا ہے یہ جسم اور تناخ کا غلط کرنے والا ہوتا ہے۔

(۹) پلاٹ۔ مکمل جسم (۱۰) اپریٹ۔ نامکمل جسم جس کو بیشتر بڑا اور مکمل ہونے کے چھوڑنا پڑتا ہے۔ جیسے اسقاط اصل میں ہوتا ہے۔

(۱۱) پریکٹ۔ ایسا جسم جس کا تعلق ایک ہی روح سے ہوتا ہے۔

(۱۲) سادہ مارگ۔ ایسا جسم جس میں بہت سی روہیں ایک دفعہ ہی پیدا ہوں۔ ایک دفعہ ہی فوت ہوں۔ ایک دفعہ ہی سائنس وغیرہ لیں۔

(۱۳) استھاو۔ جس کی وجہ سے کو ایک عواسی جسم ملتا ہے۔

(۱۴) ترس جس کی وجہ سے جوتا تا دو اس سے لیکر پانچ اس تک جسم پاتا ہے۔

(۱۵) سیکسٹم جسم۔ جسے لطیف جو کسی شے سے ڈر کے لینے پھر وغیرہ سب منجمد ہوا ہیں۔ گنہ۔ جاوے۔

(۱۶) بادیا سنبھول۔ جسم کثیف۔ (۱۷) سوسوریہ۔ خوش الحان۔

(۱۸) دوسور۔ ناخوش گوار آواز۔ (۱۹) مشبہ۔ جس کی وجہ سے جسم کے خطا و خالی خلیہ و رت زول

(۲۰) مشبہ۔ خلیہ و رت زول۔ (۲۱) استخر۔ خالی برداشت سوری و گرمی وغیرہ۔

(۲۲) استخر۔ ناقابل برداشت (۲۳) آویٹ۔ صاحب غرت۔

(۲۴) آویٹ۔ بے غرت۔ (۲۵) سوہجک۔ خوش قسمت و خوش حال۔ جس کے دیکھنے ہی

محبت پیدا ہو جائے۔ (۲۶) ڈرنگ۔ کم بخت و بد نصیب کہ باوجود عمدہ صفات ہونے کے بھی کسی کو

پیارا نہ لگے (۲۷) پیش گیری۔ ناموری (۲۸) ایشک گیری۔ بے ناموری۔

اس طرح کم بندہ کی ۱۴۸۔ ہر گزرتاں ہیں جن میں سے ۲۰ لینے پھر س۔ رس۔ گندہ۔

لے دستہ یہ ہر دو قسم ناسات ہی میں جاتی ہیں۔

انہو پر دی کی چار اقسام۔

(۱) نرک گیتانہ پر دی (۲) ترخی گیتانہ پسی (۳) منش گیتانہ پر دی (۴) دیو گیتانہ پر دی۔

بھائی گت۔ جس کی بھو مندر جو ذیل دو اقسام کی رفتار ہوتی ہے۔

(۱) چست گت۔ خوش رفتار (۲) اچست بھائی گت۔ یعنی بد رفتار۔

پنڈکرتھ کی ۲۸۔ اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگر گتھ وہ۔ کرم پتی ہے جسکی وجہ جسم خواہ ہلکا ہو۔ خواہ بھاری اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے

(۲) سواسو سواس جسکی وجہ سہاس چلتا ہے۔

(۳) اچٹھا تک۔ جسکی وجہ ایسا جسم متا رہے جس کے اعضاء اپنے ہی لئے باعث ہلاکت

ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن کی ٹان۔ بارہ شے کے سنگ۔

(۴) پٹھا تک۔ وہ جسم جس کے اعضاء دوسروں کے لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے

عقرب کا ٹیش۔ شیر کا پنجہ۔

(۵) آناپ۔ جسکی وجہ جسم گرمی پیدا کرنے والا بنتا ہے۔

(۶) ادویت۔ جگہ از جسم مثل کرم شب تاب دی، زمان کی دو چیزیں۔ پرمان۔ زمان۔ جسکی وجہ سے

اعضائے جسم حسب مناسب قالب چھوٹے و بڑے پیدا ہوں۔ جیسے کہ باغی کے لئے

ملے کو کھنکھ ہونے پر جو پہلے جسم میں موجود رہتے ہوئے باہر پھٹتا ہے۔ اور اس جگہ تک جاتا ہے۔

جہاں اس کو دوسرے جسم میں جاتا ہے۔ تو وہاں پہنچ کر پہلے جسم کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے میں سما جاتا ہے

ایک شریہ دوسرے شریہ میں اس طرح جاتے کو گبرہ مٹی کہتے ہیں۔ اس میں تجس اور کلر مان دو شریہ

رہتے ہیں اور مادہ ایسا ہی رہتا ہے جیسے کہ پھل کا تھا۔ اس نرسے کے رہنے کا کارن انہو پر دی ہے

جب جیسے شریہ میں سما جاتا ہے۔ تب تجس اور کلر مان شریہ کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ ایک

قالب سے دوسرے قالب میں جاتے کے واسطے زیادہ سے زیادہ تین سے گتے ہیں +

اور تنگ ہوں اور بالائی پڑے اور کشادہ ہوں۔

(۳) کھانکے سنتھان جس کی جھجھریں اعضا مثل سانپ کے منی کے پڑے اور بالائی چھوٹے ہوں۔

(۴) بادل سنتھان جس کی دھجھ بادل اور پاؤں چھوٹے ہوں شکم اور پیشانی پڑے ہوں۔
(۵) بکجک سنتھان جس کی وجہ سے جسم بکڑا ہو۔

(۶) ہنڈک سنتھان جس کی وجہ سے تمام جسم فیروزوں دھنکنا سب و بڑنا ہو۔

سہریں جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل اقسام کے لاس والا جسم ملتا ہے۔

(۱) عروہ - نرم و لخم (۲) کرکس - سخت (۳) شیت - سرد (۴) امشن - گرم (۵) گھوڑ

ہلکا (۶) گردھاری (۷) سچکن - پکنا (۸) نوکش - روکھا۔

رس جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل اقسام کے فائیتوں والا جسم ملتا ہے۔

(۱) آمل - ترش مثل لیموں (۲) بڑھر - شیریں مثل گڑ (۳) کلک - تیز مثل نیم (۴) کشلے

کھاری مثل نمک (۵) نکشن - چڑھا مثل مرغ۔

نقٹ - دیگر فائیتوں کے ہم ان ہی کی ملاوٹ سے بنتے ہیں۔

گندہ - جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل وہ اقسام کی ہوا والا جسم ملتا ہے۔

(۱) مسکندہ - خوشبو دار (۲) ڈرگندہ - بدبو دار۔

وٹن جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے رنگ والا یا انکی ملاوٹ سے بنتے ہوئے

دیگر رنگ والا جسم ملتا ہے۔

(۱) کرکشن - سیاہ مثل بھونڈا (۲) نیل - نیلا مثل گرز (۳) ہوت - سبز مثل طوطا۔ (۴) رکت

شیریں مثل پرتھوی (۵) انگلی - سفید مثل بھلا۔

۱۰ پانچ رنگوں کے ہم کو ملا کر سو رنگی بنا سکتے ہیں کثرت کے مطابق ہیں۔ درجہ سنگہ اور

کثرت میں ہوت کے پہلے پہلے ہر رنگ میں مل سکے ہوئے ہیں رنگ کھاتا ہے +

سنگھات کی پانچ اقسام۔

(۱) اوراک سنگھات (۲) ویکریک سنگھات (۳) آہرک سنگھات (۴) تجبیں سنگھات
(۵) کارمان سنگھات +

سنگھتن کے چھ اقسام۔

(۱) بجز رشیہ ناراج سنگھتن **बजरश्मि नाराज** وہ کرم پر کرتی ہے جس کی
جگہ سے جسم میں استخوان اُن کے پٹے اور کیلیں مثل ہیرے کے مضبوط ہوں۔

(۲) بجز ناراج سنگھتن۔ جسکی رشیہ استخوان اور ان کی کیلیں ہیرے جیسی مضبوط ہوں
مگر پٹے ایسے مضبوط نہ ہوں۔

(۳) ناراج۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں معمولی ہوں۔ مثل ہیرے کے مضبوط نہ ہوں۔

(۴) ارودھ ناراج۔ یعنی ایسے استخوان جن میں کیلیں ایک طرف ہوں ایک طرف نہ ہوں
(۵) کیلیک۔ ایسے استخوان جن کی کیلیں ٹھکی ہوئی نہ ہوں۔

(۶) اسم پاپاسیہ لک۔ جس سے استخوان بذریعہ کیلوں کے بڑے ہوئے نہ ہوں۔

صرف نشیں پٹھی جوئی ہوں۔ اور باہر کی طرف پوست لپٹا ہوا ہو۔

نفی و لا۔ سنگھتن۔ صرف انسان اور حیوان کے ہوتے ہیں ہمیشتی۔ اور ناری۔ اور ایک
جو اسی قالب والوں کے نہیں جوتی۔

سنگھتن کی چھ اقسام۔

(۱) اسم چتر سنگھتن۔ وہ کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے اعضائے جسم نہایت موزوں
و متناسب ہوں۔

(۲) نیہ گردہ پری منڈی سنگھتن۔ جسکی دھڑل بڑے درخت کے زیریں اعضاء جھوٹے

بہ جسم کی جڑوں کو سنگھتن کہتے ہیں اور پٹھوں کو رشیہ یا رشیہ کیلوں کو ناراج کہتے ہیں۔

۴۰ تجسّس۔ برقی جسم میں کے ذریعے کمال یافتہ درویش ریم یا خضہ کو کسی شخص کو
فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بعض صاحب کمال جو زمین کو اپنا ہاتھ لگا کر اچھا کر دیتے ہیں
انکے ہاتھوں سے پیچیں جسمی نکلتا ہے۔ برہمن لوگ اس ہی کو برہمن بتاتے ہیں۔
(۵) کارمان۔ لطیف جسم جس میں افعال روح کو گھیرے رہتے ہیں۔

نقشہ مندرجہ بالا پانچوں شریروں میں سے روح کے ساتھ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ
چار اور کم سے کم دو شریر ہوتے ہیں انسان و حیوان مطلق و نباتات۔ جمادات کے ادراک
و تجسّس و کارمان اور ہستی فرشتوں اور دوزخیوں کے و یکریک و تجسّس و کارمان تین
شریر ہوتے ہیں۔ جب فحشی کی پیشانی سے آہرک شریر نکلتا ہے تو اس صورت سے وقت
میں ہمارے شریر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے
تو اس کے ہر مہمانی وقت میں جو زیادہ سے زیادہ تین سے دلوں ہوتا ہے۔ اس کے صرف تجسّس
اور کارمان دو شریر ہوتے ہیں۔ یہ دو شریر نباتات اہری ایک روح کے ساتھ رہتے ہیں۔
نباتات کی حالت میں روح کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔

انگو پانگ کی تین اقسام

(۱) ادراک انگو پانگ (۲) ویکریک انگو پانگ (۳) ادراک انگو پانگ۔

بندھن کی پانچ اقسام۔

(۱) ادراک بندھن (۲) ویکریک بندھن (۳) ادراک بندھن (۴) تجسّس بندھن۔ (۵)
کارمان بندھن۔

سارے علم طبیعیات تا مادہ و نباتات و جانور و انسانی ہی فلسفہ ہے۔

نویں سرور ہر جاتی۔ چوتھ۔ پینڈہ۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں ان آتھ کو انک کہتے ہیں۔ ناک۔ انگلی وغیرہ۔ جو
انگوں میں سے نکلتے ہیں انکو پانگ کہتے ہیں۔ اور جو پانگوں میں سے نکلتے وہ انگو پانگ
کہلاتے ہیں۔ چھ پانگوں۔ یہاں ان سب مراد ہے۔

(۵) پانچ اندری جس میں قوت لاسہ، ذائقہ و شامہ، و بصرہ، و سامعہ، ہوتی ہے
جیسے انسان۔ امانی و گھوڑا +

نوشہ۔ قسم مندرجہ بالا نکات کو ترس (۱) کا جگم یا جاندار متحرک کہتے ہیں۔
چار اندری تک کے جاندار کے من نہیں ہوتا۔ پانچ اندری من واسے بھی ہوتے ہیں جن کو
سینی کہتے ہیں۔ جیسے انسان۔ دیو۔ نارکی۔ گھوڑا۔ گائے وغیرہ۔ اور بدھن من کے
بھی ہوتے ہیں جو "اسینی" کہلاتے ہیں۔ جیسے ایک مٹم کے مٹے وغیرہ جو گھوڑا سلا نہیں
بناتے۔ سینی کو "سنگی" اور "اسینی" کو "اسنگی" بھی کہتے ہیں۔
شہریہ کی پانچ اقسام۔

(۱) دو روک۔ پاؤ۔ اس۔ لہو۔ ش۔ والا جسم جس کی دو اقسام ہیں (۱) سمور ہیں یعنی
بلا مباشرت پیدا ہوا۔ (۲) جیسے کچوا وغیرہ (جب) گرنج یعنی مباشرت سے پیدا ہوا
ہو۔ (۳) انکی بھی تین اقسام ہیں (۱) انڈج یعنی انڈے سے پیدا ہوا جیسے بطخ۔ و مرغ وغیرہ
(۲) بیج۔ جو جملے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے۔ بھینس وغیرہ (۳) پونج جن کے
جملے یا انڈے جیسا خول کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو پیدا ہونے ہی پہلے پھر لے لگ جاتے ہیں
جیسے شیر وغیرہ۔

(۲) ویکرک جیسے فرشتوں اور دوزخیوں کا جسم لطیف۔ جس کو وہ اپنی مرضی سے
چھوڑنا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔

(۳) آہارک۔ وہ جسم لطیف جو چھٹے گن استھان واسے منبروں کی پیشانی سے نکل کر
بعض وقت کسی سدا فطرتی کے متعلق کسی کیولی دھندوں کے پاس ولی شکوک رفع
کرنے کے لئے نکلتا ہے۔

۱۳۹

۱۳۹

(۲) جو قشی سینے اہرام غلکی آفتاب و ماہتاب و سیارات و ستارگان و پتھر تیز رہنے
 واسلہ (۳) و خیر سینے بہرہ و پریت و غیرہ جنات (۴) بیون باشی سینے بیوانی و پنڈ ٹی غیر
 (۵) مثل گت یعنی انسانی قالب -
 (۶) ترہنج گت سینے قالب حیوانی و نباتاتی و جاداتی -
 (۷) ترک گت - یعنی قالب و وزنی -

اندری یا جات کی ۵ اقسام -

(۱) ایک اندری یعنی حواسی قالب - خاک - آبد - آتش - نباتات - ان میں
 صرف ایک قوت لاسہ ہوتی ہے - ان کو ستارہ سینے جانداران غیر متحرک کہتے ہیں -
 کیونکہ ان میں خود بخود حرکت کرنے کی قوت نہیں ہوتی -

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک باہر یا کشیف - اور دوسرے سوکھشم یا لطیف نباتات
 میں جان ہونا منو سمرتی میں بھی ملتا ہے - دیکھو منو سمرتی ادھیاسے اول - شلوک ۴۸ جادوت
 میں جان کا ہونا حال ہی میں ڈاکٹر پوس نے ثابت کر دیا ہے - آریہ سلج نباتات و جادات
 میں جان نہیں مانتی - دیکھو کلیات آریہ مسافر مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۰ یہ انکی نلوانی جو
 (۲) و اندری - جن میں قوت لاسہ و ذائقہ ہوتی ہے - جیسے لٹ وغیرہ -

(۳) تین اندری جن میں قوت لاسہ و ذائقہ و شامہ ہوتی ہے جیسے چوہنتی - جوں
 طر شری - ڈھور - کھنسل - بھونگے -

(۴) چار اندری - جن میں قوت لاسہ و ذائقہ و شامہ و باصرہ ہوتی ہے جیسے بھونڈا

و کبھی بچھو - ٹانس - وغیرہ +

ہر ایک میں درگتی - اور رنگ گتی کو بند دلوں نے ہی لکھا ہے - دیکھو منو سمرتی -

۱ - انکی تشریح کا نام پچھت و پھر چلتس ہے -

بے وقت موت، بھی مانی ہے (۱) بہت خوشی اور بے (۲) ہتھیار سے (۳) زیادہ کھانا
اور زیادہ بھوکا رہنے سے (۴) عضلے رئیس میں سخت تکلیف ہونے سے (۵) اوپر سے گونے
یا کنوئیں وغیرہ میں ڈوبنے سے (۶) زہر کھانا یا زہر دار جانور کے کاٹنے سے (۷) سانس
رکنے اور گلہ گھٹنے سے۔ اکال مر تو سورگ اور نرگ میں نہیں ہے۔ اکال مر تو کی عقل ایسی سمجھی
چاہیے جیسے کہ چراغ باوجود قتل اور بجی کے موجود ہونے کے یک لمٹ ہوا کے جھونکے سے
بچتا ہے۔

بیدنی کے دو اقسام ہیں (۱) سانا بیدنی وہ کرم پر کرتی ہے جس سے عیش و عشرت
کے سامان ہم پہنچتے ہیں (۲) سانا بیدنی جس سے دکھ، تڑکائیں کا سامنا ہوتا ہے۔
کوتر کے دو اقسام (۱) کوچ کوتر وہ کرم پر کرتی ہے جس کی آجڑ سوج دیو اور منس کی
اصل نسل میں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) بچ کوتر جس سے انسان کا ادنیٰ نسل (شودر) یا حیوانات مطلق و نباتات و
جادات کے قالب میں جنم ہوتا ہے۔

نام کرم کی ۹۳ پرکریوں میں سے ۶۵ پنڈ اور ۲۸ اچنڈ کہلاتی ہیں۔
پنڈ پرکریاں اس طرح ہیں۔

۱۔ ۲ گت = قالب ۳۔ (ب) اندی یا جات = کاس ۴۔ (ج) شعیر = جسم ۵۔ (د) انگر یا گت
عضلے جسم ۶۔ (ح) بند من = نیس ۷۔ (و) سنگمات = گوشت و پوست ۸۔ (ز) سنگہن
استخوان کے پرزوں کی مضبوطی ۹۔ (ح) سنستھان = قدامت ۱۰۔ (ط) سپرس = لمس ۱۱۔
(ی) ریس = ذائقہ ۱۲۔ (ک) گند = ۲ دل ۱۳۔ (ل) ورن = رنگ ۱۴۔ (م) انوپر وی = وقت
نقل قالب ۱۵۔ (ن) بھایو گت = قسم حرکت ۱۶۔ میزان ۱۷۔ ۶۵
گت کی چار اقسام ہیں۔

(۱) دیو گت جس کی چار قسمیں ہیں (۱) کلب باسی یعنی مٹی فرشتہ۔

چوگت کے اصل عضلے ہوتے ہیں جس کی طرف حرکت کرنے کے ہیں۔ لیکن مطلق میں قالب کو کہتے ہیں (بقیہ آئندہ)

- (۲۱) رتی کو نیا دی میٹھ کے سالانہ شل مال و دولت زن و فرزند وغیرہ سے اُلفت۔
 (۲۲) آرتی۔ نفرت (۲۳) شوک۔ رنج و فکر (۲۴) بھٹے۔ غوت (۲۵) پگھسا۔ کوریت
 (۲۶) پشش بید۔ خواہش نرینہ۔
 (۲۷) استری بید۔ خواہش بلونینہ۔
 (۲۸) پنسک بید۔ خواہش مختلفانہ۔ یعنی زوادہ ہر دوسے مباشرت کرنے کی خواہش
 ہوتی ہے۔

نویٹ۔ اقسام مندرجہ ۲۰ لغایت ۲۸ "لوکشاے بیدنی" کہلاتی ہیں۔ او۔ روح کو درجہ
 استغراق میں کم یا بچ ہیں۔ موہنی کرم کی ۲۵۔ اقسام مندرجہ ۲۹ تا ۳۸ نہایت
 موہنی کے نام سے موسوم ہیں۔ کیونکہ یہ روح کرے اوقیٰ علیٰ منہیں جو سنے دیجے۔
 مندرجہ ۳۹ تا ۴۸ پارگاہتیاں کرموں کی ۴۹۔ اقسام میں سے گیانا ورتی کی ایک کیوں
 گیانا ورتی، درویشنا ورتی کی نویں سے آخری چھ اور موہنی کی ۲۸ میں سے تیسری
 (سمیکت) پرکرت۔ تہیات، چھوڑ کر ازل سے چند برہمنوں تک ۴۹ اکل ۳۱ سرہا گھانایا
 کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روحانی طاقتوں کو بالکل زائل کر رکھا ہے اور باقی
 ۳۷ دیشیں گھاتیاں کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انکی طاقت محدود ہوتی ہے۔
 آریہ و عمر کی چار اقسام حسب ذیل ہیں۔

- (۱) دیو آریہ جس سے ہر شتی قالب ایک مدت ہی جو کے لئے ملتا ہے۔
 (۲) منش آریہ جس سے جسم انسانی " " "
 (۳) ترنی آریہ جس سے حیوانات مطلق و نہاتات و جمادات کے قالب میں ایک
 مدت عینہ کے لئے رہنا ہوتا ہے۔

(۴) نرک آریہ جس سے ایک خاص عباد کے لئے دو فی فی رہنا پڑتا ہے۔
 ویسے تو ہر جو اپنی آریہ طبیعت کو کرمی کو کھرتا ہے۔ لیکن ان سات خودیوں سے اکل مرقہ

ہوتا ہے۔

۱۵) سجنوں یا۔ غریب شل گاسے کے سینک کے جو بہت ہی کم چار ہوتا ہے۔

۱۶) انتہا لو بندھی لوبہ۔ دو کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے جو آتما اعلیٰ درجہ کی طبع کرتا ہے

شل فرغی ننگے۔ جو کہی پیکا نہیں پڑا ہے (۱) پرتیا کمان لوبہ۔ طبع شل بھینٹے کے

نگ کے جو غصہ دھک کے بعد چڑھا ہے (۸) پرتیا کمان لوبہ۔ طبع شل کسم کے نگ کے جو غصہ میں

میں جلتا ہے (۹) انجون لوبہ۔ طبع شل لہی کے نگ کے جو غرا پیکا چڑا جاتا ہے۔

نوفٹ۔ اقسام مندرجہ ۴ غایت ۱۹ کو کشاے (غذبات) کی چار چوڑی اور ۱۶ کشاے

بہنی کہتے ہیں۔ اور یہ روح کو سمیک چار ترینے دل و حواس پر قابو پانے کا عمل نہیں

کرنے دیتے اور حصول درجہ استراق میں سخت تاہج جوتے ہیں۔ درشن موہنی

کی ہرہ اقسام مندرجہ ۴ غایت ۳۔ اور انتہا لو بندھی کشاے کی چوڑی مندرجہ

۸ و ۱۶ و ۱۷۔ جب تک رہتی ہے۔ آتما کو سمیک درشتی یعنی الفی الاعتقاد

نہیں ہونے دیتی اور ایسے ایسے ناجائز افعال کراتی ہے جس کی وجہ سے نرک

گنتی (دو اونی) ملتی ہے پرتیا کمان کشاے کی چوڑی۔ مندرجہ ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۷

روح کو شادک کے برت لینے نہیں دیتی۔ اور ایسے بے افعال سرزد کراتی ہے جس سے

ترفع گت (قالب حیوانی) ملتی ہے۔ پرتیا کمان کی چوڑی (۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸) والی

روح کو شکی کا دھرم لینے نفس پر قابو پانا اور تارک الدنیا ہونا ممکن بناتی ہے اور وہ ایسے افعال

کراتی ہے جس سے منہل جنم (قالب انسانی) نہیں ملتا ہے۔

سجنوں کشاے کی چوڑی (مندرجہ ۵ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۹) والی روح متساکیات چار

نہیں دھارن کر سکتی۔ سرگ و بہشت میں ملتی ہے۔ مگر جب تک یہ چوڑی رہتی ہے۔

کیوں گیان دھرم مل رہا حاصل نہیں کر سکتی۔

(۲۰) دوسرے دو کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے روح کو شکی آتی ہے۔

(۳) سمیت ہر کرت امتیاز جس سے صادق الاعتقاد ہی کسی قدر کثافت کے ساتھ ہوتی ہے۔ مگر کمال نہیں ہوتی۔

نوٹ۔ متذکرہ بالا ہر اقسام کو دشمن مومن کہتے ہیں۔ کیونکہ انکی موجودگی میں روح دائمی و صادق الاعتقاد نہیں ہوتی۔

(۴) انتہائی فوجی۔ کہ وہ وہ کم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے جو آتما کو اعلیٰ درجہ کا خاصہ آتا ہے اور مثل پتھر کی لکیر کے کبھی دور نہیں ہوتا۔

(۵) پرتیاکھان کہ وہ اسے روح سے کم خصہ مثل ہل کی لکیر کے جو بہت عرصہ میں دور ہوتی ہے۔

(۶) پرتیاکھان کہ وہ۔ اوپر واسطے بھی کہ خصہ مثل ریت کی لکیر کے جو عرصہ قلیل میں مٹ جاتی ہے۔

(۷) سنجون کہ وہ جس کی جیسے خصہ آتا ہے۔ مگر مثل پانی کی لکیر کے فوراً دور ہو جاتا ہے۔
(۸) انتہائی ہندسی ذہن۔ جس کی وجہ سے روح کو اعلیٰ درجہ کا غور مثل ستون سنگی ہوتا ہے جو کبھی غم نہیں کھاتا۔

(۹) پرتیاکھان ان غور مثل ستون استخوانی۔ جو عرصہ و راز میں غم کھاتا ہے۔

(۱۰) پرتیاکھان غور مثل ستون چینی۔ جو عرصہ قلیل میں غم کھاتا ہے۔

(۱۱) سنجون مان۔ غور مثل ستون ہید جو فوراً غم کھاتا ہے۔

(۱۲) انتہائی ہندسی ایما۔ فریب روح اعلیٰ مثل بانس کی جڑ۔ یا بارہ سٹکے کے سیگ کے جو بچ بچ ہوتا ہے۔

(۱۳) پرتیاکھان ایما۔ فریب مثل میڈے کے سیگ کے جو پچھلے روح کے لحاظ سے کم پچھا رہتا ہے

(۱۴) پرتیاکھان ایما۔ فریب مثل ہرن کے سیگ کے جو پچھلے روح کے لحاظ سے کم پچھا رہتا ہے

(۷) پرچلا اندرا۔ جسکی وجہ سے بیٹھے ہوئے بھی نیند کی غاری آتی ہے۔

(۸) پرچلا پرچلا جس کی وجہ سے زور سے گہری غاری یعنی غاری پر غاری آتی ہے۔

(۹) ستیان گردی جس کے سبب حالت خواب میں کچھ کام کر لیا جاوے اور جاگنے پر یاد نہ رہے اسکو گزری میں سو نہیں ملے *as if* کہتے ہیں۔

انترائے کی ۵۔ اقسام (۱) دان انترائے جس سے روح کی خیرات دینے کی آرزو پوری نہیں ہوتی۔ یعنی جس کی وجہ سے خیرات کرنا چاہے مگر نہ کر سکے۔

(۲) لاجہ انترائے جس سے ہشامائے مطلوبہ حاصل نہیں ہوتیں۔ اور جہاں سے فائدہ کی امید ہو۔ پوری نہیں ہوتی۔

(۳) بھوگ انترائے جس سے دنیاوی عیش از قسم اکل و شرب وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے اور باوجود سامان عیش کی موجودگی کے ان سے حظ نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(۴) آپ بھوگ انترائے جس کی وجہ عیش از قسم زن و زور و پارچہ وغیرہ باوجود میسر آنے کے جن بھوگے نہیں دے سکتے۔

(۵) ویرج انترائے جس کی وجہ پست ہمتی اور کمزوری ہوتی ہے۔ اور جس کا کم کرنے کا ارادہ کیا جاوے۔ پورا نہیں ہوتا۔

موتی کی ۲۸۔ اقسام (۱) متیمات۔ جس کی وجہ سے روح ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ جس سبب سے روح کو سمیک (صاوق الاعتقاد) بالکل نہیں ہوتی۔

(۲) ہسر متیمات جس کے سبب مدح و عرصۂ قلیل کے لئے تھوڑی سی صاوق الاعتقاد ہو جاتی ہے۔

۱۔ وہ بھوگ اور آپ بھوگ میں فرق ہے۔ بھوگ اس کو کہتے ہیں جس سے صرف ایک دفعہ حظ اٹھایا جاوے اور جبکہ صرف ایک بار استعمال کیا جائے۔ جیسے ملو۔ پوری۔ مٹھائی وغیرہ۔ اور آپ بھوگ وہ ہے جس سے بار بار بھوگ جاسکے۔ جیسے زن و پارچہ وغیرہ۔

(۳) اور وہ گیارہویں جبروح کو اور وہ گیارہ (دو علم جس کی وجہ سے اپنے یاد دیکھا جانداروں کے چند ذہن سابقہ و نیز دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص مرتبہ معلوم ہو جاتا ہے) نہیں ہونے دیتی +

(۴) من یہ گیارہویں جبروح کو من پر یہ گیارہ (دو علم جس کے ذریعہ سے دوسروں کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں) ہونے نہیں دیتی +

(۵) کیوں گیارہویں جبروح کو کیوں گیارہ اپنے ہمہ وان ہونے سے روکتی ہے اس کے دور ہونے سے انسان سر پر علم ہو جاتا ہے۔ اور ہر سلسلہ تناسخ میں نہیں بھٹتا اور ہر عمل پر تیار پہنچ جاتا ہے +

درشناورنی کے ۹ اقسام (۱) کچھ درشناورنی جبروح کی قوت باصرہ کو روکتی ہے۔

(۲) کچھ درشناورنی جبروح کی قوت باصرہ کے علاوہ دیگر اس دسامہ۔ لاسہ سوانقہ۔ قلمہ میں فعل انداز ہوتی ہے۔

(۳) اور وہ درشناورنی۔ اس باطنی بصارت کو روکتی ہے جو ایک محدود فاصلہ یا زمانہ تک اپنا کام کر سکتی ہے۔

(۴) کیوں درشناورنی جبروح کی قوت ہمہ بینی کو ڈباہتی ہے +

(۵) اندر جس کی وجہ سے فیضان آتی ہے

(۶) اندر اندر۔ جس کی وجہ سے خواہشیں ہوشی طاری ہوتی ہے۔

وبقیہ کرٹ صفحہ ۱۳۱ اہدشت گیارہ۔ میں قوت تخیل اور عقل کے شامل کرنے سے منسل اور اس کے علوم پر مشتمل لوگوں سے ملنے لگے آثار و مناسبات گیارہ ہیں اور اس کو سنگرہ طائکہ یا لکوس یا ہری راگ ہے طریت گیارہ ہے +

عمل میں لسنے نہیں دیتی۔ اسکی پانچ اقسام ہیں
(۶) سوہتی جو روح کو مسو کرل حاصل نہیں ہونے دیتی۔ اور دنیا کے اسباب میں وہ فائدہ
وغیرہ کی لغت میں گرفتار کر کے خطرومانی نہیں اٹھائے دیتی اسکی ۱۲ اقسام ہیں
نوشٹ مندرجہ بالا چار اقسام گھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روح کی چار ذاتی صفات
کو روک رکھا ہے۔

(۵) آیہ وہ کرم پر کرتی ہے جو روح کو کسی خاص جسم میں ایک خاص مدت کے لئے مقید
رکھتی ہے۔ اسکی چار اقسام ہیں۔

(۶) بیدنی جو روح کے لئے دنیوی آرام و تکلیف کے سلمان ہم پہنچاتی ہے اسکی
دو اقسام ہیں۔

(۷) گو تر جس کے سبب روح کی پیدائش ادنیٰ و اعلیٰ نسل و خاندان میں ہوتی ہے
اسکی دو اقسام ہیں۔

(۸) نام جس کی وجہ سے کسی قالب کہ جس میں روح جاتی ہے اعضا روحہ و قامت
وغیرہ بنتے ہیں۔ اسکی ۹۳ اقسام ہیں۔

نوشٹ۔ اقسام مندرجہ منبرہ ثانیہ ۸۔ گھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہ روح کی ذاتی
صفت کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔

اب گیاورنی کے ۵ اقسام یہ ہیں (۱) متی گیا اور تی وہ کرم پر کرتی ہے
جو روح کو مت کیان میں سے وہ علم جو اس جسم اور دل کے ذریعے سے ہوتا ہے نہیں ہونے
دیتی۔ اور جسکی وجہ سے جلا جانداروں کے قوار و حواس میں کمی و بیشی ہے۔

(۲) شرت گیا اور تی جو روح کو شرت گیا (۱) وہ علم جو حواس دل کے ذریعے سے حاصل
ہونے ہوتے علمیں قوت متمیزہ و تغلیبہ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے ہونے نہیں دیتی
جسکی وجہ سے فرد افراد ہر نشان و حیوان کی عقل و تمیز وغیرہ میں کمی و بیشی ہے۔

جو مت اور شرت کیان میں ۲ فرق ہے کہ مت کیان جس کے ذریعے سے ہر آدمی میں علم و قیادہ و تمیزہ آئندہ

ہوتی ہے اور اس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ منہجن کاسے کی ٹھیک میں کشاویں کے شامل ہونے سے سختی اور اچھا لگتا ہوتا ہے۔ کاسے کے ساتھ جو لگ ہوتا ہے اس کو دھبہ یا "کھٹے" میں لپیٹا کی چھ متیں ہیں جن کو ٹکس - پم - پیت - کہوت - نیل - اور کریشن - رنگوں سے لکھ دیا گئی ہے۔ کرم کا بندہ ان ہی "لیٹیا" سے بلکایا بھاری ہوتا ہے۔ یعنی اگر کشاویں بہت گہری ہونگی تو کرم بندہ سخت چڑ گیا۔ اور عرصہ دراز تک قائم رہے گا۔ اگر کشاویں بلی ہوگی تو کرم بندہ بھی بلکایا ہوگا۔ اور عرصہ سے عرصہ تک قائم رہے گا۔ منہجن - پنجن - اور کاسے کی کرنا در ٹھیک بہتین طرح کی ہوتی ہے جس کو سم - رنبہ - سارنبہ - اور آرنہہ کہتے ہیں۔ سم رنبہ کسی فصل کے کرنے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ سارنبہ - اس کے اسباب اکٹھا کرنے کا نام ہے۔ اور آرنہہ کارروائی کے شروع کر دینے کو کہتے ہیں۔ پھر اس کی بھی تین اقسام ہیں دھرت - کسی فصل کو خود کرنا - کارٹ - کسی دوسرے سے کرنا اور "انوموتا" کرتے ہوئے کو بھلا جانا۔

کرم پر کرنی اب پر کرنی بڑھا کر لیا جاتا ہے۔ جب انسان کوئی خوراک کھاتا ہے تو اس کے ذرات سے ڈی - خون - ماس - ویرن - پینہ - پیشاب - اور پاخانہ وغیرہ بن جاتے ہیں اور پھر انکی تقسیم سر کی ڈی - ہاؤں کی ڈی - وغیرہ حصوں اور کچھ کان - ناک - دل وغیرہ اعضاء میں ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگوں اور کشاویں کے ذریعے کشش سے ہونے کرم - پرمانوں کا بخار - مختلف قسم کا پر کرنی بندہ کرتا ہے۔ کرم پر کرنی کی جبین آپاریوں سے آٹھ جڑی متیں اور ان کے ۱۴۸ بھید گئے ہیں ۸ جڑی متوں کو تمول پر کرنی - اور ان کے ۱۴۸ بھیدوں کو مٹا پر کرنی کہتے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) گلیا نادنی - یعنی وہ کرم پر کرنی جو روح کی طاقت جہہ ذاتی کو روکتی اور ٹھکتی ہے۔ انکی پانچ اقسام ہیں۔

(۲) دیشاودنی جو روح کی طاقت جہہ بینی کو ٹھکتی ہے اسکی نو اقسام ہیں۔

(۳) انٹرلہ - جو روح کی صفت طاقت کل کو روکتی ہے۔ اور اسکو اپنی طاقتیں بہ آزادی

دل بجانب صدق و کذب ہر دو (۴۴) انویسے منویوگ (تحریک دل و بجانب صدق و بجانب کذب دھست بچن یوگ - تحریک زبان بجانب صدق (۶) است بچن یوگ - تحریک زبان بجانب کذب (۷) است بچن یوگ - تحریک زبان بجانب صدق و کذب ہر دو (۸) انویسے بچن یوگ - تحریک زبان نہ بجانب صدق نہ بجانب کذب دھ او دارک کاسے یوگ - تحریک اجسام او دارک دھ او دارک شرکاسے یوگ - تحریک اجسام او دارک باشرکاو دیگوسے دھ او دارک کاسے یوگ - تحریک اجسام ویکریک (۱۲) ویکریک یوگ کاسے یوگ - تحریک اجسام ویکریک باشرکاو دیگوسے دھ او دارک کاسے یوگ - تحریک اجسام او دارک (۱۳) او دارک کاسے یوگ - تحریک اجسام او دارک باشرکاو دیگوسے دھ او دارک کاسے یوگ - تحریک اجسام کارمان - اس طرح آشروکلیان ختم ہوا۔

کرم بندہ آشرو سے جو بندہ پرتا ہے وہ دو قسم کا ہے ایک بھانڈ بندہ دینے وہ کا بھانڈا و خیالات و جذبات کا ذریعہ جس سے کرم آتما سے بندہ رہتا ہے۔ دوسرے وہ بندہ لینے آتما اور کرم کے پردیشوں کا دھوا اور پانی کی طرح مخلوط ہونا۔ وہ بندہ کی پارقسام ہیں۔ پرکرتی بندہ استعفی بندہ۔ انویسج بندہ۔ اور پردیش بندہ۔ کرم جس سجھاؤ آتے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کو پرکرتی کہتے ہیں۔ جتنے وقت تک کرم آتما کے ساتھ رہتا ہے اس کو استعفی کہتے ہیں۔ کرم کی استعفی دھ کٹا کے کم و بیش ہونے پر منحصر ہے۔ لٹکا یا بھاری۔ اچھا یا بُرا جیسا کرم کا پھل ہوتا ہے اسکو "انویسج" کہتے ہیں جیسے کسی چیز کے کھانے سے سر ہونے ہوتا ہے۔ کسی کے کھانے سے پیٹ میں مایوسی طبع بعض کرم کا پھل ترک ہوتا ہے۔ بعض کا سورگ۔ آتما دھ کرم کے پردیشوں کے مخلوط ہونے کو "پردیش بندہ" کہتے ہیں۔ من بچن کاسے کے یوگوں سے پرکرتی اور پردیش بندہ ہوتا ہے۔ اور کشایوں سے استعفی اور انویسج بندہ لینے من بچن کاسے میں تحریک پیدا ہونے سے آتما میں ہی ہو تمام شریکے اندویا پاک ہے تحریک پیدا ہوجاتی ہے۔ اور ہمیشہ وہ تحریک ہوتی ہے وہی ہی اسکی پرکرتی ہوتی ہے۔ اور وہ کرم آتما کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس تحریک میں کٹا دھ جذبات و خواہشات نہ ہو تو تحریک فوراً زائل ہو

ساک چند یا پرکار جو سچے سکندر ایک نرہار سیاہ باد کی آہرنی دھنکی
 آتما کرم روپ پر پد حارمتوں میں راگ اور دیش سے غلبہ کی اور اپنے شدہ خیال میں گن
 رہتا ہے۔ ایسی حالت کو سمیکت کہتے ہیں۔ گویا آتما کا اصل سجاوٹ مثل ایک ساکن جمیل کے
 ہے۔ جس طرح جمیل میں تند ہوا کے گھٹنے سے یا کسی ڈھیلے وغیرہ کے پھینکے سے لہریں اٹھتی ہیں
 اسی طرح آتما میں پانچ ذریعوں سے ترنگیں اٹھتی ہیں۔ وہ پانچ ذریعہ متعلقات۔ اہرت۔ ہرماو
 کشائے۔ اور یوگن ہیں۔ متعلقات۔ کاذب الاعتقادی کو کہتے ہیں۔ اہرت ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری
 زنا۔ اور گروہ کا نام ہے۔ ہرماو دھرم کی طرف سے لاپرواہی کو کہتے ہیں۔ کشائے۔ جذبات جبرانی
 سے مراد ہے۔ یوگ من بچن اور کائے کی تحریک کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ متعلقات۔ اہرت
 ہرماو اور کشائے کی وجہ سے من بچن اور کائے میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک سے
 آتما میں ترنگیں اٹھتی ہیں۔ ان ترنگوں کو ہی ہماو کرم کہتے ہیں۔ ہماو کرم سے پگل۔ ہرماو
 ذرات اور کچھ کرم سچے آتے ہیں۔ ان پگل پرانوں کو ہی "دریہ کہتے ہیں۔ جو آتما کے دریہ
 کے ساتھ غلط ہو کر اس کے شفاف پنے کو مکر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آتما کے اصلی
 گن ڈھکے جاتے ہیں۔ اور کرم بندہ پڑتا ہے۔ اب پیشتر اس کے کہ ہم "کرم بندہ" کا ذکر کریں۔
 آشرو کے اسباب کی کچھ تشریح کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

بوجہ شاستر دریہ سنگھ کرم آشرو کے ۲۸ اقسام ہیں۔ متعلقات۔ اہرت۔ ہرماو
 یوگ۔ چار قسم جو کشائے کی ہیں اس شمار میں وہ بھی ہرماو کے اندر آگئے ہیں۔
 مگر کسی کسی شاستر میں کرم آشرو کے ۵۵ دھارے اس طرح لکھے ہیں متعلقات۔ اہرت۔
 کشائے۔ یوگ۔ اب انکی تفصیل سن لیجئے۔

متعلقات کی پانچ قسم ۱) اچانت (افقادی جڑی) یعنی مروج و مادہ اور ان کی باہمی تعلقات
 کے صرف ایک پہلو پر زور کرنا اور اس کی کوکل سمجھنا۔ جیسے کانٹوں کی اور باغی کی مشہور کہانی
 ہے کہ ہر ایک اندھے نے ہاتھی کے ایک ایک حصہ کو چھو کر کسی نے اسکو موٹل جیسا کر کسی نے

مفصل ذکر کرم پر کرتی کے ذیل میں کیا جا رہی ہے۔ یہاں صحت احتیاط اور دینا ضروری ہے کہ ہر دو قسم کے کرموں کی دو دو قسمیں ہیں ایک پن روپ دوسرے پاپ روپ۔ سات قسموں میں چن روپ کو شامل کر کے سو تیس ہیں۔ تو تو کہتے ہیں۔ دیگر ان کو کا نام دو نو پدارت ہے۔ کہتے ہیں۔ پن روپ بھاؤ کرم سے پن روپ کرم پر کرتی کا بندہ ہوتا ہے۔ اور پاپ روپ بھاؤ کرم سے پاپ روپ کرم پر کرتی کا بندہ ہوتا ہے۔ لیکن کرم خواہ پن روپ ہو خواہ پاپ روپ ہر حالت میں جیو کے لئے سنا میں گھولنے کا باعث ہے پن روپ کرم سونے کی بڑی اور پاپ روپ لوہے کی بڑی کے مانند ہے۔ جب تک کرم کا پس باقی ہے بھاؤ کرم سے وہ بیہ اور ہبیہ کرم سے بھاؤ کرم مثل تخم و درخت کے پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور جیو اور پدگل کا تعلق قائم رہتا ہے اور نجات یا ربائی نہیں مل سکتی۔ آتما کی پرفتی درجہ انجب پاپ روپ کرموں کی طرف ہوتی ہے تو اس کو شہدہ پختی کہتے ہیں۔ جو پاپ روپ کرم ہنسہ۔ جھوٹ چوری۔ دغا۔ وغیرہ کرتی ہے۔ جن سے نیک و دھرم اور ترنچ کھتی و قاب جیو امانی و نجاتی و جادائی، ہنتی ہے۔ اور جب پن روپ کرموں مثل دان پن ورت و غیرہ کی طرف ہوتی ہے اس کو شہدہ پختی کہتے ہیں۔ اور اس سے سدرگ۔ سکھ۔ راجہ راجہ کا درجہ بڑی عمر وغیرہ ملتی ہے۔ اور جب آتما راگ و دیش سے ملوہ ہو کر پن روپ ہر دو قسم کے کرم نہیں کرتا۔ بلکہ صفت گیان و ایمان اور خدمت نامی میں محو رہتا ہے تو اس کو شہدہ پختی کہتے ہیں۔ ایسی حالت سے کتنی ہوتی ہے۔ اس ہی مضمون کو نہایت بھاگ چند جی نے ایک جہن میں کہا ہے جو اس طرح ہے۔

بجین

پختی سب جیوں کی تین بھانت برنی	ایک پن ایک پاپ ایک رنگ ہرنی (دھیک)
نہیں شہدہ دوند کر پی کرم بندہ	دیت رنگ پختی پختی و سدر رتنی (دھیک)
پاد خدمت پر جوگ پادتا ہیں متوگہ	تاوت ہی کلن جوگ بھی پختی کرنی (دھیک)
پنج پوج و شاد و رچت پرا د کو وڈا	اونہلی و شالہ مت گرو اور مدہرتی (دھیک)

مجھ اس سے فخر و شادی ہونا چاہئے۔ لیکن کسی مرض کا علاج کمال صبر پر نہیں ہو سکتا جب تک
 یہ سلام نہ کیا جاوے کہ یہ مرض کن باتوں سے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہو کر کیا کیا حالت کرتا ہے۔
 کن قہر نہ سے نکلتا ہے۔ کن ادویات سے آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے۔ سنساری ڈاکٹر کی
 تشخیص کے تعلق ان باتوں کے اصطلاحی نام ہیں دہرم میں آشرو۔ ہندو۔ سینرو۔ اور نرجو ہیں
 جو تھمبلی بیماری کے لئے پھر پھر سے مرض بنتا ہے اور تکلیف دہتی ہے۔ ایسا ہی
 ”ہندو“ دنیاوی تکلیف کا نام ہے۔ بیماری میں پھر پھر کرنے کی مانند ”سنسیر“ اور بیماری
 دور کرنے کی کوڑی ادویات کے کھانے کی طرح ”نرجو“ ہے۔ موش مارگ میں ان بیماریوں
 باتوں۔ آشرو۔ ہندو۔ سنسیر۔ اور نرجو ہیں۔ جو موش مارگ۔ اور موش کو مار کر سات تو کہتے
 ہیں۔ گو پا پست سخت کی باتیں ہیں جن کا طور اور فکر کرنا تلاشی و بھنت کے لئے اڑس ضروری
 ہے۔ ان میں سے تیرہ۔ جیو کاؤ کرم پہلے کر چکے ہیں۔ اب آشرو کی اہمیت لکھتے ہیں آشرو
 نئے کوڑوں کی آمد کو کہتے ہیں۔ ہم سنے پختہ بیان کیا ہے کہ جیو اور پگل کا تعلق فیری لاد سے
 ہے۔ یہ تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پہلے اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کرم کیا ہے
 کیا وہ چم و جیوں سے جن کا اوپر ذکر ہوا علم و کوئی ساتواں وہ یہ ہے۔ نہیں کرم ساتواں وہ یہ
 نہیں ہے۔ بلکہ پگل سے بنا ہوا ہونے کی وجہ سے پگل ہی میں شامل ہے۔ کرم کئے ہوئے
 فعل کو کہتے ہیں۔ بعض آدمی اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ فعل کو ہی کرم نہیں کرتے
 ہیں۔ اصل فعل کے کہنے سے جو مصل ہو تا ہے اس کا نام ”کرم“ ہے۔ فعل کا نام ”کریا“
 ہے۔ مثلاً ایک شخص نکلا جھلتا ہے تو نیچے کا جھلانا ”کریا“ ہے۔ اور اس سے جو پیدا ہوتی
 وہ ”کرم“ ہے۔ جیسے نیچے سے پیدا ہوتی ہوتی ہوا تندہ است اور پھر آدمی کو مسکھ و کوہ و جی
 ہے جس ہی طرح ہمیں کیا ہوا کرم مسکھ و کوہ یا کوہ و تپا ہے۔ کرم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھائو
 کرم۔ دوسرے جیو کرم۔ بھائو کرم خیالات۔ ہندو۔ و خواہشات کو کہتے ہیں۔ دوسرے کرم
 بھائو کرم کی کشش سے جو آہستہ آہستہ۔ پگل۔ پٹاؤں کے اٹھا ہونے کا نام ہے۔ ان کا

انفارہ لگاتے ہیں۔ سبب ابو ظلاک تک نہیں ہے تو اور مصلیٰ آدھیل لگا لیا کر ہے۔ بنیادی ہوتا
 ہے جو ان غلطی پر خیر جو کوئی دنیا میں پسیدہ ہوئے ہیں۔ اور ہنگے کوئی بھی ہو کہ
 سے بری نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ کا پانی پانی حضرت محمد کا دشمنوں سے ہوا گا بھاگا پہننا۔
 اور ایک خارجی ہیں چنانہ سری، شب و یومی کو چھ ماؤ تک آواز نہ ملتا سری برا چنڈی کا بنی باس جانا
 دھیر و دھیر و۔ اس کی جڑی نکلیں ہیں۔ آپ خود اپنی حالت کو دیکھ سکتے ہیں۔ کہ تپ کی
 طبیعت میں کیا کیا لال۔ کیا کیا بیج۔ کیا کیا لکڑ۔ کیا کیا تکلیف ہے۔ اسی طرح تمام دنیا کے
 لوگ خواہ وہ پورے کے باشندے ہیں۔ خواہ امریکہ کے خواہ افریقہ کے خواہ ہندوستان
 کے سب ہی کسی نہ کسی طرح کے دکہ میں مبتلا ہیں۔ دکہ صرف پیاری ہی کی تکلیف کا نام نہیں
 ہے۔ بلکہ صوف۔ لکڑ، خواہش۔ نا اُمیدی و غیر بھی دکہ میں شامل ہیں۔ سانکھرہ ریش کے مصنف
 کہل ریشی نے دکہ کی تین اقسام تحریر کی ہیں۔ (۱) ادھیالک جو اپنے جسم یا اس یا اس کے
 ذریعہ پیدا ہیں۔ جیسے پیاری۔ حمد۔ بیج۔ حرص۔ غصہ۔ دھرو (۲) آدمی جو ایک۔ جو دوسرے
 جانا عدل سے پیدا ہیں۔ جیسے سانپ کے کاٹے۔ شیر کے مار ڈالنے۔ چور کے چوری کر کے
 دھرو (۳) آدمی دو تک۔ جو آگ ہوا۔ پانی و آفات ارضی و سماوی کے سبب سے ہوں
 حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی کو بدنہ لکڑ لکڑ کا کوہا تو وہ بھی دکہی ہے۔ اگر کسی کو دشمن کا تشکار
 کوہ بھی دکہی ہے۔ اگر کسی کو اپنے دلیر و محبوب سے ہم آغوش ہونے کی خواہش ہے۔ تو وہ بھی
 دکہی ہے۔ اگر کسی کو اپنی دنیاوی ترقی کا خیال ہے۔ تو وہ بھی دکہی ہے۔ اگر اولاد کا غم ہے تو
 وہ بھی دکہی ہے۔ غرضیکہ دنیا میں ہر ایک انسان خواہ وہ کیسی ہی حالت میں کیوں نہ ہو دکہی
 ہے۔ اور تپ پیہی نہ سمجھیں کہ دکہ اسی کل یک میں مستانہ ہے۔ نہیں نہیں۔ دکہ کے
 واسطے کل یک۔ ست یک۔ سب ایک ہی۔ قصہ کو ناہ جب سے انسان ہے۔ تب ہی سے

دکہ ہے

کر موم کا آشرو جب دنیا دکہ کا گھر ہے۔ اور یہ دکہ ایک بڑا نامرض ہے تو ہر ایک

ملائے سے قناس ہے۔ قدرتی نہیں ہوتا۔ ان تینوں سببوں سے غلط فہمی کو "ہسبہ" یا مادی
 رشتہ نگاری کہتے ہیں۔ یہ سادی اہانت ہوتی ہے۔ اپنے رشتہ نگاری کا شریعہ ہوتا ہے۔ آخر
 نہیں ہوتا۔ جیسے مکتبی دکنسور اعشاریہ متوالی۔ چنانچہ جو اور چغل کا سبب ہے۔ اپاد حک سبب
 یا تعلق غیری۔ مثل چانوں و قش کے ہے۔ جب ناک چالوں اور قش اٹھتے رہتے ہیں۔ تب
 ایک دکان بویا جاتا ہے۔ جب وہ غلط ہو جاتے ہیں پھر اسکی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ اسی
 طرح چیر اور چغل کا سبب ہے۔ جب یہ سبب بند ہو سبب اور نرجا لوٹ جاتا ہے۔ تب چیر
 اور چغل غلط ہو کر جب کو کتنی یا نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جیسے کسے جنم مرن سے
 رہائی ملتی ہے +

دنیا میں ایسا کونسا جانا رہے جسکی کسی دکانہ میں مبتلا نہیں ہے۔ کیا چند کیا چند
 کیا حیا کیا انسان۔ کیا امیر کیا فقیر کیا شاہ۔ کیا گدا۔ کیا حاکم کیا محکوم۔ غرضیکہ جو کوئی ہے
 اس موزی کا شکی ہے۔ اگر میر کے پاس دولت ہے تو اسے اولاد کی خواہش ہے۔ اگر اولاد بھی
 ہے تو زندگی نہیں ہے۔ کبھی کسی عزیز و اقارب کے مرنے کا غم ہے۔ کبھی کسی سودے
 میں خسارے کا کھٹکا ہے۔ کبھی کسی مقدمہ کے لڑانے کا فکر ہے۔ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے۔
 فقیر کو پیٹ بھر نے کا سب سے بڑا دھند ہے۔ طرح طرح کے بہروپ بناتا ہے۔ کبھی کہتا ہے ایک
 شمع بنوانا ہے۔ یا کنواں کھدوانا ہے۔ روپیہ دے کار ہے۔ کبھی کہتا ہے میر اکپڑا پوٹ گیا ہے۔
 جازمے کا موسم ہے کبھی کہتا ہے۔ دور در سے کھانا نہیں ملا ہے۔ بادشاہ جو سب سے زیادہ
 سبکی معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی کبھی نہیں ہے۔ ملک کا انتظام کرنا۔ رعیت کا بندوبست رکھنا۔
 دشمن سے ملک کو بچانا۔ فوج کو باغی ہونے سے بھٹانا۔ ایسے بڑے بڑے کام ہیں کہ ان کو
 سر انجام دینا بادشاہ محل کا ہی کام ہے۔ بیٹھے بٹھائے طرز کنوت میں ٹکھتے چینی کرنا آسان بات
 ہے۔ مگر لاکھوں کروڑوں آدمیوں کا جن کی مختلف رائیں مختلف زبانیں مختلف رسوم مختلف
 حالات ہیں۔ اہم رکھنا کچھ ذرا سی بات نہیں ہے۔ اس سے آپ بادشاہ کے غم و دکھ و دکھ کا

مربہ بستیاں ہیں۔ کانہستی تو ہے گزٹس کا ایک ہی پردیش ہے۔ دیگر وہیں کی طرح
 اس کے انت پر دیش نہیں ہیں۔ اس نے اس کو "استی کائے" نہیں کہا گیا۔ لوکا کاش
 کے اسٹکیات پر دیش ہیں اور جو تمام لوکا کاش میں پھیلے کتابے۔ اس نے جو اسٹکیات
 پر دیشی ہے۔ وہ ہم دریدہ اور ادہرم و رہہ تمام لوکا کاش میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس نے وہ بھی
 اسٹکیات پر دیشی ہیں۔ آکاش لوک سے بھی باہر ہے۔ اس نے اس کے انت پر دیش ہیں
 پگل کا ایک پرانوالگ بھی چوتھے اور دوا دس ہیں ہزار لاکھ دیگر ملکر چھوٹا اور بڑا سنگند
 (مربہ) بھی چوتھے۔ اس نے پگل کو سنگیات۔ اسٹکیات اور انت پر دیشی کہا ہے۔
 کال کے جزو ایک ایک غلہ ہیں اور وہ ملکر سنگند نہیں بنتے۔ اس نے اس کو دو کائے "انہیں
 کہا ہے۔ پگل کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کو "انو" یا "پرانو" کہتے ہیں۔ اجمالی انود جزو تجوی
 جتنے آکاش کو روکتا ہے اس کو "پردیش" کہتے ہیں۔ پرانوں میں اوگنا جالگتی جوتی ہے یعنی
 وہ کسی شے سے نہ کہتے ہیں اور نہ کسی شے کو روکتے ہیں۔ وہ دوسری اہت ہیں اس طرح داخل
 ہوجاتے ہیں جس طرح آگ رہے ہیں۔ ایک "پردیش" میں تمام پرانوں کو جگہ دینے کی طاقت
 ہے۔ عین شاستروں میں دشوار ۱۹۴۱ء تک ہے۔ اس کے بعد اسٹکیات "ہے" انت
 اسٹکیات سے ہے۔

سنبندھ کی اقسام - دنیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ان ہی چھ درجوں۔ جو۔ پگل۔
 دہرم۔ ادہرم۔ کال اور آکاش کا مجموعہ ہے۔ جس میں جو اور پگل کا سنبندھ اتاد سے ہے سنبندھ
 تین طرح کا ہوتا ہے (۱) تدا تک یا سبھاوک یعنی ذاتی تعلق وہی۔ یہ انا وانت ہوتا ہے یعنی نہ
 اس کا شروع ہوتا ہے اور نہ آخر جیسے جو گیان آگ و گرمی (۲) سوا یا آپادک۔ یعنی غیر ذاتی
 یا ادوی سانت ہوتا ہے یعنی اس کا شروع تو نہیں ہوتا مگر آخر ہوتا ہے جیسے جو پگل۔ پانوں
 وٹس۔ یہ دونوں سنبندھ قدتی ہوتے ہیں (۳) سبجگ۔ یا اتفاقی و طاقی۔ یہ سادی سانت ہوتا
 ہے یعنی اس کا شروع اتاد آخر دونوں ہوتے ہیں جیسے پتہ۔ پتر۔ زن و مرد۔ پانی و گرمی۔ یہ سنبندھ

تو ہر گز دھرتی دھارن کو اسے دی ویش دھرتی ایک خاص حد تک دھرتی چلتی کرتی ہیں۔
 اس کے گیارہ حصے ہیں جو گیارہ چٹا کہلاتے ہیں (۶) پرست و سدا (अपस्त) و
 پانچ جہازوں کو پالنا گریہ اس کے ساتھ (۷) اپرست۔ پرا و کاپی (अपस्त) و پانچ جہازوں
 کو پالنا (۸) اپرست کرن۔ ساتویں مین استمان سے زیادہ بھی حالت میں رہتا رہا
 ان دھرتی کرن (अपस्त) و ساتویں مین استمان سے بھی زیادہ ترنی کہلاتا (۹) اس کے گیارہ حصے
 ایسی حالت میں ہیں اور کٹاے باطل ناس ہو جاتے ہیں مگر وہ کچھ غرض اسباقی رہتا ہے
 (۱۰) آپ ثبات مود ایسی حالت میں کٹاے اسے اس میں نہیں آتے مگر موجودگی ضرور
 ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نیچے گر سکتا ہے (۱۱) کہیں مود۔ کٹاے اور مود باطل ناس
 ہو جانے کی طاعت (۱۲) بنو گریہ کیولی وہ حالت ہے جس میں کیولی گیان ہو جاتا ہے۔ مگر
 یوگ کی پدتی ہوتی ہے۔ پیٹھ من بہن اور کالے میں تحریک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں کیولی
 بنگوان و ہرم پڑیش دیتے ہیں (۱۳) اور گ کیولی وہ حالت ہے جس میں من بہن کالے کی
 تحریک ہی مٹ جاتی ہے۔ اس حالت کے بعد ہم چھوڑ کر سدا پڑ ہے۔

دہر سدا پڑے نکت پانت۔

(۱۴) دہر سگن سجاوی۔ اور کی طرف چلنے کا سجاؤ رہ کھٹا۔

اس طرح جس کے من بیان کے گئے۔ پہل۔ دہرم اور سم گن خود وہ نیت وہ کچھ جانچے ہیں۔ اب
 کال اور کالاش کا ذکر کریں۔

کال نشیخہ اور جو اسے کے کھانڈے اور کھانڈے۔ نشیخہ کال تو وہ ہے جو چیزوں کے گزرنے
 میں اور پانا ہونے میں لگتا ہے۔ اور جو کال کٹری۔ پیر بھیضے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ آکاش طبقات
 سفلی دنک (ارضی) و مین اور مادی و مگر کے باہر ہی ہے۔ ان طبقات والے آکاش کو کھول کالاش
 اور ان سے باہر والے کھول کالاش کہلاتے ہیں۔ دہرم۔ اجہرم۔ اور آکاش کو مہستی
 کہلاتے ہیں۔ مہستی کے مٹنے ہستی اور کالے کے مٹنے مرکب شے کے ہیں۔ پیٹھ

دوسرا سادون (۲) ہر شہر۔

(۱) مٹی دامن (۲) ہر شہر اس کے دو پیر سنی اور سنی

(۱۲) آہنگ تین شریذ کاران۔ جنس۔ ویکریک (۱) پیر پیرا (۲) مٹی کے مٹی پیرا۔ پانوں
کا حاصل کرنا اور نازاک ہے۔ مرنے کے بعد جو مٹی میں لپک ہو انہیں سنگ کیسی کی
حالت میں سمگات تیں و سدھ کی حالت میں جہان آمارک لپنے بدون خوراک دینا
ہے جتنی مٹی حالت میں آمارک رہتا ہے۔ لپنے خوراک حاصل کرتا ہے۔

اسم اگر استخوان کے نام نہیں۔

۱۲ کن استخوان

(۱) استخوان۔ جھڑا (۲) سادون (۳) سیک سے مگر کر

تحتیات میں پینچے کے وہاں کی حالت (۱) سسر۔ ملی ملی حالت (۲) اہت سیک۔ سیک

وہاں کے پانیوں کا جسم سے باہر نکالنا سمگات کہلاتا ہے۔ آہنگ کے پرورش اپنے جسم سے سات مرقوں
پر باہر نکلتے ہیں۔ لہذا سمگات کی سات تیں جی سینہ سمگات۔ شدت تکلیف کے وقت۔

(۲) کھاسے سمگات۔ شدت غضب کے وقت (۳) ویکریک سمگات۔ وہ ویکریک شریک ہاتھ وقت
(۴) تیں سمگات جسم سے نچ نکلتے وقت۔ جیسے کہ مرض و نہ کسی نہ نہ داری رشی کے جسم سے نچ

نکلے دوسرے شخص کو کبھی کہتا ہے (۵) آمارک۔ جب کسی نہ نہ داری ہوتا تو کسی مسئلہ میں شکوک
ہوئے ہیں۔ شہدہ اپنے جسم سے ایک پتلا سا نکل کر کسی زیادہ گنواں رشی کے پاس جو بہت دور ہزارا
کوس کے فاصلہ پر ہوتا ہے پیکر اپنے ملک کر دیتا ہے۔

(۶) بیکریل سمگات۔ جب کسی کی عمر سوڑی اور کم زیادہ ہوتی رہتے ہیں تو وہ اپنی آہنگ کے پانیوں
تمام پر پانڈیک پیرا سکتا ہے۔

(۷) مرنانگ سمگات۔ مرنے وقت آہنگ کے پانیوں کے پیرا شریک سے نکل کر دوسرے شریک ہوتا۔
اسی سبب مرقوں پر آہنگ کے ان پانیوں کا جسم سے باہر نکلتے ہیں جسم کے ساتھ مسلسل تعلق رہتا ہے۔

(۵) وید دغا ہشس ہاشرت، تین ہیں۔ پشش وید۔ استری وید۔ پنہک وید۔
(۶) کشائے دغا ہشس جس کی چار بڑی قسمیں ہیں (۱) کرودہ (۲) مان (۳) لمار (۴) لوہہ ہیں۔ ان
ہر ایک کے چار چار وید ہیں۔ ہشتان ہندی۔ اپرتیا گیان۔ پرتیا گیان۔ اور سونو ملن ہیں۔
اس طرح ۴ × ۴ = ۱۶ چوتھے۔ ان میں نو کشائے۔ اس۔ دغنا رتی دیپار، ارتی ڈاٹاشکی،
شوگ (نکار، جے، خون)، گلیہا (کرکرت) پرش وید دغا ہشس ہوانہ، استری وید دغا ہشس نانہ،
پنہک وید دغا ہشس ہشتان، لمار کرودہ کشائے کہلاتے ہیں۔

(۷) گیان، آٹھ ہیں جن کی تفصیل صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔
(۸) سہم (دغبات و دغا ہشس کاروگنا) سات ہیں (۱) سا ایک (۲) چیدہ مستھانہ (۳) پراپشیدی
(۴) سہ کشم پرلے (۵) تیا گیات (۶) سہما سہم یعنی سہم اور سہم دونوں سے ملے۔ ایسی
حالت گزرتی کی ہوتی ہے (۷) سہم یعنی سہم کا بالکل نہ ہونا۔
(۹) ارش چار ہیں تفصیل صفحہ ۱۱۷ پر ہے۔

(۱۰) لیشیا (من پرن اور کائے کا کشائے کے ساتھ ہونا جس سے کرم بندہ ہوتا ہے) دو طرح
کی ہوتی ہے ششہ اور ششہ ششہ سے پھن اور ششہ سے پاپ کا بندہ ہونا ہے۔ ہر دو سہم
کی لیشیا کے تین تین درجہ ہیں (۱) مکرشٹ ششہ۔ مکرشٹ لیشیا کہتے ہیں (۲)
ہم ششہ جسکو نل لیشیا کہتے ہیں (۳) جگمن ششہ۔ کہوت لیشیا (۴) جگمن ششہ۔
ہیت لیشیا (۵) ہم ششہ۔ پدم لیشیا (۶) انکرت ششہ۔ شکل لیشیا۔
اس طرح لیشیا کی چوتھیں ہیں۔

(۱۱) سبب تیر (अव्यक्त) مرکش یا تکی قابلیت رکھنے والے جیوں کو سبب و رز کہتے ہیں ان کا سبب کہتے ہیں
(۱) سمیکرت (सम्यक्) تہوں کے شر وہ ان کو اپنے اور پرانے کی پہچان ہو کر
انہما کے سہ شر وہ ان (۱) عقار ہو جائے کو سمیکت کہتے ہیں اس کے سبب (۲) ہیں (۱)
لہشتم سمیکت (۲) چھ اسہم سمیکت (۳) چھ ایک سمیکت (۴) ستھیا سہسٹن۔

دباوی) تروا ہی ہے جسم جن کا (د) ہنسپتی دسبزی و درخت وغیرہ تمام قسم کی سبزی و درخت
 وچ دسے وغیرہ۔ ان سب کے صرف ایک سپرٹ اندری ہوتی ہے۔ تیس چھ ہیں جن میں حرکت
 پاتی جاتی ہے۔ دو دوا ندری سے لیکر پانچ اندری تک ہوتے ہیں۔ کل حیووں کے سات بھید
 ہیں (۱) سکتشم ایک اندری جو انگڑے سے نظر نہیں آتے (۲) ایک اندری جو انگڑے سے نظر آتے
 ہیں (۳) دو اندری (۴) تین اندری (۵) چار اندری (۶) اسنگی پانچ اندری بیٹے پانچ اندری دے
 مگر بدون من کے (۷) اسنگی پانچ اندری بیٹے پانچ اندری دمن والے۔ حیووں کی تقسیم پر پاپتی
 اور پاپتی کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ جسم کے نشانات بن جانے کو ”پریاپتی“ اور نشان
 نہ بننے سے پہلی حالت کو ”اپریاپتی“ کہتے ہیں۔ پریاپتی چھ ہیں۔ (۱) اہار (۲) شریہ (۳) اندری
 (۴) اسوسو اس (۵) بھاشا (۶) من۔ ایک اندری حیو میں بھاشا اور من کے سواے پھر پاپتی
 ہوتے ہیں دو اندری ۳ اندری ۴۔ اندری ۵ اور اسنگی پانچ اندری کے بھاشا مگر پانچ پر پاپتی
 ہوتے ہیں۔ اور اسنگی حیو کے من مگر چھ پر پاپتی ہوتی ہیں۔ حیووں کے جوسات بھید کہے ہیں
 انکی دو دو قسم پریاپتی و اپریاپتی ہونے کی وجہ سے حیو کی ۴ اقسام ہیں جن کو ”جیو ساس“ کہتے
 ہیں۔ علاوہ ان میں سنساری حیو کے لحاظ مالت کے چودہ مانگنا اور بلجاما گن کے ۴ اگن امتحان
 ہوتے ہیں ۛ

حیو کی چودہ مانگنا یہ ہیں۔

۱) مٹی۔ جو چاہیں۔ دیو منش۔ ناری اور ترنج۔

۲) اندری جو پانچ ہیں جسم۔ تین ناک۔ آٹھ ماور کان۔

۳) کانے جو چھ ہیں (۱) ہر تھوی کانے (۲) جل کانے (۳) تیج کانے (۴) با یو کانے۔ (۵)

نہسپتی کانے۔ (۶) تیس کانے ۛ

۴) یوگ (غریب) تین ہیں۔ من یوگ۔ پچن یوگ۔ کانے یوگ۔ انکی زیادہ تفصیل کرنے سے پندرہ

یوگ ہوتے ہیں ۛ

ہے۔ یہ وہ گیان ہر ایک جیو کے لئے ہیں۔

نہیں کے سوا وہ بدن آئینہ شکنی سے روپی پارہہ ڈاکے سے لڑنے والی شے کے جانشین اور گیان کہتے ہیں اور وہ گیان وہ طبع کا ہوتا ہے۔ ایک ہو پتیر۔ جو خود بخود دیر تاریکی اور شیر قند کو کھنم سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے گن پر چند جوتھیا کرنے کی دوسرے کسی کسی انسان کے چوتھا ہے مہیا اور شلی کا ذاب الاقتان کے جو متی۔ شرقی۔ اور ادوہ گیان ہوتا ہے۔ اس کو گنتی۔ کو شرقی۔ اور کو نور وحی کہتے ہیں۔ کسی دوسرے جیو کے گمان کی بات جانا من پرید گیان ہے۔ تمام دنیا کی ہر حالت سابقہ۔ موجود اور آئندہ کو جانا کیوں گیان ہے۔ گیان کی لیاؤ و شریعت ہم اس پہل کر دینگے

(۳) امور تکانہ اصل میں جو امور تیک ہے مگر جسم کے ساتھ مور تیک بت جیسا جسم جو کو تمام عوی اسکی شکل جو جاتی ہے

(۴) کرتا جیو پہل کے تعلق کی وجہ سے رنگ۔ دلیش۔ کرودہ۔ مان۔ انہ۔ وجہ۔ وغیرہ جذبات کا کتاب۔ جن سے گل کر مہیا ہوتے ہیں اور آتما کے ساتھ ان کا سنبندہ (تعلق) ہوتا ہے۔ کرموں سے ظہور (جسم) بننا ہے۔ اس سے ہر قسم کے کام۔ چلنا۔ پھرنا۔ چڑنا۔ ملانا مکان بنانا۔ کپڑا بنانا بنی گھر بننا وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جو ان سب کا کرتا ہوتا ہے۔

(۵) اپنی دہر پران چوکی جسامت اس کے جسم کے مطابق ہوتی ہے جیسے چوڑی میں چوڑی اور لمبی میں لمبی۔ ویسے جو سنگیات پر دیشی ہوتا ہے۔ تمام دنیا میں پہل گستا ہے۔ (۶) جو گنا۔ جیسے کہ۔ دکھ۔ کا جو گئے والا ہوتا ہے

(۷) سنسار تبت۔ سنسار میں جیو وہ طبع کے ہیں (۱) ستھار یا غیر متحرک (۲) ہوس یا متحرک ستھار وہ جیو ہیں جو اپنی خوشی سے مل جل نہیں سکتے۔ انکی داغ متیں ہیں۔ (۱) پتھوی ملنے والی زمین وہ جیو ہوتی ہیں جس میں کلینے تمام قسم کی وسعت (پتھو وغیرہ) (۲) جل کائے جل دھانی، ہی ہے جسم میں کا (۳) تھ کائے (آتش) آگ ہی ہے جسم میں کا (۴) اہو کائے

(۱) سپریش انندی (۲) آچر (۳) کاسٹریل (۴) ساٹھ سو اس - ہوانندی کے پانچ سو ستی
 سو کوہہ ہوا - اور زبان و سخن ہی - تین انندی کے ناگ اور ناگرہ پانچ سو ستی ہیں - ہوانندی
 کے آٹھ سو نو سو کے ۸ پانچ سو ستی ہیں - پانچ انندی ہیں دو طرح کے ہوتے ہیں - سبکی اور سنگی
 سنگی میں کان زیادہ ہو کر پانچ اور سنگی کے میں زیادہ ہو کر دس پانچ سو ستی ہیں - یہ دونوں
 کا بنیم سنار میں تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) گر گچ - حل سے چھ انسان و مردان کا (۲)
 سنوہ چین - وہ جن حل مختلف چیزوں میں لورنی کٹنے سے چھ بہت سے کپڑے کو بول کا (۳)
 کتا دک - وہ جو دھوچھہ دیو اور نارکی کا - جس میں پانچ و حاری ہوتے ہیں

۴) آپریگ - مٹی - آپریگ کے صفہ ہانسنے کے ہیں جس کی دو تہیں ہیں - دو ٹوٹو پیوگ -
 گیان آپریگ - درشن سے ہر کسی شے کی صفہ موجودگی معلوم کرنے سے ہے - گیان اُس شے
 کے تفصیل اُڑاتے کو کہتے ہیں - درشن ہر قسم کا ہر نام ہے (۱) پکھوہ درشن - آٹھ سو دیکھا (۲)
 اچکھوہ درشن - آٹھ سو کچھوہ درشن - پانچ سو (۳) اور درشن - اووہ گیان کے
 ذریعہ کسی چیز کی موجودگی معلوم کرنا (۴) کیول درشن - کیول گیان کے ذریعہ سے ہوتی (۵) کھٹ آٹھ
 سے نظر آنے والی (۶) ادھنی (۷) لطیف یا آٹھ سے نظر آنے والی (۸) شے کی صفہ موجودگی کو جاننا (۹)
 کیول جگوان کی نسبت یہ نہیں کہلایا گیا کہ پہلے ان کو شے کی موجودگی کا گیان ہوتا ہے پھر اس سے
 اس سے تفصیل دار کر دیکھ کر ہر شے کی ہر حالت کو تکلیف جانتے ہیں - تاہم جگوان اس امر کے کہ درشن
 حقیقی اور گماندہنی طبعہ و مفہوم کر رہی ہیں - اس لئے کیول درشن - اور کیول گیان - علمی و عقلی ہوتے
 گئے ہیں +

گیان آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) حقیقی (۲) شرفی (۳) اور (۴) ہنر پر ہونے کیولی (۵) کو حقیقی
 دیکھ کر (۶) حقیقی انندی اور (۷) کے ذریعہ جو جاننا ہوتا ہے (۸) حقیقی گیان ہے - حقیقی گیان سے
 کسی شے کو جان کر حقیقی حقیقی بات کے تعلق سے دوسری بات کو جاننا حقیقی گیان کہلاتا ہے -
 مثلاً ہر اکا ہن سے گنا مٹی گہا ہی ہے مگر یہ جاننا کہ اس کے گنے سے تکلیف ہوگی شرفی گیان

پہلے دانا نہیں مٹاؤ ورنہ اس تک نہ ہے تو ایسا کرنا گنہہ و رشتہ نگار تا پہلے رشتی اور پھر با
 میان اس کے معنی میں رشتی بھی کہتے تھے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ اُن کے مت میں تو خود
 ایشور کی ہستی تک کا کھنڈن پایا جاتا ہے۔ مگر اُن کو کوئی ناستک نہیں کہتا۔ جین مت
 میں ایشور کی ہستی سے انکار نہیں ہے۔ اگرچہ تو صرف اُس کی جین صفات بجت
 کرتا۔ کرم چل داتا۔ اور سب دیا پاک سے جس طرح کہ بنائے۔ و شیشک اور یدانت میں
 نام ہے۔ انکار ہے۔ لیکن صفات کی بابت تو ازراہ باب میں بھی بہت سا اختلاف ہے۔
 چند صفات کے نام سے جین مت ناستک نہیں کہلاتا۔ اور باقی آپ کو میری اس
 کتاب کے پڑھنے سے خود معلوم ہو جاوے گا کہ جین لوگ سوگند اور چُن و پاپ سب کو کتنے
 ہیں لہذا جین مت کو ناستک کہنا سراسر حماقت ہے۔ اس تک کی چار جہتی متیں ہیں۔
 (۱) برہم۔ وجوہ۔ دایا بادی یعنی ان ہر سر کو طحہ و طحہ و نامادی ماننے والے جیسے بنائے
 و شیشک اور تارہ ساجی (۲) جیو دایا بادی یعنی پرماتما اور جیو اتما کو ایک۔ اور مایہ یا مادہ کو
 طحہ ماننے والے جیسے جین اور سانکھدس (۳) برہم بادی یا سہ ازومت کے ماننے والے جیسے
 مسلمان و عیسائی (۴) برہم جیو برہم بادی یا سہ ازومت کے قائل جیسے ویدانتی ناستک وہ
 ہیں جو صرف مادہ ہی کو مانتے ہیں اور پرکوک کو نہیں مانتے۔ ایسے چار واک ہیں

دوسرا عقیدہ

جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو نسا میں گھماتا ہے
 جیو اور مادہ کا تعلق اگرچہ مادہ ہی مگر سانت ہے

دنیا میں ہر شے اپنے گن اور پاپ سے جانی جاتی ہے۔ گن (صفت) اور پاپ (جہاد) ہے جو ایک شے
 کو دوسری شے سے تفریق کرتا ہے۔ اُس شے کی ہر حالت میں موجود رہے اور تین وہ شے جو ان میں

کرم کرنے میں سوتھتر وہ پہل جیسے ہیں پرتھتر کا یہ مطلب ہے کہ انسان کرم کو نہ
 تک سوتھتر فرماتا ہے۔ کوسہ یا نہ کرے۔ لیکن جب کہ کتاب ہے تو پھر وہ یہ یعنی دوسرا
 کرم کے میں ہیں جو مانا ہے۔ پھر اس کا اپنا کچھ اختیار نہیں رہتا۔ مثلاً ایک شخص اگر اختیار
 ہے کہ وہ شراب پیے یا نہ پیے۔ وہ سوتھتر ہے۔ لیکن جب شراب پی لی تو پھر وہ
 اس کے فٹے کا بس میں جو مانا ہے۔ اس مسئلہ میں لوگ یہ کہہ کے مئے ایشور کرتے
 ہیں۔ لیکن نہ معلوم پھر وہ لفظ ایشور کے مئے کرم کے کیوں نہیں کہتے۔ نام ملا یا کوک
 ترو نہ لا کے منہ جو ذیل شلوک میں ایشور کے مئے کرم کہی گئے ہیں۔

ज्योर्ध्वीर्ध्वान् . त्विति : दृक्भावः ।

कालो ग्राह ईध्व कर्म वैवमः ।

भगवति कर्माद्ये म्याः कलांतः ।

समाय तामग्रि पुत्र कृत्स्न

اس طرح ایشور کے کرتاوند نیلے کاری ماننے کا مسئلہ تلافی بہدال ہے۔ اور یہ دنیا ہیو اور
 پھل کے خالق سے پیدا ہونے کے خلاف کرشموں کا نام ہے۔ اور انا دہی ہے۔ کوئی
 خاص ملحدہ طاقت اسکی خالق نہ ظن نہیں ہے اب اس موقع پر یہ بات قابل غور ہے کہ
 جب عین مت ایشور کو کرتا اور کرم پھل مانا نہیں یا نشا کو کیا و فاسک
 مت ہے؟ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ فاسک سے کیا مراد ہے۔ اس کے لئے شاکا
 میں دو آگن اور بیسے ۳۰ ہاد ۲ سوتر ۹۱ ملاحظہ کیجئے جو اس میں ہے

द्वैष्टिका

اس کا بجا شیعہ ایسے چند سو ری نے اس طرح کیا ہے۔

ग्राह्यं प्रलोकदिमिरिह्यग्राहिका तद्विमरीवरे वाहाक

پرتھتر۔ لیکن اس کے نام پرتھتر میں اس کی کلاس

اس کا بجا شیعہ اپنی نے اس طرح کیا ہے۔

لکھنے نہیں چاہتے۔ شاید اسی واسطے ہندوؤں نے منتر شری پیدا کرنے کا کام پہنچا کے سپرد کیا
 تاش کرنے کا ہمیش کے اور پائے کا ہاشنو کے۔ اس طرح ایک ایثور سے تین ایثور بنایئے
 لیکن دراصل یہ صدیہ کے تین گنوں اپناؤ۔ تے۔ اور دھرو کے نام ہیں جن کا مطلب ہم سے
 منحہ پر بیان کیا ہے۔ ایثور کو نیا لے کاری مانتے ہیں۔ اس کے تین بڑے گنوں۔
 سروگیہ۔ سروشکتی بان۔ اور دیالو پر بڑا دھبا لگنا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کو تو ال کسی چور کو
 نقب لگاتا ہوا دیکھ کر چشم پوشی کرے اور کھڑا تاشا دیکھتا رہے۔ اور جب وہ چر مال
 اٹھا کر لے جانے لگے تو فوراً گرفتار کر لے کہ آپ ہی بتلائیے کہ آپ ایسے کو تو ال کی نسبت
 کیا خیال کریں گے؟ اسی طرح دیا لوالا ایثور کا فرض ہے کہ وہ بیوہ کو گناہ کرتے وقت منع
 کرے کہ اس وقت تو چپ چوڑا تاشا دیکھتا رہے اور پھر سزا دینے کے لئے تیار ہو جائے
 شہر کا حاکم اگر پیشتر سے یہ جان لیوے کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ شہر کو لوٹنے والا ہے۔ تو
 اسکو مناسب ہے کہ وہ فوراً بندوبست کرے۔ کہ جان بوجھ کر شہر کو لوٹنے والے۔ اور
 بعد ازاں ڈاکوؤں کو گرفتار کرے۔ اگر کوئی چور چوری کرتا ہے تو یا تو وہ ایثور کے حکم سے کرتا
 ہے۔ اگر حکم سے کرتا ہے تو پھر گرفتار کیوں جوتا ہے؟ اگر وہ ایثور کے بدون ٹھیکے کرتا
 ہے تو ایثور سروگیہ نہیں ہے۔ اگر ایثور سروگیہ ہے۔ تو منع کیوں نہیں کرتا۔ اگر منع نہیں کرتا
 تو سب شکستیاں نہیں ہے۔ اگر سزا دینا چاہتا ہے تو دیا لو نہیں ہے۔

معترضین۔ جو کرم کرنے میں سوتنتر (خود مختار) ہے۔ مگر پھل بھگتے ہیں پرتنتر (محتاج) ہے
 جینی۔ پرتنتر سے کیا مراد ہے؟

معترضین۔ پرتنتر کے معنی دوسرے کے، احمین (محتاج) کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ
 پھل بھگتے ہیں وہ ایثور کے احمین ہے۔

جینی۔ یہاں پر آپ نے لکھا ہے ”سے ایثور مراد لینے میں غلطی کھائی ہے۔ ایثور کے کرم پھل
 دینے پر جو اعتراض ہیں وہ آپ سب ٹھن چکے ہیں۔ ان کو پھر دہرا فضول ہے۔ دراصل

لو اس میں اسکتی ہیں کیا فرق رہا؟

معتبر عرض۔ ان حالات کا جواب سہولت سے اس کے اور کچھ نہیں دیا جاسکتا کہ یہ بات ختم ہو رہی ہوتی ہے۔ اس میں دلیل نہیں چل سکتی۔

جیسی جس میں دلیل نہیں چل سکتی وہ بات معتدلیت سے گربانی ہے اور عقل مندوں کے ماننے لائق نہیں رہتی۔ اچھا اگر ان باتوں کا جواب آپ نہیں دے سکتے تو یہ تو جملایہ کہ ایثار کی سرکشی رہنے میں کیا غرض تھی۔ کیونکہ اپنی غرض تو معلوم ہوتی ہی نہیں۔ کیونکہ وہ دین پر جم ہے۔ اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ ہی کہیں گے کہ وہ وجود کی خاطر ہے۔ اس صورت میں وہ غرض پارہم پر مبنی ہو سکتی ہے یا انصاف پر۔ مگر سرکشی رہنے میں یہ دونوں باتیں بھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جب جو پہلے کی حالت میں سستی و استقامت میں پڑے تھے تو ان کو کچھ دکھ نہ تھا۔ لیکن ایثار کرنے ان کو سنسار پرکھیں ڈال دیا اور دکھ دیا۔ یہ کو سنسار کم ہے اور اگر جم ہی کو سنسار ہوتا تو ایثار سنسار میں سب چیزوں کو سبھی پیدا کرتا۔ لیکن سنسار میں کوئی امیر اور کوئی غریب کوئی سبھی اور کوئی دیکھی ہے۔ اس لئے سرکشی رہنے کی غرض ہم پر مبنی نہیں ہو سکتی۔ ہائی ما انصاف اس کو پہلے کا مسئلہ روک رہا ہے۔ آپ کے پہلے کا مسئلہ مسلمانوں کے مسئلہ قیامت جیسا ہے۔ جیسے وہ لوگ انسان کو مسئلہ کے بعد قیامت تک قبر میں پھاڑتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی کروں گے پہل کو چار ارب ۲۶ کروڑ سال تک زیرِ پنجہ رکھ کر چوہوں کو اس عرصہ دراز تک حیات میں رکھتے ہیں۔ جس میں وہ سب چارے شکار ہوتے ہیں کہ بچتے چارے کروں کی سزا کیا تجویز ہوتی ہے۔ اس قصہ عرصہ دراز تک کھوں کے پہل کو محل التوا میں رکھنا ایسا وہ میں کمزوری دکھاتا ہے۔ اور اس کے انصاف پر مدح لگاتا ہے۔ مگر سرکشی پیدا اور پہلے کا مسئلہ متنازعہ جس ایک ایثار میں نہیں لے سکتے پیدا کرنا جس کا سہارا ہے وہ ناش نہیں کر سکتا۔ امت اور مذہب دونوں ایک جگہ

جینی۔ دوست! آپ کا بدن بالذیل کے پیدا کرنے کا مسئلہ تو سالانوں کے مسئلہ کن فیکون سے بھی مشکل ہے۔ پھر ان پچاسوں پر کیوں نامکملات کا انجم نکلتے ہو۔ ایٹور میں خواہش کا پیدا ہونا اس کے آئندے کن کے خلاف ہے۔ کیونکہ نئی خواہش جب ہی پیدا ہوتی ہے جب پہلی حالت میں کچھ کوک پہنچتا ہے تو کیا ایٹور بھی وہی رہتا ہے۔ ؟

معترض۔ نہیں۔ خواہش جو دوس کے کروں کے پورینا سے پیدا ہوتی ہے۔

جینی۔ تو یہ جو دوس کے کرم جو ایٹور کے آئندے میں کن تک میں گھن ڈال دیتے ہیں۔ اور ایٹور

کو بھی کام کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ آپ کے سرب فلکیاتان ایٹور سے بھی زیادہ طاقتور

ہوتے۔ اور ایٹور بھی کروں کے بس میں تھا۔ اور اس طرح تین چیزوں میں ایٹور۔ چوہ۔ پرکٹی

کے علاوہ جن کو آپ انادی مانتے ہیں کرم ایک اور شے انادی ہو گئی۔ اور ایک اور شبہ

پیدا ہوا کہ جو دوس کے کرم چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک کیوں خاموش رہے۔ اور اس

حوضہ دراز تک ایٹور کیوں بیکار پڑا۔ کیا اس نے بھی ایک ارب ۳۲ کروڑ سال تک سرشٹی

کا کاروبار کرتا رہنے کے بعد تنگ کر اس ہی حوضہ تک آرام کرنا چاہا جیسے کہ انسان دن کی

محنت کے بعد رات کو آرام کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ سرب فلکیاتان نہ رہا۔ اور مشکل

دنیا داروں کے کمزور ہو گیا۔ جن کو کاروبار کرنے کے بعد زائل شدہ طاقت حاصل کرنے

کے واسطے آرام کرنا ضروری ہے۔ اور ہاں یہ بھی تو بتلا دیجئے کہ جب اس حوضہ تک سبکی حالت

میں رہے یا وہ بھی ہیں۔ مغرب و اسے رہے یا بدن شریہ۔ کرم ان کے ساتھ رہے یا ان سے

طاقتور۔ اگر آپ کہیں کہ سبکی رہے تو پھر سرشٹی پر چکر اور جگت میں پیدا کر کے جو دوس کو

ڈکھ دینا دیا تو پھر مشترکہ مناسب نہیں تھا۔ اور اگر کہیں کہ وہ بھی رہے تو حوضہ تک بلا وجہ

و کہہ دینے سے ایٹور نیلے کاری اور مالو نہ رہا۔ اگر وہ کہیں کہ وہ دونوں رہے۔ اور

کرم ان کے ساتھ رہے تو اس حوضہ تک بیکار کیجئے وہ کہتے ہیں۔ کہ میں کی بنیادیت جو

مسئلہ کو چکر میں لانے کی ہے نہ نکل نہیں ہو سکتی۔ اگر بدن کرم اور بدن مغرب رہے۔

جیسے کہ عظیم کلچر اسٹوڈنٹس سے عظیم محال کر خود اس میں انھیں ملتا ہے۔ اسی طرح جو انھیں خود اپنے کئے ہوئے گرم سے بندھ جاتا ہے۔ اس میں کسی اور سے کو دخل نہیں۔ لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ کمبل دانا لٹنے میں ایڈورس کے وندہ بڑے بڑے الزام مائدہ ہے۔

مقرر عرض وہ کیا الزام ہیں؟ جینی۔ آپ ایڈورس کی صفات کن کن ہی مانتے ہیں؟ مقرر عرض سب سب وہ پاک۔ ایڈورس ایک شریعہ نگار۔ نائنے کاری سوار و خود و خود۔ جینی۔ جو شے سب وہ پاک جوتی ہے اس میں حرکت نہیں ہو سکتی جیسے کہ آکاش۔ حرکت بدون کوئی فعل نہیں بن سکتا اور اس تک ایڈورس شے نہیں بنا سکتا۔ اس لئے سب وہ پاک اور ایڈورس ایک ایڈورس جگت کرتا نہیں ہو سکتا۔ ایڈورس سے سب تک شے نہ بنایا جاسکے جو ہی سے تو اسلامی مذہب میں خدا کو سب تک بنا کر اس کو وحی مسمیٰ پر بٹھلایا ہے اور اُس کے ہاتھ سے انسان کا پتلا بنایا ہے۔

مقرر عرض جب سب شے انسان۔ ایڈورس چار رب ۱۲ کروڑ سال کے عرصے تک جس کو ہم برہم لہری کہتے ہیں بالکل یکساں رہتا ہے تو پھر اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ **एकः बहवसां** میں ایک ہوں ایک ہو جاؤں "تو وہ اسی وقت اپنی امنت شگفتی سے جگت کی رچنا کرتا ہے۔

جینی۔ کیا ایڈورس جگت کی رچنا مسلمانوں کے مسئلہ کن نیکون کے مطابق کرتا ہے؟ مقرر عرض۔ نہیں۔ مسلمان تو یہ مانتے ہیں کہ خدا دنیا کو نیستی سے ہستی میں لایا۔ ہم ایسا نہیں مانتے۔ کیونکہ نیستی سے ہستی تو ہر جی نہیں سکتی۔ جیسے سفر میں سے مدد و مدد نصرتی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم تو یہ مانتے ہیں کہ مادہ جو پہلے کی حالت میں ہے مادہ وہ ہوتا ہے اس ایڈورس مستقل جگت رہتا ہے اور ہر دن کو نئے اعمال کے مطابق جو دن ملن باپ کے ایک دم ہر حالت میں پیدا کر رہتا ہے۔

نہیں آتا جیسے کہ آواز نظر نہیں آتی۔ مگر مادہ کی ایک نہایت ہی لطیف شکل ہے
 اور بڑی ہی طاقتور ہے۔ آپ نے نو نو گراف تو بہت دفعہ دیکھا ہو گا جس وقت اس میں
 آواز بھرتے ہیں اگر آپ اس وقت دیکھیں تو کرم خلوصی کا مسئلہ بھی آسانی
 سے آپ کی سمجھ میں آ جائے۔ نو نو گراف کے اندر صلیح کا بنا ہوا ایک گول سلنڈر
 ہوتا ہے۔ اس سلنڈر پر ایک سوئی لٹائی جاتی ہے جب کوئی آدمی جودن کے
 سامنے اپنی معمولی آواز میں گاتا ہے یا بولتا ہے تو اس آواز کا زور جو نظر نہیں
 آتی ہے سوئی پر جا کر پڑتا ہے۔ سوئی سلنڈر پر باریک باریک لکیریں نکال دیتی جو
 سلنڈر مشین کے ذریعہ چلتا رہتا ہے اور سوئی اس پر لکیریں کشتی رہتی ہے۔
 یہ لکیریں ایسی کچھ جاتی ہیں جیسی برسات کے موسم میں سڑک پر گاڑی کے چلنے
 سے کھانچے پڑ جاتے ہیں جب سوئی کو ان نشانات کے ایک سرے پر رکھ دیتے ہیں
 اور مشین کے ذریعہ سلنڈر کو چلاتے ہیں تو پھر وہی آواز نکلنے لگ جاتی ہے۔ حال
 میں آواز کو سلنڈر کی بجائے پلیٹ میں بھرتے ہیں۔ جیسے نو نو گراف میں آواز
 نہایت لطیف شکل بن کر سلنڈر پر لکیریں بنادیتی ہے۔ اسی طرح من بچن کا سے کرم
 سے سبزی کرم ایک حرکت پیدا کرتے ہیں اور اس سے ایک لطیف طواف سامع
 پر ہو جاتا ہے۔ اور جیسے نو نو گراف کے ہول کے سامنے گانے کی آواز سے گانا۔
 رونے کی آواز سے رونا۔ اور مٹی کی آواز سے پھٹنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح
 جس قسم کا کرم انسان کرتا ہے اس سے اسی قسم کا نتیجہ ہو جاتا ہے۔ بس یہی کرم خلوصی
 کا اصول ہے۔ بلکہ میں جیسی بڑی طاقتیں ہیں۔ زہر میں مارا ایلنے کی قوت۔ اویات
 میں شفا کی طاقت۔ قذائیں خون۔ ہڈی۔ ویدج وغیرہ بن جانے کی قوت ظاہر
 خلائیں ہیں۔ یہ سب آتما خود اپنے ہی مکر وہ۔ مان۔ مال۔ لوہہ وغیرہ جاذبات سے جن کو
 بھاد کرم کہتے ہیں اپنے گرد پگڑی کرکرم جن کو دربیہ کرم کہتے ہیں جمع کر لیتا ہے۔

انہماں کی کیا طاقت تھی کہ اُس کے کام میں دخل و مقول کر سکتا۔ دوسرے سنہا میں
گیان جہاں لایا جاتا ہے۔ جن اور ہم کی سوج دگی میں لایا جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جیو میں
گیان لایا جاتا ہے۔ جیو کے سوائے گیان کہیں نہیں لایا جاتا۔ لہذا جیو کے سوائے
کوئی اور گیان مانا نہ ہو۔ یہی ثابت نہیں ہو سکتا۔

معتزض۔ اچھا خیر ایشور سرشتی کرتا نہ یہ سبھی لیکن نیائے کاری تو ضرور ہے۔ کیونکہ
کوئی چور نہ بخور جیل میں نہیں جا پڑتا۔ چور کو چوری کی منشا دیکر جیل میں بھیجنے کے واسطے
ایک حاکم نیائے کاری کی ضرورت ہے۔

جیلنی۔ یہ بھی متبادرا ہم ہے۔ کیونکہ فرض کرو کہ ایشور کو کسی شخص کی بد اعمالی کی وجہ سے یہ منظور ہے
کہ اُس کا رویہ یہ چین لیا جائے تو وہ خود تو چھینے آتا ہی نہیں۔ آخر کسی چور کو کچھ چوری
کرتا ہے۔ لیکن اس چور کو چوری کی منشا ملتی۔ پکتنے ہیں۔ اس میں چور کا کیا تصور ہے
اُس نے تو چوری ایشور کے حکم کے مطابق کی ہے۔ لہذا آپ کی مثال غلط ہے۔ کسی
بد عمل کی منشا ملنے کے واسطے کئی کاروں کی ضرورت ہے۔ اصلی کارن تو بد فعل ہی ہے
دوسری مت (دلت غلطی) کارن ہیں۔ جیسے چوری کے معاملہ میں۔ حاکم۔ پولیس۔ جیل وغیرہ
ہو جاتے ہیں۔

معتزض۔ لیکن کرم بے مان اور بے گیان ہونے کی وجہ سے خود جزا سزا کچھ دے سکتے ہیں۔
جیلنی۔ اصل میں کرم غلطی کو آپ اچھی طرح سمجھ نہیں۔ اس کا مفصل بیان تو ہم آگے چل کر
کریں گے۔ یہاں صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ کرم ہم میں۔ بچن۔ کائنات سے کرتے ہیں۔ وہ
نجات ہی لطیف شکل میں جاری رہی کہ تو پر ایک پردہ سنا بناتے ہیں۔ جیسے پانی بادل
کی شکل میں ہو کر سورج کو چھایا کرتا ہے۔ اس پر منکری کاران شریر۔ یعنی کرموں کا خلاف
کرتے ہیں۔ یہی کرموں کا بدھ ہر طرح طرح کی تکالیف دیتا ہے۔ اور اپنی قوت کشش سے
سے ہر کو ایک کتاب ہے وہ سرے غالب میں لے جاتا ہے۔ کارمان شریر آنکھوں سے نظر

یہ کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کوئی کتاب ہے کہ یہ فطرت سے مرکب ہوئے کی وجہ سے
 وہ جن بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ اور جو شخص نہیں پہنچا وہ اس کے بنائے ہوئے نہیں۔
 معترض۔ قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے جیسے کہ سورج ہمیشہ پررب سے
 نکلتا اور ہم میں چھپتا ہے۔ ام کے درخت سے ام ہی پیدا ہوتا ہے۔ انار نہیں ہوتا بلکہ نیم
 اور قاعدہ ہیجان مادہ میں خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک گیان دان مشرب
 فکیتہ مان فکیم کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ضرور ہے۔

جینی۔ مادہ میں غبی (باقاعدگی) ایک ٹن ہے جس کی وجہ سے قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور
 قاعدہ پایا جاتا ہے۔ سرچ زمین کے گرد گھومتا ہے اور اپنا دور دورہ میں گھٹنے میں خم
 کرتا ہے۔ اس لئے چوبیس گھنٹے کے بعد اس ہی جگہ آ جاتا ہے۔ یہاں سے وہ پہلے
 روز چلا تھا۔ لہذا سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ سے نکلتا اور ایک جگہ چھپتا نظر آتا ہے۔ یہ سورج
 میں غبی ٹن چمکے کی وجہ سے ہے۔ ام سے ام ہی اس ہی غبی سے پیدا ہوتا ہے۔ ان
 باتوں سے کسی گیان دان اور مشرب فکیتہ ان ایٹور کا انجان کرنا ہوا دانی ہے۔ کیونکہ قدرت
 کے کاموں میں بہت سی باتیں فصول بھی ہوتی جاتی ہیں۔ مثلاً بارش جب ہوتی ہے تو دریا
 اور سمندر میں بھی ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی گیان دان کا ہاتھ چڑھا تو بارش کو منسودہ
 کیتوں میں ہی رہتا۔ جہاں اس کی ضرورت ہے۔ دریا اور سمندر میں ہر سا کراچی سے قوتی کا
 ثبوت نہ دیتا۔ اس لئے یہ جان اور بے گیان مادہ کے کام ہیں۔ نیز یہ آپ کی باقاعدگی
 کی دلیل ہر جاتی ہوتے کی وجہ سے ناقص ہے۔ کیونکہ باقاعدگی گیان دان جیو اور بے گیان
 مادہ دونوں کے کاموں میں ہوتی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انسان قدرتی چیزوں کی ساخت کو
 بھی اپنے گیان سے بدل دیتا ہے۔ جیسے کہ اُس نے مسمولی آم سے مسمولی آم۔ اور مسمولی پر
 سے مسمولی پر جو حیرت انگیز ہے۔ یہ تہذیبی ایجاد سے اس کے بے جان اور بے گیان چمکے
 سے ہی تو ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی مشرب فکیتہ ان ایٹور کا داخل ہو تو انسان ضعیف

ایثار کو دنیا داری کی کسی قدرتی شے کہ جتنا ہوا نہیں دیکھا۔ اس لئے اسکو کرتا
ماننا ٹھیک نہیں۔

معتبر ص - اگر کسی شخص نے کبھی کوئی نیکو کام نہیں دیکھا اور اسے ایک مینر بنا لیا
ہے۔ تو کیا اسکو یہ ماننا چاہئے کہ اس کا کوئی نیکو کام نہیں ہے۔

جینی - نہیں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جب پہلے بننے پر تکیہ سے یہ بات جان لی ہے کہ
لکڑی کی اس تہم کی چیزوں پر بنائی بنا ہوا ہے تو ہر مینر کے بننے میں بھی جینی
کا اثر مان کر سکتے ہیں۔ اس قسم کا قیاس قدرتی چیزوں میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
پہلے ان کا کچھ پتہ نہیں دیکھا۔ دوسرے دنیا کے مرکب ہونے کی دلیل کو کرنا
و شے میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دلیل غرضی ثبوت ہے۔ دوسرے
یہ کہ دنیا کو کبھی کسی نے غیر مرکب یا پاؤں پر نہیں دیکھا۔ جب تک پہلے یہ ثابت نہ
ہو جائے کہ دنیا کی اشیا کبھی پرانے مرکب تھیں تب تک یہ دلیل پیش نہیں ہو سکتی
اس میں اسدہ ہینو ابھاس ہے۔ نمبر کے کرنا اور دنیا میں فعلی لازمی نہیں ہے جیسا
کہ آگ اور دھوئیں میں ہے۔ ایسا فعلی پر کرتی اور دنیا میں ہے کہ کرنا اور دنیا میں
اس لئے اس دلیل میں اکثوت کر سیتو ابھاس ہے۔

معتبر ص - دنیا کا کرتا پر مینر ہونے میں مشدہ پر مان ہے۔ وہ بتلا تا ہے کہ مینر شے کا کرتا ایسا ہوتا
ہے۔ ویدکس کا بتلا ہوا ہے۔ ۹۔

معتبر ص - ایثار کا۔ جینی - تو پھر آپ کی اس دلیل میں ان انیہ آشورے دوش ہے مینے
ویدکے پر مان ہونے کا انحصار ایثار واکہ ہونے کی وجہ ہے۔ اور ایثار کا کرتا ہونا ویدکے
کچھ پر ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کسی مینے سے کہا ہوا ہے کہ تمہارے دعویٰ کا کیا
ثبوت ہے اور وہ ثبوت میں یہ کہہ کہ یہ میرا دعویٰ ہے۔ دوسرے وید کا ایثار واکہ ہونا
یا ہونا غرضی ثبوت ہے۔ اس پر دشمنوں میں غرضی ہے۔ کوئی کہتا ہے وید پر شے

ہوے دنیا کے سب کام ہو رہے ہیں۔

مقتضیٰ۔ جو چیز مرکب اور پرہیز والی ہوتی ہے اس کا کرتا کوئی ضرور ہوتا ہے جیسے گھڑا۔ جو مرکب شے ہے اس کا کرتا کہا ہے۔ اور کنگن جو سونے کی پرہیز ہے اس کا کرتا شفا ہے۔ ایسی طرح دنیا کا کرتا بھی ایسا ضرور ہے۔

یعنی۔ دنیا میں دو قسم کی باتیں ہیں۔ ایک جو خود بخود بنی ہوئی ہیں یا بنتی ہیں۔ جیسے پہاڑ، گہاں بادل۔ مینہ وغیرہ۔ دوسری وہ جو انسان کے بنائے سے بنتی ہیں۔ جیسے میز، گرسی۔ کپڑا وغیرہ۔ پہلی قسم کی چیزوں کو قدرتی یا اپنی ہی طاقت و قدرت سے بنی ہوئی کہتے ہیں اور دوسری کو مصنوعی یا بنائی ہوئی اسٹیا بکاتے ہیں۔ جو مصنوعی چیزیں ہیں ان کا کرتا پرنیکش دکھا رہا ہے۔ جو شے آپ نے دی ہیں وہ سب مصنوعی چیزوں پر صادق آتی ہیں اور درست ہیں مگر یہاں تو جھگڑا قدرتی چیزوں کا ہے۔ اس کا کرتا آپ ”پہان“ سے ثابت کریں۔

مقتضیٰ۔ ان کا کرتا ہونے میں انومان پرمان ہے۔ کیونکہ کوئی بناوٹ والی شے۔ بدون کرتا کے بنی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔

یعنی۔ مہاشی ! انومان پرمان کا انحصار پرنیکش پر ہوتا ہے۔ جیسے دھوئیں کو نکلتا دیکھ کر یہ انومان کرنا کہ یہاں آگ ضرور ہے۔ مگر دھوئیں اور آگ کا تعلق پہلے آنکھ سے پرنیکش دیکھا ہوا ہوتا ہے اس لئے دور سے ایک مکان میں سے دھواں نکلتا ہوا دیکھ کر وہاں آگ کی موجودگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ایسا کہ سرشتی کرتا ہوا۔ یا مینہ بادل وغیرہ قدرتی چیزیں بنا کر ہم کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اس لئے انومان غلط ہے۔ آپ نے ایک بڑھی کو گلہڑی کی چیز بنانا ہوا دیکھا۔ اس لئے آپ نے ہمارا ایسی چیزوں کا کرتا بڑھی ہوا کرتا ہے۔ بعد ازاں کہنے لگیں کہ ایک میز بنانا ہوا دیکھا تو آپ انومان کر سکتے ہیں کہ یہ میز بھی بڑھی کا بنایا ہوا ہے۔ لیکن آپ نے

معتبر ص۔ دنیا میں کوئی چیز بھی بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اس لئے اس دنیا کا بھی کوئی
کرتا ضرور ہے۔ جیسی۔ دنیا کا کون کرتا ہے؟
معتبر ص ایٹو جیسی۔ ایٹور کا کون کرتا ہے؟
معتبر ص۔ ایٹور کا کرتا کوئی نہیں۔ وہ خود بخود ابدی مادہ ہے۔

جیسی۔ مگر آپ نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ کوئی چیز بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اب آپ فرماتے
ہیں کہ ایٹور کا کوئی کرتا نہیں ہے۔ اس لئے آپ کے ایسا کہنے میں بیاگمات
دوٹ ہے یعنی آپ نے اپنے دعوے کی خود ہی تردید کر دی ہے۔ (۶) مادہ
وہ جو منہ چرہ کے ہوئے۔

معتبر ص۔ ہر تین چیزوں کو انادی اور بدون کسی کی بنائی ہوئی مانتے ہیں (۱) ایٹور (۲)
جیو (۳) پر کرتی۔ باقی چیزیں بنائی ہوئی ہیں۔

جیسی۔ باقی دیگر چیزیں کونسی بناتی ہیں۔ دنیا میں جو چیز ہے وہ ان ہی دو باتوں میں شامل ہے
اور دنیا ان کے ہی مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے گھوڑے۔ پیادے۔ سہاوی۔ افسر وغیرہ
کے مجموعہ کا نام فوج ہے۔ فوج کوئی دوسری چیز ان سے ملحدہ نہیں ہے۔

معتبر ص۔ ہم ایسا مانتے ہیں کہ پہلے میں یہ ظاہری مرکب دنیا پر انورپ ہو جاتی ہے اور چار
ہفتیں کو ڈس سال ویسی ہی رہتی ہے۔ اس موصفے کے گھر رستے پر ایٹور پر مرکب سرشتی
رہتا ہے۔ اور چار سال میں کر ڈس سال مرکب شکل میں رکھ کر پھر بذریعہ پہلے ہاش کر دیتا
ہے۔ اسی سلسلہ اور سرشتی کے بعد پہلے اور پہلے کے بعد سرشتی شکل دن و رات
کے چوتنی رہتی ہے۔

جیسی۔ جب آپ جیو اور پر کرتی کو انادی مانتے ہیں۔ تو دنیا کو جو ان ہی دو چیز کا مجموعہ ہے انادی
کہیں نہیں مان لیتے؟ غیرے کرتا کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ جب جیو
اور پر کرتی انادی ہیں تو ان کے گھر اور پر کیا ہے۔ لہذا۔ پھر مادہ ضرور بھی انادی ہیں جسکی

اور غاصبیتوں سے واقف ہیں۔ وہ دیکھتا ہے کہ سائیں داناں حکیم و فلاسفہ کہہ رہے ہیں۔ وہ اپنے
 مشاہدات و تجربیات سے اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں کہ دنیا کے چاہناات و مصنعات جن کو دیکھ کر نادان
 حیران ہوتے ہیں ان ہی دو ایکٹروں کے مختلف سماگ ہیں۔ اس ناکھاگاہ و دنیا کے یہی ہیرو
 اور ہیروئن ہیں۔ روح اور مادہ کی طاقتوں اور غاصبیتوں کو جانکھنڈ سفران سے بڑے بڑے
 کام لیتے ہیں جو کہ تفسیر کر کے سمرنیم کے ذریعے سینکڑوں کوسوں کی خبریں ایک منٹ میں
 ننگا پٹے ہیں۔ جس کا حال پاؤں معلوم کر سکتے ہیں۔ مادہ کو بس میں کر کے پانی سے اٹلی ہوساتے
 ہیں۔ آگ سے ریل چلاتے ہیں۔ کپڑا بنواتے ہیں۔ بجلی سے مٹی کا کام لیتے ہیں۔
 مکانات میں روشنی کراتے ہیں۔ نچے جھلواتے ہیں۔ ہم ان جاہلوں کے سوا کمال کہاں تک
 بیان کریں۔ ان لوگوں نے دنیا تاقوں کو سدھ کر کے اور پریوں کو مشیٹھ میں تار کے ان سے
 و دالین بنائے ہیں کہ ہمارے غمار سے پیسے دیکھنے والوں کی عقل حیران ہے۔ اور نظر بند ہے
 طایین میں لکھا ہے کہ راجہ راجن داس نے لٹکا کے بار میں پہن چکھا کیا کرتی تھی۔ اندھ چڑھا کیا
 کرتا تھا۔ اس کے کیا سنے ہیں۔ یہی ہیں کہ اس نے بھی جوا اور آگ وغیرہ سے اسی طرح کا کام
 لیا تھا جس طرح کہ آجکل یورپ۔ امریکہ و جاپان کے سائیں داناں لیتے ہیں۔ وہیں شامیروں میں نادان
 کو وہ یاد ہو کر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ سیتاجی کو کوڑنگ بن میں سے چڑا کر ایمان میں بٹھا کر لے گیا
 تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کے زمانہ میں لوگ کیسے سائیں داناں تھے۔ ہندوستان کے
 باشندوں نے عجب سے روح اور مادہ کی طاقتوں اور غاصبیتوں کو دیوی۔ ویرتا سمجھ کر ان کے
 آگے سر جھکا کر شریع کیا اور ان کو غلام بنا کر ان سے کام لینا چھوڑا۔ تب ہی سے طوق غلامی
 پہنا۔ فکر ہے کہ اب زمانہ بھر پٹا لگا رہا ہے۔ روشنی کا وقت آیا ہے۔ مناسب ہے کہ اس
 راز کو بھی طرح پرچھا دیا جائے۔ اور کرتا اور نیائے کاری کے مسئلہ کو متروک کر دیا جائے۔

کرتا اور نیائے کاری پر بحث کرتا اور نیائے کاری کے زمانے پر جو اعتراض ہوتے
 ہیں وہ ہم ان پر غور کرتے ہیں اور ان کو ایک جینی اور مقرر کی گفتگو کے پیرایہ میں لکھتے ہیں۔

یہ کئی بڑی دھڑکیاں اور ہڈیاں۔ آگ اور ہوا کی طاقت۔ اسی طرح دنیا کے احوال میں بھی اسی طرح کی طاقت کا کام کر رہی ہے۔ لوگوں نے لودہ کی مختلف طاقتوں کا یہی کچھ کچھ نام رکھ چکا ہے۔ چنانچہ ارش کا نام اند، ہوا کا نام ورن۔ تبدیل شکل کی خاصیت کا نام غلا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب کچھ کم سمجھ آدمیوں کے سمجھانے کے لئے جو سائنس کی باتوں کو بھی طرح نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ لوگوں نے ایک ایٹم کو دیا اور اُس کے اجزاء اور قوتوں وغیرہ کا پتہ لگانے والا مانا ہے۔ اسی طرح اُس کو جہیز کے کرم پہل دینے والا۔ اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں اپنی مرضی سے ڈالنے والی کے بہرہ پہلے جانے والا بھی مانا ہے۔ مگر یہ بھی اسی طرح نادانوں اور بچوں کا مٹی سے کچھ بنا ہے۔ کیونکہ روح اور مادہ کا تعلق قدیم ہے۔ اس خلق کی وجہ سے روح میں رنگ و ویش و مودہ پیدا ہوا ہے۔ رنگ و ویش مودہ کی وجہ سے۔ جیہ کہ روح۔ ان۔ مالہ۔ لوبہ وغیرہ۔

خواہشات نفسانی و حیلات لایعنی کا بانی بنتا ہے۔ ان خواہشات نفسانی اور حیالات باطنی کو
بھاد کرم کہتے ہیں۔ یہ بھاد کرم جزو دستوں میں جو اپنی کشش سے اپنے خوافی درجہ کرموں
کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ درمیان کرم مادہ کے لطیف ترین ذرات ہیں جو روح کو گھیرے رہتے
ہیں۔ سو روت کے بعد نیا قالب بناتے ہیں۔ اس طرح آداگون خود بخود روح اور مادہ کی طاقتوں
اور خاصیتوں سے ہوتا ہے۔ جیسے بشر کا کپڑا اپنے اندر سے رشیم نکال کر خود اس میں پسں جاتا
ہے۔ اور طوطا خود اپنے پاؤں سے غلی کو کیکر دکر اور اٹھ کر اپنے آپ کو گرفتار سمیٹتا ہے۔ اسی
طرح یہ جو خدا اپنے کئے ہوئے کرموں میں پھنسا ہے۔ جس قسم کی خواہشات جو کی جاتی ہیں۔
اس ہی کے مطابق اس کے حل ہوتے ہیں۔ جن کی کشش سے خود بخود چسکنا ہوا ایسے قالب
کی طرف چلا جاتا ہے جہاں اسکے ان خواہشات کے اچھی طرح پورا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً ایک
شخص بڑا ہی شہوت پرست ہے۔ جو ہر وقت ایسی ہی اویشیون میں نگارہ تھا ہے کسی نئی عورت
سے صحبت کرے تو ضرور وہ کہہ کر مارتا ہے کہ اس کے قالب میں جاوے۔ جہاں اس کو اپنی ان
خواہشات کے پورا کرنے کا بہانہ روک روک مسخرہ ملے۔ جو لوگ جبر و سنی، اور دیگر عمل (مادہ) کی طاقتوں

پر پیدایش، اسکے دمیت، اور مردہ قحطی، کو کٹے ہوئے کاظم ہے۔ مثال کے طور پر سوسے
 کو کیٹے۔ سونا ایک مہیر ہے۔ پیلان اس کا گن ہے۔ کپڑا۔ بالے وغیرہ زیور اس کے
 پر پائے ہیں۔ جب کرے کو تو کر کے بالے بنائے ہاتے ہیں تو کرے کی حالت کا کٹے
 (خوت) ہوتا ہے۔ بالے کا اٹھا دہید ایش ہوتا ہے۔ مگر سونا خود کاظم رہتا ہے۔ جو اس کا
 دہرہ قحطی ہے۔ غرضیکہ سونا خواہ کسی حالت میں اور کسی زیور کی شکل میں ہو اس کی
 قحطی میں یہ سب باتیں ہائی جاویں گی۔ اسی طرح دنیا کی ہر ایک چیز قائم ہے۔ خود کہی ضائع
 نہیں ہوتی۔ مگر تبدیلی شکل ضرور اختیار کرتی رہتی ہے۔ یہ تبدیلی شکل بعض دفعہ خود بخود ہوتی
 ہے جیسے پانی سے بادل۔ اور بادل سے چنہ بن جاتا ہے۔ اور کہی کہی انسان کی مکی ہوئی
 ہوتی ہے جیسے کرے سے بالا۔ اور بالے سے ہار بنا دیتا ہے۔ خود بخود بننے کی حالت
 کو قدرتی یا خود اپنی قدرت یا طاقت سے بنی ہوئی کہتے ہیں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی حالت
 کو مصنوعی یا بناؤنی حالت کہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ ایسی دو قسم کی بناوٹ نظر آتی ہے۔
 انسان نے بہت سے قانون قدرت کا مشاہدہ و تجربہ کر کے بہت سی قدرتی باتوں میں
 بھی دخل دیا ہے چنانچہ معمولی اکھوں سے قطعی آسم۔ معمولی ہیروں سے قطعی پیر پیدا کئے
 ہیں۔ انڈیل میں مصنوعی گرمی پہنچا کر بچے پیدا کئے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں جو کچھ کارروائی
 ہو رہی ہے وہ سب روح اور مادہ کی طاقتوں کی بدولت ہے۔ جو لوگ روح و مادہ کی ان
 خاصیتوں اور طاقتوں سے واقف نہیں ہیں وہ اس کارروائی میں ایک تیسری طاقت
 خدا یا ایٹور کا دخل بتلاتے ہیں۔ مگر کھلیہ کہنا نادانی ہر حال اور حقیقت کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے
 جب ریل اس ملک میں جاری ہوئی تو لوگوں کو بڑی حیرانی ہوئی کہ یہ گاڑی کیسی ہے جس
 میں نہ پیل لگتا ہے اور نہ گھوڑا۔ بدون پیل اور گھوڑے کے یہ کیسے چلتی ہے۔ اس کے اندر
 ضرور کوئی دیوی ہے جس کے زور سے یہ چلتی ہے۔ جس طرح ریل کے اندر دیوی کا ماننا
 نادانی کی نشانی ہے۔ اسی طرح دنیا کے ادھکاموں میں خدا یا ایٹور کا ماننا احم و گمان ہے

ساتھ موافق چہیترو کمال ملنے سے طبع طبع کے درخت اور پودوں کا جس طرح پھول پھول
 لگتے ہیں جس طرح نباتات کے تخم سے اور زمین سے درخت پیدا ہوتے ہیں اسی طرح
 انسان و حیوانات کے تخم سے انسان و حیوان پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے درختوں کے پتے
 پھول پھول خود بخود لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان و حیوان کے اعضاء جسم ہاتھ پاؤں
 منہ ناک وغیرہ بن جاتے ہیں۔ مصری کے کوزہ کو دیکھو اس میں چھوٹے چھوٹے چمکتے ہوئے
 زدے سب بظلمت کھپ جاتے ہیں۔ استغری چوڑے اور استغری ہی موٹے ہیں۔ کیا
 انکی راستے میں ان سب کو کسی طوائف نے طوطا یا طوطا بنانے کے لئے اس طرح جوشاے
 جس طرح سنار سنواری پتوں میں ڈال دینا۔ کھٹ زدے جوڑا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ کھانڈکی
 چاشنی کو کوزے میں بھر کر اور ان کو ایک خاص طرح پر رکھنے سے خود بخود بن جاتے ہیں۔
 جس طرح کھانڈکی چاشنی کو کھٹنے میں بھر کر ایک خاص حالت میں رکھنے سے یہ زدے خود بخود بن جاتے ہیں
 اسی طرح نباتات کے تخم سے آسکے موافق آب و ہوا و مٹی و موسم ملنے سے پھول و پتے
 اور تخم انسان و حیوان سے اعضاء جسم بن جاتے ہیں۔ جیسے و مصری کے زدے کسی
 کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اسی طرح انسان و حیوان کے جسم و درخت و پھول وغیرہ
 بھی کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ یہ سب مادہ کی قدر میں ہیں جو خود کو بھی ضائع
 نہیں ہوتا مگر تبدیلی اشکال کرتا رہتا ہے۔ وہ ہی مادہ جو پہلے تخم قحط درخت بن جاتا ہے۔
 پھر درخت ہو کہہ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ جس سے میز کرسی وغیرہ سلمان بنتے ہیں۔ پھر وہی
 گل میز کرسی میں مل جاتے ہیں۔ مٹی سے گھڑوا بن جاتا ہے۔ گھڑا پھوٹ کر پھر مٹی بن جاتا ہے
 پانی بھاپ ہو کر آسمان سے وہی بادل بن جاتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ وہی
 برف بن کر پہاڑ پر گر جاتا ہے۔ وہی سینہ ہو کر برف بن جاتا ہے۔ وہی دریا ہو کر بہتا ہے۔ وہی سمندر
 میں چلا جاتا ہے۔ پھر سورج کی گرمی میں بادل بن جاتا ہے۔ اس تبدیلی اشکال میں مادہ خود
 ضائع نہیں ہوتا کیونکہ ہر ایک درجہ اپنے گن و صفت پر پائے و حالت اور اتھا۔

انتیگر کا خیال اصل جنم کے بالادوں۔ مینڈک۔ کچرا۔ بیرج پٹی وغیرہ کا ان میں پہلے مردہ جسم میں بارش کا پانی گرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ دریاؤں کا پینا۔ سیلابوں کا آمد۔ انوار اور اقسام کے پھولوں پھلوں کا گنا وغیرہ وغیرہ جو کرشمے و نمایاں نظر آتے ہیں اور انسانوں کی عقل کو حیران کرنے میں یہ سب مادہ کی فیکٹیوں کا ظہور ہے۔ بعض آدمی۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ کو محسوس کرتے ہیں اور ان کو اربعہ عناصر کہتے ہیں یہ انہی غلطی ہے۔ دھرت میں پانی چاکر کلاوی بن جاتا ہے۔ سیلاب میں دہری پانی موتی ہو جاتا ہے۔ دھرم کی گیس اکسین و بیٹھین کے گتے کا پانی بن جاتا ہے۔ اکسین اور نائٹروجن کے گتے سے ہوا بنتی ہے۔ دھتھروں کو آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ رنگ وغیرہ غلوں چیزیں پھل کر پانی سیا بن جاتی ہیں۔ غرضیکہ یہ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ ایک ہی مادہ کی مختلف شکلیں ہیں۔ مادہ کو ہر ہی بین خلائی میں پڑ گئے۔ ساگھ میں پر کرتی اور دیانت میں ایسے کہتے ہیں۔ مادہ کی ہار بڑی طاقتور پانچا صیتوں کا نام۔ سبھا۔ ونیتی۔ کرم۔ اور پرینا ہے۔ سبھا و تبدیلی شکل کی خاصیت کو کہتے ہیں۔

نیتی متحرکہ اصل کا نام ہے یعنی جس شے سے جو چیز بننے کا دستور ہے اس سے دہری نیتی ہے۔ مثلاً آم کے بیج سے آم۔ انار کے بیج سے انار پیدا ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کہیں آم کے بیج سے انار اور انار کے بیج سے آم پیدا ہو جائیں۔ کرم حرکت کو کہتے ہیں اور پتھر کا کشش کر۔ اشیاء کی تبدیلی اشکال میں کمال یا وقت و موسم اور آکاش سے لینے جگہ بھی بڑا کام دیتے ہیں۔ جب پتھر جو کمال (دوسم) اور چھاد (سبھا) یا خاصیت (کسی درجہ) (شے) کے موافق ہوتے ہیں تو انوار و اقسام کی تبدیلی و اشکال ظہور میں آتی ہے۔ بھاؤ ڈوائے جنم کے پتھر۔ سبھا و کاشٹراف ہے۔ بھاؤ ڈوائے جنم سے مطلب وہ جنم ہے جس میں پیدا ہونے کی خاصیت موجود ہو یعنی وہ پتھر جس کی وجہ سے پانچاب ہو جانے کی سبب سے پائل جانے کے باعث اپنے پیدا ہونے کی خاصیت کو نکھر دیتا ہے۔

پر کاشن تلاش باہر ہوا۔ کھل۔ وقت پورا نہ ہو گئے ہیں۔ اور اکاش اُس نے کانا ہے
 جو دوسرے وہیں کر جگہ ہے۔ جہن مست میں ولشٹیک مست کی طرح اکاش غالی جگہ
 کا نام نہیں ہے۔ جگہ اسے ایک حضور قائم بالذات درپہ ہمارے جیسا کہ ساکھ سے
 ان جو وہیں میں صرف چکر سورتیک یا شکل و صورت والا ہے اور باقی پانچ اسورتیک
 بلا شکل و صورت وغیرہ جسم مانے ہیں۔

ایٹھور کرتا نہیں ہے۔ جیروں کے مختلف قسم کے اعمال کی وجہ سے اور چکر
 کے اجزاء میں انور و انتام کی قوتیں و خاصیتیں ہونے کے سبب سے دنیا میں طبع طرح
 کے کرشمہ ہوتے ہیں۔ ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے چنانچہ جیو اور چکر ہی بگت
 کرتا ہیں اور کئی میسر اسکو ایٹھور کہتے ہیں کرتا نہیں ہے کیونکہ جب چکر یا چترہ پدارتھ انادی
 ہیں تو ان کا سہواؤ ملنا و بچھڑنا وغیرہ بھی انادی ہے۔ پرتوی بھی انادی ہے تو اس پر
 رہنے والے انسان و حیران دشت وغیرہ بھی انادی ہیں۔ چکر کی مختلف پریاں ہوتی ہیں
 پرتوی دھاک، جیل دآب، تیج دآتش، ہمارو دباو بھی انادی ہیں۔ چاند، صبح وغیرہ سیکر
 و ستارے بھی انادی ہیں۔ انکی گردش سے پیدا ہونے والی۔ سردی۔ گرمی۔ برسات
 وغیرہ سوسیں بھی انادی ہیں۔ انکی حرکت کو کشش کے ساتھ ہوا اور مٹی ہونے سے

آدمی کا اکا۔ سہج کی گرمی سے پانی کا بھاپ ہو کر بادل بن جاتا۔ پراہوا کی گرمی میں بھپو
 ہوا کی سردی کا جاسن گھنے سے پانی کا جم جاتا۔ جسے ہونے پانی میں ہوا کی ٹکر گھنے سے
 آگ یا بجلی کا پیدا ہوتا۔ اور پھر اس کا دھلاؤ ہو کر اور ہوا سے ٹکر دھندلا۔ پانی اور گشتا کا
 سورج کی کرنوں کے مقابل ہونے سے قوس قزح کا ہونا۔ بادل میں آندھی کے ذریعہ
 دھن دھن مٹی کے ہونے سے چلپ میں بجلی ہیں چونکہ مینہ کی شکل میں جو سنا۔ موسم جتا
 میں بارش کے پانی کی رسالت سے مادہ کا گھاس پھول۔ دشت وغیرہ مختلف اظلال اختیار

اور چوتھا آدمی پہلے ٹھہرا۔ پہلے کانگن سپر سٹریٹس والا رتھ دفعتاً والا گتہ
 (پڑا والا) اور درن دنگ والا ہے۔ لہذا بکھرنا اور جو بہت سی اسکی خاصیتیں ہیں مشہور
 (آواز) ہندہ (پچھستہ) سکشم (لطیف) سہول (کثیف) سسٹان (شکل یعنی گول
 چکر و غیرہ) ہید (مکڑ) تم (دندھیرا) چایا (سایہ) کویت (روکشی) آناپ (گری) اس
 کی پیاسے (حالت جس میں کوئی شے رہے ہیں)۔ چل دو حالتوں میں رہتا ہے ایک
 پرانو۔ دوسرے سنگند۔ پرانو چل کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ (جزو لا یجزی) کو
 کہتے ہیں اور سنگند دو یا زیادہ پرانوں کے مجموعہ کو۔ چل بلانا کثافت و لطافت چہ
 متوں میں منتظم ہے۔ اول۔ باور بار۔ یعنی کثیف ترین جو ایک دفعہ ٹوٹ کر پھر نہ
 سکے جیسے پھر و کھڑی۔ دوم۔ بار پے کثیف جو طعہ ہو کر پھر مل سکے جیسے پانی اور
 دودھ وغیرہ ثالث۔ سوم۔ بار سکشم یعنی کثیف و لطیف جو آنکھ سے محسوس ہو مگر گرفت
 میں نہ آ سکے جیسے آواز و غٹھو۔ چہلم۔ سکشم بار۔ جیسے دھوپ۔ چانیہ۔ چاندنی وغیرہ۔
 جن کا واسطہ بہت چمکتے رہتے ہیں اور نہ سکیں اور نہ کن کا نرن وغیرہ کر سکیں +
 و نجم سکشم یا لطیف جو نہ کسی واس سے معلوم ہو اور نہ گرفت میں آدے جیسے کرم شکم
 سکشم سکشم یا لطیف ترین جیسے پرانو۔ بھاو کرم۔ روح و جسم۔ وہ شے ہے جو جو اور چل
 کی حرکت میں مدد پہنچاتی ہے جیسے پھل کی حرکت میں پانی۔ پرندے کی حرکت میں ہوا۔
 دہرم مدیہ وہ چھنا چاہئے جسکو انگریزی میں آئیر *air* کہتے ہیں۔
 اوہرم سے وہ دہرم مراد ہے جو جو اور چل کے گہترین ہوتا ہے جیسے درخت کا سایہ یا سفر
 کے واسطے پانی ہوا۔ اور سایہ کی تشکیل جو دہرم اور دہرم کے متعلق دی ہے۔ وہ صرف
 تشکیل ہے۔ ان میں کثیف کا نام دہرم اور دہرم نہیں ہے وہ بالکل ایک طعہ قائم بالذات
 شے ہے۔ دہرم۔ اوہرم اس جگہ نہ وہاں کے سے نہیں استعمال نہیں ہوتے ہیں۔
 جیسے کہ سوامی و چندانی آریہ سان نے انکے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ دیکھو سیتا ماتہ

جیسا کہ ہے کہ اس میں فساد کلی و آفاقہ پیش و سامی ہو چکا ہے۔ مگر وہ ایک طبقہ
سے بخود ہی تغیر و تحول ہو رہے ہیں۔ گراں سے بہت کمبختی میں کہ فرق نہیں آتا۔

سناں چھوڑ دینا ہر سال چھوڑ دینا ہر سال کا مجموعہ ہے جن کے نام (۱) جیہا

سناں (۲) پنگل یا اود (۳) دہرہ (۴) ہارم (۵) کال یا زمانہ (۶) کالاش یا جگہ دینے والا جو

چھوڑ دینا ہر سال کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ وہ یہ یا شے گنوں کے مجموعہ کہتے

ہیں۔ وہ یہ سے گن اور گن سے وہ یہ ملتا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ یہ اور گن کوئی ملتا

ملتا ہے نہیں ہیں۔ جیسے آگ کا گن گرمی ہے۔ آگ میں سے گرمی ملتا نہیں ہو سکتی

جو گرمی ہے وہی آگ ہے۔ تہذیب اور یہ کی تعریف یہی ہے کہ جو گنوں کا مجموعہ ہو۔ وہ یہ شے کو

اور گن اس کی شگفتگی یا طاقت یا خاصیت کہتے ہیں جو اس سے ملتا نہیں ہو سکتی۔ گن

دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سامانیہ دھام، جو کئی اشیا میں پائے جاتے ہیں۔ دوسرے

کشمکش دھام جو اس ہی شے میں پائے جاتے ہیں۔ وہ یہ کے سامانیہ گن ہیں۔ استو

دہی (۱) جس کی وجہ سے ایک شے ہمیشہ قائم رہے (۲) وہی (۳) جسکی

وجہ سے اس میں تبدیلی ہوتی رہے (۴) وہی (۵) جسکی وجہ سے اس میں کوئی فعل پایا جائے

دوسرے پر سے تہذیب جسکی وجہ سے کوئی نہ کوئی اسکو ہلا (۶) وہی (۷) جسکی وجہ سے اسکی

کچھ نہ کچھ اٹا جو (۸) اگر وہی (۹) جسکی وجہ سے اسکو تبدیلی ہونے کے بعد بھی اس میں بہرہ کی بات

اپنی اصلیت کو قائم رکھے۔ چنانچہ اگر دنیا کی اشیا کو ان چھ گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے

تو ان میں سے ہر ایک شے میں یہ چھ گن پائے جاتے ہیں۔ اس پہلو کو ایک ہم یہ کہہ سکتے ہیں

کہ دنیا میں صرف ایک ہی شے ہے۔ دوسری کچھ نہیں ہے۔ لہذا اس ہی پہلو کو ایک یونین

میں اودیت برہم کا سنا لیا گیا ہے۔ لیکن اشیا میں کچھ کشمکش گن بھی دیکھتے ہیں۔

جب کشمکش گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پھر دنیا میں چھ قسم کی اشیا نظر آتی ہیں۔

خاک جو وہ یہ کہتے ہیں۔ جن کے کشمکش دھام گن اس میں شجہ ہیں۔ جو کاغذ گن گلاب ہے

مستقیم زمین کی مانند مٹی کی طرح گول ہونے میں یہ دلیل دی ہے کہ جب چاروں طرف سے
میں دور سے آتا ہوا دیکھا جائے تو پہلے اس کا ستون نظر آتا ہے۔ اور پھر آہستہ
آہستہ نیچے کا حصہ لگژمین تاریکی کی طرح گول نہ ہوتی تو سارا جہاز ایک دہم نظر آ جاتا۔

لیکن اس دلیل میں مغالطہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ سمندر کی سطح ہمیشہ مسطح ہوتی ہے اس
میں گولائی نہیں ہوتی۔ میں میں چاروں طرف سے ملے۔ اس لئے تمام جہاز کا دور سے نظر آتا
زمین کی گولائی کی وجہ سے انہیں ہے بلکہ لٹری کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ میدان میں دور
سے نہ حوں کی ہی چوٹیاں ہی نظر آتی ہیں نیچے کا حصہ نظر نہیں آتا

کیا یہ بھی زمین کی گولائی کی وجہ سے ہے ہرگز نہیں۔ زمین کو چھرتی ہوئی ماننے والوں
کا بیان ہے کہ زمین اپنے محور کے گرد ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل کے قریب چلتی ہے
اگر ایسا ہو تو ہندو اپنے گھونٹے سے اڑ کر پھر گھونٹہ پر واپس نہ آ سکے۔ کیونکہ باز جب کہوڑ
اڑاتے ہیں تو وہ ایک دو گھنٹہ کے بعد پھر اپنے مکان پر واپس آ جاتے ہیں۔ لیکن زمین
ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل پھرتی ہوتی تو کہوڑوں کا مکان پر واپس آنا ناممکن تھا۔ کیونکہ
کہوڑ ایک گھنٹہ میں نہ تو ہزار میل چل سکتا ہے اور نہ ایک ہزار میل کی چیز کو دیکھ سکتا ہے
اس کے متعلق زیادہ حال سورج پر گہنی اور تر لوگ سدا فیروجن شاستروں سے جاننا چاہیے
مگر سب سائنس دان سورج کی حرکت کو بھی ماننے لگے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سورج ایک
ملین میل یعنی دس لاکھ میل کے قریب ایک دن میں چلتا ہے۔ دیکھو یہ سدا فیروجن شاستروں
موجودہ ۱۲۲ء اور ۱۹۲۲ء۔ اسی طرح اور تحقیقات کوئے سے ہائی بات مستند ہو جاوے گی

دو چاند اور دو سورج جنہوں کا ہیرو جیب میں دو چاند اور دو سورج چلتا تھا بھی کہوڑ

کی بات نہیں ہے۔ کہ یہ ۲۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔ سورج ہیئت میں لکھا
ہے نیز ہیئت کی انتہا میں لکھا ہے کہ ایک ایک سارے کے کئی کئی چاند ہیں۔ یہ سنا ہے کہ
تین چھ اور پانچ کے لئے جس کسی کا چاند بھی ہے ہیئت جبروی ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔

شکستہ پر جس کے گناہ بظہور منسلک کچھ ہیں۔ وہاں سے اور حوالے سے
 کہا جمل کیا گیا ہے۔ زمین کا بہت کچھ حصہ ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے۔ زمین
 سے بیشتر امر کے پیچھے بڑے بڑے اظہار کا حال ہوگا کچھ معلوم نہ تھا قطب شمالی اور
 قطب جنوبی کی طرف حال ہی میں بڑا اظہار دریافت ہوئے ہیں۔ اب سے بیشتر سوئٹ
 پورٹ کو سب سے بڑی پہاڑ کی چوٹی مانا جاتا تھا۔ لیکن اب اس سے بھی بڑی چوٹی
 معلوم ہو گئی ہے۔ یہاں اب اظہار شک ہے وہاں کسی وقت میں ایک بہت بڑا اظہار
 تھا۔ ایسی حالت میں کہ کوئی بلایہ اظہاروں وغیرہ کا معلوم شدہ قطعات سے مبالغہ کرنا
 ایک امر محال ہے۔ لہذا ہم بھی زیادہ درد سری کرتا نہیں دہاتے۔ مگر اتنا اور بڑھانے
 دیتے ہیں کہ چاند سورج وغیرہ میلے اور ستارے بھی وہ لوگ بالبقہ دھلی میں
 ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں جو لوگ رہتے ہیں ہم ان کو جوشی دہاتے ہیں۔

چین شاستروں میں مجبور وہیپ کے متعلق وہ چاند اور دوسرے لکھے ہیں جو سمیر بہت
 کے چکر دہاتے ہیں۔ آپ شاید سورج کا زمین کے گرد بہرہ منسلک نہ کہیں کہ چین
 صحت کا یہ مسئلہ موجودہ تحقیقات کے برخلاف ہے۔ اس بارے میں آپ کو یہ یاد رکھنا
 چاہیے کہ ہندوستان کے قدیم رشی آزاد خیال کے نگہ گذرے ہیں۔ ان کی رائے
 میں بہت سی چیزوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ یہی حال زمین و سورج کے
 متعلق ہے۔ بھاسکر اچاریہ سدھانت شومنی میں زمین کو تاریکی کی مانند گول اور اسکا
 سورج کے گرد گھومتا ہے۔ یورپ کے محققین کی رائے کا مدار بھاسکر اچاریہ کی
 رائے پر ہے۔ مگر چین اچاریوں نے نیز بہت سے اور لوگوں نے نہ تو زمین کو تاریکی کی
 مانند گول مانا ہے۔ اور اس کا سورج کے گرد گھومتا تسلیم کیا ہے۔ انکی رائے میں چین
 رشی کی طرح گول اور سورج اس کے گرد بہتا ہے۔ شکوت میں خدا سورج کے بعض ہی
 چلتے پھرتے کے ہیں۔ اور وہی میں اسکو فلک میرا سماں جولاں کہتے ہیں۔ یہاں

روپ جوگ (نیا بازی) ہے۔ نویں سے بارہویں تک شنبہ جوگ (گیت و شہوں کلاسی) ہے۔ بارہویں سے سولہویں تک پتھول جوگ (ایڈاوری) ہے۔ سولہویں سوگ سے اوپر جوگ کا دعوت نہیں ہے۔ وہ انجان چلے اور دوسرے سوگ میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اوپر سے سوگوں کے دو چنان ہیں سے اپنی اپنی جوگ کی دیوی کو سے جاتے ہیں۔

ترک سات ہیں جن کے نام (۱) رتن پر بھاد (۲) شرکرا پر بھاد (۳) بانو کا پر بھاد (۴) پنک پر بھاد (۵) محوم پر بھاد (۶) تم پر بھاد (۷) جاتم پر بھاد۔ ان ترکوں میں بہت سے درجے ہیں پہلی ترک کے تین درجہ (۱) اگر (۲) پنک (۳) اب اہل۔ ہیں پہلے میں ویتھو دوسرے میں اسرار اکیش ہوتے ہیں۔ اور تیسرے سے اصلی ترک شروع ہوتا ہے۔ ترک میں واکہ ہی واکہ ہے۔ ترک اور سوگ میں کم سے کم چھ دس ہزار برس کی اور زیادہ سے زیادہ ۳۳ ساگر کی ہوتی ہے۔ ترک سے نیچے گنڈو غیر منجستھا اور چوبیسوے پڑے ہیں۔ ۷۷ لوک یا اگر ارض میں بہت سے براعظم اور سمندر ہیں۔ سب کے بیچ میں جبود وپ جو جبود وپ کے چاروں طرف لون سمندر رکھا (سمندر) ہے اور اس کے مین وسط میں سمندر بہت ہے۔ جبود وپ میں۔ بھرت۔ جیموت۔ ہری۔ پیتھیر۔ زمیک۔ آرینہ پت اور اترات سات بڑے چھیترا براعظم۔ اور چھوان۔ تھامچوان۔ نکند۔ نیلی۔ نیکی۔ سکھری۔ چھ کلاہل یا سلسلہ کوہ اور گنگا۔ سندھو۔ کوٹا۔ دھوپ کوٹا۔ سوہرن کوٹا۔ ترکانا۔ ستینا۔ سینتو داہرل۔ تہری۔ تھری۔ تھرت۔ سارو۔ خا۔ رنگنا۔ رگتو۔ چوہ۔ بڑے دریا۔ اور تھرت۔ سال۔ نند۔ سوہنس۔ اور تھانڈک۔ چار بڑے بن یا صحراے اعظم ہیں۔ ہم

۱۔ بھکوہ ارض کا نام جبود وپ ہے۔ ۲۔ سمیر بہت بعضوں کے نزدیک کوہ ہار کا نام ہے اور مین کے نزدیک قطب شمالی کا نام تھا قطب شمالی کا نام سمیر بہت ہے۔ ۳۔ مینراہی مینٹ کا بھی ایسا ہی خیال ہے مینوں کے گنڈو یک یا ایک بڑا گنڈو تھا پڑا ہے۔ چنانچہ دریافت نہیں ہوا ہے۔

اپنی اظہار و بیان کے واسطے اور اپنے پاؤں کے واسطے جو اصول ہے۔

ہم ان ہی اقسام کی تشبیح اپنی اس کتاب میں کر چکے۔

دنیا جیو و پگل آن کے تعلق سے پیدا کیے ہوئے مختلف کرشموں کا نام
ہو دنیا ناوا دی ہے کوئی خاص علم و طاقت اسکی خالق تو ظہر نہیں ہے

نہ لگان قدیم و فلاسفران میں مذہب نے اس سنسار کو جس میں ہر لوگوں کے بین ابدا
جو مادی لاکھ جو جنوں میں گھومتا ہے۔ تین بچے لو کہیں (طبقتوں) میں تقسیم کیا ہے زمین میں
ہم تم آباد ہیں مد لو کہ طبقت وسطیٰ و کرہ ارضی کہلاتا ہے۔ کرہ ارضی سے اوپر والا طبقت اودھ
لو کہ باسورگ لو کہ طبقت بالائی وہ بڑے کے نام سے موسوم ہے۔ اور کرہ ارضی سے نیچے والے
طبقت کو اودھو لو کہ یا ترک لو کہ طبقت سفلی و دوزخ کہلاتے ہیں۔ اودھو لو کہ میں سولہ سورگ۔
لوگر لو کہ۔ نوتر تہاں اور پانچ نوتر تہاں ہیں۔ سولہ سورگوں کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) سودھم (۲) ایلان (۳) سنت کسک (۴) مہنڈ (۵) برہم (۶) برہموت (۷) لائو
(۸) کاپٹ (۹) فک (۱۰) فکرا (۱۱) فکرا (۱۲) فکرا (۱۳) فکرا (۱۴) فکرا (۱۵)
آون (۱۶) مہنڈ۔ سونامہرین کہاتے سولہ سورگوں کے بارہ مانتے ہیں۔ نمبر ۶ نمبر ۸۔
نمبر ۱۰ نمبر ۱۲ کہتے ہیں۔ ان میں جو چورہتے ہیں وہ دیو اور دیوگان کہلاتے ہیں۔ سولہ
سورگوں سے آوپر لوگر لو کہ۔ ان سے آوپر نوتر تہاں۔ ان سے آوپر پانچ نوتر تہاں۔ اور
ان سے آوپر موش مشلا ہے جہاں کت یافتہ چورہتے ہیں۔ سورگوں میں سکھ زیادہ
اور کہ بہت کم ہے۔ جہم لطیف جو تاسا ہے۔ پاؤ۔ مانس کا شریر جیسا ہمارا تبار اسے نہیں جانتا
ہے۔ دیو جیسا کہ پتا ہیں اپنی مرضی سے بنا سکتے ہیں۔ سچلہ و دوسرگوں میں انسان کی طرح
بہک۔ تیسرے چوتھے سورگ میں بہرل جہک (منگلیری) ہے۔ پانچویں سے آٹھویں تک

ہوئے عین غصہ کا آپڑیٹھ دیں۔ ہلکے کچھو بنا شروع کریں۔ دیر لگا کر ہمارے دہرم کا دھکا
بھائیں اور دنیا کو ہلکا۔ جھوٹ و غیرہ سے مکت کریں۔ ہلکے ہلکے اور شافی کا رواج ہو

حین مت کے عقائد

اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ حین مت دنیا آستانہ پر ماسا دھیرو کی بہت کیا بیان کرتا ہے۔
حین مت کے چوبیس عقائد حسب ذیل ہیں :-

(۱) دنیا جو دوپہل (دو صیغہ) مادہ والی ہے فطرت سے پیدا ہوئے ہر گے کرشموں کا نام ہے
یہ دنیا لٹا دی ہے۔ کوئی خاص علم و طاقت اسکی خالق پر منتظم نہیں ہے

(۲) جو دوپہل کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جو کوسنہار میں گھماتا ہے جو دوپہل
کا تعلق اگرچہ انادی (بلا مشروع) ہے مگر رانت (ختم ہونے والا) ہے

(۳) جو کرم سے بہانی سمیک روشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکتھا ہونے سے ملتی
ہے۔ اس رہائی کا نام کتی ہے۔

(۴) شہ۔ مکت یافتہ جو ہی کا نام پنا تھا ہے جو انت و روشن۔ انت گیان۔ انت سکھ
انت و برج والا۔ اجرام۔ چتر۔ اسوتیک اور ویراگ ہے۔ دوسناری جو کے نیے

مطل و رنوشی بکرا کے را دھات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اس نے ہر انسان کو اپنی
بہتری اور کتی حاصل کرنے کے لئے اسکی پرستش واجب ہے۔

(۵) دنیا میں جو پیشا میں جن میں سے وقت و فراغت کتی حاصل کرتے رہتے ہیں اور کتی
حاصل کر کے کم دنیا میں نہیں آتے۔ دنیاویوں سے کہی خالی نہیں ہوتی۔

(۶) انسا کیونو وول بارہ چوبیس سے بڑا دہرم ہے اگر کیا بت دھینسن

رنگ کریں۔ دیگر میں کو مناسب ہے کہ اگر وہ سچا میری سیوں کو اسے خیال میں آدھری
سے بڑھا چکے ہیں انکے کہ ان کو گناہوں پر تاد کر دیں انہیں شاہک ہی کہیں۔ تب کیا
وہ قابلِ خدمت ہیں۔ کیونکہ عدمِ شکر و رشوا کا کام اور رشوا کا کام ایک ہی نہیں ہے

سارے پورے جہان میں جیسا کہ آیت میں
 فرمایا ہے کہ "وَمَا يَدْرِي لَكَ مَا فِي كَفِّ يَدَيْهِ" (اور
 میں نہیں جانتا کہ تیرے ہاتھوں میں کیا ہے)۔
 اسی طرح جہان کے خیر و شر میں ہمیں کمال کے خیر و شر کا
 پورا پورا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ دیتا ہے کہ "وَمَا يَدْرِي لَكَ مَا فِي كَفِّ يَدَيْهِ"
 اور یہی شیعہ عقیدہ ہے۔

भक्ति भक्त प्रदातेदिकापीरुद्धा तपस्विनाम
 ने संतः समस्त तपोपाशु होवानेव सुमुनि.
 ترجمہ: جبکہ منجھتی سے ہی مان دیتا ہے تو پھر اس میں سلام و علی کہا شرافت کرنی۔
 خواہ وہ اچھے ہوں یا نہ ہوں۔ مان دینے سے تو عورت تک شہہ ہو جاتے ہیں تو پھر کیا کریں گی
 وان کے قبل سے خالی رہیں گے؟

[illegible]

ہم نے ہر دو فرقوں کی رائے اُدھر جمع کر دی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دیگر فرقہ کا آداب و شش بہت اونچا ہے۔ آدش کے مطابق پہلے چٹن جوتا بہت ہی کشن ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات ضروری ہے کہ آدش کا بچہ گردن یا بھی شک نہیں ہوتا ہے سو یہ میر فرقہ جن کپڑوں اور ستھار کپڑوں اور نونوں طرح کے نہیں کو مانا ہے۔ دیگر فرقہ ان سے صحت پہلے کہ جو ہر دو میں اعلیٰ ہے تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث و مباحثہ فضول ہے۔ استری چونکہ کلی تیاگ نہیں کر سکتی اور وہ بابت مرد کے قدرتاں کمزور ہوتی ہے اور اس ہی لئے اس کو ~~.....~~ اور ابلا کہتے ہیں۔

تہذا جمع شدہ کمروں کے کائناتے اور کیتی حاصل کرنے کے لئے جس قدر سخت قہم یا کی طرح رہتے ہیں وہ اسچند موجودہ جسم میں نہیں کر سکتی۔ اُس کے لئے اُس کو ہر مرد کے قالب میں تانا پڑتا ہے۔ مرد کے قالب میں اگر تپش یا دھیرہ کر کے کیتی ہوتی ہے

کیوں گیان حاصل ہونے پر صرت چند کوم پرکریوں کے علاوہ باقی تمام کرم ناش ہو جاتے ہیں اس لئے کیوں گیاتی پرش انسانی جسم میں ہوتا ہوا بھی ایک غیر معمولی انسان ہوتا ہے اس لئے اگر دیگر فرقہ اس کی بابت یہ کہتا ہے کہ اس کے معمولی انسانوں کی طرح بھوک اور پیاس نہیں رہتی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ وہ تو خود ہی ایک قابل تعجب شخص بن جاتا ہے غیر کچھ ہی جو۔ ان باتوں کو چھوڑ کر اور پوجن کے مختلف طریقہ کو ایک طرف رکھ کر جین کے ہر ایک فرقہ کو مناسب ہے کہ وہ جین فلسفہ پر غور کرے۔ یہ جین فلسفہ ہی اصل جین دھرم ہے۔ اور اس میں کسی فرقہ کا اختلاف رائے نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک فرقہ کے جینیوں کو خواہ وہ دیگر ہیں۔ خواہ سیتا مہری۔ خواہ ستھانک باسی۔ چاہئے کہ جین فلسفہ اور جین دھرم پہیلانے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مشترکہ سبھا میں مقرر کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت بظاہر کریں۔ ایک دوسرے کے طبسوں اور کالفرنوں میں شامل ہوں جسے بھگت

اس وقت کے اندر سماعت سے ترک ہو گئی۔ اس پر ان کا حال
 سوتا میرزا بہ ذیل لکھتے ہیں (۱) مگر پٹت احمد گاہرنگ کے دہری ۱۰۸-۱۰۹ آدمی ایک
 سے میں بکت میں نہادیں اس کال میں گئے وہ سب گنگا ناتھ اور ستیل ناتھ کے بیانی
 عرصہ میں دھرم گم ہوا۔ اور اس میں کی کم ہو گئی (۲) بل ناتھ تیرتنگر دہری ہوئے۔
 (۳) دہریہ دہریوں کا سنگہ شب سے ملتا ہوا (۴) جنگلے مرکز ترک نہادیں اس کال میں
 وہ گئے (۵) تیرتنگر چتری کل کے سوت اور کے گرجہ میں نہ آویں۔ اب کے دھرم ہاتھ ہی
 بہ من سنگہ میں گئے اور ان کا گرجہ لا گیا (۶) تیرتنگروں کے دھرم دیشنا پلو
 دہریہ اس کے دھرم ہاویر سوہی کی گئی (۷) دھرم کیوں گیاں ہونے بعد آپ شرگ ہونے
 ایک دھرم ہاویر دھرم کی ہوا (۸) چند دھرم سوچ مول جان سے منٹ لوک میں آئے (۹)
 چرنید کا شہادت اور وہ لوک میں ہوا (۱۰) انکھ سوتی
 (۱۱) دگبر جو آچھو۔ آکھرو۔ ہندو۔ سبتر۔ ترہوا۔ اور گوش سات متناستے ہیں۔
 سوتا میرزا میں ہیں اور آپ کو لکھتے کہتے ہیں۔ دگبر ان نوکا نام نوپا سوتہ رکھتے ہیں (۱۲)
 ہر دو فرقوں کا سدانت ہے کہ پانچ سو دھرم سے زیادہ شر پورے کو کتی نہیں ملتی مگر سوتا میر
 سوہری کو جس کا شر ۵۲۵ دھرم تھا کت گئی لکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سوتا میر (۱۳)
 سوتا میر سرتی کرٹھ کے چتا ااسدو کے ۲۰۰ دھرم لکھتے ہیں۔ دگبر نہیں لکھتے۔
 (۱۴) سوتا میر لکھتے ہیں کہ پرلے میں اند ۷۲ چوڑے تھا کہ تھر بہت پر رکھ دیتا ہے۔
 دگبر اس کو نہیں لکھتے چھاپرے سوتا میر بھی نہیں لکھتے پر لکھتے بہت چھیتوں آتی ہے
 کسی کسی بہتک میں چند اور بھی معمولی باختلافات لکھتے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے معلوم
 ہوا کہ سوتا میرین باتوں کے ایک کیل گیاں حاصل کرنے کے لئے بیرونی پر گہرا کھاگ
 اور سوتا میری کو کو کش سیرے کیوں کے آہ۔ وہ دگ و خیر۔ باقی تفاوت معمولی باتوں
 میں ہیں اور وہ خیر۔ کما فیوں کے تفاوت قابل غور نہیں ہیں۔ ان میں باتوں کی بات

ہاتھوں میں تنگ کر کے کہ نہیں نکلتے۔ اس کے غیر اپنا آواز سے تو بچھڑیں گے۔

اگر چھانک آواز سے کہتے ہیں تو ہوتے ہیں۔

ایسا کہ بہت سے ہیں۔ مگر یہ ایسا سا دھوکا دیتے ہیں۔ دوسرے سے کہتے ہیں کہ

جو کہ وہ دیکھ رہے ہیں جیسے سویتا مبر سا دھوکا دیتے ہیں۔ مگر یہ سادہ صورت

تین ٹپ کرن کہتے ہیں (۱) گیناپ کر کے بیٹے شاستر (۲) سنجیم آپ کر کے

پنگہ کی چوٹی۔ زمین کو شدہ کو کے بیٹھے کے لئے (۳) اپنی آپ کر کے بیٹے شاستر (۴) سنجیم آپ کر کے

بھو جن کے حلق [۵] سویتا مبر (۶) پنگہ کے بیٹے شاستر (۷) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۸) سنجیم آپ کر کے

ہیں سویتا مبر (۹) پنگہ کے بیٹے شاستر (۱۰) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۱۱) سنجیم آپ کر کے

پنگہ کے بیٹے شاستر [۱۲] سویتا مبر (۱۳) پنگہ کے بیٹے شاستر (۱۴) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۱۵) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۱۶) پنگہ کے بیٹے شاستر (۱۷) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۱۸) سنجیم آپ کر کے

ہیں سویتا مبر (۱۹) پنگہ کے بیٹے شاستر (۲۰) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۲۱) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۲۲) پنگہ کے بیٹے شاستر (۲۳) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۲۴) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۲۵) پنگہ کے بیٹے شاستر (۲۶) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۲۷) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۲۸) پنگہ کے بیٹے شاستر (۲۹) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۳۰) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۳۱) پنگہ کے بیٹے شاستر (۳۲) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۳۳) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۳۴) پنگہ کے بیٹے شاستر (۳۵) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۳۶) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۳۷) پنگہ کے بیٹے شاستر (۳۸) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۳۹) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۴۰) پنگہ کے بیٹے شاستر (۴۱) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۴۲) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۴۳) پنگہ کے بیٹے شاستر (۴۴) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۴۵) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۴۶) پنگہ کے بیٹے شاستر (۴۷) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۴۸) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۴۹) پنگہ کے بیٹے شاستر (۵۰) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۵۱) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۵۲) پنگہ کے بیٹے شاستر (۵۳) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۵۴) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۵۵) پنگہ کے بیٹے شاستر (۵۶) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۵۷) سنجیم آپ کر کے

سویتا مبر (۵۸) پنگہ کے بیٹے شاستر (۵۹) سنجیم آپ کر کے بیٹے شاستر (۶۰) سنجیم آپ کر کے

بکر و شہر در کم سن میں یہاں تک گھونٹ نہیں جاتی۔ اور کئی کے واسطے پیر شہر کا ملاح
 شگیش ضروری ہے۔ سو تاجگر مٹا سے میں ہی استری کا لٹن سو سے کم مانا گیا ہے
 اور اس ہی لئے سلو حو سادہ بنی کو نکال کر نہیں کرتا۔ خواہ وہ کیسی ہی گیش وان اور بڑی
 ہو۔ اسکے متعلق دیکھو پانچ مارگ ورشک صفحہ ۴۷۷ سو تیاہر کہتے ہیں کہ بجاؤ استری کو
 کت نہیں۔ استری بجاؤ نویں کن استخان تک ہے۔ جب اس کا ٹاش ہو گیا تو پھر
 شرپا استری لگے کن استخانوں پر چڑھ کر لگایا کر موں کا ٹاش کر دینی ہے اور کت حاصل
 کر لیتی ہے۔ موں میں استری کا۔ اور استری میں مرو کا بجاؤ اپر مت اور ستھامینی ساتویں
 کن استخان میں نہیں رہتا۔ اس سے نیچے رہتا ہے۔

سادھو کے متعلق و گمبر لوں کے اعتراض چھ سو تیاہر سادھو چو
 لہ کن کہتے ہیں۔ چک ہے (دو چار دوں کتل (یک) گنگ (یک) بٹو اچو ہرن (یک) جودی
 (یک) چھٹا (یک) لاطی (یک) اتریے (دین) پونجینی (یک) (۳۵) شرادک کے گھر سے
 جھون لکر پاسرے میں کھاتے ہیں (۴۵) ہار اگنچ رہے تو مدت رکھے ہوئے سلو چو
 کھاتے ہیں (۵۵) شور کے گھر کا اہلے پیتے ہیں (۶۵) منہ پر چٹی ڈالکر بوتے ہیں (۷۵) اہل
 کے واسطے اگر کوئی بڑا کسے جاوے چھٹے ہلے ہیں (۸۵) دن میں دو دفعہ جھون کو کتے ہیں
 اور ایسا ہی کہتے ہیں کہ دوہا اگر سلو چو کو کلام یاد ہو تو اس کے پیٹنے میں ہرج نہیں ہے
 و گمبر ان چھ باتوں کو مٹی اور سادھو کے لئے ناجائز خیال کرتے ہیں۔ ۱۔ انگلی شٹ پانچو باٹر
 منہ پر شلوک ۴ ضایت ۲۲ میں لکھا ہے کہ جھون سوتر میں تین طرح کا لٹک ہے ایک مٹی کا۔ جو
 باطل پرہیزہ ہو۔ باقد میں لیکر جھون کرتا ہو۔ دوسرا گھیا دیوں پر تھادی شرادک کا جو گھوم کر
 سیکھا کرتا ہو اور برتن میں یا باقد میں لیکر جھون کھاتا ہو۔ تیسرا آجکا کا جو صرف ایک کھڑا
 کشتی چو۔ اور ایک دفعہ جھون کتی چو۔ سو تیاہر کہتے ہیں کہ مٹی دو قسم کے ہوتے ہیں۔
 ایک جن کا مٹی۔ جو باطل پرہیزہ رہتے ہیں۔ اگر چھتہ وقت اسے ہاتوں میں کاٹا شہ جاوے

جب ہشامہ گرہ کا پورا تاجک پہناتا تو اسکے مہارت نہیں ہو سکتا۔ نیز استری کے
پہننے کی ان کتابوں میں جو نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اخترنگ یا اندرونی خبر مہارت بھی
نہیں ہو سکتا۔ جب تک استری گہرست مہارم میں شراک کی دوسری چٹانک ہوتی ہے
شراک کا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارہویں پڑتا ہے تو اس کو اس کا کہلاتے ہیں۔
کیونکہ اس کے اس وقت گہرست کے متعلق کوئی پرگرہ نہیں ہوتی۔ استری کا پڑنا تاجک
یا مہارت صرف اچھا ہے کہ اس کا کہلاتے ہیں اس کا کہلاتے ہیں اس کا کہلاتے ہیں
یہ مہارم کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو اس پر نہیں ہو سکتا کہ اس کے

بیسن ہوسکے یا رخصت ہو یا نہ ہو یا سالی سالی
ہو یا نہ ہو یا سالی سالی ہو یا نہ ہو یا سالی سالی

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سے میں ۲۰ چٹانک بیدی ۱۰۰ استری بیدی اور ۱۰۰ بیدی
بیدی ۱۰۰ چٹانک میں جاتے ہیں۔ اس کا جواب دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
کے لئے ہے کہ وہ یہ استری کے لئے ہے کہ وہ یہ استری کے لئے ہے کہ وہ یہ استری کے لئے ہے
کا جسم ملنا نام کرم کے آدھین ہے اور خواہش خواہ اور زنا کا چہ نام ہو سکتی کرم کے خالق
ہے۔ جو جو جسم سے مرد ہے اس کو خواہش زنا نہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور جس کا جسم زنا نہ ہے
خواہش زنا نہ بھی ہو سکتی ہے غلام بازی اس کی مستحق کر سکتی ہے۔ لہذا جس جگہ کا یہ ذکر ہے
کہ مایس استری بیدی چوکت کو داتے ہیں۔ حال اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ
ایک سے میں ایسے مایس مردکت کو داتے ہیں جو دوسری گن استخوان پڑھنے سے پیشتر
جسم کے لئے ہے مردکت زنا نہ بھی ہو سکتی ہے کہ مایس عورت تھے۔ غلطیہ کے معنی جو اس جگہ
استخوان ہوا ہے خواہش کے ہیں نہ کہ جسم کے اور ان بیدوں کا اور دوسری گن استخوان
نہیں داتے۔ اور عورت صرف چھ گنی استخوان تک پڑھتی ہے آگے نہیں۔ نیز استری کے

(۴۳) ہری جس کی ات بنی جگلیہ سے جوئی جس کو ایک دوتا ہری دیس سے آریہوت
میں ملا (۴۴) جگلیہ مرکز نک گیا (۴۵) جگلیہ جگ کر کے آپس میں لڑتے ہیں۔ (۴۶) جگلیہ
لاشریکانہ کی طرح انہیں آؤتا ہے

گندھ کے متعلق سوتیا مہراتے ہیں کہ (۴۷) منی مہرت سوامی کا گندھ ایک
گھوڑا غلام کو لے کر مانو ورم میں جو لاشتر بنی مہاتم لکھا ہے کہ یہ دگبروں کے غلطی
ہے۔ منی مہرت سوامی کا گن ورم گھوڑا نہیں دیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب منی مہرت
سوامی کی مٹی کی حالت میں بہار کرتے ہوئے جگر گوج (دھڑچ) میں آئے تو دیکھا کہ شرم
برہمن اشومیدہ یک کر رہے ہیں جس گھوڑے کو یک کے واسطے لائے تھے وہ بھگوان
کا چلے جنم کا مہرت۔ اس لئے انہوں نے گھوڑے کو ورم آپدیش دیا۔ اس کو جاتی مہرن
گیان ہوا۔ اور اسن کر کے آٹھویں سوگ میں گیا۔ وہاں سے مرکز انسان جو گا۔ اور اگلی
چوبیسویں گندھ ہو گا۔

(۴۸) سوتیا مہراتے ہیں کہ گوتم گندھ ایک جرمین کے ستکار کے واسطے گئے۔
استری کے متعلق سوتیا مہر (۴۸) استری کے جہارت (۴۹) استری کے
کیوں گیان (۵۰) جیو کی استری کے جسم سے موکل مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۵۱) مل نا پتہ
بجگوان استری تھے۔ دگبران کہ نہیں مانتے۔ دگبر چاریہ کند گندھ سوامی کرت شست
پاڑ میں لکھا ہے کہ استریوں کے اذ نام نہانی دلپ تان و ہر دو غلوں میں سو کٹھم چھوڑتے
ہیں اس سے وہ ہنسا کا پورا تیاگ نہیں کر سکتی اور موکش نہیں کر سکتی۔ سوہویں سوگ
نک جاتی ہے۔ استریوں کے چت میں شدہ تہا نہیں جوتی۔ پنام نکل ہوتے ہیں۔ ہر پینے
چھڑا ہے اس لئے لشنگ د پھڑا۔ حیان نہیں کر سکتی۔ لہذا موکش نہیں جاتی۔

دیکھو پتہ ورم فلوک ۴۴ دھایت ۵۶
استری دگبر کا مٹی پورا تیاگ نہیں کر سکتی اس کو اپنے حق پر کپڑا ضرور رکھنا چاہیے

ہلا دیا (۳۰) مہابیر سوامی کو روگ چھا کر انہوں سے اس کھایا (دشوت) دروہیت سے معلوم ہوا کہ یہ غلط انتہام ہے اور ترجمہ کی غلطی ہے۔ مہابیر سوامی نے چیشا پاک ایک طرح کا جھون کھایا تھا۔ اس نہیں کھایا تھا۔ (۳۱) مہابیر سوامی نے اپنا اندر کا دیا ہوا سفید بستر ایک مجلس پر چین کو دیا (۳۲) مہابیر سوامی کی پہلی باقی برتن گنتی ایسے کسی نے سبغ نہیں لیا (دشوت) دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ کیوں گیان ہوسے ساتھ کی بات تھی اس وقت اس نے اس وقت دیا تا مودو تھے۔ انسان بعد میں آئے تھے۔ دیوہا سبغ مڑوں نہیں کرتے اس لئے انہی پہلی باقی خالی گئی۔ (۳۳) مہابیر سوامی کے سونہرے میں گوشا کو اسے نے ان کی تنگی دو ساہ ہو بد لینے کی غرض سے اس نے اور تیجیشا سے مر گئے (۳۴) مہابیر سوامی چٹ شالیں پڑھتے تھے۔

انگھیران باتوں میں سے کسیک نہیں مانتے

رشب دیو اور ان کے خاندان کے متعلق (۳۵) رشب دیو اور سنندا جھلی پیدا ہوئے اور (۳۶) اور ان کا آپس میں بیاہ کیا گیا (۳۷) ننڈا ایک اور جھلی کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ جب وہ مڑ گیا ننڈا کا بیاہ ناہرہ راج نے رشب دیو کے ساتھ کر دیا دیگر راتے ہیں کہ ننڈا اور سنندا راج سپکھہ کی لڑکیاں تھیں (۳۸) سوتیا مہر کہتے ہیں کہ رشب دیو کے ایک لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ دیگر راتے ہیں کہ ایک سو ایک لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں (۳۹) سوتیا مہر راتے ہیں کہ بھرت کا بیاہ براہمی سے اور باہو جی کا سنندری سے ہوا انہی بہنیں مگر علودہ علودہ بطن سے تھیں۔ دیگر کہتے ہیں ان لڑکیوں کا بیاہ نہیں ہوا بلکہ وہ رشب دیو جی کے ساتھ دکشا کے لڑکیوں (۴۰) سوتیا مہر کہتے ہیں کہ رشب دیو نے دکشا اپنے وقت ہ مٹی یاں نوچ لئے۔ دیگر کہتے ہیں

پانچ مٹی +

جھلیوں کے متعلق سوتیا مہر راتے ہیں کہ (۴۱) ناہیا اور مرد دیوی جھلی تھے

ایک سفید کپڑا ان کے جسم چھوڑا دیتی ہے۔ دیگر کہتے ہیں کہ جب تیر فنکار کھڑے کا تہاگ کر دیتا ہے تو پھر اندر لڑکی کو کپڑا نہیں ڈال سکتی غالباً سویتا ممبریوں نے یہ داستان سویتا ممبرت ثابت کرنے کی غرض سے بنائی ہے۔ اور دیگر اس کو اپنا دیگر مرت قائم کرنے کے لئے نہیں مانجھتے۔

(۱۸) سویتا ممبر کہتے ہیں کہ تیر فنکار کے جنم کے وقت اندر لڑکی لیکر آتا ہے۔ دیگر کہتے ہیں کہ ایرواد ہاتھی لے کر آتا ہے (۱۹) دیگر تیر فنکار کو مندر بخ ذیل اشارہ دوش سے ممبرا مانتے ہیں۔ چھدا۔ ترشا۔ تیر۔ شوک۔ رگا۔ جڑا۔ قرن۔ جرم۔ تہ۔ تھوہ۔ سوید۔ کھید۔ نندرا۔ جیسے۔ چنتا۔ رتی۔ آرتی۔ بٹا۔ سویتا ممبر اشارہ دوشوں کو اس طرح مانتے ہیں۔ پانی۔ انتر۔ دان۔ لاج۔ تھوگ۔ آپ۔ یوگ۔ ویرج۔ دہاکرم۔ ادر۔ جہ۔ جے۔ رتی۔ آرتی۔ شوک۔ دو۔ کنہیا۔ تلم۔ ستیا۔ اکیان۔ نندرا۔ آرتی۔ رگا۔ دوش۔

(۲۰) سویتا ممبر کہتے ہیں کہ کل ناٹہ اور نیم ناٹہ دو تیر فنکار بال برہمچاری تھے۔ دیگر کہتے ہیں انہیں پونج۔ کل ناٹہ۔ نیم ناٹہ۔ پاد۔ ناٹہ اور ہا مبر سوامی پانی کا پیاہ نہیں ہوا۔

مہا بھیر سوامی کے متعلق سویتا مبر مانتے ہیں کہ (۲۱) مہا بھیر سوامی کا گرجہ

اندر نے دیونندی برہمنی کے بطن سے حرشا چترانی کے بطن میں تبدیل کر دیا۔

(۲۲) مہا بھیر سوامی کے کان میں تپ کرنے وقت جگیا نے لوہے کے کپے ٹھوکے۔

سوامی نے پکار کی پر بت پٹے (۲۳) مہا بھیر سوامی کا سومرن ایک کبار کے احاطہ میں رہا

(۲۴) ہاویر سوامی کا پیاہ تھا۔

(۲۵) اس کی چتری جالی نام مالی کے ساتھ بیاہی گئی۔ دتھوٹ سویتا ممبریوں سے دیانت

کونے پر معلوم ہوا کہ جالی مالی نہیں۔ بلکہ چتری تھا۔ (۲۶) مہا بھیر سوامی نے ان آرٹیزین

میں بہا کیا (۲۷) مہا بھیر سوامی کے سومرن میں ہانڈا اور سورج آتر کر گئے (۲۸) مہا بھیر سوامی

کے ہاتھ لڑکی دکھائیے سے نفرت ہونے (۲۹) مہا بھیر سوامی نے جنم کے وقت میر چیت

کرموں کے دور پہ جانے کی وجہ سے وہ غیر معمولی فطرت ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسان کی طرح کو لایا نہیں کرتا۔ اور دیدنی کرم کی موجودگی تو اس کی ضرورت ہے۔ مگر وہ دینی کرم کے ہونے کی وجہ سے دیدنی کرم کچھ دکھ نہیں دے سکتا۔ جیسے کہ ایک دانت تو ہوا ہوا سانپ کسی کو کاٹ نہیں سکتا۔ لکھتا کرم و جدیدی فطرت جسم کے ساتھ ہے اس لئے جب تک جسم موجود ہے دیدنی کرم کی موجودگی یہی ہے۔ مگر دیدنی کرم کا ہل چو دکھ سکھ ہے وہ رنگ و دیش و غیرہ کے ذریعہ محسوس ہوتا ہے۔ اور کیولی کے موزنا کرم کے ذریعے کی وجہ سے ماگ و دیش اور کیولی گیان ہو جانے کی وجہ سے مودہ پینے لگتا نہیں رہی ہے اس لئے وہ کبہ سکھ جو اندریوں کے ذریعے محسوس ہوتے تھے وہ اب محسوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ کیولی جو کچھ جانتا ہے وہ اب آتما کے ذریعے سے ہے۔ اندریوں کے ذریعہ نہیں۔ اس لئے کیولی کو روگ اور آپ شرک نہیں ہو سکتا۔ کیولی کا شریر موکش جانے تک موجود تو ہوتا ہے مگر اس میں ایک ایسی کرامات موجود ہو جاتی ہے کہ اس میں سات دہات نہیں رہتی۔ اور اس سے کسی ستوا و چو کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے۔ کیولی سبک لگرو ہونے کی وجہ سے کبھی اپنا گرو نہیں مانتا۔ اور اس لئے وہ کسی کو تشکر نہیں کرتا۔ اس جملہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوتیا میر کیولی گیان کا ہونا بھانوی کی ذرا کی شدھی پر اور کیولی کو بلحاظ جسم کے معمولی انسان سمجھتے ہیں۔ جس کے کھانا چننا بیماری وغیرہ سب کچھ معمولی انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ دیگر ایسا نہیں مانتے۔

تیر نقشہ کرموں کے متعلق (۱۴) سوتیا میر کہتے ہیں کہ تیر نقشہ کا شریر موکش جانے کے بعد پڑا ہوتا ہے۔ دیگر کہتے ہیں کہ کافر کی طرح آؤ جاتا ہے۔ (۱۵) سوتیا میر کہتے ہیں کہ تیر نقشہ کے موکش جانے کے بعد دیوتا اس کی ڈاڑھ سوگ میں لے جا کر پڑتے ہیں۔ دیگر کہتے ہیں کہ دیوتا ناخن ادا ہال سوگ میں لے جاتے ہیں۔ (۱۶) سوتیا میر کہتے ہیں کہ جب تیر نقشہ کو کشا لیتے ہیں تب وہ سب کپڑے اور زیور اتار دیتے ہیں مگر اندامی

کہ جس پہل کو کیوں کیاں ہوا وہ نادرین بنیں۔ بلکہ ایک جو ہمیں مثلاً لہذا اس میں ہیکیر میں
نے پہل کے نام سے دیکھا لگتا ہے

کیولی کے متعلق اعتراضات سویتا مہر کیولی کے (۱) کو لہذا۔ (۲) دھراک (۳)

نہار (۴) پاشا (۵) چھینک (۶) روگ (۷) آپ سرگ (۸) کیولی کے شریر میں سات دہت (۹)
کیولی کے شریر سے پنج ستارہ لگاتے جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۱۰) کیولی دوسرے
شخص کو نشانہ بھی کرتا ہے۔ نوٹ۔ سویتا مہر کہتے ہیں کہ "چونکہ کیولی کے ویدتی کرم موجب
ہے اور اسکی وجہ سے اپنی یعنی ۱۔

چھداو بھوک، چرخا دیاس، شیت، دسوی، شن، دگرمی، دس تک، ڈائنس چھرا چھرا دنگے
ہاؤں پلٹا، ستارہ زمین پر سوتا، بھو، دہلنا، روگ، دیاری، غن سرس، دکانٹے چھینا، اور لی، دگو
دھرا، کاہنا ستارہ سوتا دھیا ہے و سوتا ۱۱ میں اٹھ ہے اس لیے کیولی کے دہار نہار روگ۔
اور آپ سرگ ضرور ہے۔ اور جب تک جسم موجود ہے اس کی قاتلی کے واسطے آمار کی ضرورت
ہے۔ اور جب تک آمار کیا جاوے گا تو پھر نہار بھی ضرور ہوگا۔ اور شریر کے ساتھ میں روگ بھی
لگا ہوا ہے۔ اور سات دہت کا ہونا بھی اس میں ضرور ہے۔ کیونکہ او دارک شریر میں سنگھن
یعنے ڈی۔ اس دھیر ہوتا ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ کیولی آمار نہار کرتا ہوا کسی کو دیکھتا نہیں
ہے۔ اور پنج ستارہ لگاتے کیولی کے جسم سے جتنا قوس ہے۔ مگر چونکہ کیولی کا ارادہ ہنسا کا
نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کو اس کا پاپ نہیں لگتا ہے۔ لیکن سیوگی جسنے کی وجہ سے
رکڑ بہت دھرت کر کے دلا، ہوتا ہوا ہنسا سے ہی نہیں سکتا۔ کیولی اپنے گرد کو نشانہ کرتا
ہے اور نشانہ کرتے جاتا ہے مگر گرد کرنے نہیں دیتا (دیکھو پاتم مارگ در شک صفحہ ۱۰)

دکھیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قسم کا ہوتا ہے (۱) کرم آمار تار کیوں کا (۲) کو لہذا
ہناؤں کا (۳) پاپ اور۔ ایک اندھی بیویوں و مقول دھیرہ کا (۴) اور دہار ہندوں کا (۵)
منشا دھیرہ ہناؤں کا (۶) کرم آمار۔ کیولی کا۔ کیولی انسان کو ضرور ہوتا ہے۔ مگر لگتا

سوتیا مہر
لئے ہیں

کیول گیان کے متعلق دیگر یوں کے اعتراض

کہ (۱) موہوی در شب دیو جی کی نانا کو ہاتھی پہنچے ہوئے کیول گیان ہوا۔

(۲) بھوت راجہ کو شمشیل محل میں کیول گیان ہوا۔ (۳) پہل ناریں کو کیول گیان ہوا۔

(۴) ایک چیلہ بڑھے گد کو کندھے پرے ہار ہاتھ چلا آتے رستہ چلنے لگا۔ گرو نے

اس کے ڈنڈا مارا۔ چیلے نے کشا مانگی۔ کیول گیان ہو گیا۔ پھر گرو کو کندھے سے اٹھایا۔

(۵) کیول گیان بھاؤ چتر سے ہوتا ہے ورنہ چتر سے نہیں۔

نوٹ:- ان اعتراضات کی بنیاد اس بات پر ہے کہ سوتیا مہر بیہ چتر کے بدون صورت

بھاؤ چتر سے کیول گیان ہوتا مانتے ہیں۔ دیگر کہتے ہیں کہ اس میں تو خشک نہیں کہ دربیہ چتر

(ہیسہ رفتی تیاگ) بھاؤ چتر (اندرونی تیاگ یا صفائی باطن) کے بدون

کسی کام کا نہیں۔ مگر بھاؤ چتر دربیہ چتر بدھن میں نہیں نکلتا۔ یعنی اندرونی خواہشات راگ دوہش

مرد اور مت اس وقت تک نہیں چھوٹ سکتی جس وقت تک کہ سبب دنیاوی کا ظاہری

طور پر ترک نہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص زہر کھا کر یہ کہے کہ اس کا اثر نہ ہو۔ کوئی شخص آگ

کے پاس بیٹھا ہوا یہ کہے کہ اسکو گرمی نہ پہنچے تو اس کا کہنا فضول ہے۔ اس لئے کیول

گیان حاصل کرنے کے لئے پہلے بیرونی ترک کی ضرورت ہے۔ بیرونی ترک سے اندرونی

ترک حاصل ہوتا ہے۔ ہم باوہم کے اندرونی چمکے کو اس وقت تک دور نہیں کر سکتے جس

وقت تک کہ بیرونی چمکنا جو اندرونی کی نسبت بہت مضبوط ہوتا ہے نہ توڑا جاوے۔

اس لئے ترک باطنی کے واسطے سبب و تیار میں و فرزند۔ ال و دولت۔ کھڑا برتن وغیرہ

قطع تعلق ضروری ہے۔ نیز کیول گیان کوئی ایسی معمولی شے نہیں ہے کہ خداسی باب میں

حاصل ہو جاوے۔ اس کے واسطے بڑی سخت مہانت اور لٹھے کئے ہوئے کرہ میں لٹکے

ٹاش کر سکی ضرورت ہے۔ کہل کر کیول گیان ہونے کی نسبت سوتیا مہر یوں کی بیان ہے

کی ہیں اور ان میں کہیں کہیں ماضیات میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شاعر میں یہ بھی کہتا ہے کہ نیم تاقہ بھی لاجرم شورعی پار میں جھاکی سے کہا ہے کہ دو در کا میں ہوا۔
دگر شاعر کہتے ہیں کہ ہمارے سوا ہی کا یاد نہیں ہوا۔ سویتا مہر کہتے ہیں کہ ہوا۔ مگر یہ قصہ کہانوں کے اختلافات کہہ قابل وقت امکانات نہیں ہیں۔

(۲) کرناؤ لوگ باگھا لوگ۔ اس میں مین چوگرانی۔ علم ہیئت۔ جوش و فیروہ ہے۔
تو لوگ سار جوش سار۔ شے گنت۔ چندر گیتی۔ سوچ پر گیتی و فیروہ گزشتہ اس قسم میں آئے ہیں
(۳) چناؤ لوگ میں مینوں اور مگر ہستیوں کے فرائض کا ذکر ہوتا ہے۔ اچا و سار دلا چار
شراد کا چار و فیروہ۔ دگر بویں کے اور آچار انگ۔ اپا سکا دھین۔ نسبت۔ چید سوتہ و فیروہ۔
سویتا مہر بویں کے شامل ہیں۔

(۴) دریاؤ لوگ میں مع و داد و فیروہ بویں کا ذکر ہے۔ اور یہی مین فلسفہ ہے۔
گھٹ سار۔ پڑ مین سار۔ بوج دارنگ۔ استا مہر ساری۔ پرے کھل مارتا۔ دگر اچاریوں
کے اور سیاد باد منجری و فیروہ سویتا آچاریوں کے گزشتہ اس قسم میں شامل ہیں۔ دراصل
بین مت ہی ہے۔ اور اس میں دگر۔ سویتا مہر۔ ستمیا تک پاسی کسی کا بھی کچھ اختلاف
نہیں ہے۔ سب کا ایک سدھانت ہے۔

دگر اور سویتا مہر فرقے کا اختلاف

دگر اور سویتا مہر فرقے میں خاصکر ۴ باتوں میں اختلاف رائے ہے جن کا ذکر دگر پنڈت
ہیرواج نے اپنی چراسی بول نام لکھتک میں اور سویتا مہر سادھو شانتی نیچے جی نے اپنی
لکھتک مانو دھرم سنگت میں کیا ہے۔ ہم انکو واسطے آگاہی مغربین دینا میں درج
کرتے ہیں۔

کے ساتھ ہر دستہ کے ہی تھے اس لئے آپ کو قبیلوں سے تفرک کرنے کی غرض سے ایک پہلی چادر
رکھنی اختیار کی جس کی وجہ سے یہ لوگ پہچان سکتے تھے۔

اس چٹیا مہر فرقہ میں سن ۱۸۹۳ء سے سن ۱۹۱۵ء تک شری آئندہ کے ہی معروف شری
آتمارام جی گذرے ہیں۔ جنہوں نے پنجاب میں جین مت کا بہت پرچار کیا ہے۔ برہم جو سراج
کے بانی راجہ رام موہن رائے اور کار یہ سراج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی جی اور مسلمانوں
کے مشہور سید محمد سر سید احمد خان ان کے ہم عصر تھے۔ سوامی آتمارام جی سن ۱۹۱۵ء میں مشر
ورچند گاندھی پیر سٹرٹ لاکو اپنی طرف سے مذہبی کانفرنس چکا گو د اتحاد امریکہ میں بھیجا
جہاں انہوں نے جین دہرم کا خوب آپڈیش دیا۔ اور کئی امریکن اور یورپین کو جینی بنایا۔
آج کل منی لہد، مئی نیچے جی و منی و بلیہ نیچے جی و پٹت لانس وغیرہ اس فرقہ کے مشہور
لہند ہیں۔ یہ سہ جین مذہب کی مختصر تاریخ جس کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ جین مت
کی دو بڑی شاخیں وگبر اور سوتیا مہریں۔ اور گبر ایک ایک شلے کے بٹے بٹے دو فرقہ
ایک مورتی پوجک۔ دوسرا مورتی نہ پوجنے والا۔ سوتیا مہریں میں مورتی نہ پوجنے والا فرقہ
ٹھونڈو یا۔ یا سستا تک باسی کہلاتا ہے۔ اور گبروں میں تارن پٹی۔ اورا سوتی اچھا
کا تصنیف کیا چھانچو رتہ سوتر جسکو جین مذہب کا دیہ سمجھنا چاہیے دو نوں فرقوں میں مانا
جاتا ہے۔ اور دو جہ سے کہ یہ اس وقت کا بنا ہوا سوتر ہے جس وقت جین مت کی بدشاخیں
انہیں جو نہیں تھیں۔ بعد ازاں ہر دو فرقوں کے اچاریوں نے ہزار شاخیں تقسیم کئے۔
جو اپنے اپنے فرقے میں مانے اور چمے جاتے ہیں۔ یہ سب شاخیں ستر چار قسموں میں تقسیم کئے
جاتے ہیں دا، پرتھا تو لوگ یا دھرم کھلا تو لوگ۔ اس میں ہر ماتھاؤں کے چتر۔ راجہ مانچو
کی تانچے۔ سناخ عمریاں ہیں۔ چھپے وگبر فرقہ کے رام چتر۔ پدم پان۔ ہانڈو پان۔ مہری پان
پان پان پان۔ پان پان پان۔ پان پان پان۔ پان پان پان۔ پان پان پان۔

اور سوتیا مہر فرقے کے اترا جین۔ گمانا دھرم کھلا پھر۔ یہ کتا ہیں مبتدیوں کے پڑھنے

دیکھا لگ چاہیہ سوتر ۱۱، ہشتا ستر ۱۲، سکند ستر ۱۳، شیت ستر ۱۴، بہت
 کلہ ستر اور ایک آدھ ستر۔ یہ سب سوتر پر اگرت میں ہیں مستحانک و اسی ستر
 کہتے ہیں کہ لوکا کھاری نے پچھلے دس دیکھا لگ ستر لکھا تھا۔

لوکا کھاری۔ سوتر کی دو دو نقلیں کہنے لگ گیا۔ دن کے وقت ترقیوں
 کے لئے نقل کرتا تھا۔ اور رات کو اپنے ماسے۔ جب وہ ۳۲ سوتر کو نقل کر چکا تو ایک
 روز بی بی اس کی غیر حاضری میں اس کے مکان پر آیا۔ اور اس کی لڑکی سے نقل کئے ہوئے
 شاسٹر مانگے۔ لڑکی نے کہا کہ دن کے نقل کئے ہوں یا رات کے۔ اس پر بی بی کو شبہ
 ہوا اس نے اور ستر نقل کے واسطے نہ دیئے۔ لوکا نے ان ہی ۳۲ سوتر کو اسٹند
 قرار دیا ہے۔ باقی کے لئے اس کا بیان ہے کہ قیوں نے ان میں بہت کچھ کمی بیشی کر دی
 ہے۔ کہ اس کے آپدیش سے ۴۵۔ آدمی سادہ ہوئے تھے جن میں سے ۲۳ کی شایخ
 نہیں ملی۔ باقی ۲۲ کے باقیس لئے ابک موجود ہیں۔ اس طرح سوتیا ہر فرقے کے
 دو فرقے ہوئے۔ ایک سیگی۔ وہ سولہ ہونڈ یا۔ یا ستھانک باسی۔

سمست ۸۱۵ یوم میں بھگم جی ستھانک باسی سادہ ہونے تیرہ ہفتہ ہلا یا۔ کہتے ہیں
 ان کے نزدیک اگر جانور دوسرے کو کپڑے جاتا ہو تو اس کو ٹھہرانا پابجھا جاتا ہے
 یہ تیرہ ہفتہ دیگر آمناس کے تیرہ ہفتہ سے علحدہ ہے۔ جس طرح ستھانک باسی
 سادہ ہونے کے ۲۲ ہفتے ہیں۔ اسی طرح سیگی سادہ ہونے کے ۸۴ گھہ ہیں جن میں سے
 ۸۳ گھہ اسے پتی یا پوج کھلائے ہیں۔ یہ ہیں ہفتی دیگر فرقے کے بٹار کوں کی طرح گوری
 دار ہیں۔ اور پرگرہ لینے روہ پیسہ نہیں رکھتے۔ یہ سب مورنی پوجک ہیں مفید کپڑے
 پہنتے ہیں منہ پر ٹٹی نہیں باندھتے۔ اٹھارہویں صدی بکری کے شروع میں تپ گھلا

اس پاس کوئی شخص کسی جانور کو لٹک کر نہ پھرے۔ میں سوری چورے ان کے دھانکے
 یکسر ش۔ اور ہر ایک جو نے جنوں نے مسکت میں ہر ایک شاد سے فرماں پہل کیا
 جس میں لکھا ہے کہ کوئی شخص جوین مسد راہ و حرم شاد میں نہ آئے۔ اور جو شخص جوین
 مسد راہ بنو اہل ہے۔ کوئی اسکو نہ کوئے۔ اور ہفتہ میں انور اور ہر وار کے روز چنے میں
 مسد راہ پڑا کو مسد کو اور نو روز کو اور جو مبارک دن ہیں ان میں کوئی شخص کسی جانور کو
 نہ پکڑے۔ اور نہ مارے۔ بعد ازاں بچے بعد سواہی کے وقت میں جن کاسر گباش مسکت
 میں جو اسورت شہر میں ایک بری شریان بانہ رہتا تھا اس کی ایک لڑکی بھلی نام
 بال بدھوا تھی۔ جس نے توبی نام ایک لڑکے کو تنہی کیا تھا۔ جب لڑکا لڑکا مت کے
 آہ سرے میں پڑھتا گیا تو اس کو وہاں دیر لگ جود اس نے گرد سے کہا کہ شاستروں
 میں جو مسد راہوں کے احادیث طریقہ بائش لکھے ہیں وہ آپ میں نہیں ملتے۔ گرد نے
 جواب دیا کہ خیم کال میں تمام کر یا نہیں مشکل ہیں۔ اس جواب سے تلی نے کہا کہ اس نے
 لکھت چھوڑ دیا۔ بھانور اور سکھ جی اس کے ساتھ ہو گئے۔ تینوں نے منہ پر تلی باز دی۔
 لوگوں نے ان کو رہنے کو کہیں جگہ نہ دی۔ وہ ایک پرانے مکان میں جا رہے جس کو گجرات
 میں ٹھونڈ کہتے ہیں۔ اس نے ان کا نام ٹھونڈ یا پڑ گیا۔ یہ واقعہ مسکت کا ہے۔ یہ سال
 ستھانک اسی کہلاتے ہیں۔ یہ ۴۴ سورتوں کو نہیں مانتے صرف ۲۲ کو مانتے ہیں۔
 جکے نام اس طرح ہیں۔ گمارہ انگ (۱) چار انگ (۲) سوٹر انگ سے یا سوتر کربانگ (۳)
 ٹھانگ یا ستھانگ (۴) سوا یا انگ (۵) بھگتی بھگت گپا تا و حرم کشا (۶) اپا سکا سوتر۔
 (۷) انت گڑھ (۸) انورہ پانی (۹) پرشن ویا کرن (۱۰) پیاک سوتر (۱۱) بارہ اپانگ۔
 (۱۲) بانائی ہی (۱۳) راس پرستی (۱۴) جیو ابھگ (۱۵) چننا (۱۶) چندر چونی (۱۷) سورج چونی (۱۸)
 جیو دیپ چونی (۱۹) نرا وکھا یا نرا وانی (۲۰) کپ پرنس یا کپا و ستگان (۲۱) پھپیا یا پشپکا
 (۲۲) پشپ یا پشپا (۲۳) راسا چار وانی (۲۴) لندی (۲۵) من لوک و حرم (۲۶) ہزار و حرم (۲۷)

سے اچھی اہمیت دلائی گئی تھی اس سے صاف جواب نہ دیا جس کی وجہ سے چھوڑا ہوا۔ لوگوں
 نے لڑکا کر آپا سرے سے نکال دیا اور اس کو کھائی کا کام دینا بند کر دیا۔ وہ ناچا کر چلا کر آیا
 سے ۷۰ کوس کے فاصلہ پر بیٹھیری نام ایک شہر میں چلا گیا۔ وہاں اس کی ذلت کا ایک
 گشتی شاہ بانیہ راج دربار میں ملازم تھا۔ اس کی مدد سے لکھانے وہاں اپنے نئے مذہب
 کا آپدیش دینا شروع کیا۔ سادہ ہوں کی خدمت کو لے گیا اور پرتا پرتا چین کو ناما بنا کر بٹھایا۔
 جن سوتروں میں چین پر ماتا کا بہت ذکر تھا ان کو خیر مستند قرار دیا۔ اور جن میں عقوبت و کر
 تھا اس کا ترجمہ اور مطلب کچھ اور بیان کیا۔ آدھنیک سوتر کو جس میں پرتا کا ذکر تھا بٹھایا کر
 کچھ کا کچھ کر دیا۔ ایک روز اس سے کسی شخص نے کہا کہ دکھائے بدون شامتر کا پتہ کونسا
 دیو راسوتر میں منع کیا ہے۔ تو اس نے جو بار سوتر کو بھی خیر مستند ٹھہرایا۔ سمیت ۱۵۳ میں بھانا
 نام ایک بانیہ نے اس کے آپدیش سے سادہ جو کا جیس کیا جس کا نام بھانا رشتی ہوا۔
 اس کا شاگرد ۱۵۶۰ میں روپ جی ہوا۔ پھر لوکا مت کی تین شاخیں - گجراتی - ناگوری -
 اور تھادی ہوئیں۔ پھر سمیت ۱۵۶۲ میں کوڑا نام ایک بانیہ نے کوڑا مت چھایا۔ اس نے
 تین چھوٹی ماتی سمیت ۱۵۶۵ میں بنے کچھ نکلا۔ پھر سمیت ۱۵۶۸ میں ہارن چند نے چند می مت نکالا
 بعد ازاں سادہوں میں بہت کچھ سستی آگئی۔ بہت سے مورثی پوجا کے خلاف ہو گئے
 تب سمیت ۱۵۸۵ میں آندھیل سوری اور ایک سہیگیہ سادہ جو جگہ جگہ دھرم آپدیش دیکر
 لوگوں کو راہ راست چلائے۔ اس وقت سے سویتا مبر سادہ جو سمیگیہ کہلائے پھر ہونہ
 جی سوری ہوئے۔ جنہوں نے سمیت ۱۶۳۵ بکرم میں اکبر بادشاہ سے ایک فرمان حاصل کیا۔
 جس میں لکھا ہے کہ اس کی سلطنت میں سدھ چل جی - گرنار جی - تارنگا جی - آجی - کیسری ناتھ
 جی - راج گری کے پانچ پوراؤ - سمید سکھروف پادھ سناٹھ وغیرہ جو جگہ تیرتھ کی ہیں۔ ان کے

بچہ تین تہی - پٹنہ در پٹنہ - شہہ ہستہ سم تین کی اچھی یا سمر دہی نہ خیلوہ کی نہیں۔

کو مرنی پہ جب سوتیا مہری مانتے ہیں۔ ان میں سے ۳۲ کے نام سوتیا مہری پر بیان کر دیے ہیں۔ جن کو سٹھاٹک واسی سوتیا مہری مانتے ہیں باقی ۱۳ کے نام اس طرح پر ہیں۔ چتوشرٹن۔ آپر پتیا کچھان۔ عکٹ پرگیا۔ مہار پتیا کچھان۔ رتنگل پتیا لک۔ چند پتیا لک۔ کنت بند یا مرن ساوی۔ دتو ندر ستو۔ بعض اسکی جگہ سٹارک پر کیرنگ لکھتے ہیں۔ پچھتاچا۔ پنج کلپ۔ مہا نشیٹ۔ پنڈت کیکٹ سو۔

یہ ۴۵ سورتو ادو شاٹک باقی کا بہت ہی متوڑا حصہ ہیں۔ فرقہ دیگر ان کو مستند نہیں سمجھتا ان سورتوں میں کہیں کہیں ایک دوسرے کے بیان میں فرق بھی ہے۔ مثلاً آچا لک سورت میں لکھا ہے کہ مہا پر سوامی کے طالبین مر کر بارہویں سورگ میں گئے۔ اور آدشک سورت میں لکھا ہے کہ چوتھے سورگ میں گئے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ تفاوت نقصہ کہانیوں کا تفاوت ہے۔ غلامی میں تفاوت نہیں ہے۔ عین غلامی میں تو دیگر اور سوتیا مہری فرقہ کے کسی شاخہ میں بھی فرق نہیں ہے۔

مہا پر سوامی سے ۱۰۰۸ برس بعد سادو پو شد خالا میں رہنے لگے۔ تاہنگ جنگل میں رہتے تھے۔ پھر مہا پر سوامی سے ۱۰۵۵ برس بعد مہری بعد رسوامی آچاریہ ہوئے انہوں نے ۱۴۴۴ء شاستر تصنیف کے پھر ۱۶۶۶ء بکرم میں پیم چنڈ آچاریہ کو رسوامی کا خطاب دیا گیا۔ جنہوں نے بہت سے گرنٹھ اور پنچاٹک دیا کرن تصنیف کیا۔ ان کا ختم ۱۱۴۵ء میں اور سورگپاش ۱۲۲۹ء میں ہوا۔ پھر رتن سیکر رسوامی کے زمانہ میں سمتہ ایچرم میں لوکات چلا جس کا ذکر رسوامی آتما رام جی اپنی کتاب جین تتو آور میں بوالہ کشیش آدیشک سورت اس طرح لکھتے ہیں۔

سمتہ ۱۵ بکرم میں احمد آباد گجرات میں ایک شخص لوکا نام شرطان ذات کا لکھاری تھا جو گیلان ساگر نام جی کے آپا سرے میں ہٹک لکھنے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اسکے پاس سے ایک گرنٹھ کے سمتہ ورق بدھن گھرے گئے۔ جب وہ گرنٹھ پڑھا گیا۔ اور لوکا

اس میں بھول گئے۔ اور پھر کئی سالیں زبان سے جو ۱۷۵۷ برس بعد راجن پرتی اور
 آریہ ہست آچار یہ کے وقت میں بارہ سال قطعاً اس میں بھول گئے اور کئی تیسرے
 قحط میں جو ہیر زبان سے ۱۷۵۷ برس بعد مجر سوامی کے وقت میں پڑا بھول گئے چھ قحط
 بارہ سال قطعاً مہا پر سوامی سے ۹۸۰ برس بعد بکرم سنٹ میں پڑا اس وقت اتنا بیک
 پاٹ پر دیکھو سی کن چھا شرون پر جان تھے۔ انہوں نے شتر سنے پہاڑ سے آکر بلہی
 میں چڑھا کیا۔ ایک روز انہوں نے کسی مطلب کیواسطے سوختہ کی ایک چھوٹی سی گرد
 مشکلی بھی اور اپنے کان پر لگی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ اس کو بھول گئے۔ جب پرتی
 کسمن کرنے لگے تو وہ گردہ نیچے گر پڑی۔ اس وقت وہ سے انکو خیال ہوا کہ سوتر یکے بعد دیگرے
 بھولے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کا حافظہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اس لئے مناسب ہے
 کہ جو سوتر ایک یاد ہیں انکو تحریر میں لایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے گجرات اور سورٹھ کے
 تمام سادھوؤں کو بلا کر سوتر لکھوائے۔ کچھ سادھو مند سے بولتے جاتے تھے کچھ ہتھکڑی
 تھے۔ ان سوتروں میں بعض دفعہ ایک ہی قسم کا مضمون بار بار جاتا تھا۔ مثلاً شروں
 کی شریف۔ پانوں کا ذکر۔ کسی سادھو کی دکشا کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ ایسے موقعوں پر ایک
 مضمون کو بار بار لکھنا انکو اراکلام اور فضول سمجھا گیا۔ چنانچہ ایک سوتر کا حال دوسرے میں دیا
 گیا۔ اس طرح صرف پینتالیس سوتر جو اس وقت تک یاد رہ گئے تھے تحریر میں آئے
 بلہی گلو کے مسئلہ نے جو سوتر لکھے وہ بلہی و اپنا کہلائے۔ جس وقت بلہی و اپنا تحریر
 میں آئے اسی وقت متھرا میں سکندل سوامی نے پورب دس کے سادھوؤں کو اکٹھا
 کر کے متھرا و اپنا لکھی۔ پھر سکندل اپاریہ معہ اپنے سادھوؤں کے بلہی لکھیں آئے۔ اور
 وہاں سب نے جمع ہو کر ایک دوسری و اپنا کا مقابلہ کیا۔ اور ۵۴ سوتروں کو دوبارہ تازہ پڑیں
 پر لکھا اور ان کا نام بلہی متھرا و اپنا لکھا۔ جہاں جہاں یادداشت میں فرق تھا وہ فرق
 بھی درج کر دیا تھا اس طرح یہ ۵۴ سوتر ۳۳ سال کے عرصہ میں لکھے گئے۔ ان ۵۴ سوتر

کہا کہ دیکھو میں اس ہی کوہ دارن کر کے دکھاتا ہوں۔ گرہ نے بہت جھپایا وہ نہ اٹا۔ اور چن کلپ دارن کر لیا۔ اس طرح دیگر مت چلا۔ لیکن اس بیان کو غور سے پڑھتے پر معلوم ہو گا کہ یہ کہانی خود دیگر مت کا قدیم ہونا ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ اس سے جبہ سوامی کے نانا تک اس کا مناجا بعد میں کچھ زوال آتا اور پھر شوبھوتی کا ترقی دینا پایا جاتا ہے۔ نہ کہ دیگر مت کا مناجا ذکر نلا شوبھوتی کے دو چیلے کو نیند کو شفت ہیر ہوتے۔ پھر اس کے چیلے بہوت بلی اور شپہوت ہوتے۔ جنہوں نے مہاپیر سوامی سے ۹۸ برس قبل دھول بنے دھول دھار دھول گزرتھ کر ناگ بھاشہ میں لکھے۔

بعد ازاں مہاپیر سوامی سے ۹۸۰ برس بعد دیو آرومی گن ہما ستر دن نے فیسی نگ میں ۵۰۰ چن اپاریوں کو اکٹھا کر کے سوتروں کو پستک کی شکل میں لکھا۔ اب تک بابائی یاد کرنے کی رسم علی اتی تھی۔ اس کا منسل ذکر سویتا مہرجن اس طرح بیان کرتے ہیں کہ دوا دنا شاگ بابائی کو گوتم گدھر نے سوتر روپ میں بنایا۔ اور مہاپیر سوامی سے پندرہویں ہاتھ تک جو آچار یہ ۵۱۴ برس کے عرصہ میں ہوئے انہوں نے ۷۰۰ اپانگ سوتر جن میں سے ۳۳ کو اکٹھا کر ۳۹ کو کاناگ سوتر کہتے ہیں، تصنیف کئے۔ اس طرح کل ۸۴ سوتر ہو گئے۔ ان کے نام نندی سوتر میں درج ہیں۔ یہ چار سی قوموں سوتر ہیں۔ پھر ان پر تریکٹ چورنی۔ بھاشیہ اور ٹیکا لکھے گئے۔ اور پانچوں ملکر پنج انجی بابائی کہلائے دہم آپ کو یہاں یہ بتلا دیتے ہیں کہ جس طرح سویتا مہر فرے کے آچار یوں نے ۸۴ سوتر بنائے ویسے ہی دیگر فرقہ کے آچار یہ سری کند کند سوامی نے مہاپیر سوامی کے ۱۴۵ برس بعد تک پہنچتے سوتر تصنیف کئے ان میں سے بہت سے ساتھ ہی ساتھ بھولے بھی جانے لگے۔ چنانچہ مہاپیر سوامی سے ۲۱۵ برس بعد جو پہلا بار ۵۰ سالہ خط پڑا اسکی سوتر ساڈھو


(دیویش مطبعہ لاہور)

۱۰ سویتا مہر ساڈھو ۱۴ چکر ن رکھتے ہیں جس کے نام آئے آدیتھ

چلایا۔ اس کا مفصل حال تھوڑا دھین کی مدتی اور مشیک اور مشیک سو تھیں گہا ہے پھر
 بہادر سوامی سے ۰۹ برس بعد شری کرشن سوری جو مکے جن کے چلے شوہر ہوتی
 نے دگر برست چلایا۔ اس کا حال بربد مدتی و مشیک آدھیک و چہن بہرکشا میں اس
 طرح گہا ہے۔

رختہ پیر میں ایک شخص شوہر ہوتی نام رہتا تھا اسکی عورت اپنی ساس سے
 لڑا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ تمہارا اڑھ کارات کو بارہ بجے گھر آتا ہے۔ مجھے اس وقت
 تک مانگا پڑتا ہے۔ ایک روز ساس نے بہو سے کہا کہ تم سو جاؤ میں جاگتی رہوں گی جب
 شوہر ہوتی سب معمول بارہ بجے گھر آیا تو دروازہ سے پتا داز دی۔ شوہر ہوتی کی ماں سے
 جواب دیا کہ جہاں دروازہ کھلا ہوا ہو وہاں چلے جاؤ۔ وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ اس وقت
 سادھوں کے آپا سوسے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہاں گیا اور دکشا مانگی۔ سادھوؤں نے
 دکشا دی مگر وہ خود سادھو بن گیا۔ بعد ازاں سادھوؤں نے اُسے اپنے میں شامل کر لیا
 اور سادھو وہاں سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سادھو پھر اُس شہر میں واپس آئے۔
 دیکھا کہ شوہر ہوتی کے پاس ایک رتن کیل ہے جو اُس کو وہاں کے راجہ نے دیا تھا۔
 وہ کیل کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ سادھو کو کیل رکھنا مناسب نہیں ہے۔ آخر کچھ رد و قح
 کے بعد انہوں نے اُس کیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جو ٹکڑے وغیرہ بنائے۔ ایک
 دفعہ شوہر ہوتی کے گرجن پکلی پر بند رہنے والے سلوہوؤں کا ذکر شاستروں پر پڑا۔
 تھے۔ شوہر ہوتی نے کہا کہ جب جی پکلی پر گرہ واسباب دنیاوی سے میرا ہونے میں تو آپ نے
 یہ اڈھن کیوں رکھ چھوڑا ہے۔ جواب دیا کہ جن کلب شکل جوئے کی وجہ سے دھارن نہیں
 کیا جاسکتا چوبیسواہی کے موکش ماننے کے بعد جن کلب صرف نام کو رہ گیا ہے شوہر ہوتی

یہ اڈھن کیوں رکھنے میں جو چوبیسواہی کے موکش ماننے کے بعد جن کلب صرف نام کو رہ گیا ہے۔

راجہ کی سبجا میں جو پراہو میر تھا وہ سنگت کا مصنف نہیں ہے۔ بعد ازاں سوامی کے
 پٹ پرستوں بعد آچاریہ راجہ چندر گپت کے وقت میں جوئے جوہا پیر سوامی سے ۲۱۵
 سال بعد سوگ گئے۔ جیو سوامی کے بعد جوچہ آچاریہ۔ پچھا سوامی شیش پیر سوامی۔
 پشو بعد سوامی۔ سفینوت نیچے۔ بعد ازاں۔ اور ستوں بعد ہوئے وہ سب چود پیر
 کے عالم ہوئے۔ ستوں بعد کے بعد پچھلے چار پیر۔ پیر مشیما۔ ناراح مشنگن اور
 سم چر سنگت خان جاتی رہی۔ ستوں بعد کے شاگرد آریہ جہاگر اور سوہست سوامی
 ہوئے۔ ان دونوں کی الگ الگ پٹاواہی چلی۔ آریہ جہاگر کے شاگرد بلی سپت سوامی
 اور اس کے سوانی سوامی شاگرد ہوئے۔ سوانی کے بعد شیا آچاریہ ہوئے جنہوں
 نے پٹاواسو تر بنایا۔ اور پچا پیر سوامی سے ۳۷۶ سال بعد فوت ہوئے۔ شیا آچاریہ کے
 شاگرداں سوامی ہوئے۔ جنہوں نے توارقہ سوتر لکھتے کیا۔ جو گہر اور سوہتا پیر دونوں
 فرقوں میں مانا جاتا ہے۔ ان ادا سوامی کو دگیر کنڈ گنا چاریہ کا شاگرد بتلائے ہیں۔ اور
 کہتے ہیں کہ یہ سٹ میں ہوئے ہیں۔ ادا سوامی کو پچا پیر ساد جو شانتی نیچے جی کی شانی
 ہوئی پستک مالودرم سنگت کے صفحہ ۹۵ پر شیا آچاریہ کا شاگرد لکھا ہے۔ اور میں
 توارقہ شس صفحہ سوامی احترام جی کے صفحہ ۷۵ پر مشیما آچاریہ کو ادا سوامی کا
 شاگرد بتلا رہا ہے۔ مگر تندی راجہ چندر گپت کا بیٹا ہندو سارا جس کا اشوک اوس کا کوہل
 اوس کا سن پتی جوا جس کے ملج میں جین دہرم کی بہت ترقی ہوئی۔ اس نے
 ۹۹۰۰۰ پڑاتے جین مندروں کی مرمت کرائی اور ۲۶۰۰۰۰ نے مندر تیار کرائے۔ اور
 سونے چاندی پتیل و چھری کی سوا کر پٹا بنوائی۔ مفصل مال پرشٹ پیر میں لکھا ہے
 پھر کنڈ چندر منی (سندھ سین دواکر) راجہ کرم کے وقت میں ہوئے۔ پھر کرم سے دہرہ
 بعد غری گپت سوامی آچاریہ ہوئے۔ ان کا شاگرد روزہ گپت  ہوا
 جو اپنے گرو سے لوکر الگ ہو گیا۔ اس نے کنا کو اپنا شاگرد بنایا۔ کنا کے وٹھ پستک

راجہ اشوک پٹا جین تھے پھر بعد کے انہیں لکھتے جین دہرم کو پٹا بنایا تھا کیونکہ جی وٹھ پستک میں

دغیرہ نہایت گزرے ہیں۔ بیڑوں نے بہت سے گزڑوں کو بھاٹا میں لکھا ہے۔ اور بھا
 بی بھاٹا میں بتائی ہے۔ میں بچی بھاٹا کی پوچھا نہیں پڑتے۔ پھر تیرہ پختہ ہیں سے
 نو فیل جی کے پھر گمانی رام نے سمجھتے ہیں گمان پختہ نکالا۔ اور پھر تاکو ہٹا کر انے
 کا ترک کیا۔ پھر سمجھتے ہیں سمجھا پختہ نکالا۔ اور پھر بھول کر گئے۔ اور صرف شاستروں
 ہی کو ماننے ہیں۔ یہ لوگ عیسائی گلا۔۔۔ گلاب گلا۔۔۔ ناگپور۔ بھیل۔۔۔ اور بھو اور وغیرہ میں
 آباد ہیں۔ آج کل فرقہ و گہر کے مشہور و دوان پختہ گو ہال واسی ہی تریا۔ اور گج مکھیری
 نیا کے دو چپتے اور نہایت پتال ہی نیا سے دو کرو پھر ہیں۔

اب سو تیا ہر فرقہ کا حال سنئے۔ سو تیا ہر شاستروں میں لکھا ہے کہ چاہا ہر سوامی
 کے بعد گوتم سوامی کو کیدل گیان ہوا۔ اور تیرہ سوامی آچار یہ مقرر ہوئے۔ سبھ سوامی
 کے شاگرد جیہو سوامی ہوئے۔ جنہوں نے گیارہ انگ اور چودہ چوبیس اپنے گورو سے پڑے
 اور آٹھ چاہا ہر سوامی سے ۶۴ بچے جس بعد موکش گئے۔ جیہو سوامی کے موکش چاہنے پر (۱)
 من پر یہ گیان (۲) ہم روہی گیان (۳) پلاک لہجی (۴) اڑک مشری (۵) چھک مشری
 (۶) آپ شمش مشری (۷) جن کلپ متی یعنی وگہر رہتا (۸) چاہا لہجی چار تہ (۹) سو کلپ
 سنہرے چار تہ (۱۰) موکش حاصل کرتا۔ یہ دس باتیں بھرت چھتر سے ورا ہو گئی۔

جیہو سوامی کے بعد مشری پر چھ سوامی پھر شینو۔ پھر سو بعد پھر شینو نہ
 اور پھر بعد چاہا سوامی ہوئے۔ بعد چاہا سوامی نے آدھک نہایت۔ دس دیکھا لگ نہایت
 سو چار گہنی نہایت۔ آچار یہ انگ نہایت۔ سو کرنگ نہایت۔ آٹھ دھین نہایت۔ ریشی
 ہما کہت نہایت۔ کلپ نہایت۔ بیو بار نہایت۔ دشا نہایت۔ سیر ہر۔ دشا سر سنگد۔ بعد چاہا
 سنگد چو شکر غنہ۔ آپ سرگ پرستور قنفذ کئے۔ اور چاہا ہر سوامی سے ۱۶۰ بچے
 بعد سو گئے۔ ان ہی بعد چاہا سوامی کا بیٹی بھائی براہ میر تھا۔ چچ پھل یعنی قنار گہر
 ان اس نے نہیں مت چھوڑو یا قنار ہما۔ میر گنھا اس کی بیٹی ہوئی ہے سکھ لکھت

ان کے باقی بھائیوں سوامی - کرتا شاہ - کبیر صاحب - اور مانگ صاحب ایک ہی وقت میں گورکھ میں - ان سب نے سوئی پوجن کی تردید کی -

بعد ازاں جب بھٹارکوں میں دھرم کی کمی پائی گئی - اور وہ عیش و آرام میں ہنس گئے تو سنہ ۱۶۸۳ء سال باہن - مطابق سنہ ۱۸۱۵ء بکرم میں تیرہ ہفتی فرق نکلا - جس نے بھٹارکوں کو اور ان کے چیلے پانڈوکوں کو گرو مانا چھوڑ دیا - اس وقت سے بھٹارکوں والا فرقہ میں ہفتی کے نام سے مشہور ہوا - کیونکہ وہ ہمیشہ طرح کے دھرم کر یا فل کے پابند ہیں - تیرہ ہفتیوں نے ان میں سے سات چھوڑ دیئے ہیں - اور اس نے ان کا نام تیرہ ہفتی ہے -

” نیز اس لئے کہ وہ تیرہ طرح کے چار کے پائے لئے تیار ہیں کے مت پر چلنے والے ہیں - دھرم کو نہیں سمجھ سکتا مگر وہ شانتی بھی کی بنائی ہوئی مانو دھرم سمجھتے ہیں دگرہوں کے تیرہ ہفتہ کا آغاز سنہ ۱۶۷۲ء بکرم میں کیا ہے - اور نوتا مبروں کے تیرہ ہفتہ کا آغاز جس کا ذکر گے آدھیکا میں - تو اورش میں ۱۸۱۵ء بکرم میں بیان کیا سات باتیں جو تیرہ ہفتیوں نے چھوڑ دی ہیں وہ یہ ہیں (۱) صورتی کا پانچا امرت سے

اشٹمان کرنا (۲) چندن کیسر سوئی کے چوٹوں پر گلنا (۳) تازے پھول پر تاپ کر چھانا - تیرہ ہفتی اس کے بجائے ہانوں کو کیسر میں رنگ کر چھاتے ہیں اور ان کا ٹپش نام رکھتے ہیں (۴) کافور یا گھی کا چرلہ پر تپا - کے آگے رکھنا اور آرتی کرنا - تیرہ ہفتی اس کے بجائے

کھوپڑے کو رنگ کر چھاتے ہیں - دھنی مید میں بکھراں و تازہ ٹھکانی - برنی و فلا قند و غیرہ کا چڑھانا - تیرہ ہفتی اس کے بجائے گولے کی گریاں چھاتے ہیں (۶) پھل سبز - نارنگی وغیرہ چڑھانا - تیرہ ہفتی اس کے بجائے خشک پھل ادا م وغیرہ چھاتے ہیں (۷) پھیر پال و غیرہ کی پھل علاوہ ان میں ہفتی گائے کے بالوں کے چند رکام میں لاتے ہیں - تیرہ ہفتی

گولے وغیرہ کے بناتے ہیں - میں ہفتی ہشتا کے موم پر گروہ کی پوجا کرتے ہیں - اور برت کے پینے وقت اور ختم کرتے وقت گرو کی بھیجی یا ملا گروہ کی تھا پنا سجدہ کرنا کرتے ہیں - شام کو منہ میں آرتی کرنا بھی میں ہفتیوں کا ہی مداج ہے - تیرہ ہفتی میں ٹورہ مل جی و مسدا اسکھ

میں پہلے گئے اور وہاں جیو بڑھ کر سنے گئے۔ ایک روز تارن سوامی مندر میں گئے اور بھوجن
 کا انتقال مہاراج کے سامنے رکھ دیا اور استی وغیرہ کر کے روٹی کھائے اس پر گھر چلے گئے
 جب پھر رات کو مندر میں گئے تو دیکھا کہ بھگوان کی مورتی نے قتال میں سے ایک نعمت بھی
 بھی نہیں کھائی۔ خیال کیا کہ شاید بھگوان نے اس شان نہ کیا ہو۔ دو تین روز کے بعد وہ ایک
 دن بھگوان کی مورتی کو تالاب میں اس شان کرانے لے گئے۔ اور غوطہ مار کر مورتی کو تالاب
 کی تہ میں چھوڑ دیا اور باہر کر کہنے لگے کہ مہاراج چلے ویہ ہوتی ہے۔ جب اس کا کچھ جواب
 نہ ملا تو یہ کہہ کر چلے گئے کہ اچھا میں جاتا ہوں۔ بھوجن کر کے مندر میں آؤں گا۔ اس عرض پر
 آپ چلے آئیں۔ بعد ازاں جب سب بھوجن کر کے مندر میں پہنچے تو دیکھا کہ مہاراج نہیں گئے
 اسی دن شام کو ان کے والد گاؤں سے واپس آئے۔ بھگوان کی مورتی مندر میں نہ ملی۔
 دریافت کرنے پر تاجی سوامی نے تمام حال کہہ سنایا۔ والد بہت خفا ہوا ہے اور تارن
 سوامی کو بیتنا ہونی میں ڈوبنے کے لئے ایک طاع کے سپرد فرمایا۔ وہ نہ ڈوبے۔ پھر ان کو زہر
 دیا گیا مگر وہ نہ مرے اور بھاگا۔ گر کر چلے گئے۔ تارن سوامی نے کھیر مٹی کے پہاڑ پر بیٹھ کر
 سائیک کی جس جگہ انہوں نے سائیک کی۔ وہاں اب چوبترے بنے ہوئے ہیں۔ تارن سوامی
 نے چودہ شاستر نہائے اور ۳۹-۳۰ آدمیوں کو جو مختلف اقوام کے تھے اور جن میں مسلمان
 بھی شامل تھے اپنا شاگرد بنایا مورتی پوجن منع کیا تارن سوامی نے ۵۰ اکبر میں سو رگ گئے۔
 مورتی پوجن کی بہتری ہم آگے چلا کر اس ہی کتاب میں بیان کرینگے یہاں صرف
 اتنا بتا دیتے ہیں کہ ہندوؤں میں مورتی پوجن ایک عرصہ سے چلا آ رہا تھا۔ جن مت کے
 ہر دو فریق دیگر وسو تیا مہر کے شاستروں میں اس کا ذکر ہے۔ مگر جب مسلمانوں کا زور ہوا اور
 مسلمانوں نے ہندوؤں کے مندروں کو مسلمان کرنا شروع کیا اور ان کے داعضان نے بت پرستی
 کے بغلاف و عناد اپنے شروع کئے تو سو پہویں صدی کے شروع میں دیگر فرقے میں سے
 ملان نہتے سو پہویں سے لکھا ڈھونڈا مت اور ہندوؤں میں سے کبیر اور نالک نہتے

کہا۔ تو اچھا پسند آیا اب دیکھ اگر تم جن ہر جاؤ تو جو جن کرینگے غرضیکہ اس وقت
انہوں نے... ۷ آدمیوں کو بھیج دیا۔ اور ایک مندر تعمیر کرایا۔ اس وقت پتھر کی مورتی
دل سکی۔ لوہا چارپہ نے لکڑی کی مورتی بنوا کر پکٹنا کر دی۔ اس طرح کاشٹا سنگ
کا آغاز ہوا۔ علاوہ ازیں ایک ماہر سنگ بھی ہے جس کو رام سین نام ایک مٹنی نے
کاشٹا سنگ کے دو سو برس بعد شہر میں چلایا۔ اس سنگ میں سوا سے اس کے
اور کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ کاشٹا سنگ وہ الے اکٹھ سے پہلے ٹپسہ پوجا کرتے
ہیں اور ان کی چچی بٹھارک مورتی جگہ گاسے کی پونچھ کی ہوتی ہے۔

اس طرح تیسری صدی بکری میں وگبر اور سوتیا میرا کل طائعہ ہوئے اور دونوں
نے اپنے اپنے شاستروں کی تصنیف شروع کی۔

فرقہ وگبر کے جو مشہور چارپہ ہوئے۔ اور جو شاستر انہوں نے تصنیف کئے
ان کا ذکر ہم اس کتاب کے تحت میں کرینگے۔ وگبر مٹنی فیروز شاہ تعلق کے وقت تک نہراں
کی تھادی میں رہتے رہے۔ فیروز شاہ کے وقت میں (۱۳۱۵ء سے ۱۳۸۸ء تک) پہاچند
بٹھارک وگبر مٹنی تھے۔ بادشاہ کے حکم سے انہوں نے کپڑے پہنے شروع کئے اور ۱۳۱۵ء
سال باہن مطابق ۱۳۹۷ء میں شہر دہلی میں بٹھارک گدی قائم کی۔ اسی طرح اور مقامات
پر بھی بٹھارکوں کی گدیاں مقرر ہوئیں اس وقت سے وگبر مٹنی ہونے لگے تیار بنا بند ہو گئے
بٹھارکوں نے جنہیں میں مورتی پوجن کو بھی ترقی دی۔ اور باہن وغیرہ کرنے اور سونے
چاندی کے برتن۔ جھتر چنورہ وغیرہ مندروں میں پڑھانے کے متعلق بہت سے شاستر
لکھے۔ بعد ازاں بکرم کی سولہویں صدی کے شروع میں وگبر فرقہ میں سے ایک تارن پتھ
نٹھلا جس نے مورتی پوجن ترک کیا۔ تارن پتھ کے باقی تارن سوامی سمیت ۵۰ بکرم میں پوجا
نام ایک شہر جس جو دہلی کے علاقہ میں تھا گڑھا سا ہوا نام پودا رسیٹھ کے گھر پیدا ہوئے
جیب جو ان ہوئے تو اپنے والدین کے ساتھ علاقہ سروج میں سیمر کپڑی نام ایک گاؤں

کہ خیال تھا کہ اب گنبدوں کو اپنی اپنی سنگت میں راگ ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے
 جو مٹی گھماؤں میں سے آئے تھے ان کا نام ندی سنگت جانشک بانکا سے آئے
 تھے اس کا دیو سنگت جو پنج ستونوں سے آئے تھے ان کا نام سین سنگت۔ اور جو
 کنڈیکس و رکشوں کے نیچے سے آئے تھے ان کا سنگت سنگت رکھا۔ اس طرح دیگر
 اسمائے میں ہمارے سنگت مقرر ہوئے۔ اور گند گند سوامی۔ اور ماسوامی۔ دیونندی سوامی۔
 ندی سنگت میں اور منٹ بعدد۔ سٹو کوئی۔ بھوت بل۔ اور ٹیپ۔ دت میں سنگت میں
 شہر ہوئے۔ پھر ان سنگتوں میں پات۔ کلہ۔ پناٹ۔ ویشی۔ کافور۔ وغیرہ کن اور سرسوتی
 پارت۔ لہتک وغیرہ گمہ بنے۔ یہ گمہ اور کن صرف مینوں کی ٹولیوں کے لحاظ سے ہوئے
 ان میں جو گہرا اور سوتا مبرہیا مت ہیید داخلات رائے نہیں ہے۔ ان ہا سنگتوں
 کے علاوہ ایک کاشٹا سنگت بھی ہے جس کے چار کچے۔ ندی تٹ۔ ماتہر۔ باڈر اور لاڈا گڑ
 ہیں۔ مگر یہ کاشٹا سنگت دیگر گنبدوں کے نیچے سدا گرنتھ ہیں۔ جینا ہماں ناٹھے۔
 جہاں کہا ہے کہ کاشٹا سنگت سوتا مبرہیا اور۔ یا پ۔ اور فی پچک یہ پانچ جینا ہماں
 اصلی جین نہیں مگر جین ہیں سے نکلے ہوئے ہیں۔ اس کے آفاذ کا محل سری دیو سین
 سری کے دشن سار میں اس طرح کہا ہے کہ گنا رسین نے جو جین سین آچار یہ کے گو
 بجائی تھے ایک دفعہ بھرشٹ ہو کر مور کی بھی چوڑ کر گائے کے بالوں کی بھی رکھی اختیار
 کر لی۔ سو تمام باگرویس میں عورتوں کو مٹی و کشا سینے کا اوچھو مکوں کو مینوں کی طرح
 رہنے کا آپدیش دیا۔ اور چٹے گن۔ گن استھان کا اور پراچٹ کا کچھ اور ہی طرح ذکر
 کیا۔ یہ کاشٹا سنگت بجوم کے مرنے کے ۵۳ سال پہلے ندی تٹ شہر میں ہوا۔
 لیکن جن کوشش میں کاشٹا سنگت کا آفاذ کچھ اور ہی طرح ظاہر ہے۔ اس میں لکھا ہے
 کہ لوہا چارید ایک دفعہ جو ہمارے سنگت سے ملتا ہوا ہو گئے۔ اور اگر وہ شہر میں پہنچے
 وہاں کے اگر دالوں کی این میں بہت شروحاتی۔ آتھوں نے این کو بوجھ کر رکھنے لئے

بڑی تکلیف دی۔ اس کے ہزار ہا سندر کوڑا اسے لوہان کی پکائے شیش کے مندر جو اسے ایسا
 معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بہت سے بودہ سادو جو چینوں کے فرقہ سوتیا مبر ہیں شامل ہو گئے
 اور ان کا بہت کچھ اثر سوتیا مبر فرقہ میں پڑا۔ اور بودہ مت کی بہت سی داستانیں اس کے
 سوتروں میں داخل ہو گئیں۔ بودہ مت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بدھ دیو کی شادی ہوئی
 تھی۔ اس کے سامنے ہی اس کے ایک چیلے گدائی سنہ کو تھوڑا سا بید کہ کے اپنا مت چیلے کر لیا
 تھا۔ بدھ دیو نے چند تھمیرے کے گہرہ شوکر مار دے کہا یا تھا "شوکر مار دے" کے معنی تھمیرے
 کے ہیں جو ایک نباتات ہے اور برسات کے دنوں میں زمین سے نکلتی ہے اور جسکو بہت
 سے لوگ سانپ کی چھتری کہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہی لفظ "شوکر مار دے" کے معنی بعض شخص
 سوز کا مانس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدھ دیو نے سور کا مانس کھایا تھا جس سے اسے
 ہرچیز جو کئی تھی۔ اس کے ایک چیلے دیوت نے جو اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا تھا وہ سستا اور کہلاتا
 تھا۔ اور بودہ دیو اسے نوٹے کا نام دیا۔ اس ہی قسم کی باتیں جہاں ہر سوامی کے
 متعلق سوتیا مبر سوتروں میں لکھی ہیں۔ بچنے کہ ان کے داماد جالی نے اپنا علیحدہ مت چلایا
 تھا۔ گو شالہ گوالے نے ان کے سامنے انکی نندا کی تھی۔ جہاں ہر سوامی کو روگ ہوا تھا انہوں
 نے کوکر مار دے کہا۔ جس کا ترجمہ بعض مانس اور بعض پیٹھا پاک کرتے ہیں۔ لیکن
 مؤرخانہ ذکر درست ہے۔ سوتیا مبر اپنے آپ کو سستا در پکاتی کہتے ہیں۔ ایسی ایسی باتوں
 سے جو وہ اپنے جہاں ہر سوامی اور گوتم بدھ کو ایک شخص قرار دیتے ہیں۔
 جب سوتیا مبر فرقہ علیحدہ ہوا۔ تب دیگر فرقہ مول تنگہ کے نام سے مشہور ہوا اور
 پھر اس کے چار حصہ بندی۔ سنگہ۔ دیو۔ اور سین ہوئے۔ اس کا ذکر شرت اوتار کا تھا
 نیتی سارا رندی سنگہ کی قیادلی ہیں اس طرح لکھا ہے کہ جب اریہلی اہار یہ نے
 ایک پرتی کر من کے وقت مہینوں سے پوچھا کہ سب بتی آگئے۔ تب انہوں نے جواب دیا
 کہ ہاں جہاں ہم سب اپنی اپنی تنگہ سمیت آگئے ہیں۔ ان کا جواب سنگہ رابہلی

”کاشکا کا بھی ان ہی کی بنیادی ہوئی ہے۔ کاشکا کا معنی جند سواہی کو کہا ہے اور غالباً یہ ان ہی کا نام ہے۔ دیونندی آپاریہ۔ پوج پاؤ۔ چندر گوی۔ اور جند رتدھی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

پنکپ و نت اور بھوت ملی نے کرم پر ابھرتی کے کھنڈ کھنڈ شاستر کی تصنیف کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سری کھنڈ کھنڈ سواہی۔ اوما سواہی۔ سمت بھدر غلو کوئی۔ دیونندی پنکپ و نت۔ اور بھوت ملی سب بھدر گز سے ہیں۔ اور ۱۸۴۲ء اور ۱۸۴۳ء بھدر گز کے درمیان ہوئے ہیں۔ انہیں کے زمانہ میں بت پالی آپاریہ ہوئے ہیں۔ جن کے وقت میں سمت سالیا ہن یا سمت ۲ بھدر گز میں اوما بھالک سو پتیا میر کہلائے تھے۔ اُس کا ذکر اس طرح ہے کہ اُس وقت اچین میں چند رگرتی راج تھا۔ اُسکی لڑکی چند رلیکہا کے۔ اور وہ بھالک سا دھوؤں سے شاستر ٹھہرا تھا۔ وہ لڑکی سورٹھ ولس کی راہ نبھی، مگر تو اسی لوک پال سے بیاہی گئی تھی۔ ایک روز چند رلیکہا کے کہنے پر اُس کے خاوند نے چند رلیکہا کے گردوں کو بلایا۔ جب وہ آئے تو لوک پال نے دیکھ کر کہا کہ یہ کونسا منٹ نکلا ہے نئے ہو کر کپڑے رکھتے ہوئے تو کوئی سا دھو دیکھے نہیں۔ اخیر رانی کے بھانے سے انہوں نے سفید کپڑے پہنے اور سو پتیا میر کہلائے۔ اُس وقت جن چندر آپاریہ نے کیوہلیوں کے کو لا بار۔ استری کے موکش۔ جاپیر سواہی کے گریہ کا بھینی کے بطن سے پھرتی کے بطن میں بہا جانا بتلایا۔ اُس وقت سے سو پتیا میر فرقہ بالکل علیحدہ ہو گیا۔ اور ان کے چاریوں نے اپنے شاستر علیحدہ تصنیف کرنے شروع کئے جو سوتروں کے نام سے مشہور ہیں۔

شنگر سواہی بھی جنہوں نے بوہند بھب کا کھنڈن کیا اور شیریمت چلایا۔ اُس ہی زمانے میں گز سے ہیں۔ خاندان مور یا میں جو بودھمت کا بڑا حامی تھا اُس وقت زوال آچکا تھا شنگر سواہی دیکھ کر ہنساکو جاتو قہار دیتا تھا۔ اِس ہی لئے وہ بودھوں کا جو دیک گلیوں کے برخلاف تھے سخت دشمن تھا۔ اُس نے اپنے زمانے کے راہاؤں کی مدد سے بودھوں کو

ہنرمند بنی ہوئی سورت کی صورت سے کہلا دیا تھا کہ گہر مت سہا ہے۔
 اور اسوامی نے توارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو جن مت کے ہر دو فرقوں جو گہر
 و سوتیا سبر میں لانا کا نام ہے۔ اور جن مت کا وید و قرآن ہے۔ یہ او اسوامی و اچک
 شرو منی۔ ناگرا اچک اور او اسوامی کے نام سے ہی مشہور ہیں۔ کیونکہ ادوان کی
 باکا کا نام تھا۔ اور سواتی پتا کا نام تھا۔ اور اسوامی کند کند سوامی کے شاگرد تھے۔ جو
 سمیت سالابھن یا سمیت بکرم میں ہوئے۔

سوامی سمیت بھدر سے سینہ مستور۔ توارتھ۔ سوتر کا گندہ بہتی مہا بھاشی
 جس کے منگل چرن کا نام دیو گم سلوچہ یا بہت مہا نا ہے جن تک آلتکار۔ رتن کرند
 شراد کا چار۔ بیکیتی نو شاشن۔ نیے وہول ٹیکاک۔ تھانو شاشن تصنیف کئے۔ بنارس کے
 راجہ شو کوئی کو جو شو بھکت تھا جن بنایا۔ یہ سمیت سالابھن یا سمیت بکرم میں ہوا۔
 شلو کوئی منی نے بھگتی آرا و سنلہ پر اکرت میں لکھی۔

دیواندھی اچار یہ نے جنینڈ دیو کارن پنج اویاے) توارتھ سوتر کی شیکا
 طوارتھ سدھی۔ سوامی تنک و غیرہ تصنیف کیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانچویں سوتر کی روٹی

۱۰ شاکا میں منی بھی جس کا شاکا میں دیا کرن مہر رہے اور چپانی سے پہلے کا ہے ایک میں آچار ہوئے
 ہیں اٹھا شیک وقت کو معلوم نہیں مگر وہ چند گہت کے زمانہ سے پہلے ہوئے ہیں۔ شاکا میں کا نام گوید
 اور شکل پر وہ کی پتی شاکا اور کپش مذکتی میں ہی ہوا ہے۔ دیکھ دیا چھ شاکا میں دیا کرن انہو فریڈا
 واد پٹ۔ پانی دیا کرن میں شاکا کیلے ذکر ہے۔ اٹھا شاکا میں نے اپنے منگل چرن میں وہان یا مہا پیر جوی
 کو منگل کر کیا ہے۔ پانچویں خند وروہن کے آخر دونوں میں منی سنہ عیسوی سے قریباً ۳۲۰ سال پہلے
 جو اچک بیکر تھت مت مشرکے بنی۔ جیرو وال۔ نیم۔ ملے۔ ہر طرار پٹ و مطرہ آریہ چوکا ۹ مئی سنہ ۱۸۷۰ء امر سنگھ
 بھابہ اندکوش کے بنائے ملے بھی ہیں سوچا میری ہوتے ہیں بعض کا خیال ہے نہ بود حصے۔

آپاریہ یہ پہلی کتاب تھی جو ۱۸۷۸ء کے عالم ۱۸ سال کے اندھ ہونے اس طرح ہوا پر سوامی سے ۱۸۸۲ء میں بعد تک یعنی ۱۸۸۳ء تک بکرم باشت لکھ کر دینا کہ آپاریہ میں سینہ سینہ چلا آیا۔ اور کوئی شاستر نہیں لکھا گیا۔

لہذا آپاریہ کے بعد کوئی نئی ایسا نہیں ہوا جس کو دوا و شانت بانی کا ایک انگ بھی لپکا یا دہو۔ اس زمانہ کے مضمینوں نے ذرا نت اور عافیت میں روز بروز کمی ہوتے ہوئے دیکھ کر یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ اب باد ہے اس کو طبع بند کیا جاوے۔ چنانچہ شری گند گند سوامی نے ہرچیز سار سے سار کر یا سار۔ جونی سار۔ تنو سار۔ بھاو سار۔ نیم سار۔ ایش پاٹر۔ آبار نا پاٹر۔ لبی پاٹر۔ بند پاٹر۔ نیا سار پاٹر۔ چین پاٹر۔ ورہو پاٹر۔ کرہ پاٹر۔ وہ پاٹر۔ اگھاٹ پاٹر۔ سدھانت پاٹر۔ چرن پاٹر۔ سموت پاٹر۔ لے پاٹر۔ پر کرتی پاٹر۔ دستو پاٹر۔ سوتل پاٹر۔ پڑھی پاٹر۔ اچاوا پاٹر۔ جیوا پاٹر۔ آچار پاٹر۔ ستھان پاٹر۔ ہسان پاٹر۔ آلاپ پاٹر۔ چل پاٹر۔ کو کر پاٹر۔ کھٹ رس پاٹر۔ شنتھان پاٹر۔ سالمی پاٹر۔ وغیرہ چراسی پاٹر۔ اور منج استی لائے۔ اور دوا و شانت پر یکشا تصنیف کئے۔ شری گند گند سوامی و گربھو دنا کے پہلے مضمین ہیں۔ جنہوں نے شاستر تصنیف کئے۔ ہندی سنگھ کی پٹاؤلی میں ان کا نام پدم ہندی۔ ایلا آچار یہ گروہ بھی اور بکر گروہ بھی لکھا ہے۔ مگر شرون ہیل گول کے چالیسویں کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گروہ پچیسے او اسوامی کا نام تھا۔ اور ایسا ہی کہیں کہیں سے یہ پتہ بھی لگتا ہے کہ بکر گروہ اور ایلا چار بھی۔ اور آچار۔ یہ تھے۔ ہندی سنگھ کی پٹاؤلی کے مطابق سری گند گند سوامی پادہ بدی ۸۸ء تک سال باہن مطابق ۱۸۸۸ء بکرم میں پٹ پر بیٹھے۔ اس وقت انکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ انہوں نے پچاسی سال کی عمر میں ۱۸۸۸ء بکرم میں وفات پائی۔ مگر بعض لوگوں کی رسلے میں یہ مسود کی بجائے ۱۸۸۹ سال باہن میں پٹ پر بیٹھے۔ کہتے ہیں کہ گربھو پادہ سویتا مبرا آچار ہوں کے ساتھ جب انکا ہاشدہ ہوا تو انہوں نے

منفی کے وہاں رہنے لگے۔

جب مجدد باہوسوامی کا دیہانت ہوا چند گھنٹہ اُنکے چرنوں کے نشان بنا کر اُنکی سید کو رنے لگا جس جگہ کفار کوہ میں مجدد باہوسوامی اور چند گھنٹہ کے چرنا بننے والے ہیں وہ مسرون گول کے نام سے مشہور ہے۔ اور اُس کو بچند گری بھی کہتے ہیں۔ آجین میں سخت قحط پڑا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے بچوں کو مار کر کھانے لگے۔ شراد کوں نے زمینوں کو چاہتک جنگلوں میں رہتے تھے بلغمض خلافت جان شہر میں رہنے کے لئے مجبور کیا۔ دو کسبل اوڑھ کر اور پاتروں کو ہاتھ میں لیکر رات کے وقت آہار لے جانے لگے اور دن میں کھانے لگے۔ قحط کے ہو چکنے بعد بٹا کھا پیا کر ہالک سے آجین واپس آئے۔ اور راتل سستہول آچار یہ اور سستہول مجدد سے ملے۔ اُس وقت سستہول آچار یہ نے پھر قدیم طریق و گہر پڑا جانے کے لئے آپریش دیا مگر راتل اور سستہول مجدد نے نہ مانا۔ اور اپنا نیا طرز اختیار کر کھا۔ چنا چھب سے ۱۵۰۰ پھالک کہلانے لگے۔ اُس وقت تک جین مت میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ یہ مذہب آفریت جین۔ ایک کانت وغیرہ ناموں سے مشہور تھا۔ اور اُس کے سب ریشی بالکل اور نادر و جہنہ رہتے تھے اور اس جی واسطے و گہر کہلاتے تھے۔ مجدد باہوسوامی کا جو آخری فرست کیولی دھام شاستروں کے عالم تھے سو رگہاس ہو چکا تھا۔ لہذا اب و گہر فتنے کا گرو بٹا کھا چار یہ ہوا۔ اور اروہ پھالک کا سستہول بھارہ ۔

بٹا کھا چار یہ کے بعد و گہر فرقہ میں پرمشلا چار یہ۔ چھتریہ۔ سہ سین۔ ناگ سین۔ سیدھارتہ۔ دھرت کمین۔ بچہ۔ بدھمان۔ گنگ۔ دیو۔ دھرم سین۔ گیا رو منی گیا وانگ اور دس پور بک جانے والے ۱۸ برس کے اندر ہوئے۔ پھر پختہ۔ جے پال۔ ہاتھ۔ ر ہرت سین۔ کینس آچار یہ۔ پانچ آچار یہ صرف گیا وانگ کے ماہر ۲۲ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ بعد ازاں سو بھدر۔ نیو بھدر۔ بھدر باہو ثانی۔ جہا نیش اور توپا

ہم انہاں دشمنوں کی ستر۔ اپنا جیت۔ گورہ میں۔ اور بعد بنا ہوا پانی
سُرت کیولی ایک سو سال کے عرصہ میں ہوئے۔ یہ سب دواشاگ باقی کو اپنی
بادشاہت میں رکھتے رہے اور دوسروں کو نابانی آپدیش دیتے رہے۔ پہلے زمانہ
کی مثل دوا کٹھنہ اور پیہ گٹھ اپناک مشہور ہے۔

بعد بابر چتر پلج ولی کتا اور ملن بنگل (دو تھیکے کتبیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بعد بابر
سواہی معاہدہ اپنے سنگد کے اوتی (دھین) نگر میں لگے شہنشاہ ان اچھنڈ گٹھ پانچ کر لکھا۔
چندر گٹھ یعنی تھا۔ چندر گٹھ کو سولہ پٹھنے (خواب) آئے۔ وہ انکی تیسویں چنے
بعد بابر سواہی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں بارہ سال کا سخت
قحط پڑے گا۔ یہ سنکر وہ اپنے بیٹے بیہہ سین (دند کمار) کو سلطنت سپرد کر مٹی جو گیا
جب قحط کا وقت نزدیک آیا تو بعد بابر سواہی نے اپنے سنگد کو بلا کر کہا کہ
یہاں تھا پڑے گا۔ کرنا ملک چلو۔ تب پتن واس۔ ماوہ موت۔ بندہ موت ونبہ
سیٹھوں نے عرض کی کہ ہمارا جہاں بہت سا اٹن چڑا ہے آپ نہ جائیں
مگر بعد بابر سواہی نے نہ مانا۔ اور وہ معاہدہ اپنے بارہ ہزار چیلوں کے کرنا ملک کی طرف
دوانہ ہوئے۔ مگر اراں ستھول چارہ۔ اور ستھول بعد دفعہ و شراد کوں کے کہنے سے وہاں
ہی رہ گئے۔ بعد بابر سواہی جب موجودہ ملک میسور کے شمال مغربی ضلع میں کٹ وٹ
پہاؤ کے نزدیک پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ اُسے مرنے کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ اس
وقت انہوں نے بٹاکا چاریہ کو جو دس پوہب کو جاننے والے تھے اپنے پٹ پر بٹاکر
معاہدہ تمام سنگد کے چول منڈل (شمالی کرنا ملک) دیس کو بھیج دیا۔ اور خود مع چندر گٹھ

چندر گٹھ نے سن ۱۷۳۷ سال شریتر گٹھ فتح کیا اور ۱۷۹۱ء میں شریتر فوت ہوا۔ اس کے
لے میراٹھ "چندر گٹھ ہیں" پڑھیں۔

دھرم کی بدولت ہے۔ دم اور مہاروی کی محبت سے کئی ایک لوگوں کے دل بہتری کے کاموں سے ٹوکنے لگے اور انہوں نے مصلحت وقت سمجھ کر صاف لکھ دیا کہ میں دھرم میں اپنا ہے وہ ہم کو تسلیم نہیں ہے۔ جو دیکھتا ہے اس کی فکر ضرورت نہیں۔ جن شاستروں میں اپنا کا ذکر ہے وہ ہم سے دور رہیں۔ دم اور مہاروی کی محبت سے عین دھرم پیدا ہوا ہے۔ اس ہی نے اسکو قائم رکھا ہے۔ اور اس ہی سے ہمیشہ جیتا جاگتا رہے گا۔ اس دیکھ کر ہم کی چھاپ جب بہمن دھرم پر پڑی۔ اور ہندوؤں کو وہ دھرم کے پائنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تب انہوں نے ایک میں چھپی یا آگے کا جانور بنا کر ڈانٹا شروع کیا۔ اس طرح مہاروی کا اپنی کما ہوا مذہب سب کو ماننا پڑا۔ اور عین دھرم اور بہمن دھرم میں دیا دم، دھرم کا مول (بڑا غلوار دینے) گئے۔

شری مہاروی سوامی کا زمانہ پاد پوری میں ہوا۔ یہ جگہ پہاڑ سے میل ہے اہلکے نزدیک ہی راج گری کے کھنڈرات موجود ہیں۔ کانک بدی اموش کو صبح کی وقت مہاروی سوامی کو موکش حاصل ہوئی۔ دیوالی کا تیوہار انکی یادگار ہے۔ مہاروی سوامی سمت بکر م سے ۴۰ سال سالباہن سے ۵۰ سال اور سن عیسوی سے ۱۵۲۷ سال پیشتر مکت گئے۔ شری مہاروی سوامی کے زمانہ میں اکش پادگوتم نے نئے بن تصنیف کیا۔ وگبر فرقہ کے شاستروں کے بموجب مہاروی سوامی کے موکش ماننے کے بعد گوتم سوامی شہ پر م اچا رہا۔ اچا جیہو سوامی تین کیوں ۶۲ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ اور

۱۰۔ جب مہاروی مکت گئے۔ چنے کال کے ۳ برس پہلے چھینا باقی رہ گئے تھے۔

۱۱۔ اکش پادگوتم صنف نہاے دشن۔ نہا تہرتی گوتم تھا اور سوامی کا سن ۱۰۰ اور ساگنی منی گوتم ۱۰۰۰
۱۲۔ شخص جوئے ہیں یہ سب ایک ہی زمانہ میں گذرے ہیں۔

جوراج گروہی کے نزدیک پہاڑ پر ہے۔ جہاں سوامی کا سمونٹرن اکثر ہوتا تھا۔ اور
 مشرنیک راجہ مع اپنی رعیت کے آپدیش سننے آیا کرتا تھا۔ جہاں سوامی کے
 آپدیش سے گت میں حیوانات کا ڈالنا بند ہوا۔ لگہ چٹاؤں پر بچے کے سر کی
 بجائے ناریل۔ اور انش کی بجائے طلا پڑھانے لگے۔ وام مارگ کو زوال آیا۔
 دنیامیں شکہ و شانتی پھیلی۔ ہندوؤں میں مانس اور شراب کا جو کچھ ترک نظر آتا
 ہے یہ جہاں سوامی کے ہی آپدیش کا اثر ہے۔ وہی مشروں کے کچھ کے کچھ سننے
 کر کے جو بھل تو کھلایا جاتا ہے کہ وید میں جیو پینسا کا آپدیش نہیں ہے۔ یہ ان ہی
 کی تیس سال کی کوشش کا پھل ہے۔

مشراں لنگا دھڑلک اپنے لکھو میں جو انہوں نے بمقام ہرودہ بتایا، نومبر
 ۱۹۱۹ء بموقعہ میں سوتیا میر کا نفرنس عام دیا تھا۔ فراتے ہیں کہ جیسا کہ مشراں
 مہاراج کا ٹیکہ اس نے پہلے دن کانفرنس میں فرمایا تھا کہ ”اپنا پرمودھرم کے
 عالمگیر سکھنے پر مبنی دھرم قابلِ پذیر چھاپ داری ہے“ وہ چھاپ ہی ہے
 کہ گت کے واسطے جو پشو پینسا ہوتے تھے وہ مبنی دھرم کے آپدیش کی بدولت
 آجکل نہیں ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں گت کے واسطے بے شمار جانور بچ کئے جاتے
 تھے اس کا ثبوت میگہ دوت وغیرہ بہت سی کتابوں سے ملتا ہے۔ رتی ویونام
 راجے جو گت کیا تھا اس میں اس قدر جانور مارے گئے تھے کہ مذی کا پانی خون سے
 سرخ ہو گیا تھا۔ اسی وقت سے اس مذی کا نام چرم دتی دچنیل مشہور ہے۔ اس
 وقت لوگ سمجھتے تھے کہ مہانت کو گت میں ہوم کرنے سے سوگ ملتا ہے۔ لیکن اس
 گت کا پد دگنا دھرم کا پر مبنی دھرم سے رخصت کر کے کانوای مبنی دھرم کا ہی
 حلقہ ہے۔ پر مبنی دھرم اور مبنی دھرم میں ہندو پینسا یعنی وہ اب دور ہو گئی ہے
 پر مبنی دھرم و ہرم میں مانس کھانا اور شراب پینا بند ہو گیا۔ مہینا

ہم پہلے صفحہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم کے ساتھ گئے۔ جہاں ہیر سوامی نے دیکھتے ہی کہا۔ اسے اندھ بھوتی گوتم تو آیا۔ گوتم نے سوچا کہ جہاں ہیر سوامی نے میرا نام کیے جانا۔ اگر اُس نے خیال کیا کہ چنگہ میں ایک مشہور پختہ ہوں۔ اس لئے جانا ہو گا۔ سو گیا جب جانوں جب دل کا شک دور کریں۔ اُس وقت جہاں ہیر سوامی نے کہا۔ کہ اے گوتم تمہارے دل میں یہ شک ہے کہ روح جسم سے کوئی علیحدہ شے ہے یا نہیں؟ وید میں اس کے متعلق مخالف نظریات ہیں۔ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ لکھا ہے۔ دراصل روح ایک علیحدہ مادہ دانی شے ہے۔ خاک۔ پاد۔ آب۔ آتش۔ سے ملکر پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اگر اُس سے ملکر پیدا ہوتی ہوتی تو ایک سبکی اور دھڑلہ دہی نہ ہوتا۔ سب یکساں ہوتے۔ روح کا تعلق جسم سے کرم کی وجہ سے ہے۔ اور اس ہی لئے اُس نے ایسا مخلوق ظہور پایا ہے جیسے پانی دودھ سے ملکر ہو جاتا ہے۔ جب کرم سے رہائی ہو جاتی ہے۔ تب روح جسم سے علیحدہ ہو کر نجات ابدی حاصل کرتی ہے۔ غرضیکہ جب جہاں ہیر سوامی نے گوتم کی اس طرح اتلی کردی تب وہ مع اپنے ہاتھوں شاگردوں کے اٹھا چلا ہو گیا۔ اسی طرح باقی پندہ توں کا بھی شک دور کیا۔

غرضیکہ اس طرح ایک دن میں جہاں ہیر سوامی کے گیارہ پندے پنایت اور آئینے ۱۰۰۰ شاگرد چھٹے ہوئے۔ بعد ازاں بہت سے راجا اور عام لوگ اُن کی شاگردی میں آئے۔ ساہو۔ سلو۔ ہوتی۔ شرادک۔ شرادکا۔ چارہنگہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

جہاں ہیر سوامی نے تیس سال تک گھر۔ بہار۔ شرادستی۔ ویشانی۔ راج گری۔ کرشناجنی۔ پھاگ۔ چہا پوری وغیرہ میں بہار (دورہ) کیا۔ راجہ شرنیک (دھب سار) والے راج گری اُن کا بڑا بھاری معتقد تھا۔ اُس کی رانی چلیتا بودہ متی تھی۔ وہ چاروں

یہ طے لگتی ہے۔ چل کر پھاگ کہا تھا۔ جو پندے سے پہلے جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔

میرے گڑبہا پر سوامی جی نے عمل و حاکم کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف
دی ہے وہ شلوک ہے۔

वैकाशं दृश्यं बटकं सकलं गतिगता ससदा धो नैव
विश्वं पंचास्त्रिका या ज्ञत स मिति विवृ स ज्ञतवा नि धर्मा
सिद्धेर्मा ज्ञ स्वत पं धि वि ज नित फलं जी बवट का यो गवा
एता म्य ऋ ह धा ति जि न व च न र तो मु ति वा भी स भ म्मा ।
جس وقت گوتم نے یہ شلوک سنا وہ سمجھ نہ سکا کہ تین کال۔ چودہ۔ پانچ ہستی کا سنے
تمام گیتان۔ نو پدارتھ۔ پانچ برت۔ پانچ ہستی سمیت تنو دھرم۔ سدھاون کا مارگ
اولن کا سروپ۔ کرم کا پھل جیون کی چار لمبھیا سے کیا فائدہ ہے۔ چنانچہ وہ سدھ اپنے
پانچ سو چیلوں۔ اور وادی بھوتی و اننی بھوتی وغیرہ بھائیوں کے بحث کرنے کی غرض
سے جہا پر سوامی کے پاس گیا۔ مگر اُنکے جہال کو دیکھ کر اُس کا غور کاغور ہو گیا۔
اور وہ فوراً اُنکے چرنوں پر گر پڑا۔ اور جین مت کا اُپدیش لیا۔ اُس کے بھائی اور چیلے
بھی جہا پر سوامی کے سنگ میں داخل ہوئے۔ سو تیا مہر سوتروں میں یہ حال زیادہ
تشیع کے ساتھ درج ہے۔

اُن میں لکھا ہے کہ جس وقت جہا ویر سوامی کو قبول گیان ہوا اُس وقت
۴۰۰ پایا انگری میں سول نام برہمن گیت کر رہا تھا۔ اُس نے گیت کے واسطے بڑے
بڑے وودان برہمن گوتم وغیرہ بلائے تھے۔ اُس گیت بھومی کے قریب جہا میں بن
میں جہا پر سوامی کا سمو سرن آیا۔ لوگوں نے کہا کہ کج سرو گئیہ آئے ہیں۔ جن کے
اُپدیش غنٹے سے انسان کے سب شک و شبہ دور ہو جاتے ہیں گوتم سرو گئیہ کا
لفظ شکر خا ہوا اور کہنے لگا کہ ہمارے سوائے اور سرو گئیہ کون ہے؟ یہ کہہ کر وہ برکت
کو اپنے کے اردو سے جہا ویر سوامی کے پاس گیا دس شبے بڑے پنڈت بھی تھے

کپڑا عثمان میں پڑا ہوا تھا۔ اس کو دھو کر پہن لیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ نے پہلے جین دگشالی ہوئی۔ مگر جب سختی برداشت نہ ہوئی تو اس کو چھوڑ اپنا نیا مذہب جاری کیا۔ جین مذہب کی طرح اس نے بھی چار سنگہ مقرر کئے۔ اور بدھ اور جین کہلایا۔ بہت سی باتیں جین مت کی اپنے مت میں قائم رکھیں۔ مثل جین مت کے مات کا کھانا منع کیا ہے۔ پانی چھان کر پینے کی ہدایت کی وغیرہ وغیرہ۔ گوتم بدھ نے پراچکار اور رستی کی زندگی بسر کرنے پر لہر دیا۔ اور بھوکا مر گئے اور جہنم کو خواہ مخواہ تکلیف دینے میں کچھ فائدہ نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہوئی کہ بودھ دھرم غور سے ہی عرصہ میں تمام ہندوستان اور ایشیا میں پھیل گیا۔ اور اب تک دنیا کے ایک تہائی حصہ میں پھیلا ہوا ہے۔

مہاویر سوامی نے تین سال کی محنت کی۔ بموجب دیگر شاستروں کے ام کی شادی نہیں ہوئی۔ مگر سوتیا مہر شاستروں میں لکھا ہے کہ انکا بیادہ بیٹو دھم کے ساتھ ہوا۔ جو ستر ہزار نام دھیری کی لڑکی تھی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاویر سوامی کے ایک لڑکی اوالہا پر یہ ورشہ پیدا ہوئی تھی جس کی شادی جانی کے ساتھ ہوئی۔ اور اس سے ایک لڑکی شیشا دتی یا شیو دتی ہوئی۔ مہاویر سوامی نے تیس سال کی عمر میں سلطنت چھوڑی۔ بارہ سال تپشیال کی بیالیس سال کی عمر میں انکو قبول کیا۔ اور اندر بھوتی معروہ گوتم گنی بھوتی دواپو بھوتی کپتن معروہ یا سدھرم۔ پنڈت۔ پتر۔ اتھریہ۔ ناڈیہ۔ آن دھول۔ پربھاسک۔ یہ گیارہ شخص اسے گمن دھیر یا شاگرد ورشہ ہوئے۔ دیگر شاستر مہاویر چتر میں اپنے جین دھرم اختیار کرنے کا حال اس طرح لکھا ہے لگاتار اندر بھوتی ایک پر جین دوستی کا لڑکا بنا بھاری دودان پنڈت تھاجن مہاویر سوامی کو قبول کیا۔ ان پر جین دھرم کا جیس دھرم کر اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ جتنے دودان ہیں مجھے ایک اشلوک کے سننے اور مطلب بتلا دیجئے

کی جو چند مشابہتیں ہیں جو دونوں مذاہب میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً دونوں میں ایسا کھانا کھانا
 کرنا نہیں مانتے۔ دونوں مت دعووں کے خلاف ہیں۔ دونوں نے بگڑوں میں جو
 مٹو بدعہ مانتے ہیں اُس کے برخلاف اوپر پیش دیا ہے۔ جہاں دیا اور گوشت جہاں ایک ہی وقت
 میں پوتے ہیں۔ اور ایک شخص گوشت نامی آن کا گندہ مرد بڑا چیلن ہوا ہے۔ ان دونوں
 مذہبوں کی ہیبت سی باتیں ملتی ہیں۔ مگر ان مورخوں نے ان باتوں کا خیال نہیں کیا جو
 ایک دوسرے کے برخلاف ہیں مثلاً جہاں یروشواہی کا جنم گنت مل پور میں۔ اور بدعہ کا
 کھل بکستہ میں ہوا ہے۔ جہاں یروشواہی کا یزدان پادا پوری میں اور بدعہ کا کوئی ملکوں
 ہوا ہے۔ جین مت اشیکا مت ہے۔ بدعہ مذہب ہرٹے کو چین بنگلہ دہر لہ نائل ہونے
 والی، ماننا ہے۔ جین مذہب میں مانس کھانے کی سراسر ممانعت ہے۔ بدعہ مذہب اور
 مرسے ہونے جافور کے کھانے میں ہرج نہیں سمجھتے۔ چند دھرم کا مشہور پنڈت مسٹر
 بال گنگا دہر تلک اپنے کچھ مورخہ ۳۰ نمبر کتاب میں فرماتے ہیں کہ کئی ہندوؤں سے
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت بدعہ جہاں سو اسی کا چیلنا تھا۔ بدعہ دیو کی سوانح عمری سے یہی معلوم
 ہوتا ہے کہ پہلے بدعہ نے بہت سخت پریشانی کی۔ اور کتنے دن بغیر کھانے پینے کے گزرا کرتے
 موسم سرما کی سخت سردی تھی بدن برداشت کی۔ چھ سال تک جین پتھوں۔ پھر وہ اور کھیل
 دھیرو کے کاشنے سے جنگل کے جانور بھی چلا آئے تھے۔ نازک بدن کا رنے لگی کچھ پردا
 نکلی چھ برس کے عرصہ میں پانچ بار سے زائدوں کو ایک دن کے لئے بھی نہ پہنچا اور
 ذکیہی آسن چھوڑ کر کھڑے ہوئے اس غیر طبی سادھن سے ان کا خوبصورت بدن
 سوکھ کر لٹا سا ہو گیا۔ اس قدر یا صحت کو کہ جب وہ سادھن ہو سکے تو انکی سمجھ میں نہ آتا
 تھی کہ جسم کو اس طرح تکلیف پہنچا کر مقصد پورا نہ ہو گا۔ یہی سوچتے سوچتے وہ ایک دن جوگ
 اسن چھوڑ گئے۔ اور نئی رنجی ندی کے کنارے پہنچ گئے۔ اور آخر میں پھر براخادہ
 خوراک کھانی شروع کی۔ ایک دن ندی کے کنارے پر کسی غریب عورت کی لاش کا

کلاسی میں سے دو جڑا اصرار نکال کر دکھایا۔ ان کے کان میں شکر کا قطرہ چھنکا جس سے
 آنکھ کے دل کو شفا ملی ہوئی اور دھڑکنے لگا۔

جب شری پادشہ نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ آنکھ کے قطرے لگائے گئے اس وقت آنکھ پہلے جنم
 کے ایک دشمن نے جس کا نام کتھہ تھا ان پر آگ اور دھول وغیرہ برساتی شروع کی۔ اور
 نئی تکلیف دی۔ جب اس دیوار دیوینی نے سوسرگ سے آکر لگے دشمن کو بھگا دیا۔ چنانچہ
 انہی سو فی صدی کے تاج تک سانپ کا پھنکنا اور اس واقعہ کی یادداشت کے بناوا ہوا ہے۔
 جس کو یہ دیکھ کر ہوا تھا وہ "آہی چیترا" ضلع بریلی میں واقع ہے۔ یہاں اس کا نام رام گڑ
 ہے۔ شری پادشہ نے اپنی بیوی کو یہاں لے گیا تھا۔ اس جگہ ایک بڑا بھاری مندر
 شری پادشہ نے بنایا تھا۔

شری جہاوپتر و امی
 جہاوپتر میں ایک گڑل پھر کے راجہ تیرتھ دتھ کے یہاں شری جہاوپتر و امی چھٹیویں اور
 آخری تیرتھ سمیت اکبر سے چار سو ستر اور ستر چھٹیویں سے پانچ سو ستائیس سال پیشتر
 ہوئے۔ ان کا نام و گہر شاہنشاہوں میں پور جہاوپتر و امی تیرتھ دتھ۔ اور برہما۔ اور
 سوامی جہاوپتر و امی میں لکھا تھا۔ کنڈل پوٹھ پوٹھ یا بدھ گدھ میں واقعہ
 تھا۔ جہاوپتر و امی کا گوشت کیشب اور دن چیترا تھا۔ ان کے زمانہ میں پادشہ ناتھ جی
 کے آستانے کے ایک شاگرد و مہاکوین پتھی نے جہاوپتر و امی سے مخالفت کر کے راجہ
 رند و دھن واسطے گہل کی مہکتو کے بیٹے ساکے سنگھ کو تم کو بوندہ و پوٹھ کر کے
 مت جاری کیا۔ اس کو لکھا تھا کہ پتھی کا ذکر بوندہ مت کی کتابوں میں بہت آتا ہے۔
 اور اس کو کہ تم بوندہ کا معاف و دہکار لکھا ہے۔ بعض پور و پتھ مورخ جین اور پور و پتھ
 دونوں کو ایک یا ایک کو دوسرے کی شاخ سمجھتے ہیں۔ بلکہ جین تیرتھ دتھ جہاوپتر و امی
 دہسارگی سنگھ کو تم کو بھی ایک ہی شخص قرار دیتے ہیں۔ یہی لکھی ہے۔ اور غلطی کہنے

کچن کہتے ہیں اور سب پر جتے ہیں۔ راج مٹی نے اس پہاڑ کی جس گھاٹی میں
تپ کیا تھا یہی ایک موجود ہے۔ اور اس کے اندر راج مٹی کی مٹی بھی جوتی ہے۔ ہر ٹکڑا
آدھی ہر سال اس کے رشتوں کو جاتے ہیں۔

شری نیم ناتھ جی کے زمانے میں جیمنی نے پورب میمان اور ویٹیم پان نے ہرمیان
یا دیانت درشن تصنیف کئے۔ اور ویدوں کے مختلف حصوں کو مختلف رشیوں کے
بنائے ہوئے تھے ترقیب دی اور موجودہ صورت میں بنایا۔ اس ہی زمانے کا نام دیاس
یا متولف مشہور ہوا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ انشا رہ پان ہی ان ہی کے بنائے ہوئے
ہیں۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ ان میں سے بہت سے بعد کی تصنیف ہیں۔ کورو پانڈو
کا مشہور جنگ جہا بھارت کرکشیتر (دھانیہ) کے مقام پر ان ہی کے زمانہ میں ہوا۔
جس میں کورو کو فتح حاصل ہوئی۔ اس جنگ کا مفصل حال پانڈو پران سے معلوم کریں
مان کر کے بعد پانڈو نے شتر نے پہاڑ پر تپشیا کی۔ بموجب فرقہ دیگر یہ شتر جیسیم لہ
وجن نے مٹی اور نکل اور سہید نے سورگ حاصل کیا۔ بموجب سوتیا مہر شاستروں کے
پانچوں کی گنتی ہوئی۔ دیگر شاستروں میں اس عدد پر کی اور جن کی ہوئی۔ اور سوتیا مہر شاستروں
میں پانچوں پانڈو کی صورت لکھا ہے۔

شری پارسن ناتھ جی شری نیم ناتھ جی کے بعد شری پارسن ناتھ جی مین دہرم کے
۱۳۳۳ میں خیر متکرماتار س میں پیدا ہوئے۔ ایک وقفہ انہوں نے ایک تپشنی کو دیکھا کہ
ہاروں طرف آگ کی دھواں رہا۔ پٹھا ہے۔ ان کو گیان کی طاقت سے معلوم ہوا کہ جی
جی کلاسی میں ایک سانپ اور سانپ کا جوڑا مل رہا ہے۔ انہوں نے فوراً اس سلو
کو اپریش دیا کہ آگ کی دھواں سا کرتا پٹھا گیا کرتا پٹھا ہے۔ اس میں جی جی پٹھا ہوتی ہے۔
کلاسی کے اندر اسی سانپ اور سانپ کی جلی رہے ہیں۔ تپشنی کو نہیں نہ آیا۔ انہوں نے

تھا۔ یہ تاؤ میں اس کو خاص راجہ جنگ کی بیٹی لکھا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ بین
 شاستر میں راول کی موت نکشن جی کے ہاتھ سے لکھی ہے۔ راجہ چند جی کے ہاتھ
 سے نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہنومان جی وغیرہ بند
 بتائیں تھلا لاکھ یہ کہا کہ وہ بائیں کے تھے اور ان کے ہنڈوں وغیرہ پر بند کا نشان تھا جس کے
 انگلیوں کا نشان شیر اور روس کا ریمچ ہوا واسطے بند کہتے تھے اصل میں وہ بند تھے بلکہ انسان
 کہتے ہیں کہ راجہ اور گر سین ہوا گوال دیش میں کے زندہ گہیں راجہ راجہ چند جی کے زمانہ میں گزرے ہیں کے
 منی سہو ناتھ جی ہین تیر شکر کے بعد نئی ناتھ جی ہوئے اور نئی ناتھ کے بعد نیم ناتھ جی تیر شکر چلے
 شری نیم ناتھ جی نیم ناتھ جی جو ہین دہرم کے بامیسویں ریتا دمر تھے شری
 کرشن جی کے پتاؤ سندھ جی کے پتر تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ ہین دہرم ہا ہا ہا
 کے زمانہ سے پہلے کا ہے۔ اگلے صفحہ ناگہ کے راجہ اور گر سین کی لڑکی راجہ منی
 یا راجل کے ساتھ قرار پا تھا۔ ہری دس پان میں لکھا ہے کہ جب شری نیم ناتھ جی رتہ
 میں سوار ہو کر دھلا بنے ہوئے معہ ہرات راجہ اور گر سین کے محل کی طرف چڑھا تو ہر جا
 رہے تھے تو انہوں نے یکا یک ایک اعلا میں بند کئے چوتھے پٹھوں کے پہلے
 کی آواز مٹنی۔ دھابان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پٹھو ہرات میں آئے ہوئے
 ٹیکسٹ لوگوں کے کھانے کے واسطے بند کئے ہیں۔ یہ حال معلوم کر کے اٹھا دل
 "اہنسا چودھری سے ایک دم جوش میں آ گیا۔ فوراً گنگا اور موڑ توڑ۔ ہرات چھوڑ دینا
 سے مخمور ہوا لگے کہ اس مشہی گر نار پر بت پرچہ گئے۔ اور منی ہو گئے۔ راجہ منی
 نے فوراً کڑھالی شری نیم ناتھ جی شراب اور ماس کے برغلاف خاص کر پدیش دیا کرتے تھے۔
 شری نیم ناتھ جی نے گرنا پہاڑ چس جگہ بیٹھ کر قشیا کی اور جہاں سے وہ موکش گئے اس
 جگہ پٹان کے چرنوں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ ہندوان کو تاؤ تیر اور مسلمان بابا آدم

میں دلکش لکھا ہے۔ غالباً جو لوگ ہنسوالی گیت کے برخلاف تھے اور جینی تھے ان کو
 برہمن راکیش کہتے تھے۔ ورنہ راون راکیش کہتے ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں یہ لکھا
 ہے کہ وہ ہما دیو کا بڑا بھگت تھا اور اس نے ویدوں کا بھاشن کیا تھا۔ ایسا معلوم
 ہوتا ہے کہ سب سے بڑا ناوید بھاشن راون کا ہے۔ اور بھاشن کہنے کی ضرورت
 بھی اس کو اس لیے تھی کہ وہ عام لوگوں کو یہ بتلا دے کہ ہنسوالے
 گیت اصلی ویدوں کے برخلاف ہیں۔ مگر اس وقت دنیا کا رومی بہت بڑھ گئی تھی۔
 دام مارگ چلی چلا تھا۔ ماس اور شراب کا رواج بڑھ گیا تھا۔ بن کے رہنے والے
 تپشوی ساو جیک عورتیں رکھنے لگ گئے تھے۔ لہذا انہوں نے بہت سے منتر
 نئے بنا کر ویدوں میں داخل کر دیئے اور بہت سوں کے ترجمے اپنی منشا کے مطابق
 کر ڈالے۔ جی دھرنے وید بھاشن لکھ کر لوگوں کو بتلایا کہ گیت میں گائے۔ گھوڑے
 بکرے وغیرہ جانور ڈالنے جائز ہیں۔ اس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ "گن نامتاہ
 منتر کا ایسا بیہودہ ترجمہ کیا کہ جہاں کو چاہئے کہ اپنی عورت کو گھوڑے کے ساتھ صحبت
 کرادے !!! (دیکھو گوہر آدمی بھاشن یہو مکلا) اس طرح برہمن یا ویدک مت قدیم اور
 جین دھرم سے علیحدہ ہوا۔ اور جو ہنسوالی بنیا ہوئی۔

شتری راجچندر جی راون اور راجندر جی کی جنگ کا حال شتری پدم پوران وغیرہ
 شاستروں سے معلوم کریں۔ جین شاستروں اور رامین میں اس کے متعلق تین جہاں
 باتوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ رامین میں سیتا جی کو ریشیوں کے خون سے
 جبکہ راوین سے بطور ٹڈ لیا تھا پیدا ہوا لکھا ہے۔ اور جین شاستروں میں اس کو
 رانی سندری کے بطن سے پیدا ہوئی خاص راوین کی بیٹی لکھا ہے۔ جبکہ اس نے
 پیدا ہوتے ہی جو جنموس سمجھنے کے لٹکے سے ویراجہ جنگ کی طرح دھانی میں گر دیا

سکت تھی ایک شہر ہے جس کا راجہ ابھی چند رہے اس کے بیٹے کا نام پٹن ہے
 اس ہی شہر میں بھکر کنڈ نام ایک آپادھیائے تھا جس کے بیٹے کا نام پریت ہے
 تیس۔ تیسو۔ اور پریت تینوں اس آپادھیائے کے پاس پڑھے تھے۔ آپادھیائے
 لڑاکارک الدنیا ہو گئے۔ اس کا بیٹا پریت آپادھیائے مقرر ہوا۔ اور ابھی چند کے بعد
 بشوراج ہو گیا۔ ایک روز جو میر گزدر گرو کے مکان پر ہوا۔ تو میں نے پریت کو رگ وید
 پڑھتے پایا۔ جس میں یہ مٹھی آئی **प्रजैर्यस्य मिति** بت نے کہا
 کہ اس میں جو "اج" لفظ آیا ہے اس کے معنی بکرے کے ہیں جسکو گیت کے مرتبہ
 پرچوم میں ڈالنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ اج کا ترجمہ **वज्रासनाइत्यम**
 پرانا جو ہے چھ پریدا ہو۔ اس کے گرو نے یہی معنی بتلائے تھے۔ آخر یہ بات قرار پائی
 کہ بشوراج جو فیصلہ کر دے وہ منظور ہے۔ اور جو جھوٹا ہو اسکی زبان کاٹ دیجائے۔
 یہ بات گرو کی عورت کو معلوم ہوئی۔ وہ بشوراج کے پاس گئی اور کہا کہ تم "اج" کا ترجمہ
 بکرا ہی کرنا۔ ورنہ میرے بیٹے کی زبان کاٹی جاوے گی۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی بتلایا۔ اس کا
 یہ کہنا تھا کہ اس کا بچہ ایک منی سیٹنگھاسن اس ہی وقت ٹوٹ گیا۔ اور وہ مرکز تک میں پہنچا
 لوگوں نے پریت کو شہرت باہر نکال دیا۔ اس نے غصہ سے یک میں دھوا۔ اور اس کا
 رواج چلایا۔ اس کتھا کا ذکر مہا بارت شانتی پرک میں موکش و معرم ادھیائے ۱۶۳ میں بھی ہے
 راون چونکہ ایسے پگھوں کو روکتا تھا۔ اس ہی لئے اسکو برہمنوں کے شاستروں

بھوجی فرقہ کے شاستر پرم پیمان میں دیشو کو بیانی کا بیٹا اور اوجو دھیال کا راجہ کہیا ہے۔

یلا یک کے معنی پہاڑ ہیں جو لاکھاپیدا ہوتے سرخ ہوتے۔ نئے مکان میں داخل ہونے وغیرہ وغیرہ مشہور
 کاموں کے مرتبہ ہرکی جاتی تھی۔ اس وقت منتر پڑھ کر گئی ہیں جو۔ گہی خوشیویات وغیرہ وانی جاتی تھیں
 غالباً یہ معرم جو اصل گرو کی طرف سے اور اپنے شاگرد کو کونسل کے واسطے کی جاتی تھی۔

سورج کے پاس سے سبکی۔ اس طرح موجودہ ویدیاں دیکھا اور اس کی برتری سلسلہ
چتر پلاوا اور ہمدانی کو پیش و خیرہ نے مختلف نظریوں میں بنائی۔ ویدوں کے منڈل
دس تک پہنچے۔ انکا - گیت - شمد - وشو - شمر - وشٹ - ڈام - والی - ہندو - ج - پتر
و خیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ویدوں کے دو حصے ان
پیشوں کے بنائے ہوئے ہیں جس میں سے رشی - اعانت - رام چند جی کے وقت
میں موجود تھے۔ ویدوں کے دو حصہ ہیں۔ ایک شتر بھاگ جس میں ایند - سورج - انگی
ہاویہ - و خیرہ و پوناؤں کے حمد و ثنا کے ہیں۔ دوسرا زمین بھاگ جس میں یہ بتلایا گیا
ہے کہ ویدک کرم گتھیہ و خیرہ کو نہ کر کے جاتے ہیں۔ اور کس کس موقع پر کون کون سا منتر
کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہیے۔ ان ویدوں میں کوئی فلاسفی نہیں ہے ویدوں
کے بعد آپنشد تصنیف کئے گئے جو ویدوں کا تیسرا انگ تھے ماننے جاتے ہیں۔ ان میں
ویدانت فلاسفی ہے۔

دیگر فرق کے شاستر پدم پوان۔ دوسرا فرق کے آٹھ ایک سو تیرہ آچار دیو گورو ریٹ
شیلہ کا پش چار تیرہ خیرہ میں لکھا ہے کہ جب راون یک وجے کرتا پھرنا غا تو نار دھنی لکھا
لیکھ اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ راجہ پھنگر میں مرے راجہ برہمنوں کے آپدیش سے
ایک میں پشوں کو مارا تھا۔ میں نے اس کو منع کیا اور کہا کہ ایک کا اصلی طریقہ یہ کیا
ہے کہ تپ روپی گہی - کرم روپی ایند من - اور کرو دھ - مان - لو بھر روپی - پشوں والے
چاہئیں۔ سب چیوؤں کو ابھے دان روپی دشنا دینی چاہیے۔ اور دشن گیان۔
چار تیرہ روپی تیری پی ہرنا چاہیے۔ یہ سنکر برہمنوں نے مجھے مارا چٹا۔ اس لئے میں
متبار سے پاس آیا ہوں۔ تم ہمسکو بھاؤ۔ راون نے مرے راجہ کو بھایا۔ وہ مان گیا
پھر راون نے نار دھنی سے دریافت کیا کہ ایک میں چیوانات کو مارا تو اس نے کا
روان کیسے پلا۔ تب نار دھنی نے بیان کیا کہ دریا سے مکت منی کے کنارے

میں جیل مان سرحد سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس ہجرت نے ۷۲۰ء میں مندار بنلے تھے۔ آج کل ثبت داسے اس کو کبیر پوری کہتے ہیں۔ اس طرح چوتھے کال یا ستیگ کے شروع میں شرعی رشب دیو جی اور اُنکے بیٹے بھرت نے مذہب اور تہذیب کی بنیاد ڈالی ہجرت کے بعد اُس کا بیٹا سورج یٹ بلوک کیرتی سورج یٹ کا اور باہو بی کا بیٹا سہم چندر یٹس کا موجد ہوا۔

شرعی رشب دیو جی کے بعد ارجیت ناتھ - شبھو ناتھ - اڑھی تندن ناتھ - سمت ناتھ - پدم پربھو - سو پارکش ناتھ - چند پربھو جی تیر تھنکر ہوئے۔ چند پربھو کے موکش جانے کے بعد جن مذہب کو زوال آیا تب بہت سے برہمنوں نے جن مت کو چھوڑ دیا۔ اور وہ سورج - اندر - اگنی - وایو - وغیرہ پوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ اور اُنکی حمد ثنا کے بجن لگانے لگے۔ جو بھ میں چاروید - رگ - سام - اتھرو - بجر کے نام سے مشہور ہوئے شرعی چند پربھو کے بعد شرعی پشپ دت جی تیر تھنکر ہوئے۔ اُن کے وقت میں پرمین مذہب کو عروج ہوا۔ اُن کے بعد کشیل ناتھ جی شرعی پائش ناتھ جی داس پوج جی - پل ناتھ جی - اننت ناتھ جی - دھرم ناتھ جی - شانت ناتھ جی - گنتھ ناتھ جی - ارہ ناتھ جی - تل ناتھ جی - مئی ہجرت ناتھ جی - جن تیر تھنکر ہوئے۔ بہر حال یہ تیر تھنکر ایک دوسرے کے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں جس سے کہ جن کی قدامت کا پتہ لگتا ہے -

مئی شرعی شہرت ناتھ جی کے کچھ عرصہ بعد اجودھیا میں سورج بنی شرعی راجہ راجنہ جی - اور لکھنیاں راون ہوا۔ اُنکے وقت میں یازن سے ذرا پہلے موجودہ ویدوں کا بہت ساحتہ تصنیف ہوا۔ اور یگ میں گھوڑے - گائے - بکڑے وغیرہ جانوروں کو ہوم کرنے کا رواج پڑا۔ ہرہ وارنیک اُنپند کے پھاشیم میں لکھا ہے کہ گیتوں کے کرنے والے - یگ - وکیہ - رشی ہوئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ گیتوں کی رسم یا ک - وکیہ سے پہلی ہے۔

نیسر پو بھی لکھا ہے کہ یگ - وکیہ سے پہلی رسم دو یا چھوڑ کر نئی برہم دیا.....

واقف ہو کر انسان سنگسار کو چھوڑ کر سحان یا غوث ناسی میں لگتا ہے۔
 غوث ناسی کی منزل پاشان کو دنیا کی ہلکا ہلکا شہادت کے ماننے کی
 ضرورت ہے اس لئے کہ سموا یا ایک چمٹے انگ کا سبق دیا۔ پھر گیان کے
 زیادہ جتن سے جو بہت سے دلائل سمجھتے ہیں انہی متلی کے واسطے پانچواں انگ
 بھگوانی سو تریکھلا دیا۔ بعد ازاں چھٹے انگ گیا تا دھرم کتھا کا آپدیش دیا جس
 میں بہت سی کھانیں ہیں جنکو سن کر تھاک ویراگ حاصل ہوتا ہے۔ پھر شوب دیو جی نے
 ساتویں انگ گوپاسک و شاتنگ کی تعلیم دی۔ جن میں آپاسک یا خراوک یا کرستی
 دھرم آتما کے فرض کا ذکر ہے۔ اور آفاذ حل سے مراد تک کے سنگار و کی مکمل
 حال درج ہے جس کا مختصر سا ذکر ہم نے صفات ۲۴ لغایت ۲۹ کتاب نو ابس کیا
 ہے۔ آٹھواں انگ انت کرت و شاتنگ ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ خراوک
 کو سنگار کا انت موکش اس کے حاصل کرنے کے واسطے سبب وغیرہ کیا کیا کرنا
 چاہئے۔ پھر نیند و غیرہ سے جو سرگ منا ہے اس کا بیان انو تر و پ پاوک
 و شاتنگ میں جو نواں انگ ہے کیا ہے۔ دسویں انگ پھسن ویا کرن میں رہنا۔
 جھٹ۔ چوری۔ پتھن وغیرہ یا علی پاوں کا اور دیاست آوت۔ ہم چہ۔ اور امتو یا پنج نہیں
 کا اور آتھے پھل وغیرہ کا بہت سا کہن ہے گیا دھواں انگ و پاک سو تر ہے جس میں
 یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ جو کس طرح پاپ کرتے ہیں اور اس کا پھل کس طرح بدھوتے ہیں۔ اور
 کس طرح پن کرتے ہیں۔ اور کس طرح اس کا نتیجہ ہاتے ہیں۔ آخری انگ ڈوشٹی یا دوسے
 اس میں پراشرت گیان ہے اور ۳۲ تا ۳۸ کے پاکتھن و کھنڈن اور رجوش وغیرہ علوم
 کا ذکر ہے۔ بارہویں انگ کو چودہ پورب بھی کہتے ہیں۔ اور میں ہی لئے دو او شاتنگ
 باقی کو گیارہ انگ اور چودہ پورب بھی بولتے ہیں۔

شری شوب دیو جی کیلاش چرت سے موکش گئے۔ کیلاش پر بہت تبت کے شمال

پر گرہ ہے وہ ترک میں جانا چاہئے۔ سوگ یا کت اُس کو نہیں مل سکتی۔

بہرت کو یہ بات معلوم ہوئی۔ اُس نے اُس شخص کو کجا کر شہر میں طرح طرح کے نالغی
تماشوں کا حکم دیا۔ اور اُس شخص کے ہاتھ پر تیل سے لباب بھرا ہوا کٹورہ رکھا۔ اور اپنے
لوگوں کو حکم دیا کہ اسکو تمام شہر میں پھراتو۔ اور میرا تمام محل واسباب و خزانہ و لشکر دکھاؤ۔
اور پھر اسکو میرے پاس لاؤ۔ لیکن اگر اس کٹورے میں سے ایک ذرہ بھی نیچے گر جائے
تو اسکو فوراً قتل کر دو۔ چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔ جب وہ شخص تمام جگہ پھر پھرا کر بہرت کے
پاس واپس آیا۔ تو بہرت نے پوچھا کہ تھلاؤ تم نے کیا کیا دیکھا۔ اور کیا کیا اسباب
دیکھا۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ ہمارا ج موت کے ٹوکے کی وجہ سے میرا دھیان اُس
کٹورے میں رہا۔ میں تو کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ اس پر بہرت نے اُس شخص کو سمجھایا کہ جس
طرح تم نے باوجود مانگوں وغیرہ میں سے گزرنے کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور صرف تیل
کے کٹورے پر دھیان رکھا۔ اسی طرح میں نے بھی باوجود اس قدر پر گرہ میں چھسا ہوا
ہونے کے اپنے دل کو راجی محبت میں نہیں لگایا۔ بلکہ ہمیشہ اُمّ گمان کا فکر رکھا۔
کنول کے پھول کی طرح باوجود پانی میں رہنے کے اپنے آپ کو پانی سے علیحدہ رکھا۔
اِس کے اس طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اُس نے پر گرہ کو ترک کیا تو چھ سو سو گھڑی
کے اندر اسکو کیول گمان پیدا ہو گیا۔ ریشب دیو جی نے اپنے تئیانو سے بیٹوں کو جو مٹی
جو گئے تھے جو دھرم آچریش دیا وہ مندر جہ ذیل بارہ حصوں میں منقسم ہے اور دواوشانگ
بانی کہلاتا ہے۔

پہلا انگ اچار انگ ہے جس میں مٹیوں کے فرائض کا ذکر ہے۔ جب وہ اپنے
فرائض کا سبق حاصل کر لیں تو اُن کو دوسرا انگ، سووتر کر تا انگ بتلایا جس میں دھار
کے نئے اخلاقی باتیں اور اُن آچار میں یا طریقوں کا ذکر ہے جن سے مٹیوں کو پرہیز و جب
ہے۔ چھ اداں تیسرا انگ مستحالات انگ کہلاتا ہے جس میں تو گمان کی بڑی بڑی باتیں ہیں

(۲) مستشارین پر عمر و شجاعت وید (۳) شوقا پور و سرودید (۴) دو پاپر پور و وید۔ سکاجو
 برہمن پڑھتے پڑھاتے رہے۔ ان اصل ویدوں کے مشترک رنگ دیس میں ہیں
 برہمن کے آجنگ یاد ہیں۔

بھرت پراکاسوراج گنداسے اس نے اعظام سلطنت کے لئے بڑے
 بڑے قوانین بنائے اس لئے اسکو سولہواں کل کر یا منگو میں کہتے ہیں۔
 مولف کے خیال میں منو مکتی بھی اسی منو میں بھرت کے نانہ سلطنت کے
 قانونی یادداشت ہے۔ جس میں بعد ازاں بھرت سے شلوک ملا دیئے گئے ہیں۔
 جن میں ہنساکا ذکر ہے۔ اس ہی بھرت کے نام پر ہندوؤں میں ایسا کیا کا نام
 آجنگ بھرت کہندے ہیں۔ جیسا کہ برہمن سنگاپ پڑھتے وقت کہتے ہیں ”بھرت
 کہندے کہ یہ دوتے“ وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ بتیل ہزار راج بھرت کے زیر حکومت تھے ایک لاکھ ہل کی اسکی رعیتی
 ہوتی تھی۔ لہذا اور چودہ رتن اس کے قبضے میں تھے۔ چھیا لوس ہزار رانیوں کا وہ
 مالک تھا جن میں ہزار ہا میکش راجاؤں کی لوکیاں تھیں مگر وہ ایسا دھرم اتما تھا کہ
 دھرم کو ایک لمحہ بھی نہیں بھولتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اسکی اس قدر بیماری دولت
 و عظمت کو دیکھ کر ایک شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کے پاس اسقدر

یہ ہندو شاستروں میں منو کو پرہیا کا بیٹا کہلے۔ اور وہیے کوئل میں بھرت کے چارو شب ویرجی کا نام
 جو بھی کہلے اس لئے غالباً یہ بھرت راج ہی ہندوؤں میں منو کے نام سے مشہور ہے اور ہندو جو پرہیا
 کو پرہیا کوئل کا بیٹا کہتے ہیں اسکی وجہ تسمیہ جن شاستروں میں اس طرح کہی ہے کہ چارو شب دیو کا سورن یا
 پیکر گاہرند نے ایسی کاریگری سے بنایا تھا اس میں آئینے ایسی ترتیب سے لگائے تھے کہ چارو شب ویرجی کا
 منہ ہمارے طرف نظر آتا تھا اس لئے اسکو رنگ پرہیا کہتے تھے ورنہ اسلئے کہ چارو شب ویرجی کا

چنانچہ ان تینوں میں باہوبلی کو فتح اور بھرت کو خفیت حاصل ہوئی۔ اس پر باہوبلی کو تنہا
کے تمام عیش و آرام وغیرہ نظر آئے۔ لہذا سلطنت چھوڑ کر تارک الدنیا ہو گئے۔ اور تپشیا کو
مروکش حاصل کی۔ باہوبلی کی صورتی۔ ۷ فٹ سپینا اور پچی چاندی ڈائے کی بہن تھی
ہوئی سرورن پیل گولا علاقہ مسجد میں قابل دید ہے۔ جو گوٹ سوامی کی صورتی
کہلاتی ہے۔ بھرت اب چکورتی راجہ بن گیا۔ اور اس نے ولن دینے کے لئے
دھرم آتما دیویوں کو چھانٹ کر برہمن عدنان قائم کیا۔ سوامی آتما رام جی اپنی پہنک میں
تو آتما سن میں بھلا سوامی سوتروں کے سمجھتے ہیں کہ جب بھرت کے ۹۸ بھائی
سادھو ہو گئے تو وہ ان کے واسطے بہت سا پکوان بنا کر لے گیا۔ اور بھگوان شری
دیو جی سے عرض کی کہ آپ انکو آوارہ کے واسطے حکم دیں۔

بھگوان نے فرمایا کہ سادھو اس طرح لایا ہوا بھوجن نہیں پیتے۔ اس وقت
انہوں نے کہا کہ آپ اس بھوجن کو ان لوگوں کو دیدیں جو آپ سے گن میں زیادہ
ہوں۔ بھرت نے کہا کہ درتی شریک میرے سے زیادہ گنواں ہیں۔ چنانچہ ان کو
بھوجن دیا۔ یہ درتی شریاک بعد میں برہمن کہلائے۔ بھرت تیز کے واسطے ان برہمنوں
کے بدن پر کانٹنی رتن سے تین نشان کر دیا کرتا تھا جس سے اسکی یہ مراد یعنی کہ ان
میں تین باتیں۔ آخر پت۔ گن پت۔ اور شکشا ورت۔ پائی جاتی ہیں۔

راجہ بھرت کے بعد اس کے بیٹے سورج میش یا ارک کیرتی نے برہمنوں کو سونے
کا جینو پیتا مشروع کیا۔ اس کے بعد ہمایش راجہ نے چاندی کا جینو ڈالا۔ بعد ازاں سٹی
اور پھر سوت کا مشر ہوا۔ بھرت کے بعد اور لوگ بھی برہمنوں کو بھوجن کرانے لگ گئے۔
بھرت نے بھگوان شریک دیو کی آستنی کو سنے اور شریاک وحم بتلانے کے واسطے
برہمنوں کے لئے چاندی یا گیان پہنکیں تصنیف کیں۔ جن کا نام (۱) سندھارہ شن ہے

سچی کہتے ہیں۔ اگر تمہارے میں غلطی ہے تو صرف یہی ہے کہ تم اندھوں کی طرح ہاتھی کے صرف ایک عضو کو ٹھوکر مارو کہ صرف چمچ جیسا۔ بالاطلی یہیہا سمجھتے ہو۔ جینت اور دیگر مذاہب میں یہی فرق ہے۔

بعض ناواقف جین مذہب کے ایمان مت ہونے کی وجہ سے اسکو پیکشیشی نم
SCEPTICISM پامشکی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک پہلو پر قائم نہیں رہتا بلکہ
 جب کسی جین سے سوال کیا جاوے کہ بیشوا ایک ہے یا انیک۔ تو جین اس کا ایک
 صاف جواب نہیں دے گا۔ وہ کہے گا کہ ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اگر اس سے
 پوچھا جاوے کہ اچھا بنا تقدیر سے ہوتا ہے یا تدبیر سے تو وہ جواب دے گا کہ تقدیر سے بھی
 اور تدبیر سے بھی۔ اس قسم کے جواب سنکر لوگ اس مت کو تیشکی مت کہتے ہیں۔
 لیکن یہ تیشکی غلطی ہے۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جین مت نے مختلف
 پہلوؤں پر نظر کر کے جواب دیے ہیں۔ اور یہ درست ہے۔ مثلاً اگر آپ سے سوال
 کیا جائے کہ دیوت یا بیشا ہے یا باپ۔ تو آپ کا جواب دینگے۔؟ یہی کہیں گے
 کہ وہ خلائ شمس کا بیشا ہے اور خلائ کا باپ ہے۔ آپ اسکو صرف بیشا یا باپ نہیں
 کہہ سکتے۔ جین مت کی صداقت اس ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔

جب ریشب دیوجی کو کیول گیان ہوا تب انہوں نے لوگوں کو دھرم کا پادشہ
 دیا۔ اور کاشی۔ اونتی۔ کوشل۔ گرجنل۔ شجو۔ چیدی۔ رنگ۔ بنک۔ کالنگ۔ گرو
 اندھر۔ برب۔ پنہال۔ ہال چند سارسا۔ وغیرہ مالک میں دور کیا۔ اور اخیر کیش
 پر رت پہنکر وہ بیان کرنے لگے۔ ریشب دیوجی کے بیٹے بھرت نے چھٹا فتح کئے

جین مکت کے خیال میں چھ کفر سے مکر وہاں پیدائش ہوا ہے جین دوجان ہے جس میں (۱) آریہ
 صورت (۲) ہندوستانی (۳) رات یا علاقہ ہرات یعنی افغانستان (۴) ولایت ہندی ولایت فارس (۵) آریہ

اوک تپتے کے ذریعہ دھانا = تم کی ۳۳ + ۳۶ = ۳۶ ہرے

پنے اک وہ ہے جو صرف رہنے ہی کو مائل ہے اور اس کا کوئی شاستر نہیں ہے
وہ کہتا ہے کہ گویا۔ راجا گمانی۔ بی۔ بوڑھا۔ بالکت۔ اتا۔ پتا۔ ان آٹھوں کے سن پچن
لائے اور وہ ان ان چار سے بنے۔ یا خدمت کرنی ہی کافی ہے۔ اور کسی حیل تپ کی
ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طرح اپنے اک کے ۳۳ + ۳۶ = ۶۹ ہرے ہیں۔

اس طرح سب ملکر ۳۶۳ ست ہرے ہیں۔ دنیا کے تمام مذہب ان ہی میں غلغل
ہیں۔ ان کے علاوہ بعض شخص پُرخار بتا رہے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ نہ میرے
ہوتا ہے۔ بعض دیو بادی جو یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ بھاک یا تقدیر سے ہوتا ہے
بعض سحرگ بادی ہیں جو میل سے ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ جیسے ایک پپے کی گاڑی
نہیں چل سکتی۔ بعض لوگ بادی ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ جس کو دنیا اچھا لگے وہ اچھا اور بک
پڑا لگے اس کو برا سمجھنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

یہ مذہب ایکانت مت ہونے کی وجہ سے جھوٹے ہیں۔ لیکن ان میں بات کا صرف
ایک پہلو لیا ہے۔ مثلاً کال بادی۔ یا دہرے کو صرف کال کو ہی سب کچھ کرنے والا مانتا
ہے۔ سبھاو بادی یا پچری نے صرف سبھاو کو۔ اور ایشور بادی نے ایشور کو۔ برہم
بادی نے برہم کو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ہر ایک اپنے اپنے خیال کو درست اور دوسرے کے
خیال کو غلط سمجھ کر ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتا ہے۔ اور تو تاجگوتھ ہے۔ مگر
جین مذہب ان پر کانت مت ہے جو شے کے ہر پہلو پر نظر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
اشیا کے بننے اور بھولنے میں کمال ہی مدد ہے۔ سبھاو بھی مدد ہے جیوی بھی مدد ہے
تقدیر کا بھی دخل ہے۔ تدبیر کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے ایک شے کے بننے میں
اس کے کئی کارن ہوتے ہیں۔ جن میں متین سب مذہب کے جگڑوں کو رفع کر دے
اور ہر ایک سے کہتا ہے کہ تمہاری ایک خیال سے تم بھی پتے ہو۔ ایک خیال سے تم بھی

ہے۔ خانی ہے۔ قائم نہیں ہے۔ آئندہ کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔
 ہاسٹنگ ٹین اور پاپ کو نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک ٹین پاپ کوئی شے
 نہیں ہے۔ اور نہ وہ من اور آتما کو مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی میں ان کا ایک فرقہ ایسا
 ہے جو پاپتھا باہی کہلاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کسی شے میں طے معلول کا سلسلہ
 نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بننا ہوتا ہے ویسا بن جاتا ہے۔ سو کوئی عام قاعدہ نہیں ہے
 کہ مینڈک مرغہ مینڈک کی مٹی سے ہی پیدا ہو۔ بلکہ مینڈک گو بر سے بھی پیدا ہو جاتا
 ہے۔ بڑ کا درخت بڑ کے بیج سے ہی پیدا ہوتا ہے اور اس کی شاخ سے بھی پیدا
 ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر کیا باد کی ۸۴ قسمیں ہیں جو اسی طرح ہیں۔ پین و پاپ یا من
 اور آتما کو چوڑ کر ساٹ پار تہ ۶x کرتا ہے کال۔ ایشور۔ آتما۔ نیٹی اور شہا دیانج
 اور چٹا دیانج ۷ سوتہ و پرتہ = ۸۴

ہاسٹنگ کہتا ہے کہ کسی شے کا کر تا کال نہیں ہے اور نہ ایشور ہے۔ نہ نیٹی
 ہے۔ نہ شہا دیانج ہے۔ نہ کوئی قاعدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اگر کیا باد ہیں
 اگیان بادی (جابل) اسکو کہتے ہیں جس کا اگیان غلط ہے۔ یا وہ جریہ بات ماننا
 ہے کہ کسی شے کے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جاننے سے جھگڑا پیدا ہوتا
 ہے۔ جاننے سے ذمہ داری زیادہ بڑھتی ہے۔ اور جاننے سے غرور پیدا ہوتا ہے
 کسی نے کہا ہے کہ ”آں را کہ عقل مہیش غم روزگار بیش“ اگیان باد کے یہ عید
 ہیں جو اس طرح ہیں۔

۹ پاراقوں کو سات جنگ کے ذریعہ نہ جاننا ۹x = ۶۳

ات نی کو باطن پارتہ کو چلے جا جنگ یعنی استی۔ استی۔ استی۔ استی

۱۔ سات جنگ کا بڑا خلق کے وقت میں آگے کیا ہوا ہے۔
 ۲۔ ستیا پرستوں میں استی اور دیگر ساتوں میں فرقہ پارتہ کہا ہے۔ دیگر میں استی اور
 ۱۱۲۴ اور گوٹ ساکر کا بڑا خلق ۸۵ = ۲۲۲۲۰۰۰۰ ایک جنگ میں یہ سات جنگ کی جگہ سے دھرم کا ہے۔

فرض کیا کہ ان گمراہ شدہ نہیں لے مسمیات یا جھوٹے مذہب کی بنیاد ڈالی۔
 جسکی بعد میں چار قسمیں (۱) کریا باد (۲) اکر یا باد (۳) اگیان (۴) دے لے ایک ہو گئے۔
 (۱) اکر یا باد سے مراد کرتا ماننے سے ہے۔ اکر یا باد ہی وہ شخص ہے جسے ماننے کے ہر شے
 کسی کی بنانی ہوتی یعنی ہر شے کا کوئی نہ کوئی خالق و مانع ہے۔ جن غلامی میں
 شے کی نوعیتیں بتلائی ہیں پتھو۔ اچھو۔ آتھو۔ بندھ۔ شرو۔ شروا۔ شروکشل۔ پتھن۔ پاتھ
 اور بادیشیک۔ مدرشن میں نو شے شمار کی ہیں۔ پرتھوئی۔ ایتھ۔ تیج۔ وایو۔ کاش
 وکٹ۔ کٹ۔ ش۔ آٹھا۔ چنانچہ ان نو شے کا کرنا۔ کوئی کٹال۔ کوئی ایشور۔ کو
 کوئی آٹھا۔ کوئی نیٹھ۔ کوئی شمشاد۔ کوئی جھلا تارے۔ اس طرح کو پانچ میں ضرب دینے
 سے ۴۵ ہوتے ہیں۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ ان اشیاء کے بننے کا کوئی خاص وقت
 نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ انکو خاص وقت میں بنایا ہے۔ اس لئے ۵۴ کو دو میں ضرب
 دینے سے ۱۰۸ ہوتے۔ اور پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ اشیاء خود ہی مادہ سے بنی ہیں۔
 کوئی کہتا ہے کہ دو سرے مادہ سے بنی ہیں۔ اس طرح ۹۰ کو ۲ میں ضرب دینے سے
 ۱۸۰ پیدا کر یا باد کہہ گئے یعنی ۹۰ پر ایتھ ۲ کر ایتھ ۱۸۰ دانت ۲۸ ستوتہ و تپتہ ۱۸۰
 کال باد ہی کہتا ہے کہ ہر شے کا بننے والا کال ہے۔ کال ہی دھت پر پھل
 اٹھاتا ہے۔ کال ہی بھیتی پکھاتا ہے۔ کال ہی جران کرتا ہے۔ کال ہی بوڑھا کرتا ہے۔
 سب کچھ کال ہی کرتا ہے۔ ایشور باد ہی ہر شے کا اور ہر بات کا کرنے والا ایشور کو
 جھلاتا ہے۔ اس طرح آخر باد ہی آٹھا کو خاویل اٹھاتا ہے۔ نیٹی باد ہی کہتا ہے کہ ہر شے کے
 بننے کا جھادہ مقرر ہے۔ وہی اس کا خاویل ہے۔ سبھاؤ باد ہی کا یہ قول ہے کہ جیسی
 جسکی خاصیت ہوتی ہے اس سے وہی ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح سے کہ کسی کے
 میں کانٹے۔

اکر یا باد سے مراد نام تک ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ہر ایک شے کو یہ خواہش ہوتی

ہو گئی۔ یہ حال دیکھ کر ان کو زندگی کی بے ثباتی پر خیال ہوا۔ اسی وقت سلطنت
بھرت کے سپروکرمٹی ہو گئے۔ انہی دیکھا دیکھی کچھ سچوہ ماتریج وغیرہ چار ہزار آدمی
اکٹھا کر بھوج ناتھ اور اوگر چار شہور خاندانوں کے تارک الدنیا ہو گئے۔

اور ریشب دیو جی نے اسباب دنیا کو ایسا ترک کیا۔ کہ بدن پر سے کپڑے تک
انار پیچھے۔ اور تنگے ہو کر تہیا شروع کی۔ چھ مہینے تک کے واسطے ایک دم ہوت
رکھ کر دھیان پراقبہ رہیں لگ گئے۔ دوسرے مہینوں سے بشوک پیاس و سردی
و گرمی کی تکلیف برداشت نہ ہو سکی۔ انہوں نے لاچار ہو کر رختوں کے پھل پھول
کھانے شروع کیے۔ اور رنگ رنگ کے کپڑے پہن کر گنگا کے کنارے پہنچے گئے

جہاں کچھ بے جو ریشب دیو جی کا سال اتھا۔ گند مول کھانا ہی و حرم بنا کر سنیا س دہرم
چلایا۔ اور ریشب دیو جی کے پوتے سینے بھرت کے بیٹے مارچ نے پرباہک بن کر
شری پات کا پیش دھرا۔ اور بن ٹنڈ اور چھتری رکھی اختیار کی۔ اس ہی نے ۲۵
تنو (دیکھو ساکھ ورن) کا آپدیش اپنے شاگرد کھیل کو دیا۔ اس کا چلیہ آسری ہوا۔

اور آسری کا سلفکہ ہوا۔ جس نے موجودہ ساکھ ورن بنایا۔ مارچ نے ہی پاتنجیل
شاستر میں بھٹ یوگن فرا و برائن کو بس میں کر کے سادھی لگانا بتلایا۔ شکر۔ اور

برہستی نے چار واک مت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا آپدیش یہ ہے کہ جیو آتھ و پرماتما کچھ
نہیں ہے۔ چارہ شیا قدیمی۔ آب۔ ہوا۔ خاک۔ آتش (جوا و کی اقسام ہیں) کی

ایک خاص ترکیب کی یاد دی میں مل جانے سے جسم خود بخود بن جاتا ہے۔ اور اس
میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ترکیب میں فرق آنے سے جسم کے اجزاء پھر

خاص میں مل جاتے ہیں۔ پن واپ اور سورگ و نرک کچھ نہیں ہے۔

جو چلے اجل سے وہ چلے بے۔ ہے سزا جزا کی خبر رکھے

یہ ہیں کے ہیں سب سبائے نہ ذاب ہے نہ لایا ہے

سندھی پیدائش ہوئی۔ ریشہ دیو جی سے بصورت کو اجودھیا کا۔ اور باجھو جی کو پورنا پور کا
اور دیگر لوگوں کو اور دیو جی کا مایہ دیا۔ جو ان جی کے نام پر آنگہ بہار سنگ
دھنگالہ کا لٹکا ٹھیکہ شامیر پنہال۔ (تفویج کا علاقہ) کچھ ذکر ناگہ) کو مکمل (ادوہ)۔
سندھو (سندھ) کنہار (قندھار) لیون (قارس) چیدی (جندھیل کھنڈ) (دلی)۔
تنگ (درہم) کامبرج (دھوات) کرناگل (ہستنا پور کا علاقہ) چل (دھال کرناگہ) یہ سب
دیو جی چنڈو دھرت سے لے کر سندھ تک آباد ہوئے۔

یو جی دگر شاستر پرانی اور سندھی کا لیاہ نہیں ہوا۔ ویریشہ دیو جی کے ساتھ
ارجک (سادھو جی) ہو گئی۔

باجھو جی کی راج دانی کا نام بھی سویتا مہر شاستروں میں ٹکٹا لکھا ہے۔
جس کے کھنڈات آجکل راو پینڈی کے پاس کھودے جا رہے ہیں۔ مگر جن
تتو آدرشن میں لکھا ہے کہ مہا پرشوا می سے ۱۴۹۶ برس بعد تک اس کا نام غرق
رکھا گیا تھا۔ ریشہ دیو جی مہاراج نے ایک عرصہ وراثت کا اجودھیا میں سلطنت کی
اور تہذیب کی بنیاد ڈالی۔

ایک روز دربار میں ناچ ہو رہا تھا کہ یکایک نیل انبنا اسپرانا چتے ٹپتے فوت

۱۰ غالباً گورنمنٹ ٹھان دیکھ وائز کے سلسلہ کوہ سے علاوہ سادھو پڑن میں گدا ہے کاس پہاڑ ناگ کیسرا اور
سپری کے وقت ہیں۔ اور خود بخود ہونا چاہتا اور بھی شہر رہتے ہیں یہاں سے چن چلا کر کہ اگر تو مہا پادشاہ
سے اس وقت چلے اور اس کے نزدیک سنے حلف ملے گا۔

خط مشن جنوں کا خیال ہے کہ پورناہ کا نام ہے بہت سے ہندو اس میں مہا دیو جی کا مندر بناتے ہیں۔
یہاں پورناہ ریشہ دیو جی اس سے ان کا مندر دلوں جو لایا چکا۔

(۱۳) دیو اگر تھہ۔ (۱۴) چوہ (۱۵) دھت آروپ (۱۶) انت کرم یا مرتیو سنگار

دو یکھ مانو دھرم سنگتھا۔ مصنفہ سوامی شانتی شیکھی۔ سویتا مہرینی

ان سنگکاروں کا رواج جینیوں میں بہت مقولارہ گیا ہے۔ صرف کوئی کوئی سنگکار کیا جاتا ہے۔ جینیوں کا رواج تو تقریباً بالکل ایسا تھا گیا ہے۔ ہستنا پور میں بہرم چر یہ اسٹیم میں دیوار عقیدوں کو جینیوں سے دیا جاتا ہے۔

چوتھے کال کے شروع کے زمانہ کو جس میں ریشب جی نے کار و بار دنیا سکھانے کو تیک (زمانہ کار و بار) کہتے ہیں۔ چونکہ اس زمانہ کے لوگ۔ چوٹ۔ چوری۔ فریب۔ دغا بازی۔ وغیرہ کم کرتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ست تیک (زمانہ راستی) بھی ہے۔ پیدا ایسی دنیا کے ماننے والوں نے غالباً اس جی کو بہرم و ن لکھا ہے۔ اور تیسرے کال تک کے زمانہ کو جس میں کار و بار دنیا نہیں ہوتے بہرم راتری کہا ہے۔ جین شاستروں میں آریہ دھت کا نام تیسرے کال تک بھوگ بھومی۔ اور چوتھے کال کے شروع سے چھٹے کال کے آخر تک کرم بھوی کہا ہے۔

ریشب دیو جی کی شادی بوجیب و گہر فرقہ کے شاستروں کے راجہ کچھ سنگھ کی بہن سندا۔ سو سندا کے ساتھ ہوئی۔ خدا کا وہ سرانام نیش و تی بھی ہے۔ سویتا مہر فرقہ کے شاستروں کے مطابق۔ ریشب دیو جی کی رانیوں کا نام سو سنگلا اور سو سندا ہے سوامی اتھارام سویتا مہر سادھو کے جین متو آدرش صفہ ۴۰۰ کے مطابق۔ سو سنگلا ریشب دیو جی کے ساتھ چمکلیہ پیدا ہوئی تھی۔ اور سو سندا ایک اور لڑکے کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ یہ جڑا ایک دفعہ تار کے دھت کے نیچے پھر رہا تھا۔ تار کا پھل گرے سے لڑکا مر گیا۔ لڑکی سو سندا باقی رہ گئی۔ راجہ تاجہ نے سو سنگلا اور سو سندا کا بیاہ ریشب دیو جی کے ساتھ کر لیا۔ اس وقت سے بیاہ کا رواج چلا۔ خدا کے لہن سے بھرے وغیرہ خدا سے لڑکے اور بچی پیدا ہوئی۔ اور سو سندا کے لہن سے باہمال اور

یا ٹکانہ دار کے آٹھویں صے کے ورت میں گوارہ نہ تباگ کہتے ہیں۔ ورت پالتا ہے
(۱۲) گوارہ تباگ کر یا۔ پھر اپنا دھن اپنے بڑے بیٹے کے پٹھو کر کے گھر میں رہنا چھوڑ
دیوے۔ ہاتھ ادا کے تین حصہ کر دیوے۔ ایک دھرم کے کاموں کے واسطے۔ دوسرا
گھر کے خرچ کے لئے۔ تیسرا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے۔

(۱۳) رکشا کر یا۔ پھر چٹا یا دھرم شالہ میں رہنا ہوا فیس اور دسویں اور گیارہویں
پر تباگ کے ورت پالے۔

(۱۴) جن روٹیاں کر یا۔ پھر کڑے تک کا ترک کر دیوے۔

(۱۵) تنو کر یا۔ پھر رکشا لیکر شنی کی طرح لپٹا کرے۔ اور گورو کے پاس دھرم شاستر پڑھنا
رہے۔ لگا پڑھنا دینے کا کام نہ کرے۔ یہ سنسکار دیگر فرقہ کے شاستروں کے
مطابق ہیں۔ سو تا مہر فرقہ ۱۶ سنسکار بتاتا ہے۔

(۱) گرہا ہوان۔ گرو سے پانچویں پہینے۔

(۲) جی سنون سنسکار۔ آٹھویں پہینے۔

(۳) جنم سنسکار جنم کے وقت۔

(۴) سوچ چند روشن سنسکار جنم سے تیسرے روز۔

(۵) چھیرا سن سنسکار جنم سے تیسرے یا چوتھے روز والدہ کا دودھ پلانا چاہئے

پہلے نہیں۔ (۶) پوجن سنسکار جنم سے چھٹے روز۔

(۷) سوچ کرم سنسکار۔ باسوخن جنم سے گیارہویں روز۔

(۸) نام کرن گیارہویں روز۔

(۹) ان پراسن۔ لڑکے کو چھینے اور لڑکی کو پانچ پہینے بعد۔

(۱۰) کرن ہیند من۔ تیسرے۔ پانچویں یا ساتویں سال

(۱۱) کیش چن یا منڈن۔ (۱۲) آپنتی یا چنڈ۔ آٹھ سال کی عمر میں۔

سال چھتری گیارہویں۔ اور تیس بارہویں سال یا زیادہ سے زیادہ اس سے بچند
عرصہ میں۔

(۱۵) وہت چہ یا جینیو لینے کے کم سے کم آٹھ سال تک ہر چھ ماہ کی مدد کرنی فرمائی
عظیم حاصل کرے۔

(۱۶) ورن آمدن کرے۔ و دیا چھنے کے بعد گورو کی اجازت لیکر گھر آوے۔

(۱۷) ہوا کرے۔ لڑکی کا بیاد بارہویں سال۔ یا اس کے بعد جب حیض آکا شروع ہوا
گروے دعوت کی رائے میں یہ عمر کم از کم ۱۷ سال ہونی چاہئے، لڑکے کی عمر لڑکی سے کم
سے کم چار سال اور زیادہ سے زیادہ ۸ سال زیادہ ہونی چاہئے۔

(۱۸) ورن لایہ کرے جب بہو ہو شیار اور اپنا گھر سنبھالنے کے لائق ہو جاوے تو
والد کو مناسب ہے کہ اپنے لڑکے کو روپیہ دیگر علیحدہ کاروبار میں لگا دیوے۔ اور علیحدہ
مہینے کی اجازت دیوے۔ ایسا کرنے سے ساس بہو کی لڑائی نہ ہوگی۔ اور لڑکا خود مختار
ہو کر کاروبار میں لگ جاوے گا۔

(۱۹) بھل چہ یا کرے۔ جب لڑکا اپنے والد سے علیحدہ رہتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ
کھٹ کر مہینی پھر انص خانہ داری ادا کرتا رہے جو اس طرح پر ہیں (۱) اچیا۔ بھگوان کی پوجا
و استی (۲) وارنا۔ اپنی ورن کے مطابق۔ اسی۔ سی۔ کرسی۔ وانجید۔ و دیا اور شلپ
کار و زکار (۳) چپ یا دھیمان و ورت (۴) وان یا خیرات (۵) سوا دھیا کے یا مطالعہ
کتاب مذہبی یا سنی۔ ضبہ جو اس دہرینہ از ایدارسانی۔

(۲۰) گھر چھتیا کرے۔ خرائض خانہ داری ادا کرتے ہوئے اور دھرم کے ساتھ روزگار
کرتے ہوئے جب خوب ترقی ہو جاوے تو گھر چھتیا چاہیہ یا چودھری و بیج کار تہ حاصل
کرے (۲۱) پر شالہ کارے۔ جب گھر بستی کاروبار و نیا کرتے ہوئے اس قابل ہو جاوے
کہ وہ گھر سے علیحدہ ہو جاوے تو گھر کا کام اپنے بیٹے کو سپرد کر کے خود آٹھویں پر شالہ

بشرب و پوچھی گئے ہی انسان کے واسطے گرمی سے لے کر مرے تک تیرہ پٹن
 کر یا۔ یا سنسکا پھر کر گئے۔ جن میں سے ۵ گرمی یا شراوک کے واسطے ہیں۔
 اور ۲ مٹی یا مٹیسی کے لئے۔ ان کا مفصل حال اور ان موقعوں پر پوچھنا و
 ہون و خیر کرنے کی ترکیب اور چھان سے جانتی جاہت ہے۔ ہم گرمی کے ۵ سنسکا کر
 کا بہت ہی مختصر حال ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) گرمی کا دن۔ یہ گرم اپنی عورت کے ساتھ عین آنے سے پانچویں دن صرف
 اولاد پیدا کرنے کی غرض سے بھوک کر کے لئے کی جاتی ہے۔

(۲) پیتی گرمی۔ جل سے تیسرے پینے کی جاتی ہے۔

(۳) سو پیتی گرمی۔ جل سے پانچویں پینے۔

(۴) گہرت گرمی۔ ساتویں پینے۔

(۵) مود گرمی۔ نویں پینے۔

(۶) پر یو و پو گرمی۔ یا جنم سنسکا۔ پیدائش کے دن۔

(۷) نام گرم۔ جنم سے بارہویں دن بچے کا نام رکھنے کے وقت۔ اس کا نام محدود
 اور ہستی رکھنا چاہئے۔ چھتر۔ گوڑ۔ نتھو۔ فتو۔ و اہیات نام نہ رکھنے چاہئیں۔

(۸) پیریاں گرمی۔ دوسرے تیسرے پانچویں پینے بچہ کو گھر سے باہر نکالنے کے
 وقت (۹) پکھ گرمی۔ پانچویں پینے۔ یا جب بچہ پینے لگ جاوے۔

(۱۰) پراسن گرمی۔ ساتویں۔ آٹھویں یا نویں پینے۔ بچہ کو ان کی کھانا شروع کرنے وقت

(۱۱) برش بر دمن یا برس بدھاوہ۔ ایک سال کی عمر پونے پر۔

(۱۲) مونڈن گرمی۔ دوسرے یا تیسرے پانچویں سال۔ کان بھی اس وقت بند ہوا ہے

(۱۳) کپی شلکان گرمی۔ پانچویں سال لکھنا پڑھنا شروع کرنے وقت۔

(۱۴) آپ نیتی یا چندیاٹھ سال کی عمر میں۔ اور تیرہواں سال تک مطابقت میں آتی ہے۔

اور ہر ایک اپنی اپنی اولاد کو اپنا ہی پیشہ سکھانے لگا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ بچہ اپنے آباء کی پیشہ کو آسانی سے سیکھ سکتا تھا۔ اور وہ اُس میں کمال حاصل کر سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان چاروں ورثوں کی سیکڑوں ذاتیں مقرر ہو گئیں۔

بہت سی تو بلحاظ پیشہ کے ہوتیں۔ جیسے دھوبی۔ نائی۔ شنار۔ برہمن وغیرہ وغیرہ۔ بہت سی بلحاظ سکونت کے ہوتیں۔ جیسے ویشوں میں اگر وال۔ کھنڈیل وال۔

اوسوال وغیرہ۔ برہمنوں میں۔ کشمیری۔ گجراتی۔ کانچ۔ گوڑ۔ سارسوت۔ ہر ایک بات کے وہ پہلو اچھا اور بُرا ہوتے ہیں۔ اس فرقہ بندی سے جبکہ پیشہ وروں کو

پیشہ میں کمال اور اُس کے سیکھنے میں آسانی ہوئی۔ دوسری طرف بیاہ شادی کا اور میل ملاپ کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ ہر ایک فرقہ میں ایک دوسرے سے ایک

قسم کی نفرت سی پیدا ہو گئی۔ آج کل جو ہندوؤں میں نا اتفاقی اور ایک دوسرے سے علیحدگی پائی جاتی ہے۔ اس کا خاص سبب فرقہ بندی ہے۔ نا اتفاقی سے جو

نقصان ہندوؤں کو پہنچ رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اس لئے مولف کے خیال میں مناسب ہے کہ اب کم سے کم ایک ورن کے آدمی آپس میں بیاہ شادی کرنے لگ جاویں۔

اگر وال۔ کھنڈیل وال۔ اوسوال۔ پدمواتی پر وار۔ سب ویش ہیں۔

کشمیری۔ گجراتی۔ کانچ۔ گوڑ۔ سارسوت۔ سب براہمن ہیں۔

اڈھائی گھرے۔ بیس گھرے سب کھتری ہیں۔

ان میں آپس میں شادی بیاہ کرنے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ نیز بیاہ شادیوں میں جو سینکڑوں آدمیوں کو بارات میں لے جایا جاتا ہے۔ اور بہت سا قیمتی کپڑا جینز

میں دیا جاتا ہے۔ اُس کو بھی بند کرنا مناسب ہے۔ چونکہ جو کچھ دغا و فریب روپیہ کے کانٹے میں کیا جاتا ہے وہ سب بیاہ اور شادیوں کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے

کیا جاتا ہے۔ اگر یہ خرچ کم ہو جاوے تو ہندوؤں میں سے بہت سے باپ کم ہو جائیں

لوہار۔ سنگر۔ اکار۔ سب سے نیچے کے درجے کے مشہور ہیں۔ ان میں پھیل۔ جیسور۔
باروی۔ جالال۔ شامل ہیں (دونوں عرم مشہور کا چارہ شکار ۹ شلوک ۱۳۳ لغایت
۲۳۵ اور آدھان پہاڑ ۱۱ شلوک ۸۵ لغایت ۸۷)

نہ چھوٹے لائق شہروں کے چھوٹے سے مٹی کا برتن پھوڑ دیتا چاہیے۔ لوہے
کا برتن راکھ سے صاف ہونا چاہیے۔ کانسی پر تیل کا برتن دو بارہ بنوانا چاہیے۔ اگر
چڑی وغیرہ برتنوں کو لگ جاوے تو آگ ڈالنے سے پاک کرنا چاہیے۔ (مارج۔ لکڑی
پھل۔ کھڑا۔ سونے۔ چاندی کے برتن ہاتی سے دھو کر صاف کرنے چاہئیں۔ دو بیکو
و عرم سنگرہ شراو کا چارہ شلوک ۱۳۳ لغایت ۱۳۹ ابتدا میں ایک آریہ جاتی کے
چاروں برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شہور۔ بغرض انتظام سوسائٹی مقرر کئے گئے تھے
پلوں ورن آپس میں بیاہ شادی کرتے تھے۔ صرف اتنی بات ضرور رہی کہ ستودر
صرف شہورانی کے ساتھ شادی کرتا تھا۔ ویش شہور۔ اور ویش جس صحت کیساتھ بیاہ کرتا تھا
چھتری شہور۔ ویش اور چھتری سے بیاہ کرتا تھا۔ برہمن چاروں ورن کی عورت سے
سکتا تھا۔ جیسا کہ آدھان کے مندرجہ ذیل شلوک سے ظاہر ہے۔

शुद्रा शुद्रेण बौद्धव्यानामास्वातांचनैगमः
बहेस्वानोचराजन्यः स्वां द्विजन्माकृ चि श्रमाः
प० १०७ लो १४७

ایسا ہی منو سمرتی میں لکھا ہے۔ بعد ازاں ہر ایک اپنے اپنے ورن میں شادی کرنے لگ گیا

۱۰ شتا کہ آدھان میں یہ پرش شہور لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میشر جاتی کے لفظوں سے بدلنے
آپ کو راجپوت بتلاتے ہیں۔ یہ پیشہ بعد میں اختیار کیا گیا ہوگا کیونکہ سہل پنہر۔ انہار۔ کرتال۔ وغیرہ ضلعوں
میں جہاں یہ لوگ آباد ہیں ان کے ہاتھ لکھاتی چھین کا رواج ہے۔ اور ان کے گھیل کر یہ بھی نہیں ہوتا ہے۔

پایا جائے۔

ان ہی رشتہ و یو جی بانے میں مت لے چھ قسم کے پیشے۔ اسی۔ مٹی۔
 کرسی۔ بانجیہ۔ دوویا۔ اور شلپ۔ ایجا دکنے۔ اسی۔ تلوار سے سپہ گری۔ مٹی (سیاہی)
 سے حساب کتاب۔ کرسی سے کھیتی۔ بانجیہ سے بوبار۔ لین دین۔ تجارت و ویجا
 سے کلاہ چترائی۔ گانا بجانا۔ ناگ۔ وغیرہ۔ شلپ سے کاریگری و دستکاری مراد ہے
 ان پیشوں کے کرنے والے تین درجہ۔ چھتری۔ ویش اور شودر۔ مقرر کئے۔ چھتری
 کا کام سہاگری۔ حکمرانی۔ و حفاظت رعیت۔ ویش کا کام حساب و لین دین و تجارت
 شودر کا کام۔ کھیتی باڑی۔ گانا بجانا و صنعت و حرفت۔ قرار پایا۔ بعد ازاں ان کے
 بیٹے بھرت لے چھ مقدار بن بہن مقرر کیا۔ جن کے واسطے کوئی پیشہ نہیں۔ و حرم
 میں گئے رہنا اور دوسروں کو و حرم آپدیش دینا ہی جن کا کام ہوا۔ بہن۔ چھتری
 اور ویش کی صرف ایک قسم یا جاتی (ذات) قرار دی۔ مگر شودروں کی دو قسم قرار پائی
 ایک ست۔ یعنی وہ جو ایک دفعہ بیاہ کریں۔ دوسرے است۔ جن کا بار بار بیاہ ہو سکتا
 ست شودروں کی پھر دو قسمیں قرار دیں۔ ایک سوا و حین۔ یعنی خود مختار۔ دوسرے
 پرا و حین۔ یعنی دوسروں کی ملازمت کرنے والے۔ است شودر بھی دو قسم کے قائم
 کئے۔ ایک کار و پنے کار و بار کرنے والے جیسے و ہونی وغیرہ۔ دوسرے اکار و۔
 جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں۔ پھر کار و کی بھی دو قسم قرار دیں۔ ایک سپریش۔ جنکے
 ہاتھ کا پانی پی سکتے ہیں۔ وہ پانچ قسم میں منقسم ہیں (۱) شالک۔ یعنی ساڑھی بنانے
 والے۔ یہ کہن میں ایک قوم ہے (۲) مالک (دالی) (۳) کنہیہ کار دکھا بہ ہر بن بنانے
 والا (۴) تلی (مسلمان تیلی نہیں) (۵) ناٹی۔

دوسری اسپریش۔ جن کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتے۔

جیسے۔ و ہونی۔ کھاتی۔ (ڈبھی) حقیقت گرد (لوہے کے اٹھارے صاف کرنے والا)

کیونکہ ان کے وقت میں آدم پہلا انسان ہے جن میں جوش دیوبھی کا نام پوجہ
 کار و بار دنیا سکھانے اور انسانوں کو بتدنی حالت میں لانے کے آؤپش ہے۔
 جس کا ترجمہ پہلا انسان ہے۔ نیز جن میں است میں انکو ارجم ہی سکھیں جس کا لفظ
 آدم کے قریب قریب ہے۔ علاوہ ازیں آدم کے معنی سنگسرت زبان میں آدیا شری
 میں پیدا ہوا ہوتے ہیں۔ اس طرح یہی یہ لفظ آؤپش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام
 کی مستند کتابوں صحاح النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے
 اب رہی یہ بات کہ عیسائی اور محمدی حضرت آدم اور دنیا کی پیدائش حضرت جیسی سے
 صحت دار ہزار ہا برس پہلے بتلاتے ہیں۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ وانا یان ہم ارض
 پر وغیرہ کچھ صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات
 کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو رٹلا لایٹ)
 نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ

”دیکھو اگر کتب معتبرہ بنظر آدہ کہ شخصے از صاحب سلونی دادون العرش و
 فوق العرش پرسید کہ یا امیر المومنین پیش از آدم سہ ہزار سال کہ بود۔ آنحضرت
 جواب دادند کہ آدم۔ چون اس حق سہ مرتبہ نکراریافت آن شخص ساکت شدہ سر
 در پیش اعلیٰ شاہ ولایت پناہ بر زبان مہلک آوردند کہ اگر سی ہزار بار سہ پڑ سیدی
 کہ پیش آدم کہ بود میگفتم ”آدم“ اس سے آدم کا عرصہ دوازہ ہزار سال ثابت ہے۔

عیسائی و محمدی آدم کا ہشت سے۔ اور جن لوگ آرم جھگوان آؤپش کا سہرگ سے
 اگر زمین پر پیدا ہو بیان کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی آؤپش اور آدم کا ایک ہونا

(دیکھو صفحہ ۱۱) جو کہ درست ہے۔ کیونکہ جوش دیوبھی کے پیدائش پر عیسائی ہے۔ اور اس سے ہی مراد لیں کہ
 گئے ہیں۔ بل انکی ساری جملانی جاتی ہے۔ بل کا نشان انکی مورتی میں ہے +

دیو جی پیدا ہوئے۔ جبکہ چند ہونے کی گریہی کہتے ہیں۔ بیچو نہیں کے پہلے تیر ہشتکر
 ہیں جنہوں نے چوتھے کال کے شروع میں زمین مست جاری کیا۔ ان شیش دیو جی کو
 ہندو مت کے بشری مددگار تھان میں پر مشہور کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ ہیا کر
 جتنے پہلے ذکر کیا ہے۔ شیش دیو جی نے اپنی رحمت کو سکانات کا بنانا۔ شہروں کا آباد
 کرنا۔ ہل جوتنا۔ زراعت کرنا۔ اور۔ کھن۔ چربنا۔ تجارت کرنا۔ مویشیوں کی حفاظت
 کرنا۔ کھانا پانا وغیرہ وغیرہ ۲۰ کلپش کی اور ۲۲ کلپش کی سکھائی۔ اس واسطے انکا

۱۔ پش کی سکھ (۱) گت کلاد (۲) گت (۳) مد پ پاد (۴) ش (۵) نہت (۶) نیت (۷) نال (۸) باجر (۹)
 ہری (۱۰) نکشن (۱۱) ہادی نکشن (۱۲) گچ نکشن (۱۳) اش نکشن (۱۴) ڈی نکشن (۱۵) رن پر نکشن (۱۶) ہادی
 (۱۷) ہادی (۱۸) گت نکشن (۱۹) ہادی نکشن (۲۰) ہادی نکشن (۲۱) ہادی نکشن (۲۲) ہادی نکشن (۲۳) ہادی نکشن (۲۴)
 ہادی نکشن (۲۵) ہادی نکشن (۲۶) ہادی نکشن (۲۷) ہادی نکشن (۲۸) ہادی نکشن (۲۹) ہادی نکشن (۳۰) ہادی نکشن (۳۱)
 ہادی نکشن (۳۲) ہادی نکشن (۳۳) ہادی نکشن (۳۴) ہادی نکشن (۳۵) ہادی نکشن (۳۶) ہادی نکشن (۳۷) ہادی نکشن (۳۸)
 ہادی نکشن (۳۹) ہادی نکشن (۴۰) ہادی نکشن (۴۱) ہادی نکشن (۴۲) ہادی نکشن (۴۳) ہادی نکشن (۴۴) ہادی نکشن (۴۵)
 ہادی نکشن (۴۶) ہادی نکشن (۴۷) ہادی نکشن (۴۸) ہادی نکشن (۴۹) ہادی نکشن (۵۰) ہادی نکشن (۵۱) ہادی نکشن (۵۲)
 ہادی نکشن (۵۳) ہادی نکشن (۵۴) ہادی نکشن (۵۵) ہادی نکشن (۵۶) ہادی نکشن (۵۷) ہادی نکشن (۵۸) ہادی نکشن (۵۹)
 ہادی نکشن (۶۰) ہادی نکشن (۶۱) ہادی نکشن (۶۲) ہادی نکشن (۶۳) ہادی نکشن (۶۴) ہادی نکشن (۶۵) ہادی نکشن (۶۶)
 ہادی نکشن (۶۷) ہادی نکشن (۶۸) ہادی نکشن (۶۹) ہادی نکشن (۷۰) ہادی نکشن (۷۱) ہادی نکشن (۷۲) ہادی نکشن (۷۳)
 ہادی نکشن (۷۴) ہادی نکشن (۷۵) ہادی نکشن (۷۶) ہادی نکشن (۷۷) ہادی نکشن (۷۸) ہادی نکشن (۷۹) ہادی نکشن (۸۰)
 ہادی نکشن (۸۱) ہادی نکشن (۸۲) ہادی نکشن (۸۳) ہادی نکشن (۸۴) ہادی نکشن (۸۵) ہادی نکشن (۸۶) ہادی نکشن (۸۷)
 ہادی نکشن (۸۸) ہادی نکشن (۸۹) ہادی نکشن (۹۰) ہادی نکشن (۹۱) ہادی نکشن (۹۲) ہادی نکشن (۹۳) ہادی نکشن (۹۴)
 ہادی نکشن (۹۵) ہادی نکشن (۹۶) ہادی نکشن (۹۷) ہادی نکشن (۹۸) ہادی نکشن (۹۹) ہادی نکشن (۱۰۰)

دقیقہ صفر (۱) اب رات دن میں روشنی آن ہی کے ذریعہ سے جو اگر بھی۔ اس سے ہم پر تیر ہشتکر
 ہیں کہ پتی سرت سے پہلے لگ کسی ایسی جگہ میں رہا کرتے ہوئے۔ جہاں پلندا و سرج کی روشنی
 نظر آتی ہوگی۔ ایسے ملک بحر ثانی کی طرف ہیں۔ جہاں چھ چھینے تک سمندر نظر نہیں آتا۔ لہذا
 اگر آریہ قوم کا ہندوستان میں کسی ملک سے اپنا قصد کیا جائے تو وہ بحر ثانی کے قریب کے ملک
 ہونے چاہئے۔ بحر ثانی کے ملک نے بھی اپنی کتاب میں ہم میں ایسا ہی کہا ہے۔ جس زمانہ کا یہ کر
 ہے اس وقت بحر ثانی لگ کی جگہ میں ایک بڑا باری برہمن سب جانتا۔ (دھرم)

آریہ ورت سے مراوشالی ہندو شان ہے۔ جو ہالیہ سے لیکر جہاں تک آباد ہے۔ یہاں تک کہ ان کو ش میں بھی لکھا ہے۔

अर्था वर्तः पुण्य भूमि मध्य विन्ध्य हिमालय

ایسا ہی سنو سنو ترقی اور حیات کے شلوک ۱۱ سے ۱۲ اور ۱۳ جو اس طرح ہے

आसमुद्रान्तरे पूर्णादासमुद्रान्तरे पश्चिमान्
तयोरेवान्तरि गिर्यो रा र्था वर्तविदुर्बुधाः

آخری کل کریمانورا جتا بندہ نے وصات اور مٹی کے برتن بنائے سکھائے۔ اور پھر
اجو حیا آباد کیا جس کا دوسرا نام اکشور کو نجوم اور نہیا نگری بھی ہے جین پریشیوں
کے قول کے مطابق آریہ ورت میں سب سے پہلے یہ شہر آباد ہوا۔ جین سوتنا ہر فرقہ
کے سوتروں کے بموجب یہ اجو حیا نگری جو راجنا بندہ نے آباد کی وہ کشمیر ویش سے
پہرے مٹی۔ اور اُس کے چاروں طرف چار اونٹن تھے۔ پورب کی طرف ایشیا پیکیا
دکن کی طرف مپاشیل پیمیم کی طرف مشریشل اور اتر کی طرف اُدیال۔
نوٹ۔ اس سے آریہ ہندوؤں کا بحر شمالی کی طرف سے دسا ایشیا میں کیلاش یا تبت
کے نزدیک آباد ہونا معلوم ہوتا ہے۔

شری شرب ویو۔ راجنا بندہ کے پہلے اُس کی رانی مرد دیوی کے لطن سے شری شرب

جین شاستروں سے اس خیال کی تصدیق کہ آریہ ہندو کہیں اور سے آکر یہاں آباد ہوئے صاف
صاف طور پر نہیں ہوتی۔ لیکن ان میں لکھا ہے۔ کہ جوتی رنگ جسم کے کلپ برکشوں کی جوتی (روشنی)
جب پہلے کل کر پتی شرت کے وقت میں جاتی رہی۔ تب اس وقت ہی پور ناشی کے دن شام کی وقت
پر راج اور پیمیم کی طرف چاند اور سورج نظر آئے۔ سورج غروب ہوا تھا۔ اور چاند نکلتا ہوا۔ لوگوں نے ان کو
دیکھ کر خوف کیا۔ ان کا خوف پرتی شرت نے سمجھا کر دور کیا۔ اور ان کو بتلایا کہ یہ چاند اور سورج ہیں۔ اور پتے آتے ہیں

سب کچھ اب بھی درختوں ہی سے لٹے جاتے ہیں لیکن انسان کس نسانہ دوز کے
گندہ سے پر رفتہ رفتہ بہت سی تبدیلیاں پیدا کر لی ہیں پہلے زمانہ میں لوگ درختوں
کے پتے اپنے بدن پر ڈھلپ لیا کرتے تھے۔ وہی آج کے کپڑے تھے۔ ذوقیت
کے بعض باشندے اب بھی ایسا کرتے ہیں۔

چونکہ زر۔ زمین و زن کے جھگڑے اس زمانہ میں نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی
قصبہ۔ و شہر آباد ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے لوگوں میں مانجہ و رعیت کی بھی
تیمیز نہیں ہوتی۔ سب یکساں ہوتے ہیں۔ انہی عمر بھی بڑی اور قدر بڑے اونچے ہوتے
ہیں۔ ایک عورت کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی دو نوں تو ام یعنی کشتے پیدا ہوتے ہیں اور
جنگلیہ یا چڑے کہلاتے ہیں۔ جب وہ جوان ہو جاتے ہیں۔ تو آپس میں مرد و عورت
کی طرح رہنے لگ جاتے ہیں۔ بیاہ شادی کی کوئی رسم نہیں ہوتی۔ غیر تمدنی حالت
میں رہتے ہیں۔ وہ نوں اکٹھے مرتے ہیں مگر سرورگ میں جاتے ہیں۔ چرتے کال
کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تمدنی حالت اختیار کرتے ہیں۔ جس میں وہ
چھٹے کال تک رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی گذشتہ تیسرے کال کے ختم ہونے سے
کچھ عرصہ پہلے تک ہوتا رہا۔ بعد ازاں انسانی ضروریات آہستہ آہستہ بڑھنے لگیں
اور کلپ پرکشوں کی حد بندی و تقسیم کی بابت آپس میں جھگڑے پیدا ہونے لگے
جنگوں انکے کہانیوں نے فیصلہ کیا۔ یہ کمیا کل کر یا منوں کے نام سے معروف
ہوئے اور یکے بعد دیگرے تعداد میں چودہ ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ (۱) پرتی
سرت (۲) سن پتی (۳) چھے مانکر (۴) جے مانکر (۵) سی مانکر (۶) سیمان (۷) پہل
باہین (۸) کلپشو کمان (۹) یٹشو کی (۱۰) اچھ چند (۱۱) چندناٹھ (۱۲) مردو پو (۱۳)
پر سین جیت (۱۴) راجنا بھہ۔ ان کل کریشن اور عام لوگوں میں راج اور رعیت جیسا
تعلق رہا۔ اور سب اکبر ورت میں لٹکا اور صندھو کے درمیان ہوئے ۴

کے بعد دیکھتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے کال سے کھم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک جواشان ہوتے ہیں۔ دونوں جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ چوری کہتے ہیں۔ شی میں کوئی نرانی ہوتا ہے۔ اور نہ فریبی وغیرہ وغیرہ۔ چنگہ و دم بھی مذکورہ بالا گناہوں سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی دم موجودگی میں کوئی شخص کسی قسم کا ورت اور خیم وغیرہ دم بھی نہیں کرتا۔ اس وقت میں زراعت بھی نہیں ہوتی۔ سب انسان اپنی ہر قسم کی مطلب براری کلپ برکشوں (مراد پوری کرنے والے درخت) سے کرتے ہیں۔ کلپ برکش دس قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) دیانگ۔ مقوی ہشیا دینے والے (۲) تریانگ۔ باجے دینے والے۔

(۳) بھونانگ۔ زیور دینے والے (۴) بھوجن آنک۔ بھوجن دینے والے۔

(۵) بھاجن آنک۔ برتن دینے والے (۶) بھیر آنک۔ کپڑے دینے والے

(۷) مالیانگ۔ مال دینے والے۔ (۸) گردانگ۔ گھر دینے والے۔

(۹) یووانگ۔ روشنی دینے والے (۱۰) دیانگ۔ چرخ دینے والے۔

کلپ برکش کو اہل اسلام طربئی اور عیسائی Celestial tree

یا بستی درخت کہتے ہیں۔ امریکہ وغیرہ ملک میں اب بھی ایسے درخت ہیں۔ چنگہ

Milk tree (دودھ کا درخت) اور Bread tree (روٹی کا درخت)

وغیرہ کہتے ہیں۔ بعض جزائر میں ایسے درخت بھی پائے گئے ہیں۔ جو رات کو

روشنی کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً چند لہریٹوں میں سفید پانی نکلتا ہے۔ جیسے کہ پھپ

میں سے۔ یہ بات شک طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ کلپ برکشوں سے مراد ایسے ہی

درخت ہیں یا کچھ اور۔ مگر دعوت کے خیال میں تو یہ آتا ہے کہ اس زمانے کے انسان

باجے۔ زیور۔ کپڑے۔ بھوجن۔ سب درختوں سے بناتے تھے۔ اور اب تک بھی بناتے

ہیں۔ مثلاً بین وغیرہ باجے۔ پھولوں کے ہارا اور گجر سے۔ درختوں کے پھل وغیرہ وغیرہ

اور عین مست کا سامنا ہو منوک زمانہ میں ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سواریہ ہندو منو بھرج
منو شترتی وغیرہ کتب مقدسہ اہل ہندو موجودہ دنیا کے آغاز میں ہوئے ہیں۔ جبکہ آج تک
دس لاکھ ایک ارب ستائیس کروڑ اسی لاکھ انچاس ہزار اسی تیس سال گذرے ہیں
اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا وہ دل میں بھی جو سب سے پرانی کتابیں مانی جاتی ہیں۔ کہیں
چینیوں کا ذکر ہے یا نہیں۔ اس کے واسطے ہم برگ وید منٹل ۳۔ ایشنگ ۳۔ اوشیاے
۳ برگ ۱۱ کے چودھویں منتر کو پیش کرتے ہیں جو اس طرح ہے

किंते कृष्वन्ति कीकटेषु गावो नाशिरं दुहनेन तपन्ति धर्मा
प्रानो भूः प्रमगन्धस्य नेदो नैघा शाबं मधवत्त त्रयावा
اس کا مطلب سلیس سہا سہیہ کے مطابق یہ ہے۔ کہ اسے اند جو لوگ مکھہ وغیرہ

آمار یہ ویشوں میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی گالیوں کے دودھ یک وغیرہ کاموں میں کام
آنے کے واسطے نہیں دیتے۔ اور نہیں تپاتے۔ اس لئے تم یہ گائیں ہم کو دو۔ اور
جو لوگ پیہہ اومار دے کر دگنا پیہہ کرتے ہیں۔ ان کا دمن ساورن لوگوں کا دمن جو
شہور ہیں۔ ہم کو دو۔ کیونکہ وہ دمن بھی یک وغیرہ میں کام نہیں آتا

لے واضح ہو کہ ہندو مت میں دنیا کی ہر طار ب تیس کروڑ سال کی بتلائی ہے۔ جو ایک کلپ یا ایک ہزار
ہر ایک۔ یا ایک ہر دم دن کے نام سے موسوم ہے۔ اسی قدر عرصہ کا نام جبکہ پرلے ہو کر تمام ارجاع و مادہ
برہم (پہتا) میں شامل ہو کر ناس ہے برہم رات ہی ہے۔

یک لائن سے ظاہر ہیں پہلا ست یک یا کرت یک۔ جو سترہ لاکھ اسی تیس سال کا ہوتا ہے
دوسرا تینا جو بارہ لاکھ چھیانوہ ہزار برس کا ہوتا ہے۔

تیسرا دواہ۔ جس کی تعداد آٹھ لاکھ چھ ستر ہزار برس ہے

اور چوتھا کل یک۔ جس کی چار لاکھ تیس ہزار برس تعداد ہوتی ہے۔ (نوٹ۔ آتی صفر ۳۴ پر دیکھو)

تھیا اور یک کی۔ ناراہین نے خوش ہو کر دشمن دیئے۔ اور کہا کہ تاک کیا مانگتا ہے ؟
 نابھہ راجہ نے عرض کی۔ کہ ہمارا جہاں تہاں سے جیسا پٹیا میرے پہل پہن ہو۔
 ناراہین نے جواب دیا۔ کہ ہم خود تہاں سے پہل اوتار لیٹے۔

چنانچہ مردہ پتی راتی کو محل رو گیا۔ جڑہا وغیرہ نے اگر نابھہ راجہ کو مبارک باد دی۔
 اور کہا کہ اسے راجہ تیرا بھاک اودے ہوا۔ جو آدھرش بھگوان تیرے پہل پتر ہو کر اقام
 لیٹے۔ چنانچہ ریشب دیوجی نے اتار لیا۔ دیوتاؤں نے ہمان (دیلوں) میں بیٹھ کر خوشی
 سے پھول برسائے (چٹھا اوحیا سے) اندر نے اپنی لڑکی جنیتی **नयती** سے
 ریشب دیو کی شادی کر دی۔ اس سے بھرت وغیرہ ایک سو لڑکے پیدا ہوئے۔ جن میں
 سے نوربکت و تارک الدنیا، ہو کر نو جو گیشوروں کے نام سے مشہور ہوئے۔

ایک دفعہ ریشب دیوجی نے یک کی۔ اور سب پر جا کو اپنے سامنے بٹھا کر دنیا کی
 بے ثباتی پر پادیش دیا (پانچواں اوحیا سے) اور آخر بھرت کو راج ویکر پہاڑ پر بھن کر لے
 چلے گئے۔ اور جڑ بھرت کا روپ بنالیا۔ (چٹھا اوحیا سے) جڑ بھرت روپ رہتے ہیں۔
 شاستروں کے موافق و حرم رکھنے اور کھٹ کر م یعنی چھ روزانہ ضروری فرائض کو لے کا کچھ
 کام نہیں رہتا۔ اس لئے بہت سے آدمیوں نے ریشب دیوجی کے چلن کو دیکھ کر شہدان
 کیا اور وید پڑھا پڑھو دیا اس وقت سے اسو سال اور سرائی کا مت۔ جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں
 ملتے۔ دنیا میں بھل گیا ۛ

ہندؤں کے عام خیال میں بھاگوت پان وشم پان و یاس کی تصنیف ہے جو
 راجہ یدہ شتر کے وقت میں ہوئے ہیں۔ مگر اس پیمان میں لکھا ہے کہ ویاس کے بیٹے شکر
 جی نے یہ پان راجہ پر پیکشت کو سنایا۔ بہر حال یہ پان یدہ شتر کے وقت کا ہے۔ جو سمت
 یکوم سے ۴۴ برس پیشتر ہوا ہے۔ اور اس طرح اس کی تصنیف کو اب تک پانچ سو سال
 گزرے ہیں۔ بھاگوت پان کی مذکورہ بالا شہادت سے چینیوں کے پہلے تیرے شکر نے راجا

دسکندہ ۳۰- اوصیاء ۱۱، نہایت ۱۱، مہا پرلے کے بعد جب چاروں طرف
جل مٹی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا۔ اس وقت وہ آدم پرنش کشیش ناگ کی چھاتی پر
سین کرتے تھے۔ ان کی ناپہر (ناف) سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ اس پھول
کی نال سے برہما جی پر گٹ ہو کر اس پھول پر آ بیٹھے۔ برہما جی نے اپنے داس بنے
انگ سے سوا بیہو منو نام ایک پرنش۔ اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری
پیدا کی۔ اور ان دونوں کا بیاہ کر دیا۔ اور کہا کہ آدمی پیدا کرو۔

سوا بیہو منو نے جواب دیا کہ آدمی پیدا ہو کر کہاں رہیں گے۔ اب تک جو کچھ کہنے
پیدا کئے وہ سب کنول کے پھول پر بیٹھے ہیں۔

تب برہما جی نے آدم پرنش کا دسیان کیا۔ اور وہ پامال سے پرغوی کو لے آئے
سوا بیہو منو کے ہاں پر یہ ورت ہٹا ہوا۔ (دسکندہ ۱۵- اوصیاء ۲۰)

پر یہ ورت نے شافعی اور برہمہ متی سے شادی کی۔ پہلے سے آتم و تاس
دریوت۔ تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جو چودہ منو منٹروں میں شمار ہوئے۔ دوسری
سے آگنی و حرو وغیرہ ہوئے۔ پر یہ ورت نے اس غرض سے کہ رات کی وجہ سے پوجا
و ترپن وغیرہ کے کام بند نہ ہوا کریں۔ ایک پتیہ کا ایک رتھ سورج کی طرح روشن
بنوایا۔ اس رتھ پر بیٹھ کر اس نے پرغوی (زمین) کے گرد سات بار پگٹا (طواف) کیا۔
کی۔ اور ایک چھتر راج کیا۔ رتھ کے پتیہ کے سات بار پھرنے سے سات دیپ
(آقا یس، جمبو وغیرہ اور سات سمند و نو دومی (بحر منہ) وغیرہ بن گئے۔

پر یہ ورت کے تارک الدنیا ہونے کے بعد اس کا بیٹا آگنی و حرو راج کا مالک ہوا
اس نے پورب جتی البسرا سے بیاہ کیا۔ جس سے ناپہر وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوئے
آگنی و حرو نے جب دیپ کے نو کھنڈ (حصے) کر کے ناپہر کو بھرت کھنڈ کا راج دیا
دیسرا اوصیاء نے ناپہر راج نے اپنی زوجہ و دیوی سمیت اولاد کی خاطر جنگل میں ہا کر

یوگ بشت کے یوگ پر کرن میں جہاں اپنا دھن خودی کی خدمت کی ہے۔

ایسا لکھا ہے ॥ नाहं रा मो नमे वाग्वा ॥ रा म उवाच ॥

भावेषु न च मे मनः । शान्तः प्राप्ति तु निष्कामि

स्वाऽमनो यजिनो मया ॥ सगी १० ॥

اس کا ترجمہ یوگ بشت ویراگ دمو موکش پر کرن کے صفحہ ۶۰ پر چھپا ہوا ہے ۱۸۸۸ء

اور شریف صالح محمد کا چھپوایا ہوا اور حاجی دادا جی کا چھاپا ہوا ہے۔ ایسا کیا ہے۔

ترجمہ یہ جو میں رام ہوں۔ سو نہیں۔ اور اچھا خواہش بھی کچھ نہیں۔ کا ہے تے

جو میں نہیں۔ تو اچھا کس کو ہووے۔ اور اچھا ہوتی تو یہی ہوتی۔ جو انکار کے اربت پہ

کی پراپت ہووے۔ جیسے جیندر کو انکار کا امتحان ॥ उत्पान ॥ نہیں ہوا۔

تسا میں ہوں۔ ایسی جگہ کو اچھا ہے۔ لیکن راجندر جی کہتے ہیں کہ میں رام

نہیں ہوں۔ اور نہ مجھے میں کچھ خواہش ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ جیسی

جیندر دیو نے خودی کو ترک کیا ہے۔ سو یہ میں بھی ترک کروں ॥

اس شپتک کی ٹیکا کشن کر نے والا بیان کرتا ہے۔ کہ یہ شپتک ویدانت

مت کی بہت چڑاتی کتاب اور پرشی بالیک کی تصنیف ہے۔ بالیک جی راجندر

راجندر جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جن کو بہت تارنخ دنیا مصنفہ پنڈت کچھرم

آریہ سا فرستہ ۱۸۹۸ء تک ۸۶۸۹۹۸ برس ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے مندرجہ بالا

اشلوک میں راجندر جی جیندر دیو کی طرح خواہشات سے بری ہونا چاہتے ہیں۔

جس سے جین مت کا راجندر جی سے پہلے ہونا ثابت ہے۔

شرمید بھاگوت پران آرو و مترجمہ کہن لال مطبوعہ لول کشور پریس لکھنؤ میں

ریشب اوتار کا جیندیوں کے پہلے ترننگریں۔ ذکر ہے۔ جس کو ہم مختصر آہدہ یو ناظرین

کرتے ہیں ॥

فلج کچھ کھانک پھیلا ہوا تھا صرف ایشیا ہی میں نہیں بلکہ چین لوگ یورپ اور
افریقہ میں بھی آباد تھے۔ جہاں انکی شہادتیں اب تک پائی جاتی ہیں +
یہ سچ حیرت لگتی ہے۔ آری۔ فار لوگ صاحب الین آری۔ ایس لکھتے ہیں :-

”چین دہرم ہندوستان میں سب سے پرانا دہرم معلوم ہوتا ہے۔ ۵۰۰ سال
قبل از مسیح کے قریب۔ اور تواریخی زمانے سے پہلے کل شمالی ہند اور شمالی مغربی حصہ
ہند پر ایک قوم دراو حکمران تھی۔ اس قوم کے لوگ اکثر سانپ اور دوختوں کی پوجا کرتے
تھے۔ اُس زمانہ میں تمام ہند میں چین مذہب موجود تھا۔ یہ ایک بڑا قدیم شائستہ اور
فلسفانہ مذہب ہے۔ اور اس مذہب سے بودہ مذہب کی پیدائش ہوئی ہے۔ آریہ لوگوں
کے لنگا ندی تک پہنچنے سے پہلے چینوں کے بائیس ترقی کردہ دینی تعلیم کی اشاعت کر چکے
تھے۔ اُس وقت دوسری مذہبی کتابوں کی سب سے بالکل نہ مکتی +

بالو سار کے لال صاحب زمیندار بروٹھ اپنی کتاب ”ہندوستان فنیہ میں لکھتے
ہیں کہ یونان میں ایک پہاڑ پرنا س ہے۔ جسکی وجہ تشریف میہ بتلاتے ہیں کہ چین مت کے
سنت لوگ یہاں پرنا س لینے پتوں کی جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا
یہ نام پڑا تھا۔ وہی صاحب لکھتے ہیں کہ افریقہ میں ایک صوبہ گرنالہ ہے۔ جس میں مندر اور
مورتیاں گرنالہ پہاڑ جیسی ہیں۔ گرنالہ پہاڑ چینوں کا ایک خاص تیرتھ کا کھیا واڑ تجارت میں
پندت لیکھرام آریہ سا فر اپنی کتاب جہاد میں مصر اور اٹال میں چینوں کا ہونا
بتلاتے ہیں۔ ویانت درشن مصنفہ ویاس کے دوسرے ادھیلے کے دوسرے ۲۵ پاد
کے ۳۳ و ۳۴ سوتروں میں جو اس طرح ہیں

नैकस्मिन् संभवात् ३३ एवं चात्माकर्तव्यम् ३४
چین مت کے سلسلہ سبب بتلانیے ”اور آتما کا جسم کے برابر ہونے“ کی تردید کی جو
جس سے چین مت کا مہا بھارت سے پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ہو سکتا ہے۔ ہر مذہب کے ہر پہلو پر غور کرنے کی وجہ سے ایک نیا مت کہلاتا ہے۔
مگر تمام مذاہب کے خیالات اس میں شامل ہیں۔ اس لیے ہی مذہب یونیورسل کہلاتا ہے۔

ہین مذہب کی قدیمت کا ثبوت

یوں تو شخص اپنے مذہب کو سب سے پہلا مذہب اور اپنی مذہبی کتاب کو ایشور
واکھیا نام آجی کہتا ہے۔ لیکن اپنے منہ میاں میں توبہ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
جبکہ محقق اور دوسرے مذہب والے خود قدیم مذہب بتلا دیں وہی مذہب قدیم ہو سکتا ہے
چنانچہ مشرے اے۔ ڈبائی A. Dalbani نے اپنی کتاب جس کا نام

"Description of the character, manners and
customs of the people of India and of their
institutions, religious and civil."

ہے۔ اور جبکہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے مٹلہ اند میں فرانسیسی زبان سے ترجمہ کرنا شروع کیا
تھا۔ اس میں لکھا ہے۔

yea, his (Jain) religion is the only
true one upon earth, the primitive
faith of all mankind.

ترجمہ بلاشبہ ہین مذہب ہی روئے زمین پر ایک تہا و ہرم ہے۔ اور یہی تمام انسانوں
کا سب سے پہلا مذہب ہے۔ اس ہی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ایک زمانہ میں
ہین مذہب تمام ایشیا میں سائبریا سے اس گماری تک اور چین میں جوں سے لے کر

ایسے شخص کے لئے دنیا میں کوئی شہر خوب یا غیر خوب نہیں ہے۔ وہ ہر شے کو اپنی
 اصلیت کے لحاظ سے دیکھتا اور جاننا اور جان کہلاتا ہے۔ راگ (انجمنیت ہو پیش پیشیت) اکیان
 (پنجی ایت) سے پیدا ہوتے ہیں۔ کروہ (دھتھ) مان (خور) لیا (فریب) لوب (طبع) ہنسا (جھوٹ
 چوری۔ زنا۔ پرگریہ (دواہوی) جذبات حیوانی و خواہشات انسانی ہیں۔ وہ سب راگ و ویش
 کی اولاد ہیں جس شخص نے راگ و ویش کو جیت لیا ہے اس میں نہ اکیان ہو سکتا ہے
 اور نہ کسی قسم کی دنیاوی خواہش۔ لہذا جن مت کے متھے ہیں۔ ایسے شخص کی رائے میں
 میں نہ تو اکیان ہے اور نہ کسی سے ہوتی ہو مٹی کے جذبات سے جو عجب ہے۔ پھر ایسا شخص جو
 کچھ کہے گا وہ بات بلار و رعایت اور بالکل صحیح ہوگی۔ کیونکہ نہ تو جھوٹ بلکہ اسے کسی سے کچھ
 لینا ہے۔ اور نہ سچ بولنے سے اس کو کسی کا ڈر ہے نہ اس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ اور نہ
 اسے کسی سے ٹکرا رہا ہے۔

جن مت کو ہی عام گفتگو میں جین مت بھی کہتے ہیں۔ نند جین کے متھے جن ہیں۔ عقاد
 کہنے والے شخص کہیں لہذا جین رنگے سے یہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح جی ہے۔ وغیرہ وغیرہ
 سوالات کی نسبت بلار و رعایت کہنے والے شخص کی رائے کے ہوئے۔

ایسا شخص ایک ہی نہیں ہوا۔ بلکہ دنیا میں قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔

لہذا جین مت بھی قدیمی مذہب ہے۔ موجودہ کلب میں یہ مت شری ریشہ دیو جی
 نے چلا ہے۔ یہ ریشہ دیو جی کون تھے۔ انکی بابت میں اس وقت صرف اتنا بتا سکتا ہوں
 کہ یہ وہی مہاپیش ہیں جنکو ہندو برہما۔ وشنو۔ مہیش کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور مسلمان
 و عیسائی بابا آدم بتاتے ہیں۔ انہوں نے جو آپدیش دیا وہی جین مت کے نام سے

یہاں یہ بتا دیا ضروری ہے کہ ہم کا یہ خیال کہ جین مذہب کے اپنی شری مہاپروہی۔ یا لنگوان

پارش ناتھ جی تھے۔ غلط ہے۔ یہ ہر دو ہندو مہاتما جین دھرم کے چوتھوں و چوتھوں کا دھرم ہے۔

مت یا مذہب کسکو کہتے ہیں؟

ہر ملک یا ہر قوم میں دنیا کے گوشے-آس کے عجائبات-آس کے راز وغیرہ دیکھ کر غور کرنے والے اشخاص کے دلوں میں اکثر یہ سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح بنی ہے؟ کس نے بنائی ہے؟ اس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے؟ اس کا خالق و منتظم کون ہے؟ اور کیا ہے؟ انسان کیا ہے؟ کوئی تکلیف اور کوئی ذمہ داری کیوں ہے؟ شک نہ اور دیکھہ کون دیتا ہے؟ کیا دنیا کے دکھوں سے دائمی رہائی مل سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے تو کس طرح؟ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ان باتوں کی نسبت غور و فکر کے بعد جو اچھی رائے قائم ہوتی ہے اسکو مت کہتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں نظامت کے معنی رائے کے ہیں۔ مت کو ہی اصطلاح عربی میں مذہب۔ انگریزی میں ریلیجن (RELIGION) اور ہندی میں دھرم کہتے ہیں۔ کہنداجین مت۔ ساکھیہ مت۔ بودھ مت۔ عیسائی مت وغیرہ غور و فکر کرنے والے بزرگوں کی مختلف رائیں ہیں۔

جین مت یا جین مذہب کیا ہے؟

جین مت دو لفظوں جین اور مت سے مرکب ہے۔ ایسا شخص جس نے لاگ دو پیش کو جیت لیا ہے۔ یا توں کوہر چکی نہ کسی سے دوستی ہے۔ اور نہ دشمنی۔ جو نہ کسی مرغوب طبع دنیاوی شے کے حاصل کرنے کی رغبت رکھتا ہے۔ اور نہ ناگوار طبع شے کے دور کرنے کی خواہش

میں نے سنا ہے کہ ایک کتاب "چین پر کاش" ۱۹۳۷ء میں "شاہراہِ نجات" اور "السلام" میں دہرم کے دس لکشن "و" خلاصہ مذہب" نام کے دو ٹریکٹ اردو زبان میں لکھے تھے اس ہی سلسلہ میں اب یہ کتاب "چین مت" سا رہا ہے۔ اس میں جو کچھ موجود ہے وہ مستند چین شاستروں سے اخذ کیا گیا ہے اور ان کا حوالہ جگہ جگہ دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ کتاب چھانٹک ہو سکے چن کے تینوں فرقوں۔ وگمبر۔ سونامبو۔ ستھانگابی کے کارآمد ہو۔ چنانچہ جس بات میں ہر سہ فرقوں میں اختلاف پائے ہو وہ وہاں موقعہ جمع کر دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب زمانہ حال کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کرے گی۔ اور اردو خواں چین بھائیوں اور دیگر حق پسندوں کے واسطے ایک بڑی کارآمد چیز ثابت ہوگی۔ میں نے اس کتاب کو بوجہ عظیم الفرصتی بہت ہی مختصر طور پر لکھا ہے۔ جن لوگوں کو یہ کتاب چڑھ کر چین مذہب کا زیادہ حال معلوم کرنے کا شوق ہو انکو چاہئے کہ وہ چین کے شاستروں کا جن کے خواہے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ اور جن کی ایک فہرست اس کتاب کے اخیر میں جمع ہے مطالعہ کریں۔ میں نے اگر کہیں اس کتاب میں کچھ اپنی رائے سے لکھا ہے۔ یا کسی دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ کی چین مذہب سے مطابقت۔ یا مقابلیت دکھائی ہے تو وہ دہرم بجاؤ سے دکھائی ہے۔ نکتہ چینی کی منجاء سے نہیں۔ لیکن اگر چین مت کے بارے میں میری کم لیاقتی و کم واقفیتی کی وجہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو امید ہے کہ رموزہ انانیاں مذہب مجھے معاف فرمائیں گے۔

شمیر چند۔ اکاؤنٹنٹ

ہے رام دھرمی ریم وہ ہے بدھ اور کرم اسی کا ہے نام کب بحث کوئی صفات پر نہ جیسا وہ بنا بناوے مجھ کو مطلب تو یہی سمجھ کر ہے	ہے گوڈوہی کریم وہ ہے یژدان و ڈھرم اسی کا ہے نام تکرار کوئی نہ ذات پر ہے جگ جال سے نہ چھڑکے جو کو خدمت میں کھڑا وہ دیر کا ہے
---	---

مہیش

سرگوبہ و تیراگ۔ پوتر پاتما کی حمد و ثنا کے بعد بندہ پوچھتا ہے شمشیر چپ مہلہ لالہ
جننا اوس اگر وال۔ شینگل۔ چین و گبر متوطن مقصد بوڑیہ تحصیل جگا دھری حال آباد و بکارت
پھاٹوئی کا ڈھیت ٹکے پیک و کرس چلب۔ ناظرین والا ملکین کی خدمت میں عرض پر دازہ ہے
کہ اگر چین مذہب ہندوستان کا ایک قدیم مذہب ہے۔ مگر اسکے عقائد و مسائل کا حال
عام لوگوں پر اچھی طرح روشن نہیں ہے۔ عام لوگ تو کہتے ہیں کہ کنا۔ خود بہت سے چینی بھی اپنے
آباؤی دھرم سے ناواقف ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے مشنڈ شاستر پر اکرت و سنسکرت زبان
میں ہیں۔ جن کا آجکل رواج نہیں رہا۔ اس کی کو نوڈا کرنے کی غرض سے۔ اٹھارویں صدی
بکری میں چین کے مشہور پندتوں۔ ٹوڈرل جی۔ سداست کہ جی۔ دولت رام جی وغیرہ نے
بہت سے مکتوبوں کا ہماری زبان میں ترجمہ کیا۔ جن کو پڑھ کر بہت سے بھائیوں نے فائدہ
اٹھایا۔ اور اب تک اٹھارہ ہیں مگر آجکل وہ بھلا بھائی لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اسلئے
اس وقت سلسلہ مذہب کو جاری رکھنے کے واسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ اپنے بھائی
احصل و توارخ کو واقفیت مانہ کے لئے مروجہ زبان میں لکھا جائے۔ اس ہی خیال سے

چ۔ دھرم۔ مروتیشیا کی خاصیت و گنت — یعنی ازہنت اور ستھا

حین مت سار

ہندومت اختصار

شکلاچرن (در بخر خفیف)

جنم اور مرن سے پار پایا
برتر ز فلک مقام جس کا
اس جگر سے اکی فائدہ کیا
قفیہ نہ یہ اپنے سر پہ لے ہے
وگہ سے نہ کسی کے کام جسکو
پرہے وہ پر مہتو پریشی
اُس وقت نہیں کہ جب تک ہے
پرمان سے نیکت جرات جسکی
وایک نہیں آگنی و ایوہل میں
دنیا میں اسی کی مانتا ہے
برہما ہی وہی ہمیش وہ ہے

چور اسی کو جیت جن کہا یا
ایشور نہ پر ہم نام جس کا
کرتا جو نہیں ہے حجت پیدا
کرموں کا نہ پہل کیسکو سے
شک سے نہ کسی کے کام جسکو
یعنی کہ نہیں وہ لگی دوشی
یہ بھی جس وقت وہ شک ہے
ہے پاک پوتر ذات جسکی
اتار دھرے نہ لگے تل میں
گھٹ گھٹ کی مگر وہ ہوتا ہے
شک بھی وہی جنیش ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۰-۳۳۹	خانہ ادرین قوم سے	۳۴۴-۳۴۳	آریہ سماج ہندو جاتی
	عزداشت		میں ایکٹا کیوں نہ کر سکی
۳۴۴-۳۴۳	فہرست دیگر جن گرنٹھ	۳۵۳-۳۵۲	ہندو جاتی کیلئے ایک
	کرتا اور لگی تقانین		ہو سکتی ہے
۳۴۹-۳۴۸	جن کا زمانہ معلوم نہیں	۳۵۳-۳۵۱	پکان
۳۸۲-۳۴۹	جاساک کے پڑت	۳۵۴-۳۵۳	معدنی پوجن
۳۸۳-۳۸۲	جن کا وقت معلوم ہے	۳۵۰-۳۵۴	الیشود
۳۸۱	آخری التماس	۳۵۴-۳۵۳	جین مذہب میں سب
	ہریت کتب تصنیف کو		مذاہب شامل ہیں
۳۸۵	بالو سیر چند مصنف کتاب		
	فہرست شریک بزرگانی		
۳۸۷	شائع کردہ جین منتر شال		
	دھرم پورہ دہلی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۲	چوڑی لاکھ جزیوں کی	۲۴۷-۲۴۸	افومتی تیگ پریتا
	تفصیل	۲۴۹-۲۴۸	اوش تیگ پریتا
	عقیدہ نمبر ۴	۲۴۹-۲۴۸	استری دھرم
		۲۴۹	بدھوا کے فرائض
۳۱۲-۳۱۳	اہنساسب سے بڑا	۲۴۹-۲۴۸	جین والی استری کا دھرم
	دھرم ہے	۲۴۸	سونک
۳۱۳-۳۱۴	جین مذہب ہی سچا	۲۴۸-۲۴۷	پاتنگ
	آدرش دھرم ہے		عقیدہ نمبر ۵
۳۱۴-۳۱۵	سانکھ درشن		نجات یا نکت یافتہ
۳۱۵-۳۱۶	یوگ درشن	۲۴۸-۲۴۷	جیو ہی پرما تم ہے
۳۱۶-۳۱۷	وشیشٹک درشن		مورتی پوجن
۳۱۷-۳۱۸	نیائے درشن	۲۴۸-۲۴۷	مورتی پوجن پر اعتراض
۳۱۸-۳۱۹	پورب میانسا	۲۴۸-۲۴۷	جین مورتیاں
۳۱۹-۳۲۰	آز میا نسا یا ویدانت	۲۴۷-۲۴۸	
۳۲۰-۳۲۱	بودھ دھرم		عقیدہ نمبر ۶
۳۲۱-۳۲۲	ادھر درشنوں کا جین کشن		دنیاس جیوانت ہیں
	سے مقابلہ	۳۲۱-۳۲۰	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۰	بیش بہ کے اتی چار	۲۳۳-۲۳۴	سکل چار تو
۲۴۰	شہد کے اتی چار	۲۳۴-۲۳۵	دہم کے دس اقسام
۲۴۱	پنج اور پل کے اتی چار	۲۳۵-۲۳۶	افوریکشا بھاوانا کی بارہ قسمیں
۲۴۱	جڑے کے اتی چار	۲۳۶-۲۳۷	پریشہ کی اقسام
۲۴۱	رندھی بازی کے اتی چار	۲۳۷-۲۳۸	چار ج کے اقسام
۲۴۱	چوری کے اتی چار	۲۳۸-۲۳۹	برہوتی مارگ اور
۲۴۱	شکار کے اتی چار		نور تی مارگ
۲۴۱	پراسری کے اتی چار	۲۳۹-۲۴۰	گرمیت آختم
۲۴۲-۲۴۱	راسری بھون کے اتی چار	۲۴۰	امتہ پڑشادہ
۲۴۲	دلت پرتما	۲۴۰	کلام پڑشادہ
۲۴۲-۲۴۲	سامایک پرتما	۲۴۰-۲۴۱	بیجک کے اقسام
۲۴۳	پروشدوپ باس پرتما	۲۴۱-۲۴۲	دہم پڑشادہ
۲۴۳	ستت تیاگ پرتما	۲۴۱-۲۴۲	شراوہ کی تعریف
۲۴۴	واتری بھون تیاگ پرتما	۲۴۲-۲۴۳	شراوہ کی تین قسمیں
۲۴۴-۲۴۵	برہمچریہ پرتما	۲۴۳-۲۴۴	سپت ولسین
۲۴۴	آرنجہ تیاگ پرتما	۲۴۴	شراوہ کی گیارہ پرتما
۲۴۴	پرگرو تیاگ پرتما	۲۴۴-۲۴۵	دھشن پرتما

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۵	جھوٹ کے اتنی چار	۱۸۳	کیول گیان کی تریف
۲۱۵	ست کی بھادنا		منطق
۲۱۶	چوری کے اتنی چار		سپت بھنگ
۲۱۸-۲۱۶	اچھیا برت کی بھادنا	۱۹۲-۱۹۲	انفان پھان
۲۱۸	زنا کے اتنی چار	۱۹۴-۱۹۴	آکھاس یا مغالطہ
۲۱۹-۲۱۸	برہم چرپہ کی بھادنا	۱۹۴	ہیتو آکھاس مع اقسام
۲۲۰-۲۱۹	سستول پر گرہ	۲۰۳-۱۹۴	درشانت عباس
۲۲۰	پرگرہ کے اتنی چار	۲۰۳	بادیا بھکت
۲۲۲-۲۲۰	پرگرہ کی بھادنا	۲۰۴-۲۰۳	جگیا سائیک ووش
۲۲۳-۲۲۲	آٹھ ٹھول گن	۲۰۵-۲۰۴	چلہ نگرہ استھان
۲۲۳	دنیا میں بد اعمالی	۲۰۵-۲۰۴	نگرہ استھان
۲۲۸-۲۲۳	گن برت	۲۰۶-۲۰۵	سمیک چارتر
۲۲۸-۲۲۸	باشیں ابکشی	۲۰۸-۲۰۶	بھل چارتر
۲۳۱-۲۲۸	یکش برت	۲۱۲-۲۰۸	ہنس کے اقسام
۲۳۹-۲۳۱	یکش برت کی اقسام وغیرہ	۲۱۲-۲۱۲	ہنس کے پانچ اتنی چار
۲۴۰-۲۳۹	سما وھی مرن	۲۱۴	اہنس کی پانچ بھادنا
۲۴۱-۲۴۰	لا علاج بیماری کی شناخت	۲۱۵-۲۱۴	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	عقیدہ شمس	۱۳۳	انترائے کے اقسام
		۱۳۴-۱۳۳	ہوسنی کے اقسام
۱۸۳-۱۴۳	جیو کو کرم سے رہائی کا طریقہ	۱۳۴	بیدنی کے اقسام
	ہو سکتی ہے	۱۳۴-۱۳۶	گوتہ کے اقسام و فیوہ
۱۴۴-۱۴۵	سچا آپت کسے کہتے ہیں	۱۳۵-۱۳۶	پن چاپ پر کرتیاں
۱۴۵	سچا شستر	۱۳۶-۱۳۸	گیانا ہندی کرم کے اسباب
۱۴۸-۱۴۵	بچے کو کی پہچان	۱۳۸	دستا ہندی کرم کے اسباب
۱۴۹-۱۴۸	سیکت کے آٹھ انگ	۱۳۸-۱۳۹	انترائے کے اسباب
۱۴۹-۱۴۹	ساتھ قسم کے بچے	۱۳۹	ہوسنی کے اسباب
۱۴۹-۱۴۹	تین قسم کی موڑھتا	۱۳۹-۱۴۰	آلو کرم کے آشرو کے کارن
۱۴۹-۱۴۹	آٹھ عدد	۱۴۰	بیدنی کے آشرو کے کارن
۱۴۹	میک گیان یا سچا علم	۱۴۰-۱۴۱	کام کرم کے آشرو کے کارن
۱۴۹	ست گیان کی تعریف	۱۴۱-۱۴۲	گوتہ کرم کے آشرو کے کارن
۱۸۱-۱۸۰	ست گیان کے بعد	۱۴۲-۱۴۳	ممکنی شکھ کیا ہے
۱۸۱	شرت گیان کی تعریف	۱۴۳-۱۴۴	مختلف اسباب کی ممکنی پر
۱۸۲-۱۸۱	اودھ گیان کی تعریف		سرسری نظر
۱۸۲	نن پر گیان کی تعریف اور اقسام		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	عقیدہ نمبر ۱	۷۹	شری و شجہہ کے متعلق
		۷۹ - ۸۰	بجلیوں کے متعلق
۱۱۳ - ۱۱۴	جیو اور ماوہ کا متعلق	۸۰	گدھر کے متعلق
۱۱۵ - ۱۱۶	جیو کے گن	۸۰ - ۸۱	استری کے متعلق
۱۱۸ - ۱۱۹	گیان کی قسمیں	۸۳	سجوجن کے متعلق
۱۲۰ - ۱۲۱	جیو کی ۱۴ مارگن	۸۳	پوتا کے متعلق
۱۲۱ - ۱۲۲	۱۴ گن استھان	۸۳ - ۸۹	مشرق و مغرب
۱۲۲ - ۱۲۳	کال نشیہ	۸۹ - ۹۰	جین مت کے چوتھائی
۱۲۳ - ۱۲۴	سبندھ کے اقسام	۹۰ - ۱۱۲	دنیائے آفاذ اور خالق
۱۲۷ - ۱۲۸	کرموں کا آشرو	۹۴ - ۹۴	دو چاند - دو سورج
۱۲۹ - ۱۳۰	سختیات کی قسمیں		عقیدہ نمبر ۲
۱۳۰ - ۱۳۱	کرم بندھ		سنار و چھ درجہ
۱۳۱ - ۱۳۲	کرم پرکرتی	۹۴ - ۹۴	کیا ایثار کرتا ہے ؟
۱۳۲ - ۱۳۳	کیا ناہنی کے اقسام	۹۴ - ۱۰۱	کرتا یا نہ کرتا ؟
۱۳۱	مت اور شرت گیان میں	۱۰۱ - ۱۱۲	کیا جین مت ناستک
	فرق	۱۱۲ - ۱۱۲	ہے ؟
۱۳۳ - ۱۳۴	حیثیت ناہنی کے ۹ اقسام		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۴ - ۵۵	شری گندگند سوای	۳۹ - ۴۵	راجہ بھرت دیا ہوئی
۵۶	ادوا سوای	۴۰ - ۴۹	گیارہ انگلی کے نام اور ان کا معنوں
۵۷	سوای منت بھد		
۵۸ -	شکر سوای	۴۱	شری رشیہ دیو جی کے
۴۲ - ۴۳	تارن پنہ		نوجہ کا حال
۴۳ - ۴۴	کیرا دنانگ پنہ کا ہونا	۴۴ - ۴۵	گیوں میں بننا
۴۴ - ۴۵	تیرہ پنہ	۴۶	دیو علی کی آشتی
۴۶	سوتا مبر فرقا کا حال	۴۵ - ۴۶	شری رام چندری
۴۷	سوتروں کی تصنیف	۴۵ - ۴۶	شری نیم ناتھ جی
۴۸	لوکامت	۴۷ - ۴۸	شری پادری ناتھ جی
۷۱	ڈھونڈیا مت	۴۶ - ۴۷	شری جادیر سوای
۷۳ - ۷۴	پیتا مبر فرقا اور جادیر سوای		بھمتا اور جین مت ایک
۷۴ - ۷۵	دھیر اور سوای کا احسان	۴۷ - ۴۸	نہیں ہیں
۷۵ - ۷۶	گیوں گیان کے متعلق اعتراضات	۴۸ - ۵۱	شری جادیر سوای اور گندگند
۷۷ - ۷۸	گیوں کے متعلق اعتراضات	۴۹	گوتم دیو پرینکا جینی ہونا
۷۸ - ۷۹	تیرہ شکروں کے متعلق	۵۰	ہاراج چندر گپت مویا جین
۷۹ - ۸۰	جگوان جادیر سوای کے متعلق	۵۱ - ۵۵	جین مت میں تفرقہ

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹	ہندوستان ہے	۳۱-۳۲	منگلاچرن
۱۹-۲۱	شری راجہ دیو جی	۳۱-۳۲	تہمد
۱۹-۲۰	آریہ ہند کہاں سے آئے	۴	مت یا مذہب کسی کو کہتے ہیں
۲۰-۲۱	پریش کی ۷۲ کلا	۴-۸	جین مت یا جین مذہب کیا ہے
۲۱	استری کی ۷۲ کلا		جین مذہب کی
۲۱	کھت کلا کے ۱۸-پی	۸-۱۲	قدامت کا ثبوت
۲۱-۲۲	ہما دیو برہما ادم و دیوہ کون ہیں		دنیا کی عمر
۲۳-۲۵	دن کس طرح مقرر ہوئے	۱۳-۱۵	جین مت کی
۲۴-۲۹	دگمبر گرجہستی سوتا مبرا و مونیوں کے سنسکار	۱۵۱-۱۶۲	مختصر تاریخ
۳۰	بابہ بولی کی طرح دعائی کا نام		کلیپ پرکش
۳۲-۳۴	پاکھنڈ مونیوں کی بنیاد	۱۸-۱۹	کل کریمان
۳۴-۳۵	جین متہ عینکانت مت ہے	۱۸	آریہ مت و ہندو مت
۳۵-۳۶	چھ گھنڈ کی تفصیل		

